اسلامی قوانین کا شہرۂ آفاق اور مایۂ ناز مجموعہ

۱

فتاویٰ عالمگیریہ

تالیف

اہتمام

سلطان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

نگرانی

الشیخ نظام الدین برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس علما

معاونِ نظرِ ثانی

حضرت شاہ عبدالرحیم والد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما

عربی متن مع اردو ترجمہ نمبروار احکام کے ساتھ

پیشکش: مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

الجلد ۱

فتاویٰ عالمگیریہ مترجم

اردو مع عربی نمبروار احکام کے ساتھ

مترجم ـــــ حضرت مولٰنا ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری

نظرثانی ـــــ اراکین مجلس منتظمہ و ممتاز علماء کرام و مفتیان عظام

کتابت ـــــ خوشنویس راجہ غلام رسول و الحاج محمد اعظم راولپنڈی

کاغذ ـــــ اعلیٰ سفید

طباعت ـــــ عکسی

تاریخ اشاعت ـــــ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ بمطابق دسمبر ۱۹۷۵ء

مطبع ـــــ نثار آرٹ پریس چیمبرلین روڈ لاہور۔

ناشر ـــــ ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

فہرست طبع شدہ

طبع شدہ کی قیمتیں علاوہ محصول ڈاک

جلد۱ طہارت کی بحث، عنوانات ۹۷، احکام ۱۲۳۶، قیمت ۲۵۰۰۰	جلد۲ نماز کی بحث، عنوانات ۱۳۲، احکام ۳۱۱۹، قیمت ۶۲۰۰۰
جلد۳ زکوٰۃ کی بحث، ″ ۳۲، ″ ۵۳۱، ″ ۱۵۰۰۰	جلد۴ روزہ کی بحث، ″ ۲۶، ″ ۵۱۰، ″ ۱۵۰۰۰
جلد۵ حج کی بحث، ″ ۴۳، ″ ۱۰۱۹، ″ ۴۳۰۰۰	جلد۱۱،۱۲ حدود کی بحث، ″ ۲۰، ″ ۸۵۵، ″ ۳۵۰۰۰
جلد۱۳ احکام المرتدین، ″ [illegible]، ″ ۳۹۰، ″ ۳۰۰۰۰	عبادات ... حدود اور احکام المرتدین ″ ۳۶۳، ″ ۴۱۲۶، ″ ۲۲۵۰۰۰

۸۔ نئی جزء (زیر تدوین)۔

سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

محکمہ تعلیم سے منظور شدہ بموجب چٹھی نمبر 71 -10-2 /GM-2/ 97009/ 96904 ـ ایجوکیشن ڈائریکٹر ریجن راولپنڈی پنجاب

″ ″ ″ 71 -4-13/ A.D.S.C/ M-2/ 28386/ 28056 ـ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد

″ ″ ″ 71 - 7-14/ 1974/ 19650/ 8-11/ E/ F.P.U.B ـ ایجوکیشن ڈائریکٹر ریجن کراچی

″ ″ ″ 72 -12-13/ 33145/ 33035/ ـ ناظم تعلیمات حکومت آزاد کشمیر مظفر آباد۔

العارض:۔ ابو عمران قاضی محمد عارف بن قاضی فضل الٰہی ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ و نگران قاضی دواخانہ ننڑالی ضلع

ملنے کا پتہ:۔ مولٰنا محمد صادق صاحب ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ، گل آباد ضلع جہلم۔

وتمت كلمت ربك صدقا وعدلا

اور تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف میں پوری ہے

مجلس منتظمہ اشاعت فتاوی عالمگیریہ

اسلامی احکام کا مستند و مرتب مجموعہ، زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور حنفیوں کے ہر مکتب فکر میں مقبول

فتاویٰ عالمگیریہ

جلد ۱

المعروفة بين الناس بالفتاوى الهندية - فى مذهب الامام الاعظم - ابى حنيفة النعمان صاحب القدر الافخم - تاليف جماعة من علماء الهند الاعلام - وكان رئيسهم فى تاليفها العلامة الهمام مولنا الشيخ نظام رح - وذلك بامر السلطان ابى المظفر محى الدين محمد اورنك زيب بهادر عالمگير - عليه وعليهم رحمة المولى اللطيف الخبير - آمين

الجلد الاول كتاب الطهارة

الوضوء والغسل والمياه والتيمم والمسح على الخفين
الدماء المختصة بالنساء والنجاسة واحكامها

پہلی جلد طہارت کی بحث

وضو، غسل - پانی - تیمم اور موزوں پر مسح کے احکام
عورتوں کے ایام عذر - نجاست اور اس کے احکام

ابواب ۷ - فصول ۲۲ - عنوانات ۱ تا ۹۷ تعداد شق ۱۲۳۶

اردو ترجمہ مع عربی متن نمبر وار احکام کے ساتھ

پیشکش: ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری مترجم و ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاوی عالمگیریہ
فارغ التحصیل دورہ حدیث شریف - فاضل عربی، فاضل فارسی، فاضل اردو
ایڈیٹر: "الامین"، مؤلف: جمہوریہ اسلامیہ کا مقدس یوم، عمدة القواعد و تعارف فتاوی عالمگیریہ
صدر: شعبہ اسلامیات عربی - اردو - ایس ایم ہائی اسکول و خطیب جامع مسجد "الامین"
التوطن: میانہ موہڑہ، ڈاکخانہ فریال، ضلع راولپنڈی (حال) سہگل آباد ضلع جہلم - پاکستان -

مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ کے زیرِ اہتمام فتاویٰ عالمگیریہ مترجم (عربی متن مع اردو ترجمہ نمبروار احکام کے تھا) کی اشاعت پر

اہل علم حضرات کے تبصروں کا خلاصہ

سلطنت مغلیہ کے درویش صفت سلطان، حافظ قرآن، عالمِ دین. محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر رح نے اپنے دور میں شیخ نظام الدین برہانپوری کی زیرِ نگرانی اور علمائے ربانی کی عظیم جماعت کی وساطت سے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی ضرورت کے پیشِ نظر فقۂ اسلامی کی ترتیب کا جو سنہری کارنامہ

فتاویٰ عالمگیریہ

کے نام سے سرانجام دیا ہے وہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اُلاسلام کے تفصیلی احکام کا ایسا بے نظیر مجموعہ ہے جس سے امت محمدیہ ہر دور میں رہنمائی حاصل کر سکتی ہے اسلامی احکام کا یہ شہرۂ آفاق مجموعہ فقہ حنفی کا ایسا جامع، معتمد اور مستند فتاویٰ ہے کہ اس کا نام آتے ہی سب قیل وقال دھری رہ جاتی ہے۔

اس فتاویٰ کے متعلق ایک عرصے سے یہ ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ اس کا ترجمہ موجودہ سلیس اردو میں عمدہ طباعت کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ عزّ برہانہ نے اس اہم اور مہتم بالشان کام کے لئے مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ کو اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس گرانمایہ خدمت کے آغاز کی توفیق عطا فرمائی۔ مجلس کے ناظم فاضل عالم محقق حضرت مولانا ابوالسعید **محمد صادق بن حافظ قادری** رح نے دینی جذبہ کے عزم کے ساتھ کافی محنت، تندہی اور سعی سے اس عظیم کام کو شروع کیا ہے۔

انہوں نے دین کے انمول موتیوں کو نکھار نکھار کر پیش کرنے اور اس کی افادیت عام کرنے کے لئے ایک طرف عربی عبارت اور دوسری طرف سلیس اردو میں ترجمہ پیش کیا ہے۔ نمبروار عنوانات اور باحوالہ شقیں سونے پر سہاگہ ہیں۔ ترجمہ محتاط انداز میں اور عام فہم ہے۔ اور اردو ایسی شگفتہ ہے کہ یہ ترجمہ ایک علیحدہ کتاب میں بھی مفید ہو سکتا ہے۔ عربی اور اردو یک جا ہونے سے ائمۂ مساجد اور اردو دان سبھی اربابِ ذوقِ فقہ کے تفصیلی مسائل خود معلوم کر سکتے ہیں اور یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے مفید ہے۔

اس اشاعت میں کاغذ اعلیٰ سفید، دیدہ زیب ٹائیٹل اور طباعت آفسٹ ہے۔ اور بایں ہمہ اس حسین وجمیل مرقع کی قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے اس فتاویٰ کی ہمہ گیر مقبولیت تو پہلے ہی بین الاقوامی ہے۔ اور اب مذکورہ خصوصیات کے ساتھ منظرِ عام پر آنے سے اس کی افادیت بھی عام ہوگی، ہمیں امید ہے کہ اس نادر تحفے سے ہزاروں، لاکھوں مسلمان فائدہ اٹھائیں گے۔ ہمارے تعلیمی ادارے اور لائبریریاں مستفید ہوں گی۔ اور یہ اشاعت پاکستان کی جدید اسلامی مملکت کے لئے دلیلِ راہ ثابت ہوگی۔

مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ کا یہ کام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہ کوشش دنیائے علم اور دنیائے اسلام کی عظیم خدمت ہے۔ اس کی یہ محنت پوری قوم کے شکریہ اور حوصلہ افزائی کی مستحق ہے۔ اور یہ کوشش سعی مشکور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مترجم کو ہمت، فرصت صحت اور اسباب بخشے۔ مجلسِ منتظمہ کو توفیق اور ذرائع مہیا کرے۔ اور جملہ رفقاء و معاونین کے لئے اس دینی خدمت کے صدقۂ جاریہ کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر سب کے لئے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!

ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

سہگل آباد، ضلع جہلم مغربی پاکستان

فہرست فتاویٰ عالمگیریہ

فتاویٰ عالمگیریہ جس میں کتاب و سنّت کی روشنی میں صحابہؓ اور تابعین، فقہاؒ اور محدثینؒ، قضاةؒ اور مفتیینؒ کے فیصلوں اور معتمد فقہی کتابوں سے ماخوذ اکسٹھ بحثوں پر مشتمل۔ نصف لاکھ سے بھی زائد طے شدہ اسلامی احکام مع حوالہ جات جمع ہیں۔

فہرست

جلد ۱

وضو - غسل - پانی - تیمم - موزوں پر مسح - مستورات کے ایام عذر - نجاست اور اس کے احکام

ابواب سے ۷ - فصول سے ۲۲ دفعات ۱ تا سے ۹۷ عنوانات سے ۹۷ تعداد شق سے ۱۲۳۶

پہلا باب - وضو کے احکام

وضو کے فرائض - سنتیں - مستحبات - مکروہات اور وضو توڑنے والے امور

فصول سے ۵ - عنوانات سے ۱ تا سے ۲۹ - تعداد شق سے ۲۳۵

فہرست باب الوضو

الجلد الاول کتاب الطہارۃ

پہلی جلد- طہارت کی بحث

دفعات نمبر	عنوانات		تعداد جزئیات	صفحہ
۱-۹۷	کتاب الطہارۃ	طہارت کی بحث	۱۲۳۶	
	الباب الثانی فی الغسل	دوسرا باب غسل کے احکام		
	الفصول ۳	عنوانات ۸	۸۶	۷۱
	الفصل الاول فی فرائضہ	پہلی فصل غسل کے فرضوں کا بیان		
	دفعات ۳۰ تا ۳۰	عنوان ۱	(۲۲)	۷۱
۳۰	فرائض الغسل	غسل کے فرض	۲۲	۷۱
	الفصل الثانی فی سنن الغسل	دوسری فصل غسل کی سنتوں کا بیان		
	دفعات ۳۱ تا ۳۲	عنوانات ۲	(۱۴)	۷۵
۳۱	سنن الغسل	غسل کی سنتیں	۸	۷۵
۳۲	سنن وآداب	مزید سنتیں وآداب	۶	۷۵
	الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل	تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور کا بیان		
	دفعات ۳۳ تا ۳۷	عنوانات ۵	(۵۰)	۷۶
۳۳	الجنابۃ	جنابت	۱۸	۷۷
۳۴	الایلاج	دخول	۱۲	۸۱
۳۵	الحیض والنفاس	حیض اور نفاس	۲	۸۴
۳۶	انواع الغسل	غسل کی قسمیں	۱۲	۸۵
۳۷	ممایتصل بذلک مسائل	ان مسائل سے ملتے جلتے مسائل	۶	۸۷

دفعات نمبر	عنوانات		تعداد جزئیات	صفحہ
	الباب الثالث فی المیاہ	تیسرا باب پانیوں کے احکام		
	الفصول ۲	عنوانات ۶	۲۲۷	۹۱
	الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	پہلی فصل- جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان کا بیان		
	دفعات ۳۸ تا ۴۱	عنوانات ۴	(۱۱۰)	۹۱
۳۸	الماء الجاری	جاری پانی	۲۷	۹۲
۳۹	الماء الراکد	کھڑا پانی	۲۸	۹۷
۴۰	ماء الآبار	کنووں کا پانی		
	مایجب النزح بوقوعہ	جن چیزوں کے گرنے سے پانی نکالنا واجب ہوتا ہے	۵۱	۱۰۳
۴۱	مایستحب فیہ نزح الماء	جن چیزوں کے گرنے سے پانی نکالنا مستحب ہے	۴	۱۱۱
	الفصل الثانی فیما لا یجوزبہ التوضؤ	دوسری فصل- جن پانیوں سے وضو جائز نہیں ان کا بیان		
	دفعات ۴۲ تا ۴۳	عنوانات ۲	(۱۱۷)	۱۱۳
۴۲	مالایجوز بہ التوضؤ	جن پانیوں سے وضو جائز نہیں۔	۵۳	۱۱۳
۴۳	ممایتصل بذلک مسائل	ان مسائل سے ملتے جلتے مسائل	۶۴	۱۲۳

الجلد الاول کتاب الطہارۃ

پہلی جلد طہارت کی بحث

مقدمہ شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله المنفرد بوضع الشرائع والاحكام ـ المستبد برفع معالم الحلال والحرام الذى ذلل لجمهور العلماء جموح الدراية وشموسها ـ فانار واقمار الرواية من شموسها ـ وقاية عن الزلل فى عموم البلوىٰ ـ وهداية الى الصواب لدى الفتوىٰ ـ والصلوٰة والسلام على مصلى مضمار الرسالة بعثة وزمانا ـ ومجلى ميدان الدلالة رتبة ومكانا ـ فاتح رتاج السبل ـ ولائح نتاج الرسل ـ الذى بعثه الله حجة على الجاحدين ـ وختم به باب النبوة على المرسلين ـ وعلىٰ آله الكرام واصحابه العظام كلهم اجمعين ـ

وبعد فان الفقه حد حاجز بين الهداية والضلال ـ وقسطاس مستقيم لمعرفة مقادير الاعمال ـ وعيالمه الزاخرة لايوجد لها قرار ـ واطواده الشامخة لايدرك قنونها بالابصار ـ الا ان الكتب المصنفة المتداولة ـ والصحف المؤلفة المتناولة ـ فى هذا الفن لاتشفى العليل ـ ولاينقع منها الغليل ـ اذ بعضها طارح لشطور المسائل ـ واكثرها منطو على الروايات المختلفة المتعارضة الدلائل ـ فيتحير المبتغى للتمسك بالاليق والاقوىٰ ـ كمن هام فى الهيماء فى الليل الاهيم ـ ويضجر المستهتر باخذ ماهو أقرب للتقوى ـ كما قد العيهم فى الغيهم ـ حتىٰ عشا اكثرهم عن اضواء السنة الى نيران الاهواء ـ وركنوا الى طرمساء البدع واباطيل الآراء ـ فلايميزوا الصدوق عن الطرس ـ ولايفصل الحق والطرس ـ وذهبوا فى وادتيه بعد تيه ـ ولم يجد واديلاً على مرامهم الاسفيها غب سفيه ـ فمن الله عليهم باستنارة صديع سلطنة الملك السميدع الصلهام ـ وانفلاق صبح دولة السلطان الهميع القمقام ـ القرم المقرم ـ والقذم الفلهذم ـ رزم آجام الوغى ـ وقفصل غياض المزدحم ـ المطيم على العدل والشجاعة والندى والمفطور تقنه من الزهد والورع والتقوىٰ امير المومنين ورئيس المسلمين امام الغزاة ورأس المجاهدين ابو المظفر محى الدين محمد اورنگ زيب بهادر عالمگير بادشاه غازى ـ أيد الله تعالىٰ سلطانه وعمم على البرية كافة احسانه ـ وجعله يوم يحاسب ممن ينقلب الى اهله مسرورا ـ وابعد عمن ينقلب على عقبيه مذموما مدحورا ـ وقد الهم تاليف كتاب يفرغ من التهذيب الانيق فى قالب الكمال ـ ويلبس من حسن الترتيب حلة الجمال ـ عارياً عن الاطناب والاملال ـ حاوياً لمعظم الروايات الصحيحة ـ مشتملاً على جل الدرايات النجيحة ـ يبين الغث من السمين ـ ويميز الضعيف من المتين ـ لايشتبه فيه اللجين باللجين ـ والهجان بالهجين ـ غير ان هذا الخطب العظيم ـ والامر الجسيم ـ لايملكه الا من عرف الحق من اللىّ ـ وتبين عنده الرشد من الغىّ ـ فحشد الحذاق فى هذا الفن من العلماء الغائصين على فرائده ـ وكلد الكتب المدونة الجامعة لفوائده ـ

فاوعز اليهم بالكدش فى مخائل هذا الفن ودلائله. واللمش عن تفاصيله وتنقير وجوه مسائله. وان يؤلفوا كتابا حاويا لظاهر الروايات التى اتفق عليها وافتى بها الفحول. ويجمعوا فيه من النوادر ما تلقتها العلماء بالقبول. كيلا يفوت الاحتياط فى العمل. والاجتناب عن الخطل والزلل. فطفقوا فى استخراج جواهره من معادنه وابراز لطائفه من مكامنه. والتقاط جمانه وفرائده. واقتناص شوارده واوابده. وميزوا نجيره وعصيره. وفصلوا قبيله ودبيره. ونظموا توصه المنثورة. ورتبوا فوائده المأثورة واختاروا فى ترتيب كتبها ترتيب الهداية وسلكوا فى توضيحها وتنقيحها اقصى النهاية. تاركين لما تكرر فى الكتب من الروايات والزوائد معرضين عن الدلائل والشواهد. الا دليل مسئلة يوضحها ويتضمن مسئلة اخرى. واقتصروا فى الاكثر على ظاهر الروايات. ولم يلتفتوا الا نادرا الى النوادر والدرايات. وذلك فيما لم يجد واجواب المسئلة فى ظاهر الروايات. او وجدوا جواب النوادر موسوما بعلامة الفتوى. ونقلوا كل رواية من المعتبرات بعبارتها مع انتماء الحوالة اليها. ولم يغيروا العبارة الا لداعى ضرورة عن وجهها. وللاشعار بالفرق بينهما اشاروا الى الاول بكذا. والى الثانى بهكذا. واذا وجدوا فى المسئلة جوابين مختلفين كل منهما موسوم بعلامة الفتوى وسمة الرجحان. او لم يكن واحد منهما معلما بما يعلم به قوة الدليل والبرهان. اثبتوهما فى هذا الكتاب. والله تعالى هو الموفق للسداد والصواب.

مقدمہ عبد الرحمٰن الحنفی البحراوی

یقول راجی غفر المساوی۔ عبد الرحمٰن الحنفی المدعو بالبحراوی۔ اعلم ان السبب فی تالیف هٰذا الکتاب المستطاب۔ السهل ماخذه للقضاة والمفتیین والطلاب۔ الذی جمع فأوعی۔ وانفرد فی بابه فلا تری لمثله جمعا۔ هو أنّ سلطان الهند المفخم۔ والخلیفة القمقام۔ الرئیس الاعظم محمد اورنك زیب عالمگیر علیه رحمة المولیٰ اللطیف الخبیر۔ لما کانت همّته مصروفة الی امور الدین۔ ونشر الاحکام الشرعیة بین العالمین۔ واراد ان تکون حوادث الانام علی موافقة المفتیٰ به من مذهب ابی حنیفه رح۔ ورأی أن ذلك فیه بعض تعسر لاختلاط غالب الکتب بالخلافیات والروایات الضعیفة۔ وذلك موجب لقلة الضبط۔ وایقاع بعض القاصرین فی الخطا والخبط۔ وقصد ان تکون الفروع المعتبرة المعتمدة مجموعا غالبها فی کتاب واحد لیسهل اخذها درکها ومعرفة مظانها لکل قاصد۔ امر مشاهیر الهند من العلماء الاعلام۔ وجعل رئیسهم فی ذلك المولیٰ الهمام الشیخ نظام۔ فعند ذلك شمّروا عن ساعد الجد والاجتهاد وأخلصوا نیاتهم معتمدین علی رب العباد۔ فتتبعوا الکتب المطوّلة وغیرها من الکتب المعتبرة المحفوظة فی دار کتب السلطان المذکور۔ وسعوا فی تحصیل مرامه حتّٰی وفقهم الله تعالیٰ لاتمامه علی الوجه المسطور۔ فصار ما حصلوه کتابا جامعا مغنیا عما سواه۔ حاویا للفروع الصحیحة المنقحة التی بلغت فی التحقیق منتهاه فبذلك استبانت المسالك للطالبین۔ وظهرت معالم الفقه للعالمین۔

وسموه بالفتاویٰ العالمگیریة۔ نسبة للسلطان العالمگیر اسکنه الله تعالیٰ الغرف العلیة حیث کان سببا فی تحصیل هٰذا الخیر العظیم۔ الذی به حصل للکافة النفع الجسیم۔ ولقد بذل رحمه الله تعالیٰ للمؤلفین المذکورین علی وجه الوظیفة والعطیة ما یبلغ من الفضة مائتی الف روبیة۔ کما نقل ذلك عن المآثر العالمگیریة۔ والروبیة نحو اثنی عشر قرشا بالقروش المصریة۔ وذلك تقریب لا تحدید۔ بلغه الله فی دار النعیم ما یرید ومنّ علینا بحسن الختام۔ بجاه سید الرسل الکرام۔ علیه وعلیٰ آله وصحبه افضل الصلوٰة وأتم السلام۔ آمین۔

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء - الفصل الاول فی فرائض الوضوء	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵	
	الحمد للہ رب العالمین - والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین -	
	کتاب الطهارة	
	وفیہ سبعة ابواب - تعداد عنوان ۹۷ - تعداد شق ۱۲۳۶	
	الباب الاول فی الوضوء	
	وفیہ خمسة فصول - تعداد عنوان ۲۹ - تعداد شق ۲۳۵	
	الفصل الاول فی فرائض الوضوء	
	دفعات ۱ تا ۴ - تعداد عنوان ۴ - تعداد شق ۲۲	
	قال اللہ تبارک وتعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ۵	مائدۃ - آیت ۶ -
۱ - الاول غسل الوجه - تعداد شق ۲۱ -		
۱	(وهی اربع) الاول غسل الوجه، الغسل هو الاسالة والمسح هو الاصابة -	کذا فی الهدایہ
۲	وفی شرح الطحاوی ان تسییل الماء شرط فی الوضوء فی ظاهر الروایة فلا یجوز الوضوء مالم یتقاطر الماء وعن ابی یوسف رحمه اللہ ان التقاطر لیس بشرط ففی مسئلة الثلج اذا توضأ به ان قطر قطرتان فصاعدا یجوز اجماعا وان کان بخلافه فهو علیٰ قول ابی حنیفة ومحمد رحمهما اللہ تعالیٰ لا یجوز وعلیٰ قول ابی یوسف یجوز -	کذا فی الذخیرہ

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو ۔ پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
	شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جو پالنے والا سارے جہان کا۔ اور درود اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل اور اصحاب سب پر ہو۔	
	طہارت کی بحث اور اس میں سات باب ہیں وضو۔ غسل۔ پانی۔ تیمم۔ موزوں پر مسح۔ مستورات کے مخصوص احکام اور نجاستوں کے احکام (تعداد عنوان ۹۷۔ تعداد شق ۱۲۳۶)	
	پہلا باب وضو کے احکام کا بیان اور اس میں پانچ فصلیں ہیں وضو کے فرائض۔ سنتیں۔ مستحبات۔ مکروہات اور نواقض۔ عنوان نمبر ۲۹۔ شق نمبر ۲۳۵	
	پہلی فصل وضو کے فرضوں کا بیان عنوان نمبر ۴۔ شق نمبر ۶۶ اور یہ چار ہیں: چہرہ دھونا۔ ہاتھ وبازو دھونا۔ پاؤں دھونا اور سر کا مسح کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم اٹھو نماز کو تو دھولو اپنے مونہہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور مل لو اپنے سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک۔ (مائدہ آیت ۶) (ترجمہ شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)	
۱ ۔	پہلا فرض چہرہ دھونا۔ اور اس میں اکیس ۲۱ شقیں ہیں	
۱	وضو کے فرض چار ہیں۔ پہلا فرض چہرہ دھونا ہے۔ دھونے سے مراد پانی بہا دینا اور مسح سے مراد بھیگا ہاتھ پھیرنا ہے۔	ہدایہ
۲	شرح طحاوی میں ہے کہ ظاہر روایت کے بموجب وضو میں پانی بہانا شرط ہے۔ پس جب تک پانی کے قطرے نہ بہیں گے وضو جائز نہ ہوگا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وضو میں پانی کے قطرے بہانا شرط نہیں۔ پس برف کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص برف سے وضو کرے اور دو یا دو سے زیادہ قطرے بہہ پڑیں تو بالاجماع وضو جائز ہے۔ اور اگر نہ بہیں تو امام ابوحنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے ہاں وضو جائز نہیں اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں وضو جائز ہے۔	ذخیرہ

دفعات وشق نمبر	باب الاول فی الوضوء ـ الفصل الاول فی فرائض الوضوء	حوالہ
۱ ـ ۳	والصحیح قولهما۔	کذا فی المضمرات
۴	ولم یذکر حد الوجه فی ظاهر الروایة۔	کذا فی البدائع
۵	فی المغنی الوجه من منابت شعر الراس الی ما انحدر من اللحیین والذقن الی اصول الاذنین۔	کذا فی العینی شرح الهدایه
۶	ان زال شعر مقدم الراس بالصلع الاصح انه لا یجب ایصال الماء الیه۔	کذا فی الخلاصه
۷	وهو الصحیح۔	هکذا فی الزاهدی
۸	والاقرع الذی ینزل شعره الی الوجه یجب علیه غسل الشعر الذی ینزل عن الحد الغالب	کذا فی العینی شرح الهدایه
۹	وایصال الماء الی داخل العینین لیس بواجب ولا سنة ولا یتکلف فی الاغماض والفتح حتیٰ یصل الماء الی الاشفار وجوانب العینین۔	کذا فی الظهیریه
۱۰	وعن الفقیه احمد بن ابراهیم رح ان غسل وجهه وغمض عینیه تغمیضاً شدیداً لا یجوز۔	کذا فی المحیط
۱۱	ویجب ایصال الماء الی الماق۔	کذا فی الخلاصه
۱۲	ولو رمدت عینه فرمصت یجب ایصال الماء تحت الرمص ان بقی خارجا بتغمیض العین والا فلا۔	کذا فی الزاهدی
۱۳	واما الشفة فما یظهر منها عند الانضمام فهو من الوجه وما ینکتم عند الانضمام فهو تبع الفم هو الصحیح۔	کذا فی الخلاصه
۱۴	والبیاض الذی بین العذار وبین شحمتی الاذن یجب غسله عند الوضوء هکذا ذکر الطحاوی فی کتابه قال هو الصحیح وعلیه اکثر مشائخنا۔	کذا فی الذخیره
۱۵	ویغسل شعر الشارب والحاجبین وما کان من شعر اللحیة علیٰ اصل الذقن ولا یجب ایصال الماء الی منابت الشعر الا ان یکون الشعر قلیلا تبدو منه المنابت۔	کذا فی فتاویٰ قاضیخان
۱۶	فی النصاب واذا کان شارب المتوضی طویلا ولا یصل الماء تحته عند الوضوء جاز وعلیه الفتویٰ بخلاف الغسل۔	کذا فی المضمرات
۱۷	اما اللحیة فعند ابی حنیفة رح مسح ربعها فرض۔	کذا فی شرح الوقایه

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
۱—۳	صحیح قول امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کا ہے۔	مضمرات
۴	ظاہر روایت میں چہرے کی حد ذکر نہیں	بدائع
۵	مغنی میں ہے کہ چہرہ سر کے بال اُگنے کے مقام سے لے کر دونوں جبڑوں کے اتار اور ٹھوڑی کے نیچے تک سے کانوں کی لَو تک ہے۔	عینی
۶	اگر سر کے سامنے کی طرف کے بال صلع (جس کے سر کے اگلے حصے کے بال نہ ہوں یا گر جائیں) کی وجہ سے جاتے رہیں۔ تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہاں پانی پہنچانا واجب نہیں۔	خلاصہ
۷	اور یہی صحیح ہے۔	زاہدی
۸	جس کے سر کے بال اتنے نیچے تک اُگ آئیں کہ چہرے کی حد میں آجائیں تو چہرے کی حد غالب تک اُگے ہوئے بالوں کا دھونا واجب ہے۔	عینی
۹	آنکھوں کے اندر پانی پہنچانا واجب نہیں اور نہ سنت ہے۔ نیز پلکوں کی جڑوں اور آنکھوں کے کناروں میں پانی پہنچانے کے لیے آنکھوں کے کھولنے اور بند کرنے میں تکلف نہ کرے۔	ظہیریہ
۱۰	فقیہہ احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اگر کسی نے آنکھوں کو سختی سے بند کرتے ہوئے چہرہ دھویا تو یہ جائز نہیں ہے۔	محیط
۱۱	گوشہ چشم (جو ناک سے ملا ہوا ہے) تک پانی پہنچانا واجب ہے۔	خلاصہ
۱۲	اگر آنکھیں دکھتی ہوں اور چیپڑ ظاہر ہوں تو دیکھیں گے اگر آنکھیں بند کرتے وقت وہ چیپڑ باہر رہتے ہوں تو ان کے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے۔ ورنہ نہیں۔	زاہدی
۱۳	ہونٹ کا وہ حصہ جو ہونٹ بند کرتے وقت سامنے ظاہر رہتا ہے وہ چہرے میں شامل ہے اور جو حصہ چھپ جاتا ہے وہ مونہہ کے حکم میں ہے اور یہی صحیح ہے۔	خلاصہ
۱۴	وہ خالی جگہ جو داڑھی یا جبڑے اور نرمۂ گوش کے درمیان ہے وضو میں اس کا دھونا واجب ہے اسی طرح طحاوی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا کہا کہ یہی صحیح ہے اور ہمارے اکثر مشائخ کا یہی مذہب ہے۔	ذخیرہ
۱۵	مونچھوں اور بھوؤں کے بال اور داڑھی کے بال جو اصل ٹھوڑی پر ہیں انہیں دھوئے البتہ بالوں کے اُگنے کی جگہ تک پانی پہنچانا واجب نہیں۔ لیکن اگر بال اتنے کم ہوں کہ ان کے اُگنے کی جگہ ظاہر ہے تو وہاں پانی پہنچانا واجب ہے۔	قاضیخان
۱۶	نصاب میں ہے کہ (ا) اگر وضو کرنے والے کی مونچھیں اتنی بڑی ہوں کہ وضو کے وقت پانی ان کے نیچے نہ پہنچتا ہو۔ تو جائز ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ب) غسل کا حکم اس کے برخلاف ہے۔	مضمرات
۱۷	داڑھی کا حکم یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے ہاں داڑھی کی چوتھائی کا مسح کرنا فرض ہے۔	شرح وقایہ

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الاول فی فرائض الوضوء	حواله
ا — ۱۸	وروی عن ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ انه یجب امرار الماء علی ظاهر اللحیة۔ هو الاصح۔	کذا فی التبیین
۱۹	وهو الصحیح۔	هکذا فی الزاهدی
۲۰	والشعر المسترسل من الذقن لا یجب غسله۔	کذا فی المحیطین
۲۱	ان امرار الماء علی شعر الذقن ثم حلقه لا یجب علیه غسل الذقن وکذا لو حلق الحاجب والشارب او مسح راسه ثم حلق او قلم اظافیره لا تلزمه الاعادة۔	کذا فی فتاوی قاضیخان

۲- الثانی غسل الیدین - تعداد شق ۱۴- (والثانی غسل الیدین)

۱	والمرفقان یدخلان فی الغسل عند علمائنا الثلاثة۔	کذا فی المحیط
۲	ویجب غسل کل ما کان مرکبا علی اعضاء الوضوء من الاصبع الزائدة والکف الزائدة	کذا فی السراج الوهاج
۳	ولو خلق له یدان علی المنکب فالتامة هی الاصلیة یجب غسلها والاخری زائدة فما حاذی منها محل الفرض یجب غسله والا فلا۔	کذا فی فتح القدیر
۴	بل یندب غسله۔	کذا فی البحر الرائق
۵	فی فتاوی ما وراء النهر ان بقی من موضع الوضوء قدر رأس ابرة او لزق باصل ظفره طین یابس او رطب لم یجز وان تلطخ یده بخمیر او حناء جاز۔	فتاوی ما وراء النهر
٦	وسئل الدبوسی عمن عجن فاصاب یده عجین فیبس وتوضأ قال یجزیه اذا کان قلیلا۔	کذا فی الزاهدی
۷	وما تحت الاظافیر من اعضاء الوضوء حتی لو کان فیه عجین یجب ایصال الماء الی ما تحته۔	کذا فی الخلاصة واکثر المعتبرات
۸	ذکر الشیخ الامام الزاهد ابو نصر الصفار فی شرحه ان الظفر اذا کان طویلا بحیث یستر راس الانملة یجب ایصال الماء الی ما تحته وان کان قصیرا لا یجب۔	کذا فی المحیط
۹	ولو طالت اظفاره حتی خرجت عن رؤس الاصابع وجب غسلها قولا واحدا۔	کذا فی فتح القدیر

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
۱ــ ۱۸	امام ابوحنیفہؒ و امام محمدؒ سے مروی ہے کہ داڑھی کے اوپر پانی بہانا واجب ہے۔ یہی اصح ہے۔	تبیین
۱۹	اور یہی صحیح ہے۔	زاہدی
۲۰	اور جو بال ٹھوڑی سے نیچے لٹکتے ہیں۔ ان کا دھونا واجب نہیں۔	محیطین
۲۱	اگر ٹھوڑی کے بالوں پر پانی بہایا یا پھر بال منڈوا دئیے۔ تو ٹھوڑی کا دھونا واجب نہیں۔ اسی طرح اگر بھنویں یا مونچھیں منڈوائیں یا سر پر مسح کیا پھر سر منڈوا دیا یا ناخن تراشے تو دہرانے کی ضرورت نہیں۔	قاضیخان
۲۔ دوسرا فرض ہاتھ دھونا۔ اور اس میں ۱۴ شقیں ہیں۔ (دوسرا فرض دونوں ہاتھ دھونا ہے)		
۱	ہمارے تینوں اماموں کے ہاں کہنیاں بھی دھونے میں شامل ہیں۔	محیط
۲	وضو کے اعضا میں جو کچھ ملا ہوا ہو۔ جیسے زائد انگلی اور زائد ہتھیلی۔ اس کا دھونا واجب ہے۔	السراج الوہاج
۳	اگر کسی کے کندھے پر دو ہاتھ پیدا ہوں تو جو ہاتھ پورا ہے وہی اصلی ہے۔ اس کا دھونا واجب ہے۔ اور دوسرا زائد ہے۔ اس زائد میں اتنا حصہ دھونا واجب ہے جتنا حصہ اصل ہاتھ کے اس مقام کے بالمقابل ہے جس مقام کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ اور زائد ہاتھ کا جو حصہ ایسے مقام کے مقابل نہیں اس کا دھونا واجب نہیں ہے۔	فتح القدیر
۴	بلکہ اس کا دھونا مستحب ہے۔	البحر الرائق
۵	اور فتاویٰ ماوراء النہر میں ہے (ا) اگر وضو میں دھونے کی جگہوں میں سے سوئی کے سر برابر بھی جگہ خشک رہ گئی یا ناخن کی جڑ میں خشک یا تر مٹی بھری ہو تو وضو جائز نہ ہوگا۔ (ب) اور اگر ہاتھ خمیر یا مہندی سے آلودہ تھا تو وضو جائز ہوگا۔	فتاویٰ ماورا النہر
۶	حضرت دبوسیؒ سے پوچھا گیا کہ کسی نے آٹا گوندھا اور گوندھا ہوا آٹا اس کے ہاتھ میں لگ کر خشک ہوگیا پھر اس حال میں اس نے وضو کیا تو اس کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا اگر آٹا تھوڑا لگا ہے تو وضو جائز ہوگا۔	زاہدی
۷	جو مقام ناخنوں کے نیچے ہے۔ وہ بھی وضو کے اعضا میں شامل ہے۔ اگر اس میں گوندھا ہوا آٹا بھرا ہوا ہو تو اس کے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے۔	خلاصہ واکثر المعتبرات
۸	شیخ امام زاہد ابو نصر صفارؒ نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے کہ جب ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ ان کے نیچے انگلیوں کے سرے چھپ جائیں تو ان کے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے۔ اور اگر چھوٹے ہوں تو واجب نہیں۔	محیط
۹	اگر ناخن اتنے بڑھ جائیں کہ انگلیوں کے سروں سے بھی نکل جائیں تو ان کے نیچے کے مقام کا دھونا بھی واجب ہے۔ سب کا قول یہی ہے۔	فتح القدیر

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فى الوضوء - الفصل الاول فى فرائض الوضوء	حواله
٢ - ١٠	وفى الجامع الصغير سئل ابو القاسم عن وافر الظفر الذى يبقى فى اظفاره الدرن او الذى يعمل عمل الطين او المرأة التى صبغت اصبعها بالحناء او الصرام او الصباغ. قال كل ذلك سواء يجزيهم وضوءهم اذ لا يستطاع الامتناع عنه الا بحرج والفتوىٰ على الجواز من غير فصل بين المدنى والقروى۔	كذا فى الذخيره
١١	وكذا الخباز اذا كان وافر الاظفار كذا فى الزاهدى ناقلا عن الجامع الاصغر۔	كذا فى الزاهدى
١٢	والخضاب اذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل كذا فى السراج الوهاج ناقلا عن الوجيز۔	كذا فى السراج الوهاج
١٣	وفى مجموع النوازل تحريك الخاتم سنة ان كان واسعا وفرض ان كان ضيقا بحيث لم يصل الماء تحته۔	كذا فى الخلاصه
١٤	وهو ظاهر الرواية۔	هكذا فى المحيط

٣- الثالث غسل الرجلين- تعداد شق ١٣

دفعات وشق نمبر	متن	حواله
١	(والثالث غسل الرجلين) ويدخل الكعبان فى الغسل عند علمائنا الثلاثة والكعب هو العظم الناتئ فى الساق الذى يكون فوق القدم۔	كذا فى المحيط
٢	ولو قطعت يده او رجله فلم يبق من المرفق والكعب شيئ سقط الغسل ولو بقى وجب۔	كذا فى البحر الرائق
٣	وكذا غسل موضع القطع۔	هكذا فى المحيط
٤	وفى اليتيمة سئل الخجندى عن رجل زمن رجله بحيث لو قطع لا يعرف هل يجب عليه غسل الرجلين فى الوضوء قال نعم۔	كذا فى التتارخانيه
٥	واذا دهن رجليه ثم توضأ وامرّ الماء على رجليه فلم يقبل الماء لمكان الدسومة جاز الوضوء۔	كذا فى الذخيره
٦	فى مجموع النوازل اذا كان برجله شقاق فجعل فيه الشحم وغسل الرجلين ولم يصل الماء الى	

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو - پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
۲ - ۱۰	اور جامع صغیر میں ہے کہ حضرت ابوالقاسمؒ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا اگر کسی کے ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ ان میں میل جمی ہے یا جو شخص مٹی کا کام کرتا ہو۔ یا جس عورت نے مہندی سے انگلیاں رنگی ہوں یا جو شخص چمڑے کو پکا کر صاف کرتا اور چھیلتا ہو اور اس کے ناخنوں میں میل جمی ہے یا جو رنگریز ہو۔ تو ان سب کے متعلق کیا حکم ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ سب کا حال ایک جیسا ہے اور سب کا وضو جائز ہے۔ اس لیے کہ انہیں ان چیزوں سے بچنے میں حرج ہے اور فتویٰ جواز پر ہے۔ اور اس میں شہری اور دیہاتی کا کچھ فرق نہیں۔	ذخیرہ
۱۱	اسی طرح اگر روٹی پکانے والے کے ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ الجامع الاصغر سے نقل ہے۔	زاہدی
۱۲	خضاب جب جم جائے اور خشک ہو جائے تو وضو اور غسل پورا ادا کرنے میں مانع ہوگا۔ یہ الوجیز سے نقل ہے۔	السراج الوہاج
۱۳	مجموع النوازل میں ہے (ا) انگشتری اگر ڈھیلی ہو تو اس کا ہلانا سنت ہے۔ اور (ب) اگر ایسی تنگ ہو کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا ہے تو اسے حرکت دینا فرض ہے۔	خلاصہ
۱۴	اور یہی ظاہر روایت ہے۔	محیط

۳۔ تیسرا فرض پاؤں دھونا۔ اور اس میں ۱۳ شقیں ہیں۔

دفعات وشق نمبر	متن	حوالہ
۱	تینوں اماموں کے ہاں ٹخنے بھی پاؤں دھونے میں شامل ہیں۔ اور ٹخنہ پنڈلی میں وہ ابھری ہوئی ہڈی ہے جو قدم کے اوپر ہوتی ہے۔	محیط
۲	اگر کسی کا ہاتھ یا پاؤں کٹ گیا اور کہنی اور ٹخنے میں سے کچھ باقی نہ رہا۔ تو ان کا دھونا بھی ساقط ہو گیا۔ اور اگر باقی ہے تو دھونا واجب ہے۔	البحرالرائق
۳	اور کٹاؤ کے مقام کے دھونے کا بھی یہی حکم ہے۔	محیط
۴	اور یتیمیہ میں ہے کہ حضرت خجندیؒ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ جس آدمی کا پاؤں ایسا رہ جائے کہ کاٹا بھی جائے تو اسے خبر نہ ہو۔ تو کیا اس پر وضو میں پاؤں دھونا واجب ہوگا تو انہوں نے جواب دیا ہاں واجب ہوگا۔	تتارخانیہ
۵	کسی نے پاؤں پر تیل ملا۔ پھر وضو کیا اور پاؤں پر پانی بہایا مگر چکناہٹ کی وجہ سے پاؤں پر پانی کا کچھ اثر نہ ہوا۔ تو اس کا وضو جائز ہے۔	ذخیرہ
۶	مجموع النوازل میں ہے کہ اگر کسی کے پاؤں میں پھٹن تھی۔ اس نے ان میں چربی ڈالی اور پھر پاؤں دھوئے۔ تو پانی اس چربی کے نیچے نہیں پہنچا۔ تو اب دیکھا جائے گا کہ (ا) کہ اگر نیچے تک	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الاول فی فرائض الوضوء	حوالہ
۳ - ۷	ماتحتہ ینظر ان کان یضرہ ایصال الماء الی ماتحتہ یجوز وان کان لایضرہ لایجوز۔	کذا فی المحیط
	فان خرزہ جاز بکل حال۔	کذا فی الخلاصہ
۸	وذکر شمس الائمۃ الحلوانیؒ اذا کان فی اعضائہ شقاق وقد عجز عن غسلہ سقط عنہ فرض الغسل ویلزمہ امرار الماء علیہ فان عجز عن امرار الماء یکفیہ المسح فان عجز عن المسح سقط عنہ المسح ایضا فیغسل ماحولہ ویترک ذلک الموضع۔	کذا فی الذخیرہ
۹	ولوکان بہ قرحۃ فارتفع جلدھا واطراف القرحۃ متصلۃ بالجلد الا الطرف الذی کان یخرج منہ القیح فغسل الجلدۃ ولم یصل الماء الی ما تحت الجلدۃ جاز وضوءہ لان ما تحت الجلدۃ غیر ظاھر فلا یفترض غسلہ۔	کذا فی فتاوی قاضی خان
۱۰	واذا کان علی بعض اعضاء وضوئہ قرحۃ نحو الدمل وشبھہ وعلیہ جلدۃ رقیقۃ فتوضأ وامرّ الماء علی الجلدۃ ثم نزع الجلدۃ ھل یلزمہ غسل ما تحت الجلدۃ قال ان نزع الجلدۃ بعد ما برأ بحیث لم یتألم بذلک فعلیہ ان یغسل ذلک الموضع وان نزع قبل البرء بحیث یتألم بذلک ان خرج منھا شئ وسال نقض الوضوء وان لم یخرج لایلزمہ غسل ذلک الموضع والاشبہ ان لایلزمہ الغسل فی الوجھین جمیعا وفی فوائد القاضی الامام رکن الاسلام علی السغدیؒ اذا کان علی بعض اعضاء وضوئہ خرء ذباب او برغوث فتوضأ ولم یصل الماء الی ما تحتہ جاز لان التحرز عنہ غیر ممکن ولوکان علیہ جلد سمک او خبز ممضوغ قد جف فتوضأ ولم یصل الماء الی ما تحتہ لم یجز لان التحرز عنہ ممکن۔	کذا فی المحیط
۱۱	ولو بقیت علی العضو لمعۃ لم یصبھا الماء فصرف البلل الذی علی ذلک العضو الی اللمعۃ جاز۔	کذا فی الخلاصۃ
۱۲	واذا حوّل بلۃ عضو الی عضو فی الوضوء لایجوز وفی الغسل یجوز اذا کانت البلۃ متقاطرۃ۔	کذا فی الظھیریۃ

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
۳ —	پانی پہنچانا نقصان کرتا ہے تو وضو جائز ہے۔ (ب) اور اگر نقصان نہیں کرتا تو وضو جائز نہیں۔	محیط
۷	اور اگر ان پھٹنوں کو سی دیا تھا تو ہر صورت میں وضو جائز ہے۔	خلاصہ
۸	شمس الائمہ الحلوانیؒ نے ذکر کیا ہے (ا) اگر کسی کے عضو میں پھٹن ہے۔ اسے دھونے سے وہ معذور ہے۔ تو اس پھٹن کو دھونا فرض نہیں رہا۔ اس پر پانی بہانا لازم ہے۔ اور (ب) اگر پانی بہانے سے بھی معذور رہے تو مسح کافی ہے۔ اور (ج) اگر مسح کرنے سے بھی معذور ہے۔ تو مسح کرنا بھی ضروری نہیں رہا۔ آس پاس دھولے اور اس جگہ کو چھوڑ دے۔	ذخیرہ
۹	اگر کسی کو زخم ہے اس زخم کا چھلکا اوپر اٹھ گیا۔ اور زخم کے کنارے اس چھلکے سے ملے ہوئے ہیں سوائے اس کنارے کے جس طرف سے پیپ نکلتی ہے۔ پس اس نے وضو میں چھلکا دھویا۔ تو پانی اس چھلکے کے نیچے نہیں پہنچا تو اس کا وضو جائز ہے۔ اس لیے کہ جو کچھ چھلکے کے نیچے ہے وہ ظاہر نہیں ہے۔ پس اس کا دھونا بھی فرض نہیں۔	قاضی خان
۱۰	اگر وضو کے عضو میں زخم ہے۔ جیسے دمل (پھوڑا) وغیرہ اور اس پر پتلا چھلکا ہے۔ وضو کیا تو اس چھلکے پر پانی بہا دیا۔ پھر اس چھلکے کو اتار ڈالا۔ تو اس پر اس چھلکے کے نیچے کا دھونا ضروری ہے یا نہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ (ا) جب چھلکا اتارا اگر اس وقت زخم بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔ اس طرح کہ چھلکے کے اترنے سے اسے کچھ تکلیف نہیں ہوئی تو اس جگہ کا دھونا اس پر واجب ہے۔ (ب) اور اگر وہ چھلکا زخم ٹھیک ہونے سے پہلے اتارا اس طرح کہ اس کے اترنے سے تکلیف ہوئی تو اگر اس میں سے کچھ نکلا اور بہہ نکلا۔ تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر کچھ نہیں نکلا تو اس جگہ کا دھونا واجب نہیں۔ (ج) اور ٹھیک جواب یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں دھونا واجب نہیں۔ (د) فوائد قاضی امام رکن الاسلام علی السغدیؒ میں ذکر ہے کہ اگر وضو کے بعض اعضا پر مکھی یا پسّو کا فضلہ لگا ہوا ہو اور وضو میں پانی اس کے نیچے نہ پہنچے تو وضو جائز ہو گا۔ اس لیے کہ اس سے بچاؤ ممکن نہیں ہے۔ اور (ر) اور اگر وضو کے بعض عضو پر مچھلی کی کھال یا چبائی ہوئی روٹی لگ گئی ہو اور خشک ہو گئی ہو اور وضو میں پانی اس کے نیچے نہ پہنچے تو وضو جائز نہ ہو گا۔ اس لیے کہ اس سے بچاؤ ممکن ہے۔	محیط
۱۱	اگر عضو کا ذرا سا حصہ خشک رہ گیا ہے جسے پانی نہیں پہنچا پس اس نے اسی عضو کی تری اس خشک حصے پر پہنچا دی۔ تو یہ جائز ہے۔	خلاصہ
۱۲	اگر وضو میں ایک عضو کی تری دوسرے عضو میں پہنچائی۔ تو جائز نہیں ہے۔ اور یہ غسل میں جائز ہے بشرطیکہ وہ تری ٹپکتی ہوئی ہو۔	ظہیریہ

حواله	الباب الاول فی الوضوء الفصل الاول فی فرائض الوضوء	دفعات وشق نمبر
کذا فی السراجیه	اذا اصاب الرجل المطر او وقع فی نهر جار جاز وضوءه و غسله ایضاً ان اصاب الماء جمیع بدنه وعلیه المضمضة والاستنشاق۔	۳ - ۱۳
	۴۔الرابع مسح الرأس۔تعداد شق ۱۸۔	
کذا فی الهدایه	(والرابع مسح الرأس) والمفروض فی مسح الرأس مقدار الناصیة۔	۱
کذا فی الاختیار شرح المختار	والمختار فی مقدار الناصیه ربع الرأس۔	۲
کذا فی الکفایه	الواجب ان یستعمل فیه ثلاث اصابع الید علی الاصح۔	۳
کذا فی شرح الطحاوی	فلو مسح باصبع او اصبعین لایجوز فی ظاهر الروایة۔	۴
(هکذا فی المحیط وفتاوی قاضی خان)	ولو مسح بالسبابة والابهام مفتوحتین فیضعهما مع ما بینهما من الکف علی رأسه فحینئذٍ یجوز لانهما اصبعان وما بینهما من الکف قدر اصبع فیصیر ثلاث اصابع۔	۵
کذا فی الذخیره	اذا مسح رأسه برؤس اصابعه فان کان الماء متقاطرا یجوز وان لم یکن متقاطراً لایجوز۔	۶
کذا فی المحیط	وان کان علی رأسه شعر طویل فمسح بثلاث اصابع الا ان المسح وقع علی شعره ان وقع علی شعر تحته رأس یجوز عن مسح الرأس۔وان وقع علی شعر تحته جبهة اورقبة لایجوز۔ولو کان له ذؤابتان مشدودتان حول الرأس کما تفعله النساء فوقع مسحه علی رأس الذؤابة بعض مشائخنا قالوا بالجواز اذا لم یرسلها لانه مسح علی شعر تحته الرأس وعامتهم علی انه لایجوز ارسلهما اولم یرسلهما۔	۷
کذا فی السراجیه	ومسح الاذنین لاینوب عن مسح الرأس۔	۸
	ولو کان فی کفه بلل فمسح به اجزاءه سوأ کان اخذ الماء من الاناء او غسل ذراعیه وبقی بلل فی کفه هو الصحیح بخلاف ما اذا مسح راسه اوخفه وبقی علی کفه	۹

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
۳ - ۱۳	اور اگر کسی شخص پر بارش کا پانی پڑ گیا۔ یا وہ بہتی ہوئی نہر میں داخل ہوگیا، تو اس کا وضو جائز ہے اور اس کا غسل بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ تمام بدن پر پانی پہنچ گیا ہو۔ البتہ اس صورت میں اس پر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہوگا۔	سراجیہ

۴۔ چوتھا فرض سر کا مسح کرنا اور اس میں ۱۸ شقیں ہیں۔

۱	سر کا مسح بقدر ناصیہ (یعنی پیشانی کے بقدر) فرض ہے۔	ہدایہ
۲	اور ناصیہ کی مقدار میں مختار یہ ہے کہ ناصیہ بقدر چوتھائی سر کے ہے۔	اختیار شرح المختار
۳	اصح قول کے مطابق مسح میں ہاتھ کی تین انگلیوں کا استعمال واجب ہے۔	کفایہ
۴	پس اگر ایک انگلی یا دو انگلیوں سے مسح کیا۔ تو ظاہر روایت کے بموجب جائز نہ ہوگا۔	شرح طحاوی
۵	اگر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے اس طرح مسح کرے کہ وہ کھلے ہیں پھر دونوں کو ان کے درمیان کی ہتھیلی سمیت رکھے۔ تو اب اس صورت میں مسح جائز ہوگا۔ اس لیے کہ وہ دو انگلیاں ہیں اور ان کے درمیان ہتھیلی کا حصہ ایک انگلی کے بقدر ہے۔ پس تین انگلیاں ہوگئیں۔	محیط وقاضی خان
۶	اگر انگلیوں کے سروں سے سر کا مسح کیا تو دیکھیں گے۔ اگر انگلیوں سے پانی ٹپکتا تھا تو مسح جائز ہے۔ اور اگر انگلیوں سے پانی نہ ٹپکتا تھا۔ تو مسح جائز نہ ہوگا۔	ذخیرہ
۷	اگر کسی کے سر پر لمبے بال تھے اور اس نے ان بالوں پر تین انگلیوں سے مسح کیا۔ (ا) اگر مسح ان بالوں پر ہوا جس کے نیچے سر ہے تو وہ مسح سر کے مسح کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (ب) اور اگر مسح ان بالوں پر ہوا جن کے نیچے ماتھا یا گردن ہے تو جائز نہ ہوگا۔ (ج) اور اگر سر کے گرد دو گیسو بندھے ہیں۔ جیسے عورتیں باندھ لیا کرتی ہیں۔ پس اس کا مسح بندھے ہوئے گیسوؤں کے سرے پر ہوا۔ تو ہمارے بعض مشائخ کے نزدیک مسح اس شرط پر جائز ہے کہ ان گیسوؤں کو نیچے نہ لٹکائے۔ اس لیے کہ اس نے ایسے بالوں پر مسح کیا ہے جن کے نیچے سر ہے۔ (د) اور عام مشائخ کا مذہب یہ ہے کہ وہ مسح جائز نہیں۔ خواہ گیسوؤں کو لٹکائے یا نہ لٹکائے۔	محیط
۸	کانوں کا مسح سر کے مسح کے قائم مقام نہیں ہوسکتا۔	سراجیہ
۹	(ا) اگر کسی کے ہاتھ میں تری ہے۔ اس نے اس سے مسح کر لیا تو جائز ہے۔ خواہ وہ تری اس پانی کی ہو جو اس نے برتن سے لیا۔ یا وہ تری بازو دھونے کے بعد اس کے ہاتھ میں باقی رہ گئی تھی۔ یہی صحیح ہے۔ (ب) لیکن اگر سر کا یا موزے کا مسح کیا اور ہاتھ میں تری باقی رہ گئی تو اس تری سے	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء الفصل الاول فی فرائض الوضوء	حوالہ
۴ -	بل نمسح به رأسه او خفه لایجوز۔	كذا فی الخلاصه
۱۰	واذا اخذ البلل من عضو من اعضاءه لایجوز المسح به مغسولا كان ذلك العضو او ممسوحا۔	كذا فی الذخیره
۱۱	ومن مسح رأسه بالثلج اجزأه مطلقا ولم يفصلوا بين بلل قاطر اوغير قاطر۔	كذا فی الفتاوی البرهانيه
۱۲	واذا غسل الرأس مع الوجه اجزأه عن المسح ولكن يكره لانه خلاف ما امر به۔	كذا فی المحيط
۱۳	وان كان بعض رأسه محلوقا فمسح على غير المحلوق جاز۔	كذا فی جوهرة النيره
۱۴	وفی الحجة ولو لم يمسح مقدم رأسه ولكن مسح مؤخره او يمينه او يساره او وسطه يجوز۔	كذا فی التاتارخانيه
۱۵	ولا يجوز المسح على القلنسوة والعمامة وكذا لو مسحت المرأة على الخمار الا انه اذا كان الماء متقاطراً بحيث يصل الى الشعر فحينئذ يجوز ذلك عن الشعر۔	كذا فی الخلاصه
۱۶	هذا اذا لم يتلون الماء۔	هكذا فی الظهيرية
۱۷	والافضل ان تمسح تحت الخمار۔	كذا فی فتاوی قاضيخان
۱۸	وان كان على رأسها خضاب فمسحت على الخضاب اذا اختلطت البلة بالخضاب وخرجت عن حكم الماء المطلق لايجوز المسح (والله اعلم)	كذا فی الخلاصه

الفصل الثانی فی سنن الوضوء

وهی ثلاث عشرة على ما ذكر فی المتون - دفعات ۵ تا ۱۷، عنوانات ۱۲، شق ۴۹

۵- التسمية - تعداد شق ۲-

۱	(منها التسمية) التسمية سنة مطلقا غير مقيد بالمستيقظ و تعتبر عند ابتداء الوضوء حتى لو نسيها ثم ذكر بعد غسل البعض وسمى لا يكون مقيما للسنة بخلاف	

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ پہلی فصل وضو کے فرائض	حوالہ
۴ ۔	پھر سر کا یا موزے کا مسح کیا تو یہ جائز نہیں ہے۔	خلاصہ
۱۰	اگر کسی عضو سے تری لے لی۔ تو اس تری سے مسح جائز نہیں خواہ اس عضو کو دھو یا تھا یا اس پر مسح کیا تھا۔	ذخیرہ
۱۱	جس نے سر کا مسح برف سے کیا۔ تو ہر صورت میں جائز ہے۔ اور فقہاءؒ نے اس میں کچھ فرق نہیں کیا کہ اس میں سے تری ٹپک رہی ہو یا نہ۔	برہانیہ
۱۲	اگر سر کو مونہہ سمیت دھولیا۔ تو مسح کے قائم مقام ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے۔ اس لیے کہ یہ صورت اس طریقے کے خلاف ہے جس طرح اس کا حکم دیا گیا ہے۔	محیط
۱۳	اگر سر کا کچھ حصہ منڈا ہے اور کچھ حصہ منڈا ہوا نہیں ہے اور اس نے وہاں مسح کیا جو منڈا ہوا نہیں ہے تو جائز ہے۔	جوہرہ نیرہ
۱۴	اور حجہ میں ہے اگر سر پر سامنے کی طرف مسح نہیں کیا۔ پیچھے کی طرف یا دائیں بائیں یا درمیانی حصہ پر مسح کیا تو جائز ہے۔	تتارخانیہ
۱۵	(ا) ٹوپی اور پگڑی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ (ب) اسی طرح عورت کو اپنی اوڑھنی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر پانی ایسا ٹپکتا ہوا ہو کہ بالوں تک پہنچ جائے تو اس صورت میں بالوں کے مسح کی بجائے جائز ہوگا۔	خلاصہ
۱۶	اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ پانی میں رنگ نہ آجائے۔	ظہیریہ
۱۷	افضل یہ ہے کہ عورت اوڑھنی کے نیچے مسح کرے۔	قاضیخاں
۱۸	اگر عورت کے سر پر خضاب لگا ہے اور اس نے خضاب پر مسح کیا۔ اگر اس کے ہاتھ کی تری خضاب سے مل کر خالص پانی کے حکم سے نکل گئی تو مسح جائز نہ ہوگا۔ (اللہ بہتر جانتا ہے)	خلاصہ

دوسری فصل۔ وضو کی سنّتوں کا بیان

اور یہ تیرہ ہیں۔ جن کا ذکر متن کی کتابوں میں ہے۔ دفعات ۵ تا ۱۶۔ عنوانات ۱۲۔ شق ۴۹

۵۔ پہلی سنّت بسم اللہ پڑھنا۔ اور اس میں کُل ۶ شقیں ہیں۔

۱	وضو کی سنتوں میں سے سب سے پہلی سنّت بسم اللہ پڑھنا ہے۔ وضو میں بسم اللہ پڑھنا ہر حال میں سنّت ہے۔ یہ قید نہیں ہے کہ جو سوتے سے اٹھ کر وضو کرے تب ہی بسم اللہ پڑھے اور بسم اللہ پڑھنے کا اعتبار وضو کے ابتدا میں ہے۔ اگر ابتدا میں بھول گیا اور بعض اعضا دھونے کے بعد اسے یاد آیا تب بسم اللہ پڑھی تو اس سے سنّت ادا نہ ہوگی۔ البتہ کھانا کھانے میں اور اس طرح کے اور کاموں میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم یوں	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء الفصل الثانی فی سنن الوضوء	حواله
٥ -	الاكل ونحوه.	هكذا فی التبيين
٢	فان نسيها فی اول الطهارة اتی بها متی ذكرها قبل الفراغ حتی لا يخلو الوضوء عنها.	كذا فی السراج الوهاج
٣	ويسمی قبل الاستنجاء وبعده هو الصحيح.	كذا فی الهدايه
٤	ولا يسمی فی حال الانكشاف ولا فی محل النجاسة.	هكذا فی فتح القدير
٥	قال الطحاوی والاستاذ العلامة مولانا فخر الدين المايمرغی المنقول عن السلف فی تسمية الوضوء بِاسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ و فی الخبازية هو المروی عن رسول الله صلی الله عليه وسلم.	كذا فی معراج الدراية
٦	ولو قال فی ابتداء الوضوء لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صار مقيما لسنة التسمية.	كذا فی القنيه

٦- غسل اليدين الی الرسغين ثلاثا - تعداد شق ٤-

١	(ومنها) غسل اليدين الی الرسغين ثلاثا ابتداء وقيل انه فرض و تقديمه سنة واختاره فی فتح القدير والمعراج والخبازية واليه يشير قول محمد فی الاصل.	هكذا فی البحر الرائق
٢	وكيفيته ان كان الاناء صغيرا ان ياخذه بشماله ويصب الماء علی يمينه ثلاثا ثم ياخذه بيمينه ويصبه علی يساره كذلك و ان كان كبيرا كالحب ان كان معه اناء صغير يفعل ما ذكرنا وان لم يكن ادخل اصابع يده اليسری مضمومة فی الاناء ويصب علی كفه اليمنی ويدلك الاصابع بعضها ببعض حتی تطهر ثم يدخل اليمنی فی الاناء ويغسل اليسری.	كذا فی المضمرات
٣	وهذا اذا لم تكن علی يده نجاسة فان كانت يحتال بحيلة اخری.	كذا فی الخلاصه
٤	واختلفوا انه يغسل يديه قبل الاستنجاء او بعده والاصح انه يغسلهما مرتين مرة قبل الاستنجاء ومرة بعده.	كذا فی فتاوی قاضيخان

٧- المضمضة والاستنشاق - تعداد شق ٥-

١	(ومنها) المضمضة والاستنشاق والسنة ان يتمضمض ثلاثا	

حوالہ	پہلا باب وضو۔ دوسری فصل وضو کی سنتیں	دفعات وشق نمبر
تبیین	(کہ ابتدا میں ہی ہو) نہیں ہے۔	۵ -
	اگر ابتداءِ وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا۔ تو وضو تمام کرنے سے پہلے جب بھی یاد آئے پڑھ لے تاکہ وضو بسم اللہ سے خالی نہ ہو۔	۲
السراج الوہاج		
ہدایہ	استنجا کرنے سے پہلے اور بعد بسم اللہ پڑھے اور یہی صحیح ہے۔	۳
فتح القدیر	(ا) ننگا ہونے کی حالت میں بسم اللہ نہ پڑھے۔ اور (ب) ناپاک جگہوں میں بھی بسم اللہ نہ پڑھے۔	۴
	طحاویؒ نے اور استاد علامہ فخر الدین الماتریؒ نے فرمایا کہ سلف سے منقول ہے کہ وضو میں بسم اللہ یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔ اور خبازیہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔	۵
معراج الدرایہ		
قنیہ	اگر وضو کی ابتدا میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ لے تو بسم اللہ پڑھنے کی سنت (اس طرح کے ذکر سے) ادا ہو جائے گی۔	۶
	۶۔ ابتدا میں تین بار گٹوں تک ہاتھ دھونا۔ اور اس میں کل ۴ شقیں ہیں۔	
	(ا) وضو کی سنتوں میں سے دوسری سنت ابتدا میں تین بار گٹوں تک ہاتھ دھونا ہے۔ (ب) اور کہا گیا ہے کہ یہ فرض ہے اور اس سے ابتدا کرنا سنت ہے۔ فتح القدیر۔ معراج اور خبازیہ میں اس کو اختیار کیا ہے۔ اور اصل میں امام محمدؒ کے قول میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔	۱
البحر الرائق		
مضمرات	ہاتھ دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ (ا) اگر برتن چھوٹا ہے تو اسے بائیں ہاتھ سے پکڑلے اور دائیں ہاتھ پر تین بار پانی ڈالے اور پھر برتن دائیں ہاتھ سے پکڑے اور اسی طرح بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔ (ب) اور اگر برتن بڑا ہے جیسا کہ مٹکا اور اس کے پاس چھوٹا برتن ہو تو اسی طرح کرے جیسا کہ ذکر ہوا۔ اور (ج) چھوٹا برتن نہ ہو۔ تو اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرکے برتن میں داخل کرے اور اس سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالے اور انگلیوں کو ایک دوسرے سے مل کر ہاتھ کو پاک کرلے۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرے اور اس سے بایاں ہاتھ دھوئے۔	۲
خلاصہ	(ا) یہ اس صورت میں ہے جب کہ ہاتھ کو نجاست نہ لگی ہو۔ (ب) اور اگر ہاتھ پر نجاست (حقیقی) بھی لگی ہو تو اسے پاک کرنے کی کوئی اور تدبیر اختیار کرے۔	۳
قاضیخان	اور اس میں اختلاف ہے کہ ہاتھ استنجا کرنے سے پہلے دھوئے یا بعد میں دھوئے۔ اور اصح یہ ہے کہ دونوں بار دھوئے۔ ایک بار استنجا سے پہلے اور ایک بار استنجا کے بعد دھوئے۔	۴
	۷۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ اور اس میں کل ۵ شقیں ہیں۔	
	وضو کی سنتوں میں تیسری اور چوتھی سنت کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے۔ اور سنت	۱

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الثانی فی سنن الوضوء	حواله
٧ -	اوّلا ثم یستنشق ثلاثا ویاخذ لکل واحد منهما ماء جدیدا فی کل مرة۔	کذا فی محیط السرخسی
٢	وحد المضمضة استیعاب الماء جمیع الفم وحد الاستنشاق ان یصل الماء الی المارن۔	کذا فی الخلاصه
٣	ان ترک المضمضة والاستنشاق أثم علی الصحیح لانهما من سنن الهدی وترکهما یوجب الاساءة بخلاف السنن الزوائد فان ترکها لایوجب الاساءة۔	هکذا فی السراج الوهاج
٤	وان اخذ الماء بکفه ورفع منه بفیه ثلاث مرات وتمضمض یجوز ولو رفع الماء من الکف بأنفه ثلاث مرات واستنشق لایجوز لانه یعود الماء المستعمل فی الاستنشاق لا المضمضة۔	هکذا فی المحیط
٥	واذا اخذ الماء بکفه فتمضمض ببعضه واستنشق بالباقی جاز ولو کان علی عکسه لایجوز۔	کذا فی السراج الوهاج

٨۔ السّواک۔ تعداد شق ٦۔

١	(ومنها السواک) وینبغی ان یکون السواک من اشجار مرة لانه یطیب نکهة الفم ویشد الاسنان ویقوی المعدة ولیکن رطبا فی غلظ الخنصر وطول الشبر ولا یقوم الاصبع مقام الخشبة فان لم توجد الخشبة فحینئذ یقوم الاصبع من یمینه مقام الخشبة۔	کذا فی المحیط والظهیریه
٢	والعلک یقوم مقامه للمرأة۔	کذا فی البحر الرائق
٣	ویندب امساکه بیمینه بان یجعل الخنصر اسفله والابهام اسفل راسه وباقی الاصابع فوقه۔	کذا فی النهر الفائق
٤	ثم وقت الاستیاک هو وقت المضمضة۔	کذا فی النهایه
٥	ویستاک اعالی الاسنان واسافلها ویستاک عرض اسنانه ویبتدئ من الجانب الایمن۔	کذا فی الجوهرة النیرة
٦	ومن خشی من السواک تحریک القیء ترکه ویکره ان یستاک مضطجعا۔	کذا فی السراج الوهاج

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ دوسری فصل وضو کی سنتیں	حوالہ
۷۔	یہ ہے کہ پہلے تین بار کلی کرے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ہر بار نیا پانی ڈالے۔	المحیط السرخسی
۲	(ا) کلی کرنے کی حد یہ ہے کہ تمام مونہہ کے اندر پانی پہنچ جائے۔ (ب) اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ نرمہ بینی (جہاں تک ناک کا چمڑہ نرم ہے) تک پانی پہنچ جائے۔	خلاصہ
۳	اگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا چھوڑ دیا۔ تو صحیح یہ ہے کہ گناہ کیا۔ اس لیے کہ وہ دونوں سنت مؤکدہ میں سے ہیں اور سنت مؤکدہ چھوڑ دینا برائی ہے۔ مگر سنت زائد کا حکم اس کے خلاف ہے ان کے چھوڑنے میں برائی نہیں۔	السراج الوہاج
۴	(ا) اگر پانی ایک بار ہاتھ میں لیا۔ اس میں سے تین بار کلیاں کیں تو یہ جائز ہے۔ (ب) اور اگر پانی ایک بار چلو میں لے کر اس سے تین بار ناک میں ڈالا تو جائز نہیں۔ اس لیے کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مستعمل پانی چلو میں لوٹ آئے گا۔ اور یہ صورت کلی کرنے میں نہیں ہے۔	محیط
۵	(ا) اگر چلو بھر پانی لیا۔ اس میں سے کچھ پانی سے کلی کی اور باقی ناک میں ڈالا تو جائز ہے۔ (ب) اور اس کا الٹ جائز نہیں۔	السراج الوہاج

۸۔ مسواک کرنا۔ اور اس میں کل ۶ شقیں ہیں۔

۱	وضو کی سنتوں میں سے پانچویں سنت مسواک کرنا ہے۔ (ا) مسواک کڑوے درخت کی ہونا چاہیے اس سے مونہہ کی بدبو پاک ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں اور معدہ قوی ہوتا ہے۔ (ب) مسواک تر لکڑی کا ہونا چاہیے۔ (ج) چھوٹی انگلی کے بقدر موٹا اور (د) ایک بالشت لمبا ہونا چاہیے۔ (ر) مسواک کے لیے انگلی لکڑی کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ (س) البتہ اگر لکڑی نہ ملے تو اس صورت میں داہنے ہاتھ کی انگلی لکڑی کے قائم مقام ہوسکتی ہے۔	محیط وظہیریہ
۲	اور عورتوں کے لیے گوند (درخت بطم کا) چبانا مسواک کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔	البحرالرائق
۳	مسواک پکڑنے میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک پر رکھے۔	النہر الفائق
۴	مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا وقت ہے۔	النہایہ
۵	دانتوں کی اوپر کی جانب اور نیچے کی جانب مسواک کرے اور دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے اور دائیں طرف سے شروع کرے۔	جوہرہ نیرہ
۶	(ا) جس شخص کو مسواک کرنے سے قے آنے کا ڈر ہو وہ مسواک کرنا چھوڑ دے۔ (ب) لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔	السراج الوہاج

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الثانی فی سنن الوضوء	حواله
	۹۔ تخلیل اللحیة۔ تعداد شق ۳۔	
۱	(ومنها تخليل اللحية) ذكر قاضی خان فی شرح الجامع الصغير تخليل اللحية بعد التثليث سنة فی قول ابی يوسفؒ وبه اخذ۔	كذا فی الزاهدی
۲	وفی المبسوط وهو الاصح۔	كذا فی معراج الدرايه
۳	وكيفيته ان يدخل اصابعه فيها ويخلل من الجانب الاسفل الی فوق وهو المنقول عن شمس الائمة الكردری رحمه الله تعالیٰ۔	كذا فی المضمرات
	۱۰۔ تخلیل الاصابع۔ تعداد شق ۴۔	
۱	(ومنها تخليل الاصابع) وهو ادخال بعضها فی بعض بماء متقاطر وهذا سنة مؤكدة اتفاقاً۔	كذا فی النهر الفائق
۲	هذا اذا وصل الماء الی اثنائها وان لم يصل بان كانت منضمة فواجب۔	كذا فی التبيين
۳	ويغنی عنه ادخالها فی الماء ولو غير جار والاولی فی اليدين التشبيك وفی الرجلين ان يخلل بخنصر يده اليسری خنصر رجله اليمنی ويختم بخنصر رجله اليسری۔	كذا فی النهر الفائق
۴	ويدخل الاصبع من اسفل۔	كذا فی المضمرات
	۱۱۔ تکرار الغسل ثلاثا۔ تعداد شق ۷۔	
۱	(ومنها) تكرار الغسل ثلاثا فيما يفرض غسله نحو اليدين والوجه والرجلين۔	كذا فی المحيط
۲	المرة الواحدة السابغة فی الغسل فرض۔	كذا فی الظهيريه
۳	والثنتان سنتان مؤكدتان علی الصحيح۔	كذا فی الجوهرة النيرة
۴	وتفسير السبوغ ان يصل الماء الی العضو ويسيل ويتقاطر منه قطرات۔	كذا فی الخلاصه
۵	وفی فتاوی الحجة وينبغی ان يغسل الاعضاء كل مرة غسلا يصل الماء الی جميع مايجب غسله فی الوضوء فلو غسل فی المرة الاولی وبقی موضع يابس	

دفعات وشق نمبر	باب اول وضو۔ دوسری فصل وضو کی سنتیں	حوالہ
	۹۔ داڑھی کا خلال کرنا۔ اور اس میں کُل ۳ شقیں ہیں۔	
۱	وضو کی سنتوں میں سے چھٹی سنّت داڑھی کا خلال کرنا ہے۔ قاضی خاں نے جامع صغیر کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ تین بار مونہہ دھولینے کے بعد داڑھی کا خلال ابو یوسفؒ کے ہاں سنّت ہے اور یہی قول لیا گیا ہے۔	زاہدی
۲	اور مبسوط میں ہے کہ یہی اصح ہے۔	معراج الدرایہ
۳	اور داڑھی میں خلال کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ داڑھی میں انگلیاں ڈال کر نیچے کی جانب سے اوپر کی جانب کو خلال کرے۔ شمس الائمہ الکردری سے یہی منقول ہے۔	مضمرات
	۱۰۔ انگلیوں کا خلال کرنا۔ اور اس میں ۴ شقیں ہیں	
۱	اور وضو میں ساتویں سنّت انگلیوں کا خلال کرنا ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ انگلیوں میں انگلیاں اس طرح ڈالے کہ ان میں سے پانی ٹپک رہا ہو اور یہ بالاتفاق سنّت مؤکدہ ہے۔	النہر الفائق
۲	(ا) انگلیوں میں خلال کرنا اس حالت میں سنّت ہے کہ پانی انگلیوں کے درمیان پہنچ چکا ہو۔ (ب) اور اگر انگلیاں بند ہونے کی وجہ سے ان میں پانی نہ پہنچا ہو تو خلال کرنا واجب ہے۔	تبیین
۳	(ا) اور انگلیوں کا پانی میں داخل کر دینا خلال کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ خواہ پانی جاری نہ ہو (ب) اور ہاتھ کے خلال میں بہتر یہ ہے کہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالے۔ (ج) اور پاؤں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے۔ دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔	النہر الفائق
۴	پاؤں کے خلال میں انگلی نیچے کی طرف سے ڈالے۔	مضمرات
	۱۱۔ تین تین بار دھونا۔ اور اس میں ۷ شقیں ہیں۔	
۱	وضو کی سنّت میں سے آٹھویں سنت ان اعضا کا تین تین بار دھونا ہے جن کا دھونا فرض ہے۔ جیسے دونوں ہاتھ۔ مونہہ اور پاؤں۔	محیط
۲	ایک بار اچھی طرح دھونا فرض ہے۔	ظہیریہ
۳	اور دو بار دھونا سنّت مؤکدہ ہے۔ یہ صحیح مذہب کے مطابق ہے۔	جوہرہ نیرہ
۴	اور اچھی طرح دھونے سے مراد یہ ہے کہ پانی عضو پر پہنچے اس پر بہے اور اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں۔	خلاصہ
۵	اور فتاویٰ الحجہ میں لکھا ہے کہ اعضا کو ہر مرتبہ ایسا دھونا چاہیئے کہ اس تمام عضو پر پانی پہنچ جائے جس کا دھونا وضو میں واجب ہے۔ اور اگر پہلی بار ایسا دھویا کہ تھوڑا سا حصہ خشک رہ گیا۔ پھر	

دفعات وشق نمبر	الجلد الاول فى الوضوء- الفصل الثانى فى سنن الوضوء	حواله
١١-	ثم فى المرة الثانية يصيب الماء بعضه ثم فى المرة الثالثة يصيب مواضع الوضوء فهذا لا يكون غسل الاعضاء ثلاث مرات-	كذا فى المضمرات
٦	ولو توضأ مرة مرة لعزة الماء او للبرد او لحاجة لا يكره ولا يأثم و الا فيأثم-	كذا فى معراج الدراية
٧	ولو زاد على الثلاثة لطمانينة القلب عند الشك او بنية وضوء آخر فلا باس به-	هكذا فى النهاية والسراج الوهاج

١٢- مسح كل الراس مرّة- تعداد شق ٣-

١	(ومنها) مسح كل الرأس مرة-	كذا فى المتون
٢	والاظهر انه يضع كفيه واصابعه على مقدم رأسه ويمدهما الى قفاه على وجه يستوعب جميع الراس ثم يمسح اذنيه باصبعيه ولا يكون الماء مستعملا بهذا-	هكذا فى التبيين
٣	وان داوم على ترك استيعاب الرأس بغير عذر ياثم-	كذا فى القنية

١٣- مسح الاذنين- تعداد شق ٤-

١	(ومنها مسح الاذنين) يمسح مقدمهما ومؤخرهما بالماء الذى يمسح به رأسه-	كذا فى شرح الطحاوى
٢	ولو اخذ ماء جديدا من غير فناء البلة كان حسنا-	كذا فى البحر الرائق
٣	ولو مسح مقدمهما مع الوجه ومؤخرهما مع الرأس جاز ولكن الافضل هو الاول-	كذا فى شرح الطحاوى
٤	ويمسح ظاهر الاذنين بباطن الابهامين وباطن الاذنين بباطن السبابتين-	كذا فى السراج الوهاج

١٤- النية- تعداد شق ٣

١	(ومنها النية) والمذهب ان ينوى ما لا يصح الا بالطهارة من العبادة او رفع الحدث-	كذا فى التبيين
٢	وكيفيتها أن يقول نويت ان اتوضأ للصلوٰة تقربا الى الله تعالى اذ نويت رفع الحدث او نويت الطهارة او	

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ دوسری فصل وضو کی سنتیں	حوالہ
۱۱-	دوسری بار دھونے میں خشک جگہ کے بعض حصہ کو پانی پہنچ جائے۔ پھر تیسری بار دھونے میں وضو کا سارا عضو دھل جائے تو یہ تین بار دھونا نہ ہوا۔	مضمرات
۶	(ا) اور اگر ایک بار دھویا۔ اس لیے کہ پانی مہنگا تھا۔ یا سردی تھی یا کوئی ضرورت تھی تو مکروہ نہیں ہے اور نہ ہی گنہگار ہوگا۔ (ب) اور اگر کوئی ایسی وجہ نہ تھی تو گنہگار ہوگا۔	معراج الدرایہ
۷	اور اگر تین بار سے زیادہ دھویا۔ یہ اس نے شک کی وجہ سے اطمینانِ قلب کے لیے کیا۔ یا اس نے دوسرے وضو کی نیت کر لی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔	نہایہ والسراج الوہاج
۱۲۔ ایک بار پورے سر کا مسح کرنا۔ اور اس میں ۳ شقیں ہیں۔		
۱	اور وضو کی سنتوں میں سے نویں سنت پورے سر کا ایک بار مسح کرنا ہے۔	متون
۲	مشہور طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں اپنے سر کے اگلے حصے پر رکھ کر سر کے پچھلے حصے کی طرف اس طرح لے جائے کہ سارے سر پر ہاتھ پھر جائیں۔ پھر دو انگلیوں سے کانوں کا مسح کرے۔ اس سے اس کا پانی مستعمل نہیں ہوتا۔	تبیین
۳	اگر کوئی شخص بغیر کسی عذر کے پورے سر کا مسح ہمیشہ چھوڑ دے تو گنہگار ہوگا۔	قنیہ
۱۳۔ کانوں کا مسح کرنا۔ اور اس میں ۴ شقیں ہیں۔		
۱	وضو میں دسویں سنت کانوں کا مسح کرنا ہے۔ کانوں کو آگے سے بھی مسح کرے اور پیچھے سے بھی مسح کرے اس پانی سے جس سے سر کا مسح کیا۔	شرح الطحاوی
۲	اگر کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لے لیا جبکہ پہلی تری بھی باقی تھی تو اچھا ہے۔	البحرالرائق
۳	(ا) اگر کانوں کو اگلی طرف مونہہ دھونے کے ساتھ مسح کر دے اور کانوں کی پچھلی طرف کو سر کے مسح کے ساتھ مسح کرے تو جائز ہے۔ (ب) لیکن افضل وہی صورت ہے جو پہلے ذکر ہے۔	شرح الطحاوی
۴	اور کانوں کے باہر کی طرف کو انگوٹھوں کے اندر کی طرف سے مسح کرے اور کانوں کے اندر کی طرف کو دونوں انگشت شہادت کے اندر کی طرف سے مسح کرے۔	السراج الوہاج
۱۴۔ نیت کرنا۔ اور اس میں ۳ شقیں ہیں۔		
۱	وضو میں گیارھویں سنت نیت کرنا ہے۔ اس میں مذہب یہ ہے کہ وضو کرنے کے لیے ایسی عبادت کی نیت کرے جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں ہوتی یا اس ناپاکی کے دور ہونے کی نیت کرے جو بے وضو ہونے کی وجہ سے ہے۔	تبیین
۲	نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے کہ میری نیت یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر یہ وضو نماز کے لیے کرتا ہوں یا میری نیت یہ ہے کہ میری بے وضو رہنے کی ناپاکی دور ہو جائے۔ یا میری	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء - الفصل الثانی فی سنن الوضوء	حواله
۱۴-	نویت استباحة الصلوٰة -	كذا فی السراج الوهاج
۳	واما وقتها فعند غسل الوجه ومحلها القلب والتلفظ بها مستحب -	كذا فی الجوهرة النيرة

۱۵- الترتیب - تعداد شق ۲ -

۱	(ومنها الترتیب) وهو ان یبدأ بما بدأ الله تعالیٰ بذکره -	كذا فی التبیین
۲	عد القدوری النیة والترتیب والاستیعاب من المستحبات وعدها صاحب الهدایة والمحیط والتحفة والایضاح والوافی من السنن وهو الاصح -	كذا فی معراج الدرایه

۱۶- الموالات - تعداد شق ۲ -

۱	(ومنها الموالات) وهی التتابع وحده ان لا یجف الماء علی العضو قبل ان یغسل ما بعده فی زمان معتدل ولا اعتبار بشدة الحر والریاح ولا شدة البرد ویعتبر ایضاً استواء حالة المتوضئ -	كذا فی الجوهرة النيرة
۲	وانما یکره التفریق فی الوضوء اذا کان بغیر عذر اما اذا کان بعذر بان فرغ ماء الوضوء فیذهب لطلب الماء او ما اشبه ذلك فلا باس بالتفریق علی الصحیح وهکذا اذا فرق فی الغسل والتیمم -	كذا فی السراج الوهاج

الفصل الثالث فی المستحبات

والمذکور منها فی المتون اثنان - دفعات ۱۷ تا ۲۰ - عنوانات ۴ - تعداد شق ۲۵ -

۱۷- الاول التیامن - تعداد شق ۱ -

۱	(الاول التیامن) وهو ان یبدأ بالید الیمنیٰ قبل الیسریٰ وبالرجل الیمنیٰ قبل الیسریٰ وهو فضیلة علی الصحیح ولیس فی اعضاء الطهارة عضوان لا یستحب تقدیم الایمن منهما علی الایسر الا الاذنان ولو لم یکن له الا ید واحدة او باحدیٰ یدیه علة ولا یمکنه مسحهما	

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ دوسری فصل وضو کی سنتیں	حوالہ
۱۴-	نیت پاک ہوجانے کی ہے یا میری نیت یہ ہے کہ نماز پڑھنا جائز ہوجائے۔	السراج الوہاج
۳	اور وضو کی نیت کا وقت مونہہ دھونے کا وقت ہے اور نیت کا مقام دل ہے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔	جوہرہ نیرہ
	۱۵- ترتیب قائم رکھنا۔ اور اس میں ۲ شقیں ہیں۔	
۱	(وضو میں بارھویں سنت ترتیب ہے) اور ترتیب سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اسے پہلے کرے۔	تبیین
۲	قدوری نے نیت۔ ترتیب اور پورے سر کے مسح کو مستحبات میں شمار کیا ہے اور صاحب بدایہ محیط۔ تحفہ۔ ایضاح اور وافی نے ان تینوں کو سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی اصح ہے۔	معراج الدرایہ
	۱۶- پے در پے دھونا۔ اور اس میں ۲ شقیں ہیں۔	
۱	اور وضو میں تیرھویں سنت موالات ہے اور یہ اعضا کو پے در پے دھونا ہے اور اس کی حد یہ ہے کہ معتدل موسم میں بعد کا عضو دھونے سے قبل پہلا عضو خشک نہ ہوجائے۔ گرمی کی شدت اور ہوا کی تیزی اور سخت سردی کا کچھ اعتبار نہیں۔ البتہ وضو کرنے والے کی حالت یکساں رہنے کا اعتبار کیا جاتا ہے۔	جوہرہ نیرہ
۲	(ا) اور وضو میں اعضا کے دھونے میں توقف تب مکروہ ہے کہ بغیر عذر ہو۔ اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو۔ مثلاً پہلا پانی ختم ہوجائے اور پھر اور پانی کے لیے جائے یا اس طرح کی کوئی اور وجہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ کچھ حرج نہیں۔ (ب) اسی طرح غسل اور تیمم کے درمیان توقف کر دینے کا بھی یہی حکم ہے۔	السراج الوہاج
	تیسری فصل اس میں وضو کے مستحبات کا بیان ہے	
	۲۵ تعداد شق اور یہ دو ہیں۔ جن کا ذکر متن کی کتابوں میں ہے۔ دفعات ۱۷ تا ۲۰۔ عنوانات ۴۔	
	۱۷- پہلا مستحب دائیں طرف سے شروع کرنا۔ اور اس میں ۱ شق ہے۔	
۱	(ا) پہلا مستحب دائیں طرف سے شروع کرنا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ پہلے دایاں ہاتھ دھوئے پھر بایاں۔ اور پہلے دایاں پاؤں دھوئے پھر بایاں اور صحیح مذہب کے مطابق اس کا نام فضیلت ہے۔ (ب) اور اعضا وضو میں جو اعضا دو دو ہیں۔ ان میں دائیں عضو کا بائیں عضو پر مقدم کرنا مستحب ہے۔ (ج) مگر کانوں کا حکم ایسا نہیں ہے اور اگر کسی کا ایک ہی ہاتھ ہو۔ یا ایک ہاتھ میں کوئی تکلیف ہو کہ اس کے لیے دونوں کانوں کا مسح ایک ساتھ کرنا ممکن نہ ہو۔ تو وہ پہلے دائیں	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الثالث فی مستحبات الوضوء	حواله
۱۷ ـ	معاً یبدأ بالاذن الیمنیٰ ثم بالیسریٰ۔	کذا فی جوهرة النیرہ
۱۸۔ الثانی مسح الرقبة۔ تعداد شق ۱		
۱	(والثانی مسح الرقبة) وهو بظهر الیدین اما مسح الحلقوم فبدعة۔	کذا فی البحر الرائق
۱۹۔ سنن وآداب ذکرها المشائخ۔ تعداد شق ۲۲۔		
۱	(وههنا سنن وآداب ذکرها المشائخ) والسنة عند غسل رجلیه ان یاخذ الاناء بیمینه ویکبه علیٰ مقدم رجله الیمنیٰ ویدلکه بیساره فیغسلها ثلاثا ثم یفیض الماء علیٰ مقدم رجله الیسریٰ ویدلکه۔	کذا فی المحیط
۲	ومن السنن البداءة من رؤس الاصابع فی الیدین والرجلین۔	کذا فی فتح القدیر وهکذا فی المحیط
۳	والبدأة من مقدم الرأس فی المسح سنة۔	هکذا فی الزاهدی
۴	والترتیب فی المضمضة والاستنشاق سنة عندنا۔	کذا فی الخلاصه
۵	والمبالغة فیهما سنة ایضاً۔	کذا فی الکافی وشرح الطحاوی
۶	الا ان یکون صائماً۔	کذا فی التاتارخانیه
۷	وهی فی المضمضة بالغرغرة۔	کذا فی الکافی
۸	وفی الاستنشاق ان یضع الماء علیٰ منخریه ویجذبه حتیٰ یصعد الیٰ ما اشتد من الانف۔	کذا فی المحیط
۹	وفی الاصل من الادب ان لا یسرف فی الماء ولا یقتر۔	کذا فی الخلاصه
۱۰	وهذا اذا کان ماء نهر او مملوکاً له فان کان ماء موقوفاً علیٰ من یتطهر او یتوضاء حرمت الزیادة والاسراف بلا خلاف۔	کذا فی البحر الرائق
۱۱	وان یقول عند غسل کل عضو اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان لا یتکلم فیه بکلام الناس۔	کذا فی المحیط

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ تیسری فصل وضو کے مستحبات	حوالہ
۱۷-	کان کا مسح کرے۔ پھر بائیں کان کا مسح کرے۔	جوہرہ نیرہ
۱۸-	دوسرا مستحب گردن کا مسح کرنا اور اس میں ۱ شق ہے۔	
۱	(ا) وضو میں دوسرا مستحب گردن کا مسح کرنا ہے۔ وہ دونوں ہاتھ کی پشت سے کرنا چاہئے (ب) گلے کا مسح کرنا بدعت ہے۔	البحرالرائق
۱۹-	مزید سنتیں و آداب۔ اور اس میں ۲۲ شقیں ہیں۔	
۱	اس بحث میں فقہاء نے کچھ اور سنتیں اور آداب بھی لکھے ہیں۔ پاؤں دھونے میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ برتن دائیں ہاتھ میں پکڑے اور پانی دائیں پاؤں پر آگے کی طرف ڈالے اور بائیں ہاتھ سے پاؤں کو ملے۔ پس تین دفعہ دھوئے۔ پھر بائیں پاؤں کے آگے کی طرف پانی ڈالے اور اسے بھی ملے۔	محیط
۲	اور وضو کی سنتوں میں یہ بھی ہے کہ ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے میں انگلیوں کے سروں کی طرف سے شروع کرے۔	فتح القدیر محیط
۳	اور سر کے مسح میں اگلے حصے سے مسح شروع کرنا سنت ہے۔	زاہدی
۴	اور کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں ترتیب کا لحاظ کرنا ہمارے ہاں سنت ہے۔	خلاصہ
۵	اور ان دونوں میں مبالغہ کرنا (اچھی طرح کرنا) بھی ہمارے ہاں سنت ہے۔	کافی و شرح الطحاوی
۶	مگر روزہ دار کے لیے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا سنت نہیں۔	تتارخانیہ
۷	اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنا یہ ہے کہ غرغرہ کرے۔	کافی
۸	اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں پانی ڈال کر اوپر چڑھائے یہاں تک کہ پانی ناک کے اس مقام تک پہنچ جائے جو سخت ہے۔	محیط
۹	اور کتاب الاصل میں ذکر ہے کہ آداب سے یہ ہے کہ پانی استعمال کرنے میں نہ فضول خرچی کرے اور نہ کمی کرے۔	خلاصہ
۱۰	(ا) اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ پانی نہر کا ہو۔ یا اس کی اپنی ملکیت ہو۔ (ب) اور اگر ایسے پانی سے وضو کرے جو طہارت کرنے والوں کے لیے وقف ہو۔ تو پانی خرچ کرنے میں زیادتی اور اسراف بالاتفاق حرام ہے۔	البحرالرائق
۱۱	(ا) اور ہر عضو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [۱] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (ب) اور وضو کرتے میں ایسی باتیں نہ کرے جو لوگوں سے بات چیت کیا کرتے ہیں۔	محیط

[۱] میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ وہ اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بےشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فى الوضوء الفصل الثالث فى مستحبات الوضوء	حواله
۱۹ - ۱۲	فان دعت الى الكلام حاجة يخاف فوتها بتركه لم يكن فيه ترك الادب ـ	كذا فى البحر الرائق
۱۳	وان يقوم بامر الوضوء بنفسه وان يقول بعد الفراغ من الوضوء سبحٰنك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وان لا يمسح سائر اعضائه بالخرقة التى يمسح بها موضع الاستنجاء وان يستقبل القبلة عند الوضوء بعد الفراغ من الاستنجاء وان يقول بعد الفراغ من الوضوء او فى خلال الوضوء اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين وان يصلى ركعتين بعد الفراغ من الوضوء وان يملاء آنيته بعد الفراغ من الوضوء لصلوٰة اخرىٰ ـ	كذا فى المحيط
۱۴	وان يشرب قطرة من فضل وضوءه مستقبل القبلة قائما ويتوضاء بآنية الخزف ويتوقى التقاطر على الثياب ـ	كذا فى الزاهدى
۱۵	ولا ينفض يديه ـ	كذا فى السراج الوهاج
۱۶	والمضمضة والاستنشاق باليمنىٰ والامتخاط باليسرىٰ ـ	كذا فى خزانة الفقه لابى الليث
۱۷	وعن خلف بن ايوب رح انه قال ينبغى للمتوضى فى الشتاء ان يبل اعضاءه بالماء شبه الدهن ثم يسيل الماء عليها لان الماء يتجافى عن الاعضاء فى الشتاء ـ	كذا فى البدائع
۱۸	ومن الادب دلك اعضائه وادخال خنصره صماخى اذنيه وتقديم الوضوء على الوقت ونثر الماء على وجهه من غير لطم والجلوس فى مكان مرتفع ـ	كذا فى التبيين
۱۹	ويغسل عروة الاناء ثلاثا ويغسل الاعضاء بالرفق ولا يستعجل فى الوضوء ويستقصى فى الغسل والتخليل والدلك ويجاوز حد الوجه واليدين والرجلين	

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ تیسری فصل وضو کے مستحبات	حوالہ
۱۹-۱۲	اور اگر کسی ضرورت سے بات کہنی پڑے اور یہ ڈر ہو کہ بات نہ کہنے میں ضرورت فوت ہو جائیگی تو ایسی حالت میں بات کرنا ترک ادب نہیں۔	البحرالرائق
۱۳	(ا) اور وضو کے کام خود کرے۔ (ب) اور وضو سے فراغت پر یہ دعا پڑھے سُبْحٰنَکَ[1] اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (ج) اور تمام اعضاء وضو کو اس کپڑے سے نہ پونچھے جس کپڑے سے مقام استنجا کو پونچھتا ہو اور استنجا سے فراغت کے بعد وضو میں قبلہ رو ہو۔ (د) اور وضو کے دوران یا وضو سے فراغت پر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ[2] اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (ہ) اور جب وضو کر چکے تو دو رکعت نماز پڑھے۔ (س) اور جب وضو کر چکے تو اپنے برتن میں دوسری نماز کے وضو کے لیے پانی بھر کر رکھے۔	محیط
۱۴	(ا) اور اپنے وضو سے بچے ہوئے پانی سے ایک قطرہ کھڑے ہو کر اور قبلہ کی طرف مونہہ کر کے پیئے (ب) اور مٹی کے برتن سے وضو کرے۔ (ج) اور کپڑوں پر وضو کا پانی گرانے سے بچے۔	زاہدی
۱۵	اور اپنے ہاتھ نہ جھاڑے۔ (چھینٹیں نہ اڑائے)	السراج الوہاج
۱۶	(ا) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دائیں ہاتھ سے ہے۔ (ب) اور ناک سنکنا بائیں ہاتھ سے ہے۔	خزانۃ الفقہ
۱۷	اور خلف بن ایوبؒ سے منقول ہے کہ سردی کے موسم میں وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ پہلے اپنے اعضا کو پانی سے اس طرح تر کرے جیسے تیل ملتے ہیں۔ پھر ان پر پانی بہائے۔ اس لیے کہ سردی کے موسم میں پانی اعضا کے اندر اچھی طرح اثر نہیں کرتا۔	بدائع
۱۸	(ا) اور وضو کے آداب میں سے ہے کہ اعضا کو ملے۔ (ب) کانوں کے سوراخ میں چھوٹی انگلی ڈالے۔ (ج) وقت سے پہلے وضو کرے۔ (د) مونہہ پر پانی اس طرح ڈالے کہ طمانچے مارنا نہ ہو۔ (ہ) اور اونچی جگہ پر بیٹھے۔	تبیین
۱۹	(ا) برتن کے دستے کو تین بار دھولے۔ (ب) اور اعضا کو نرمی سے دھوئے۔ (ج) وضو میں جلدی نہ کرے۔ (د) اور دھونا، خلال کرنا اور ملنا پوری طرح کرے۔ (ہ) مونہہ ہاتھ اور پاؤں کی جو حدیں مقرر ہیں۔	

[1] اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (مترجم)

[2] اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں سے بنا اور مجھے پاک ہونے والوں سے بنا۔ (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء - الفصل الثالث فی مستحبات الوضوء	حوالہ
۱۹ -	لیستیقن بغسل الحدود -	کذا فی معراج الدرایۃ
۲۰	ویبدأ فی غسل الوجہ من اعلاہ -	کذا فی النہر الفائق
۲۱	والتوضوء فی موضع طاہر لان لماء الوضوء حرمۃ -	ھکذا فی النہر الفائق
۲۲	وجعل الاناء الصغیر علیٰ یسارہ والکبیر الذی یغترف منہ علیٰ یمینہ والجمع بین نیۃ القلب وفعل اللسان وتسمیۃ اللہ تعالیٰ عند غسل کل عضو ویقول عند المضمضۃ اللّٰھم اعنی علیٰ تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک وعند الاستنشاق اللّٰھم ارحنی رائحۃ الجنۃ ولا ترحنی رائحۃ النار وعند غسل الوجہ اللّٰھم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ وعند غسل یدہ الیمنیٰ اللّٰھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا وعند غسل الیسریٰ اللّٰھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری وعند مسح رأسہ اللّٰھم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک وعند مسح اذنیہ اللّٰھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ وعند مسح عنقہ اللّٰھم اعتق رقبتی من النار وعند غسل رجلہ الیمنیٰ اللّٰھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام وعند غسل رجلہ الیسریٰ اللّٰھم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد غسل کل عضو ولا ینقص ماء وضوئہ عن مد -	ناقلا من المضمرات
		کذا فی التبیین

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ تیسری فصل وضو کے مستحبات	حوالہ
۱۹-	ان میں کچھ زیادتی کردے تاکہ ان حدوں تک دھل جانا یقینی ہو جائے۔	معراج الدرایہ
۲۰	اور مونہہ دھونے میں اوپر کی طرف سے شروع کرے۔	النہر الفائق
۲۱	اور وضو پاک جگہ میں کرے۔ اس لیے کہ وضو کے پانی کی بھی تعظیم ہے۔ یہ مضمرات سے نقل ہے۔	النہر الفائق
۲۲	(ا) چھوٹا برتن ہو تو اسے بائیں طرف رکھے۔ اور اگر برتن بڑا ہو جس میں ہاتھ ڈال کر چلّو سے پانی لیتا ہو تو اسے دائیں طرف رکھے۔ (ب) نیت میں زبان اور دل دونوں کو شریک کرے۔ (ج) اور ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھے۔ (د) اور کلّی کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [1] اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (ہ) اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [2] اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔ (س) اور مونہہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [3] اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ (ص) اور دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [4] اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا۔ (ط) اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [5] اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِیْ۔ (ع) اور سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [6] اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ (ف) اور کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [7] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔ (ق) اور گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [8] اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔ (ث) اور دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [9] اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔ (ل) اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ [10] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔ (م) اور ہر عضو دھونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ (ن) اور پانی کی مقدار ایک مُدّ (یعنی تقریباً ایک سیر) سے کم نہ کرے	تبیین

[1] اے اللہ قرآن مجید کی تلاوت اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر میری مدد کر۔ [2] اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھا۔ اور مجھے آگ کی بو نہ سنگھا۔ [3] اے اللہ میرا مونہہ سفید کیجئے جس دن بہت سے مونہہ سفید ہوں گے اور بہت سے کالے ہوں گے۔ [4] اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دیجیو۔ اور میرا حساب آسان کیجیو۔ [5] اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دیجیو اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے دیجیو۔ [6] اے اللہ مجھے اپنے عرش کے سائے کے نیچے سایہ دیجیو جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ [7] اے اللہ مجھے ان لوگوں سے بنا جو بات سنتے ہیں۔ اور جو بات اچھی ہوتی ہے اسے مانتے ہیں۔ [8] اے اللہ میری گردن آگ سے بچا۔ [9] اے اللہ میرے دونوں پاؤں پل صراط پر ثابت رکھئے جس دن کہ پاؤں پھسلیں گے۔ [10] اے اللہ میرے گناہوں کو بخشا ہوا کر دیجئے اور میری کوشش کو مقبول کر دیجئے اور میری تجارت ایسی بنا دیجئے جو برباد نہ ہو۔ (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فى الوضوء۔ الفصل الرابع فى مكروهات الوضوء	حواله

۲۰۔ الوضوء انواع ثلاثة۔ تعدادشق ۱

۱	(الوضوء انواع ثلاثة) فرض وهو وضوء المحدث عند القيام الى الصلوٰة۔ وواجب وهو الوضوء للطواف ان طاف بالبيت بدونه جاز ويكون تاركاً للواجب۔ ومندوب وذلك غير محدود فمنها الوضوء للنوم ومنها للمحافظة على الوضوء وتفسيره ان يتوضأ كلما احدث ليكون على الوضوء فى الاوقات كلها ومنها الوضوء بعد الغيبة وبعد انشاد الشعر ومنها الوضوء على الوضوء ومنها الوضوء اذا ضحك قهقهة ومنها الوضوء لغسل الميت۔	كذا فى فتاوى قاضيخان

الفصل الرابع فى المكروهات

دفعات ۲۱ تا ۲۱ ۔ عنوان ۱ ۔ تعدادشق ۳

۲۱۔ مكروهات الوضوء۔ تعدادشق ۳۔

۱	فمنها التعنيف فى ضرب الماء على الوجه والمضمضة والاستنشاق باليسار والامتخاط باليمين من غير عذر۔	(كذا فى خزانة الفقه لابى الليث)
۲	(ا) ومنها تثليث المسح بماء جديد۔ (ب) ولا بأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء۔	كذا فى التبيين
۳	ويكره ان يخص لنفسه اناء يتوضأ به دون غيره كما يكره ان يعين لنفسه فى المسجد مكانا۔	كذا فى الوجيز للكردرى

الفصل الخامس فى نواقض الوضوء

دفعات ۲۲ تا ۲۹ ۔ عنوانات ۸ ۔ تعدادشق ۹۲

۲۲۔ ما يخرج من السبيلين۔ تعدادشق ۱۹۔

۱	منها ما يخرج من السبيلين من البول والغائط والريح الخارجة من الدبر والودى والمذى والمنى والدودة والحصاة۔	كذا فى المحيط
۲	الغائط يوجب الوضوء قل او كثر وكذلك البول والريح الخارجة من الدبر۔	كذا فى المحيط
۳	والريح الخارجة من الذكر وفرج المرأة لا تنقض	

حوالہ	پہلا باب وضو۔ چوتھی فصل وضو کے مکروہات	دفعات وشق نمبر
	۲۰۔ وضو کی تین قسمیں۔ اور اس میں ۱ شق ہے۔	
قاضی خان	وضو کی قسمیں تین ہیں۔ (ا) فرض۔ بے وضو کا نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت وضو کرنا۔ (ب) واجب۔ طوافِ کعبہ کے لیے وضو کرنا۔ اگر بے وضو طواف کیا تو جائز ہے مگر واجب ترک ہوگا۔ (ج) مندوب (مستحب) اور اس کی کوئی گنتی نہیں ہے۔ اس کی قسموں میں سے یہ ہیں: سونے[1] کے لیے وضو کرنا۔ وضو[2] کی محافظت کرنا یعنی جونہی وضو ٹوٹے اسی وقت وضو کر لینا تاکہ ہر وقت باوضو رہے۔ غیبت[3] کے بعد وضو کرنا۔ شعر[4] پڑھنے کے بعد وضو کرنا۔ وضو[5] پر وضو کرنا۔ قہقہہ[6] سے ہنسنے کے بعد وضو کرنا۔ میت[7] کو نہلانے پر وضو کرنا۔	۱
	چوتھی فصل اس میں وضو کے مکروہات کا بیان ہے دفعات ۲۱ تا ۲۱ - عنوان ۱ - تعداد شق ۳	
	۲۱۔ وضو کے مکروہات۔ اور اس میں کل ۳ شقیں ہیں۔	
خزانۃ الفقہ	وضو کے مکروہات میں سے یہ ہے۔ (ا) مونہہ پر پانی سختی سے مارنا۔ (ب) کلی اور ناک میں پانی بائیں ہاتھ سے کرنا۔ (ج) دائیں ہاتھ سے ناک سنکنا جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔	۱
تبیین	(ا) وضو کے مکروہات سے یہ بھی ہے کہ نیا پانی لے کر تین بار مسح کرے۔ (ب) اور وضو کے بعد رومال سے پونچھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔	۲
وجیز الکردری	کسی برتن کو اپنے وضو کے لیے مخصوص کر لینا کہ اس کے سوا کوئی اور شخص وضو نہ کرے یہ مکروہ ہے۔ جیسا کہ مسجد میں اپنی نماز کے لیے کوئی جگہ مخصوص کرے تو مکروہ ہے۔	۳
	پانچویں فصل۔ وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان دفعات ۲۲ تا ۲۹ - عنوانات ۸ - تعداد شق ۴۲	
	۲۲۔ وہ چیزیں جو جسم کے دونوں راستوں سے نکلیں۔ اور اس میں کل ۱۹ شقیں ہیں۔	
محیط	وضو توڑنے والے امور میں سے یہ ہے کہ جو چیز دونوں راستوں میں سے نکلے۔ جیسا کہ پیشاب۔ پاخانہ اور ہوا (جو پاخانہ کے مقام سے نکلے) ودی۔ مذی۔ منی۔ کیڑا اور پتھری۔	۱
محیط	(ا) پاخانہ تھوڑا ہو یا زیادہ اس سے وضو ٹوٹ[1] جاتا ہے۔ (ب) یہی حکم پیشاب کا ہے۔ (ج) اور یہی حکم ہوا کا ہے جو پاخانہ کے مقام سے نکلے۔	۲
	(ا) وہ ہوا جو مرد اور عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلے۔ وہ صحیح مذہب کے مطابق وضو نہیں	۳

[1] یعنی ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ فصل نواقض وضو کی ہے۔ پس ۲/۴۷ سے تعارض نہیں ہے۔ (مترجم)

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء	حواله
۲۲-	الوضوء على الصحيح الا ان تكون المرأة مفضاة فانه يستحب لها الوضوء۔	كذا فى الجوهرة النيرة
۴	به جائفة فخرج منها ريح لا تنتقض الوضوء كالجشاء المنتن۔	كذا فى القنيه
۵	ولو نزل البول الى قصبة الذكر لم ينقض الوضوء ولو خرج الى القلفة نقض الوضوء۔	كذا فى الذخيره
۶	وهو الصحيح۔	هكذا فى البحر الرائق
۷	ولو خرج البول من الفرج الداخل من المرأة دون الخارج ينقض الوضوء والمجبوب اذا خرج منه ما يشبه البول فان كان قادراً على امساكه ان شاء امسكه وان شاء ارسله فهو بول ينقض الوضوء وان كان لا يقدر على امساكه لا ينقض ما لم يسل۔	كذا فى فتاوى قاضى خان
۸ (ا)	وفى الفتاوى اذا تبين ان الخنثى رجل فالفرج الآخر منه بمنزلة الجرح لا ينقض الخارج منه حتى يسيل	كذا فى السراج الوهاج و هكذا فى فتاوى قاضى خان والذخيره و محيط السرخسى واكثر المعتبرات
(ب)	واكثرهم على ايجاب الوضوء عليه۔	كذا فى التبيين
۹	والذى ينبغى التعويل عليه هو الاول۔	كذا فى النهر الفائق
۱۰	ولو كان لذكر الرجل جرح له رأسان احدهما يخرج منه ما يسيل فى مجرى البول والثانى يخرج منه ما لا يسيل فى مجرى البول فالاول بمنزلة الاحليل اذا ظهر البول على رأسه ينقض الوضوء وان لم يسل ولا وضوء فى الثانى ما لم يسل۔	كذا فى فتاوى قاضيخان
۱۱	اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة ولولا القطنة يخرج منه البول فلا باس به ولا ينتقض وضوءه حتى يظهر البول على القطنة۔	كذا فى فتاوى قاضى خان
۱۲	اذا خرج دبره ان عالجه بيده او بخرقة حتى ادخله تنتقض طهارته	

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۲-	توڑتی۔ (ب) لیکن اگر کسی عورت کے پیشاب اور پاخانہ کا راستہ مل گیا ہو۔ تو اس عورت کے لیے پیشاب کے مقام سے ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا مستحب ہے۔	جوہرہ نیرہ
۴	(ا) کسی کے پیٹ میں آر پار زخم ہے اس سے ہوا نکلی۔ تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) جیساکہ ایسی ڈکار سے وضو نہیں ٹوٹتا جس میں بدبو آتی ہو۔	قنیہ
۵	(ا) اگر پیشاب عضو تناسل کی ڈنڈی میں اتر آیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اور اگر قلفہ (وہ کھال جسے ختنہ میں کاٹتے ہیں) میں پیشاب اتر آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔	ذخیرہ
۶	اور یہی صحیح ہے۔	البحرالرائق
۷	(ا) اور اگر عورت کی اندر کی فرج (شرمگاہ) سے پیشاب نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (ب) اور جس مرد کا عضو تناسل کٹ گیا ہو۔ اگر اس کے پیشاب کے مقام سے کوئی ایسی چیز نکلے جو پیشاب کی طرح ہے۔ پس اگر وہ اسے روک سکتا ہے کہ چاہے تو روک لے اور چاہے تو نکال دے تو وہ پیشاب ہے۔ اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر وہ اسے روک نہیں سکتا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب تک وہ چیز خود نہیں بہہ پڑی۔	قاضی خان
۸ (ا)	اور فتاویٰ میں ہے کہ جب واضح ہوجائے کہ خنثیٰ (مخنث ہیجڑہ) مردوں میں شامل ہے تو اس کی دوسری فرج بمنزلہ زخم کے ہے اس سے جو کچھ نکلے گا اس سے وضو نہ ٹوٹے گا جب تک کہ نہ بہے۔ سراج وہاج - قاضیخان - ذخیرہ -	محیط سرخسی وغیرہ
(ب)	اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ اس پر وضو واجب ہوجاتا ہے۔	تبیین
۹	اور اعتماد کے قابل وہی پہلا قول ہے۔	النہرالفائق
۱۰	اور اگر کسی مرد کے عضوِ تناسل میں زخم ہو۔ اس میں دو سوراخ ہوں۔ ایک ایسا سوراخ ہے جس میں وہ چیز نکلتی ہے جو پیشاب کے راستے سے بہتی ہے۔ اور دوسرا سوراخ ایسا ہے کہ اس میں سے وہ چیز نکلتی ہے جو پیشاب کے راستے نہیں بہتی ہے تو پہلا سوراخ عضو تناسل کے پیشاب کے سوراخ کے قائم مقام ہے۔ جب پیشاب اس کے سر پر ظاہر ہوگا تو وضو ٹوٹ جائے گا خواہ وہ نہ بہے۔ اور دوسرے سوراخ سے کچھ ظاہر ہونے سے وضو نہ ٹوٹے گا جب تک وہ نہ بہے۔	قاضی خان
۱۱	اور اگر کسی شخص کو پیشاب نکل آنے کا خوف ہوا۔ اس نے پیشاب کے مقام پر روئی رکھ لی۔ اگر روئی نہ رکھتا تو پیشاب نکل آتا۔ تو اس سے کچھ حرج نہیں۔ اور جب تک پیشاب روئی پر ظاہر نہ ہو۔ اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔	قاضی خان
۱۲	اگر کسی شخص کا دبر (کانچ) باہر نکل آئے اور وہ اسے ہاتھ سے یا کپڑے سے پکڑ کر اندر کر دے	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء	حواله
۲۲-	لانه یلتزق بیده شیء من النجاسة۔	کذا فی الذخیره
۱۳	وذکر الشیخ الامام شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالیٰ ان بنفس خروج الدبر ینتقض وضوئه۔	کذا فی الذخیره
۱۴	المذی ینقض الوضوء وکذا الودی والمنی اذا خرج من غیر شهوة بان حمل شیأً فسبقه المنی او سقط من مکان مرتفع یوجب الوضوء۔	کذا فی المحیط
۱۵	ومنی الرجل خاثر ابیض رائحته کرائحة الطلع فیه لزوجة ینکسر الذکر عند خروجه ومنی المرأة رقیق اصفر والمذی رقیق یضرب الی البیاض یبدو خروجه عند الملاعبة مع اهله بالشهوة ویقابله من المرأة القذی والودی بول غلیظ وقیل ماء یخرج بعد الاغتسال من الجماع وبعد البول۔	کذا فی التبیین
۱۶	الدودة اذا خرجت من الدبر فهو حدث وان خرجت من قبل المرأة او الذکر فکذلک وکذلک الحصاة۔	کذا فی فتاوی قاضی خان
۱۷	اذا قطر فی احلیله ثم خرج لا ینقض کما فی الصوم۔	کذا فی الظهیریه
۱۸	ولو احتقن بالدهن ثم سال منه یعید الوضوء۔	کذا فی محیط السرخسی
۱۹	وکل ما وصل الی الداخل من الاسفل ثم عاد نقض لعدم انفکاکه عن بلة وان لم یتم الدخول بان کان طرفه فی یده۔	کذا فی الوجیز للکردری

۲۳- ما یخرج من غیر سبیلین۔ تعداد شق ۲۷۔

۱	(ومنها) ما یخرج من غیر السبیلین ویسیل الی ما یظهر من الدم والقیح والصدید والماء لعلة وحد السیلان ان یعلو فینحدر عن رأس الجرح۔	کذا فی محیط السرخسی
۲	وهو الاصح۔	کذا فی النهر الفائق
۳	الدم اذا علا علی رأس الجرح لا ینقض الوضوء وان اخذ اکثر من رأس الجرح۔	کذا فی الظهیریه

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۲ -	تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے کہ کچھ نہ کچھ نجاست اس کے ہاتھ کو لگے گی۔	ذخیرہ
۱۳	اور الشیخ امام شمس الائمہ الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ محض کاریخ کے نکلنے سے ہی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	ذخیرہ
۱۴	(ا) مذی وضو توڑ دیتی ہے۔ (ب) اس طرح ودی سے۔ (ج) اور منی جو شہوت کے بغیر نکلے۔ اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً کوئی بوجھ اٹھایا۔ یا بلند مقام سے گرا اور منی نکل آئی تو وضو واجب ہوگا۔	محیط
۱۵	مرد[1] کی منی بستہ سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کی بو درخت خرما کی کلی کی بو جیسی ہوتی ہے۔ اور اس میں چپکاہٹ ہوتی ہے اور اس کے نکلنے سے عضو سست ہو جاتا ہے۔ اور[2] عورت کی منی پتلی زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ اور مذی[3] پتلی سفیدی مائل ہوتی ہے۔ جب کوئی حالتِ شہوت میں اپنی عورت سے اختلاط کرتا ہے۔ اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور[4] اس کے مقابل میں عورت سے جو نکلتی ہے اسے قذی کہتے ہیں۔ اور ودی[5] گاڑھا پیشاب ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ودی وہ ہے جو مجامعت کرکے غسل کرنے کے بعد اور پیشاب کے بعد نکلتی ہے۔	تبیین
۱۶	(ا) کیڑا اگر پاخانہ کے مقام سے نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ب) اور اگر عورت یا مرد کے پیشاب کے مقام سے نکلے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (ج) اور یہی حکم پتھری کا ہے۔	قاضی خان
۱۷	اگر کسی نے اپنے عضوِ تناسل کے سوراخ میں قطرہ ڈالا۔ پھر وہ نکل آیا تو وضو نہیں ٹوٹتا جیسا کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔	ظہیریہ
۱۸	اور اگر کسی نے تیل سے حقنہ کیا۔ پھر وہ اس سے بہہ نکلا تو وضو دوبارہ کرے گا۔	محیط السرخسی
۱۹	اور جو چیز نیچے کی طرف سے اندر پہنچے پھر نکلے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے کہ اس میں کچھ تری لگ آتی ہے۔ خواہ اس چیز کا دخول پورا نہ ہو۔ مثلاً یہ کہ اس کا ایک کنارہ ہاتھ میں تھا۔	الوجیز للکردری

۲۳۔ جو چیزیں جسم کے دونوں راستوں کے علاوہ نکلیں۔ اور اس میں ۲۷ شقیں ہیں۔

۱	(ا) وضو توڑنے والی چیزوں میں سے وہ بھی ہیں جو جسم کے دونوں راستوں کے علاوہ اور طرف سے نکلیں اور ایسی طرف بہیں جو پاک کی جاتی ہے۔ وہ خون ہو یا پتلا خون ہو یا پیپ ہو یا پانی جو کسی بیماری کی وجہ سے نکلے۔ (ب) اور بہنے کی حد یہ ہے کہ زخم سے اوپر ابھر کر زخم کے کنارے سے نیچے اتر جائے	محیط السرخسی
۲	اور یہی زیادہ صحیح ہے۔	النہر الفائق
۳	خون جب زخم کے سرے سے اوپر اٹھے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ وہ زخم کے سرے سے زیادہ جگہ لے لے۔	ظہیریہ

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء	حوالہ
٢٣-٤	والفتوى على انه لا ينتقض وضوئه في جنس هذه المسائل۔	كذا في المحيط
٥	الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة والسرة والثدي والعين والاذن لعلة سواء على الاصح۔	كذا في الزاهدي
٦	ولو صب دهنا في اذنه فمكث في دماغه ثم سال من اذنه او من انفه لا ينتقض الوضوء وعن ابي يوسف رحمه الله تعالى ان خرج من فمه فعليه الوضوء لانه لا يخرج من الفم الا بعد ما وصل الى المعدة وهي محل النجاسة فصار له حكم القيء۔	كذا في محيط السرخسي
٧	وان استعط فخرج السعوط من الفم وكان ملء الفم نقض وان خرج من الاذنين لا ينقض۔	كذا في السراج الوهاج
٨	ولو دخل الماء اذن رجل في الاغتسال ومكث ثم خرج من انفه لا وضوء عليه۔	كذا في المحيط
٩	وفي النصاب وهو الاصح۔	كذا في التاتارخانيه
١٠	الا اذا صار قيحا فحينئذ ينقض۔	كذا في المضمرات
١١	واذا خرج من اذنه قيح او صديد ينظر ان خرج بدون الوجع لا ينتقض وضوءه وان خرج مع الوجع ينتقض وضوءه لانه اذا خرج مع الوجع فالظاهر انه خرج من الجرح۔ هكذا حكى فتوى شمس الائمة الحلواني كذا في المحيط۔ هكذا في الذخيرة والتبيين۔	والسراج الوهاج
١٢	ذكر محمد رحمه الله تعالى في الاصل اذا خرج من الجرح دم قليل فمسحه ثم خرج ايضا ومسحه فان كان الدم بحال لو ترك ما قد مسح منه سال انتقض وضوءه وان كان لا يسيل لا ينتقض وضوءه وكذلك ان القى عليه رمادا او ترابا ثم ظهر ثانيا وتربه ثم وثم فهو كذلك يجمع كله۔	كذا في الذخيرة
١٣	ولو نزل الدم من الرأس الى موضع يلحقه حكم التطهير من الانف والاذنين نقض الوضوء۔	كذا في المحيط
١٤	والموضع الذي يلحقه حكم التطهير من الانف ما لان منه۔	كذا في الملتقط

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۳ - ۴	اور فتویٰ اس پر ہے کہ اس قسم کے مسائل سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	محیط
۵	خون۔ پتلا خون۔ پیپ۔ زخم کا پانی۔ آبلہ کا پانی اور وہ پانی جو بیماری کی وجہ سے ناف۔ پستان۔ آنکھ یا کان سے نکلے ان سب کا حکم اصح مذہب پر ایک جیسا ہے۔	زاہدی
۶	(ا) اور اگر کسی نے کان میں تیل ڈالا وہ دماغ میں کچھ دیر ٹھہرا۔ پھر کان یا ناک کی طرف سے بہہ گیا۔ تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اور امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ اگر وہ مونہہ کے راستے سے نکلا تو اس پر وضو واجب ہوگا۔ اس لیے کہ مونہہ سے معدے میں پہنچے بغیر نہیں نکلتا۔ اور معدہ نجاست کی جگہ ہے۔ پس وہ قے کے حکم میں ہوگیا۔	محیط سرخسی
۷	(ا) اگر کسی نے کوئی چیز ناک کے راستہ اوپر چڑھائی۔ پھر وہ مونہہ کی طرف سے باہر نکلی اور وہ مونہہ بھر کر تھی تو وضو ٹوٹ گیا۔ (ب) اور اگر کانوں کی طرف سے نکلی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔	السراج الوہاج
۸	اگر نہاتے وقت کچھ پانی کان میں داخل ہوگیا۔ اور وہاں رکا رہا پھر ناک کی طرف سے نکلا تو اس پر وضو لازم نہیں آتا۔	محیط
۹	اور نصاب میں ہے کہ یہی اصح ہے۔	تتارخانیہ
۱۰	لیکن اگر وہ کچلہو (پتلا خون سا) بن گیا۔ تو اب اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔	مضمرات
۱۱	(ا) اور اگر کسی کے کان سے پتلا خون یا پیپ نکلے تو دیکھا جائے گا۔ اگر بغیر درد کے نکلا۔ تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (ب) اور اگر درد کے ساتھ نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اس لیے کہ جب درد کے ساتھ نکلا ہے۔ تو ظاہر بات یہی ہے کہ وہ مواد کسی زخم سے نکلا ہے۔ اسی طرح شمس الائمہ حلوانیؒ کا فتویٰ منقول ہے۔	(محیط۔ ذخیرہ۔ تبیین السراج الوہاج
۱۲	اور امام محمدؒ نے اصل میں ذکر کیا ہے کہ (ا) اگر کسی کے زخم سے تھوڑا سا خون نکلا اور اس کو پونچھ ڈالا۔ پھر نکلا پھر پونچھ ڈالا پس اگر خون اتنا تھا کہ جو پونچھ چکا ہے اسے نہ پونچھتا تو زخم سے بہہ نکلتا۔ تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور (ب) اور اگر اتنا تھا کہ نہ پونچھتا تو نہ بہتا تو اس صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا۔ (ج) اور یہی حکم اس صورت میں ہے جب کہ کسی کے زخم سے تھوڑا سا خون نکلا تو اس نے راکھ یا مٹی ڈال دی خون پھر ظاہر ہوا۔ تو اس نے پھر ایسا ہی کیا۔ ایسا دو تین بار کیا۔ تو اس صورت میں یہی دیکھا جائے گا کہ اگر کل جمع ہوتا تو بہتا یا نہ۔	ذخیرہ
۱۳	کسی کے سر کی طرف سے خون ایسی جگہ اتر آیا جہاں تک طہارت کا حکم ہے۔ مثلاً ناک یا کانوں تک تو وضو ٹوٹ جائے گا۔	محیط
۱۴	اور ناک میں طہارت کا حکم اس مقام تک ہے جہاں تک ناک نرم ہے۔	ملتقط

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء۔ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء	حواله
۲۳-۱۵	وان خرج من نفس الفم تعتبر الغلبة بينه وبين الريق فان تساويا انتقض الوضوء ويعتبر ذلك من حيث اللون فان كان احمر انتقض وان كان اصفر لا ينتقض۔	کذا فی التبیین
۱۶	المتوضی اذا عض شيئاً فوجد فيه اثر الدم او استاك بسواك فوجد فيه اثر الدم لا ينتقض ما لم يعرف السيلان۔	کذا فی الظهیریه
۱۷	اذا كان فی عينه قرحة ووصل الدم منها الى جانب آخر من عينه لا ينقض الوضوء لانه لم يصل الى موضع يجب غسله۔	کذا فی الکفایه
۱۸	خرج دم من القرحة بالعصر ولولاه ما خرج نقض فی المختار۔	کذا فی الوجیز للکردری
۱۹	وهو الاشبه۔	کذا فی القنیه
۲۰	وهو الاوجه۔	کذا فی شرح المنیة للحلبی
۲۱	وان قشرت نفطة وسال منها ماء او صديد او غيره ان سال عن راس الجرح نقض وان لم يسل لا ينقض هذا اذا قشرها فخرج بنفسه اما اذا عصرها فخرج بعصره لا ينقض لانه مخرج وليس بخارج۔	کذا فی الهدایه
۲۲	الرجل اذا استنثر فخرج من انفه علق قدر العدسة لا ينقض الوضوء۔	کذا فی الخلاصه
۲۳	القراد اذا مص عضو انسان فامتلأ دما ان كان صغيرا لا ينقض وضوءه كما لو مصت الذباب او البعوض وان كان كبيرا ينقض وكذا العلقة اذا مصت عضو انسان حتى امتلأت من دمه انتقض وضوءه۔	کذا فی محیط السرخسی
۲۴	والغرب فی العين بمنزلة الجرح فما يسيل منه ينقض الوضوء۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۵	ولو كان فی عينيه رمد او عمش يسيل منهما الدموع قالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلوٰة لاحتمال ان يكون صديدا او قيحا۔	کذا فی التبیین
۲۶	الدودة الخارجة عن راس الجرح لا تنقض الوضوء	کذا فی المحیط
۲۷	والعرق المدنی الذی يقال له بالفارسية (رشته) هو بمنزلة الدودة فان كان الماء يسيل منه ينقض الوضوء۔	کذا فی الظهیریة

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۳ - ۱۵	اگر مونہہ سے خون نکلا تو دیکھا جائے گا کہ خون غالب ہے یا تھوک اگر دونوں برابر ہیں ۔ تو وضو ٹوٹ جائے گا اور برابری کا اعتبار رنگ سے ہوگا۔ اگر رنگ سرخ ہے تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر رنگ زرد ہے تو وضو نہیں ٹوٹا۔	تبیین
۱۶	باوضو شخص نے کسی چیز کو دانتوں سے دابا تو اس میں خون کا اثر پایا یا مسواک کیا اور اس میں خون کا اثر معلوم ہوا۔ تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ جب تک کہ خون کا بہنا معلوم نہ ہو۔	ظہیریہ
۱۷	اگر کسی کی آنکھ میں زخم تھا اس میں سے خون نکل کہ آنکھ کے اندر ہی دوسری جانب پہنچا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ اس لیے کہ خون ایسی جگہ نہیں پہنچا جس کا دھونا واجب ہے ۔	کفایہ
۱۸	زخم کے دبانے سے خون نکلا۔ اگر نہ دبایا جاتا تو نہ نکلتا۔ مختار یہی ہے کہ وضو ٹوٹ گیا۔	وجیز للکردری
۱۹	اور یہی ٹھیک ہے ۔	قنیہ
۲۰	اور یہی ارجح ہے۔ یعنی اس کے لیے ترجیحی قوت ہے ۔	شرح منیہ حلبی
۲۱	(ا) اور اگر کسی نے آبلہ چھیلا۔ اور اس سے پانی یا پیپ بہہ نکلی ۔ اگر وہ زخم کے سرے سے بہہ نکلے تو وضو ٹوٹ گیا۔ ورنہ نہیں ۔ (ب) یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس نے آبلہ چھیلا۔ تو وہ مواد خود بخود بہہ نکلا۔ اور اگر دبانے سے نکلا۔ تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ اس لیے کہ جو کچھ نکلا ہے وہ نکالا گیا ہے۔ خود نہیں نکلا۔	ہدایہ
۲۲	ناک سنکنے میں جما ہوا خون مسور کے دانے کے برابر نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا ۔	خلاصہ
۲۳	چچڑی نے کسی کے عضو کو چوسا اور خون سے بھر گئی۔ اگر چھوٹی تھی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ جیسا کہ مکھی اور مچھر کے چوسنے سے نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اور اگر بڑی تھی تو وضو ٹوٹ گیا ۔ (ج) اسی طرح اگر جونک نے کسی انسان کے عضو کو چوسا اور اس کے خون سے بھر گئی تو وضو ٹوٹ گیا ۔	محیط سرخسی
۲۴	اگر کسی کی آنکھ کی رگ میں ناسور کی طرح پانی رستا رہتا ہو تو وہ بمنزلہ زخم کے ہے۔ پس جو کچھ اس کے اندر سے بہے گا۔ وضو توڑ دے گا ۔	قاضی خان
۲۵	اگر کسی کی آنکھ میں ورم یا آنکھ کی بیماری کی وجہ سے ہمیشہ پانی رستا رہتا ہو۔ فقہا نے کہا ہے کہ اسے ہر نماز کے لیے تازہ وضو کا حکم دیا جائے گا۔ اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ پیپ یا پتلا خون ہو۔	تبیین
۲۶	کیڑا جو زخم کے سرے سے نکلے۔ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ۔	محیط
۲۷	اگر کسی کو رشتہ کی بیماری ہو۔ تو اس کا حکم بھی کیڑے کی طرح ہے ۔ اگر اس سے پانی بہے تو وضو ٹوٹے گا ۔	ظہیریہ

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء - الفصل الخامس فی نواقض الوضوء	حواله
	٢٤- القئ - تعداد شق ١١-	
١	(ومنها القئ) لو قلس ملأ فيه مرة او طعاما او ماء نقض-	كذا في المحيط
٢	والحد الصحيح في ملأ الفم ان لا يمكنه امساكه الا بكلفة ومشقة-	كذا في محيط السرخسي
٣	ولو شرب ماء ثم قاء صافيا انتقض الوضوء-	كذا في السراج الوهاج
٤	وان قاء ملأ الفم بلغما ان نزل من الراس لم ينتقض وان صعد من الجوف لم ينتقض عندهما رح خلافا لابي يوسف رحمه الله تعالى هذا اذا قاء بلغما صرفا فان كان مخلوطا بشئ من الطعام وغيره فان كان الطعام ملأ الفم يكون حدثا والا فلا-	ناقلا من الفتاوى كذا في محيط السرخسي
٥	وان قاء دما ان كان سائلا نزل من الراس ينقض اتفاقا وان كان علقا لا ينقض اتفاقا وان صعد من الجوف ان كان علقا لا ينقض اتفاقا الا ان يملأ الفم وان كان سائلا فعلى قول ابي حنيفة رح ينقض وان لم يكن ملأ الفم-	كذا في شرح المنية
٦	وهو المختار-	كذا في التبيين
٧	وصححه عامة المشائخ-	هكذا في البدائع
٨	وان قاء قليلا قليلا لو جمع يبلغ ملأ الفم قال محمد رح ان اتحد السبب جمع والا فلا وهذا اصح-	كذا في المضمرات
٩	اذ قاء ثانيا قبل سكون نفسه من الهيجان والغثيان كان السبب متحدا وان كان بعده كان السبب مختلفا-	كذا في الكافي
١٠	ما يخرج من بدن الانسان اذا لم يكن حدثا لا يكون نجسا كالقئ القليل والدم اذا لم يسل-	كذا في التبيين
١١	وهو الصحيح-	كذا في الكافي
	٢٥- النوم - تعداد شق ١٥-	
١	(ومنها النوم) ينقضه النوم مضطجعا في الصلوة وفي غيرها	

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۴۔	قے۔ اور اس میں ۱۱ شقیں ہیں۔	
۱	وضو توڑنے والی چیزوں میں سے قے بھی ہے۔ اگر پت یا کھانا یا پانی مونہہ بھر کر قے کے طور پر نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔	محیط
۲	اور مونہہ بھر کر آنے کی صحیح حد یہ ہے کہ دقت اور مشقت کے بغیر اسے روک نہ سکے۔	محیط السرخسی
۳	اگر پانی پیا اور پھر قے سے صاف پانی نکلا۔ وضو ٹوٹ گیا یہ فتاویٰ سے نقل ہے۔	السراج الوہاج
۴	(ا) اگر مونہہ بھر کر بلغم قے کیا۔ تو دیکھا جائے گا۔ اگر سر کی طرف سے اترا ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اور اگر معدے سے آیا ہے تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور امام ابویوسفؒ کے ہاں وضو ٹوٹ گیا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ قے میں خالص بلغم ہو (ج) اور اگر کسی اور چیز مثلاً کھانا وغیرہ سے ملا ہوا ہو۔ تو کھانا اگر مونہہ بھر کر ہوگا۔ تو وضو ٹوٹ جائے گا۔	محیط السرخسی
۵	(ا) قے میں خون آیا تو اگر بہتا ہوا خون سر سے اترا ہے تو بالاتفاق وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر خون بستہ ہے تو بالاتفاق نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اگر معدے سے آیا ہے اور خون بستہ ہے تو بالاتفاق وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر مونہہ بھر کر ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر معدے سے آیا ہے اور خون بہتا ہوا ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے قول کے مطابق وضو ٹوٹ گیا۔ خواہ مونہہ بھر کر نہ ہو۔	شرح منیہ
۶	اور یہی مختار ہے۔	تبیین
۷	اور اس کو عام مشائخ نے صحیح کہا ہے۔	بدائع
۸	اگر کسی نے اس طرح تھوڑی تھوڑی قے کی اگر سب جمع کی جائے تو مونہہ بھر کر ہو جائے۔ تو امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ اگر سب کا سبب ایک ہی تھا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ورنہ نہیں اور یہ اصح ہے۔	مضمرات
۹	(ا) اگر ایک مرتبہ جی متلا کر قے آئی اور وہ خلجان اور متلی موقوف نہیں ہوئی کہ اس میں دوبارہ قے آئی تو یہ ایک سبب ہے۔ (ب) اور اگر ایک مرتبہ کی متلی موقوف ہونے کے بعد دوبارہ قے آئی تو یہ سبب مختلف ہے۔	کافی
۱۰	جو چیز آدمی کے بدن سے ایسی نکلی جس سے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ نجس بھی نہیں ہوتی جیسا کہ تھوڑی سی قے اور خون جو بہہ نہ سکا۔	تبیین
۱۱	اور یہی صحیح ہے۔	کافی
۲۵۔	نیند۔ اور اس میں ۱۵ شقیں ہیں۔	
۱	وضو توڑنے والی چیزوں سے نیند بھی ہے۔ وہ نیند جو کروٹ پر لیٹے ہوئے ہو۔ نماز میں ہو یا غیر	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی الوضوء - الفصل الخامس فی نواقض الوضوء	حواله
۲۵-	بلاخلاف بين الفقهاء وكذا النوم متوركا بان نام على احد وركيه۔	هكذا في البدائع
۲	وكذا النوم مستلقيا على قفاه۔	هكذا في البحر الرائق
۳	ولو نام قاعدا واضعا اليتيه على عقبيه شبه المنكب لا وضوء عليه وهو الاصح۔	كذا في محيط السرخسي
۴	ولو نام مستندا الى ما لو ازيل عنه لسقط ان كانت مقعدته زائلة عن الارض نقض بالاجماع وان كانت غير زائلة فالصحيح ان لا ينقض۔	هكذا في التبيين
۵	ولا ينقض نوم القائم والقاعد ولو في السرج او المحمل ولا الراكع ولا الساجد مطلقا ان كان في الصلوة وان كان خارجها فكذلك الا في السجود فانه يشترط ان يكون على الهيئة المسنونة له بان يكون رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه وان سجد على غير هذه الهيئة انتقض وضوءه۔	كذا في البحر الرائق
۶	ثم في ظاهر الرواية لا فرق بين غلبته وتعمده وعن ابي يوسف النقض في الثاني والصحيح ما ذكر في ظاهر الرواية۔	هكذا في المحيط
۷	واختلفوا في المريض اذا كان يصلي مضطجعا فنام فالصحيح ان وضوءه ينتقض	هكذا في المحيط والتبيين والبحر الرائق
۸	وعليه الفتوى۔	كذا في النهر الفائق
۹	وان نام جالسا وهو يتمايل وربما تزول مقعدته عن الارض قال شمس الائمة الحلواني ظاهر المذهب انه لا يكون حدثا۔	كذا في فتاوى قاضيخان
۱۰	ولو نام قاعدا فسقط على وجهه او جنبه ان انتبه قبل سقوطه او حالة سقوطه او سقط نائما وانتبه من ساعته لا ينتقض وان استقر نائما ثم انتبه ينتقض۔	كذا في التبيين
۱۱	وان نام متربعا لا ينتقض الوضوء وكذا لو نام متوركا بان	

دفعات و شق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۵-	نماز میں ہو وضو توڑ دیتی ہے اور اس میں فقہاءؒ کا کوئی اختلاف نہیں۔ (ب) اور اس نیند کا بھی یہی حکم ہے جو ٹیک لگا کر ہو۔ مثلاً ران کے اوپر کے حصہ کے ایک پہلو پر سویا ہو۔	بدائع
۲	اور یہی حکم اس نیند کا ہے جو گردن کے بل چت سوئے۔	البحرالرائق
۳	اگر بیٹھ کر اس طرح سوئے کہ اپنی دونوں سُرین اپنی دونوں ایڑیوں پر رکھ دے جیسے کوئی اوندھا ہو۔ تو اس پر وضو واجب نہیں یہی اصح ہے۔	محیط السرخسی
۴	(ا) اگر کسی ایسی چیز کا سہارا لے کر سوئے کہ اگر وہ چیز ہٹالی جائے تو گر پڑے۔ تو دیکھا جائے گا۔ اگر اس کا مقعد زمین سے جدا ہے۔ تو بالاجماع وضو ٹوٹ گیا۔ (ب) اور اگر جدا نہیں تو صحیح یہ ہے کہ وضو نہیں ٹوٹا۔	تبیین
۵	(ا) کھڑے کھڑے سویا یا بیٹھ کر سویا۔ زین پر ہے یا عماری میں ہے وضو نہیں ٹوٹا۔ (ب) اسی طرح رکوع کی حالت یا سجدے کی حالت میں سویا۔ تو اگر حالتِ نماز میں ہے تو کسی صورت میں وضو نہیں ٹوٹا۔ (ج) اور اگر نماز میں نہیں ہے تب بھی یہ حکم ہے البتہ سجدے کی صورت میں شرط یہ ہے کہ وہ سجدے کی مسنون ہیئت کے مطابق ہو۔ اس طرح کہ اس کا پیٹ اس کے رانوں سے اٹھا ہوا ہو۔ اس کے بازو اس کی پسلیوں سے جدا ہوں۔ (د) اور اگر اس ہیئت کے علاوہ سجدے کی حالت میں سویا تو وضو ٹوٹ گیا۔	البحرالرائق
۶	ظاہر روایت میں نیند کے غلبہ سے سو جانے اور جان بوجھ کر سو جانے میں کچھ فرق نہیں۔ اور امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ جان بوجھ کر سو جانے کی صورت میں وضو ٹوٹتا ہے اور صحیح وہی ہے جو ظاہر روایت میں ہے۔	محیط
۷	مریض جو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھتا ہوا سو گیا۔ تو اس کے حکم میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	محیط۔ تبیین۔ البحرالرائق النہر الفائق
۸	اور اسی پر فتویٰ ہے۔	
۹	اگر بیٹھا ہوا سو گیا۔ بار بار جھکتا ہے۔ اور کسی وقت اس کا مقعد زمین سے جدا ہو جاتا ہے۔ تو شمس الائمہ حلوانیؒ کا قول ہے کہ ظاہر مذہب یہ ہے کہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔	قاضی خان
۱۰	اگر بیٹھے بیٹھے سو گیا۔ اور منہ کے بل یا پہلو کے بل گر پڑا۔ تو دیکھیں گے (ا) اگر گرنے سے پہلے ہوشیار ہو گیا۔ یا گرتے گرتے ہوشیار ہو گیا۔ یا سوتا ہوا گرا۔ مگر گرنے کے بعد فوراً ہوشیار ہو گیا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اور اگر تھوڑی دیر سوتا رہا پھر اٹھا تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔	تبیین
۱۱	(ا) اگر چار زانو بیٹھ کر سویا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اسی طرح اگر اس حالت میں سویا کہ دونوں	

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فى الوضوء۔ الفصل الخامس فى نواقض الوضوء	حواله
٢٥-	يبسط قدميه من جانب ويلصق اليتيه بالارض۔	كذا فى الخلاصه
١٢	واذا نام راكبا على دابة والدابة عريان فان كان فى حالة الصعود والاستواء لا ينتقض وضوءه اما حالة الهبوط يكون حدثا۔	كذا فى المحيط
١٣	وان نام على ظهر الدابة فى اكاف لا ينتقض وضوءه وان نام على راس التنور وهو جالس اقدادلى رجليه كان حدثا۔	كذا فى فتاوى قاضيخان
١٤	واما النعاس فى حالة الاضطجاع لا يخلو اما ان يكون ثقيلا او خفيفا فان كان ثقيلا فهو حدث وان كان خفيفا لا يكون حدثا والفاصل بين الخفيف والثقيل انه ان كان يسمع ما قيل عنده فهو خفيف وان كان يخفى عليه عامة ما قيل عنده فهو ثقيل۔	كذا فى المحيط
١٥	وهذا حكى فتوى شمس الائمة رح۔	كذا فى الذخيره

٢٦- الاغماء والجنون والغشى والسكر۔ تعداد شق ١۔

١	(ومنها الاغماء والجنون والغشى والسكر) الاغماء ينقض الوضوء قليله وكثيره وكذا الجنون والغشى والسكر وحد السكر فى هذا الباب ان لا يعرف الرجل من المرأة عند بعض المشائخ وهو اختيار الصدر الشهيد والصحيح ما نقل عن شمس الائمة الحلوانى رح انه اذا دخل فى بعض مشيته تحرك۔	كذا فى الذخيره

٢٧- القهقهة۔ تعداد شق ١١۔

١	(ومنها القهقهة) وحد القهقهة ان يكون مسموعا له ولجيرانه والضحك ان يكون مسموعا له ولا يكون مسموعا لجيرانه والتبسم ان لا يكون مسموعا له ولا لجيرانه۔	كذا فى الذخيره
٢	القهقهة فى كل صلوة فيها ركوع وسجود تنقض الصلوة والوضوء عندنا۔	كذا فى المحيط
٣	سواء كانت عمدا او نسيانا۔	كذا فى الخلاصة
٤	ولا تنقض الطهارة خارج الصلوة والضحك يبطل الصلوة ولا يبطل الطهارة والتبسم لا يبطل الصلوة ولا الطهارة ولو قهقه فى سجدة التلاوة او فى صلوة الجنازة تبطل ما كان فيها ولا تنقض الطهارة۔	كذا فى فتاوى قاضى خان
٥	والقهقهة من الصبى فى حال الصلوة لا تنقض الوضوء۔	كذا فى المحيط

دفعات وشق نمبر	پہلا باب وضو۔ پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور	حوالہ
۲۵-	پاؤں ایک طرف پھیلا دئیے اور دونوں سرین زمین سے ملا دئیے۔ تو وضو نہیں ٹوٹتا۔	خلاصہ
۱۲	(۱) اگر کسی جانور پر سواری کی حالت میں سو گیا اور اس جانور کی پیٹھ ننگی تھی پس اگر چڑھائی یا ہموار جگہ جا رہا تھا۔ تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ب) اور اگر اترائی تھی۔ تو اس نیند سے وضو جاتا رہے گا۔	محیط
۱۳	(۱) اگر ایسے جانور کی پیٹھ پر سویا جس پر جھول کسی تھی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ب) اور اگر کوئی تنور کے سر پر بیٹھا ہوا سو گیا اور اس نے قدم لٹکا رکھے تھے تو وضو جاتا رہے گا۔	قاضی خان
۱۴	(۱) پہلو کے بل لیٹا ہوا اونگھ جائے تو دیکھیں گے اگر اونگھ سخت تھی۔ تو وضو جاتا رہا۔ (ب) اور اگر اونگھ ہلکی تھی تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (ج) اور ہلکی اور سخت اونگھ میں فرق یہ ہے کہ اگر وہ قریب کی سب باتیں سنتا ہے تو اونگھ خفیف ہے اور اگر قریب کی اکثر باتوں کی اسے خبر نہیں تو اونگھ سخت ہے۔	محیط
۱۵	اور یہی فتویٰ شمس الائمہ سے منقول ہے۔	ذخیرہ

۲۶۔ بے ہوشی۔ پاگل پن۔ غشی اور نشہ۔ اور اس میں ۱ شق ہے۔

	وضو توڑنے والی چیزوں میں سے بے ہوشی۔ پاگل پن۔ غشی اور نشہ ہے۔	
۱	(۱) بے ہوشی تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ب) اسی طرح پاگل پن غشی اور نشہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ج) نشے کی حد بعض مشائخ کے ہاں یہ ہے کہ وہ عورت مرد میں تمیز نہ کرے۔ صدر الشہید رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور نشہ کی صحیح حد وہ ہے جو شمس الائمہ الحلوانی رح سے منقول ہے اور وہ یہ کہ اس کی چال میں کچھ فرق ہو۔	ذخیرہ

۲۷۔ قہقہہ۔ اور اس میں ۱۱ شقیں ہیں۔

۱	(۱) وضو توڑنے والی چیزوں میں سے قہقہہ ہے۔ (ب) اور قہقہہ کی حد یہ ہے کہ خود سنے اور ساتھ والے بھی سنیں۔ (ج) اور ہنسی یہ ہے کہ خود سنے ساتھ والے نہ سنیں۔ (د) اور تبسم (مسکراہٹ) یہ ہے کہ نہ خود سنے اور نہ ساتھ والے سنیں۔	ذخیرہ
۲	رکوع اور سجود والی سب نمازوں میں قہقہہ لگانا ہمارے ہاں نماز اور وضو دونوں کو توڑ دیتا ہے۔	محیط
۳	خواہ قہقہہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر ہو۔	خلاصہ
۴	(۱) نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ب) اور ہنسی سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ وضو نہیں ٹوٹتا۔ (ج) اور تبسم سے نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ وضو۔ (د) اگر سجدۂ تلاوت یا نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو وہ سجدہ اور نماز باطل ہوگی۔ وضو نہ ٹوٹے گا۔	قاضی خان
۵	اگر لڑکا نماز میں قہقہہ لگائے تو اس سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔	محیط

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فى الوضوء - الفصل الخامس فى نواقض الوضوء	حواله
٢٧ - ٦	ولو قهقه نائما فى الصلوٰة فالصحيح انها لاتبطل الوضوء ولا الصلوٰة -	كذا فى التبيين
	قال الحاكم ابو محمد الكوفى فسدت صلوٰته ووضوءه جميعا وبه اخذ عامة المتاخرين احتياطا -	كذا فى المحيط
٧	ولو قهقه فى الصلوٰة المظنونة الاصح انه ينتقض وضوءه -	كذا فى الظهيريه
٨	ولو قهقه فيما يصلى بالايماء بعذر راكبا يومئ بالنفل او الفرض بعذر انتقض -	كذا فى فتح القدير
٩	والقهقهة تبطل التيمم كما تبطل الوضوء	هكذا فى المحيط
١٠	ولا تبطل طهارة الاغتسال وقد قيل تبطل طهارة الاعضاء الاربعة فالمغتسل فى الصلوٰة اذا قهقه بطلت الصلوٰة ولا يجوز له ان يصلى بعده من غير وضوء جديد -	هكذا فى المحيط
١١	وهو الصحيح -	كذا فى التاتارخانيه

٢٨- المباشرة الفاحشة - تعدادشق ٧ -

١	(ومنها المباشرة الفاحشة) اذا باشر امرأته مباشرة فاحشة بتجرد وانتشار وملاقاة الفرج بالفرج ففيه الوضوء فى قول ابى حنيفة وابى يوسف رحمهما الله تعالىٰ استحسانا وقال محمد رحمه الله لا وضوء عليه وهو القياس -	كذا فى المحيط
٢	وفى النصاب هو الصحيح وفى الينابيع وعليه الفتوىٰ - (كذا فى التاتارخانية فى الملامسة الفاحشة)	كذا فى التاتارخانيه
٣	لا يعتبر انتشار آلة الرجل فى انتقاض طهارة المرأة -	كذا فى القنيه
٤	مس الرجل المرأة والمرأة الرجل لا ينقض الوضوء	كذا فى المحيط
٥	مس ذكره او ذكر غيره ليس بحدث عندنا -	كذا فى الزاد
٦	والمباشرة الفاحشة بين المرأتين وبين الرجل والغلام الامرد تنقض الوضوء عند الشيخين -	هكذا فى القنيه
٧	وكذا بين الرجلين -	كذا فى معراج الدراية

٢٩- مما يتصل بذلك مسائل الشك - تعدادشق ١ -

١	(ومما يتصل بذلك مسائل الشك) فى الاصل من شك فى بعض وضوئه وهو اول ما شك غسل الموضع الذى شك فيه فان وقع ذلك كثيرا لم يلتفت اليه هذا اذا كان الشك فى خلال الوضوء فان كان بعد الفراغ من الوضوء لم يلتفت الى ذلك ومن شك فى الحدث فهو على وضوئه ولو كان محدثا فشك فى الطهارة فهو على حدثه ولا يعمل بالتحرى -	كذا فى الخلاصة

حوالہ	پانچویں فصل وضو توڑنے والے امور پہلا باب وضو	دفعات وشق نمبر
تبیین محیط	(ا) اگر نماز میں سوتے ہوئے قہقہہ لگائے تو صحیح یہ ہے کہ اس سے وضو اور نماز نہیں ٹوٹیں گے۔ (ب) حاکم ابو محمد کوفی کا قول ہے کہ اسکا وضو اور نماز دونوں ٹوٹ گئے۔ اور عام متاخرین نے احتیاطاً اسی کو اختیار کیا ہے۔	۲۷-۶
ظہیریہ	اگر مظنونہ[1] نماز میں قہقہہ لگایا تو اصح یہ ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔	۷
فتح قدیر	اگر کسی نماز میں قہقہہ لگایا جو عذر کی بنا پر اشاروں سے پڑھتا تھا۔ یا سوار تھا اور نفل اشاروں سے پڑھتا تھا یا فرض بوجہ عذر اشاروں سے پڑھتا تھا تو ان سب صورتوں میں اسکا وضو ٹوٹ گیا۔	۸
محیط	اور قہقہہ جس طرح وضو کو توڑ دیتا ہے۔ اسی طرح تیمم کو بھی توڑ دیتا ہے۔	۹
محیط تتارخانیہ	(ا) البتہ غسل کی طہارت کو نہیں توڑتا۔ (ب) اور بعض کا قول ہے کہ غسل کی طہارت کو بھی وضو کے چاروں اعضا سے باطل کر دیتا ہے پس غسل والے نے جب نماز میں قہقہہ لگایا تو اسکی نماز باطل ہو جائے گی اور جب تک تازہ وضو نہ کرے اسے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور یہی (مذکورہ $\frac{۱ ب}{۲۷}$) حکم صحیح ہے	۱۰ ۱۱
	مباشرت فاحشہ اور اس میں کل ۷ شقیں ہیں۔	۲۸-
محیط	اور وضو توڑنے والی چیزوں میں مباشرت فاحشہ بھی ہے۔ جب کوئی شخص اپنی عورت سے ایسا ننگا ملے کہ اسکا عضو ننگا ہو اور ایستادہ ہو۔ اور شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو اس صورت میں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں استحساناً وضو ٹوٹ جائیگا اور امام محمدؒ کے ہاں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اور یہی قیاس ہے۔	۱
تتارخانیہ	اور نصاب میں لکھا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ اور ینابیع میں ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔	۲
قنیہ	اور مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جائیں۔ تو عورت کا وضو ٹوٹنے کے لئے مرد کی شہوت اور ایستادگی ضروری نہیں۔	۳
محیط	مرد عورت کو چھوئے یا عورت مرد کو چھوئے۔ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۴
زاد	کسی نے اپنے ذکر کو چھوا۔ یا کسی اور کے ذکر کو چھوا اس سے ہمارے ہاں وضو نہیں ٹوٹتا۔	۵
قنیہ	اور مباشرت فاحشہ دو عورتوں میں ہو یا مرد اور مرد لڑکے میں ہو۔ اس سے امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں وضو ٹوٹ جاتا ہے	۶
معراج الدرایہ	دو مردوں میں مباشرت فاحشہ کا بھی یہی حکم ہے۔	۷
	مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل متعلقہ شک۔ اور اس میں ۱ شق ہے۔	۲۹-
خلاصہ	شک کے مسائل ان مسائل سے ملتے جلتے ہیں۔ (ا) کتاب اصل میں ہے کہ اگر کسی کو یہ شک ہوا کہ فلاں عضو کا وضو کیا ہے یا نہ۔ اور اسے شک پہلی بار ہوا ہے۔ تو اس جگہ کو دھولے جس میں شک ہے (ب) اور اگر اکثر یہی ہوتا ہے تو اس شک کا کچھ اعتبار نہیں۔ یہ حکم اس وقت ہے جب شک وضو کے دوران ہو۔ (ج) اور اگر وضو سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو۔ تو اس کی طرف کچھ توجہ نہ دے۔ (د) اور جس کا وضو تھا۔ پھر ٹوٹنے کا شک ہوا تو اس کا وضو باقی ہے۔ (س) اور اگر بے وضو تھا اور پھر طہارت میں شک ہوا تو وہ بے وضو ہے اور اس مسئلہ میں گمان غالب پر عمل نہ کرے[2]	۱

[1] مظنونہ نماز۔ مثلاً اس نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز فرض یا سنت نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے شروع کی پھر اسے معلوم ہوا کہ پڑھ چکا تھا۔ تو یہ نماز شروع کرنے سے اس پر لازم نہ ہوگی۔ یہ مظنونہ نماز ہے۔ اگر اس میں قہقہہ لگایا تو وضو جاتا رہے گا۔ کیونکہ نص نماز میں وارد ہے۔ (حاشیہ اردو ترجمہ مطبوعہ علمی پریس لاہور)۔

[2] وضو میں شک کے متعلق مزید احکام حکم نمبر $\frac{۲۳}{۲۷}$ کے تیسرے حاشیہ میں ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل / الفصل الاول فی فرائض الغسل	حوالہ
		بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین **الباب الثانی فی الغسل** وفیہ ثلاثۃ فصول۔ دفعات نمبر ۳۰ تا ۳۷ عنوانات ۸ تعداد شق ۸۶ **الفصل الاول فی فرائضہ** دفعات نمبر ۳۰ تا نمبر ۳۰ عنوانات نمبر ۱ تعداد شق ۲۲	
۳۰۔		**فرائض الغسل۔ تعداد شق ۲۲**	
	۱	وھی ثلاثۃ۔ المضمضۃ والاستنشاق وغسل جمیع البدن۔	علی ما فی المتون
	۲	وحد المضمضۃ والاستنشاق کما مرّ فی الوضوء من الخلاصۃ	الخلاصۃ
	۳	الجنب اذا شرب الماء ولم یمجّہ لم یضرّہ ویجزیہ عن المضمضۃ اذا اصاب جمیع فمہ۔	کذا فی الظہیریۃ
	۴	ولو کان سنّہ مجوّفا فبقی فیہ او بین اسنانہ طعام او درن رطب فی انفہ تم غسلہ علی الاصح۔	کذا فی الزاھدی
	۵	والاحتیاط ان یخرج الطعام عن تجویفہ ویجری الماء علیہ۔	ھکذا فی فتح القدیر
	۶	والدرن الیابس فی الانف یمنع تمام الغسل	کذا فی الزاھدی
	۷	والعجین فی الظفر یمنع تمام الاغتسال والوسخ والدرن لا یمنع والقروی والمدنی سواء والتراب والطین فی الظفر لا یمنع والصرام والصباغ ما فی ظفرھما یمنع تمام الاغتسال وقیل کل ذلک یجزیھم للحرج والضرورۃ ومواضع الضرورۃ مستثناۃ عن قواعد الشرع۔	کذا فی الظہیریۃ
	۸	وان کان علی ظاھر بدنہ جلد سمک او خبز ممضوغ قد جف فاغتسل ولم یصل الماء الی ما تحتہ لا یجوز۔	

نوٹ۔ صہ ۶۳ تا صہ ۶۹ زائد تھے جو جزوں میں تھے۔ جلد میں نہیں ہیں۔ (ناظم اشاعت)

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام	پہلی فصل غسل کے فرضوں کا بیان	حوالہ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے بزرگ رسول اور انکی آل و اصحاب سب پر درود بھیجتے ہیں

دوسرا باب غسل کے احکام

اس میں تین فصلیں ہیں۔ دفعات ۳۰ تا ۳۷ عنوانات ۸ تعداد شق ۸۶

پہلی فصل غسل کے فرضوں کا بیان

دفعات ۳۰ تا ۳۰ عنوان ۱ ۔ تعداد شق ۲۲

۳۰۔ غسل کے فرض ۔ اس میں ۲۲ شقیں ہیں۔

شق	متن	حوالہ
۱	غسل کے تین فرض ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ اور سارے بدن کو دھونا۔	متون
۲	کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد وضو کے باب (۲ے) میں خلاصہ کے حوالہ سے بیان ہو چکی ہے۔	خلاصہ
۳	جنبی نے پانی پیا اور منہ سے پانی باہر نہیں پھینکا تو کچھ حرج نہیں! ورجب سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو کلی کے قائم مقام ہو جائے گا۔	ظہیریہ
۴	کسی کے دانت کا کچھ حصہ خالی تھا۔ اس میں یا اس کے دانتوں کی درمیانی جگہ میں خوراک کا کچھ حصہ باقی رہ گیا۔ یا اس کے ناک میں تر میل کچیل موجود تھی تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ اس کا غسل مکمل ہو گیا۔	زاہدی فتح القدیر
۵	احتیاط اس میں ہے کہ دانتوں کی خالی جگہ سے خوراک نکال کر اس پر پانی بہائے۔	زاہدی
۶	ناک میں ایسی میل کچیل ہو جو خشک ہے تو غسل مکمل نہ ہو گا۔	
۷	(ل) ناخن میں گندھا ہوا آٹا لگا ہو تو غسل مکمل نہ ہو گا۔ (ب) میل کچیل غسل کی تکمیل میں مانع نہیں۔ اور اس میں دیہاتی اور شہری برابر ہیں۔ (ج) ناخن میں مٹی اور کیچڑ غسل کی تکمیل میں مانع نہیں۔ (د) چمڑے کا کام کرنیوالے اور رنگریز کے ناخنوں میں جو کچھ بھرا ہوتا ہے وہ غسل کی تکمیل میں مانع ہے۔ (س) بعض کا قول یہ ہے کہ حرج اور ضرورت کی وجہ سے ان سب کے لئے مذکورہ امور غسل کی تکمیل میں مانع نہیں۔ کیونکہ ضرورت کے مقامات شرعی قاعدوں سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔	ظہیریہ
۸	(ل) اگر بدن پر مچھلی کا پوست یا چبائی ہوئی روٹی لگی ہے جو خشک ہو گئی ہے اور غسل میں پانی اس کے نیچے نہیں پہنچا تو غسل جائز نہ ہو گا۔	

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الاول فی فرائض الغسل	حوالہ
۳۰		ولوکان مکانه خرء ذباب او برغوث جاز	کذا فی المحیط
	۹	ولوکان به جدری ارتفع قشرها وجوانبها متصلة ولم یصل الماء الی ما تحت القشرة لا بأس به۔ فلوزالت القشرة لا یعید الغسل۔	کذا فی الظهیریة
	۱۰	ولا یجب ایصال الماء الی داخل العینین	کذا فی محیط السرخسی
	۱۱	ولیس علی المرأة ان تنقض ضفائرها فی الغسل اذا بلغ الماء اصول الشعر ولیس علیها بلّ ذوائبها هو الصحیح۔	کذا فی الهدایة
	۱۲	ولوکان شعر المرأة منقوضًا یجب ایصال الماء الی اثنائه	کذا فی محیط السرخسی
	۱۳	ویجب علی الرّجل ایصال الماء الی اثناء اللحیة کما یجب الی اصولها والی اثناء شعره وان کان ضفیرا۔	کذا فی محیط السرخسی
	۱۴	ولو الزقت المرأة رأسها بطیب بحیث لا یصل الماء الی اصول الشعر وجب علیها ازالته لیصل الماء الی اصوله	کذا فی السراج الوهّاج
	۱۵	وجب تحریك القرط والخاتم الضیّقین ولو لم یکن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره اجزأه والا ادخله ولا یتکلف فی ادخال شئ سوی الماء من خشب ونحوه۔	کذا فی البحر الرائق
	۱۶	ویجب ایصال الماء الی داخل السرّة وینبغی ان یدخل اصبعه فیها للمبالغة	کذا فی محیط السرخسی
	۱۷	الاقلف اذا اغتسل من الجنابة ولم یدخل الماء داخل الجلدة جاز۔	کذا فی المحیط
	۱۸	وفی واقعات الناطفی وهو المختار	کذا فی التاتارخانیة
	۱۹	ویدخل الماء القلفة استحبابا	کذا فی فتح القدیر
	۲۰	ویجب علی المرأة غسل فرجها الخارج فی الجنابة والحیض والنّفاس ویسنّ فی الوضوء	کذا فی محیط السرخسی
	۲۱	وفی فتاوی الغیاثیة ولا تدخل المرأة اصبعها فی فرجها عند الغسل وهو المختار۔	کذا فی التاتارخانیة

دفعات	شق نمبر	پہلی فصل غسل کے فرضوں کا بیان — دوسرا باب غسل کے احکام	حوالہ
۳۰		(ب) اگر بدن پر مچھلی کے پوست یا چبائی ہوئی روٹی کی بجائے مچھر یا پسّو کا فضلہ لگا ہے تو غسل جائز ہے۔	محیط
	۹	(ل) اگر کسی کو چیچک نکلی ہے۔ اس کے چھلکے اٹھے ہوئے ہیں اور ان کے کنارے ملے ہوئے ہیں۔ اور پانی چھلکوں کے نیچے نہیں پہنچا تو کچھ حرج نہیں۔ (ب) پھر اگر چھلکے اتر جائیں تو غسل لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔	ظہیریہ محیط السرخسی
	۱۰	آنکھوں کے اندر پانی پہنچانا واجب نہیں ہے۔	
	۱۱	عورت کے لئے غسل میں گوندے ہوئے بال (مینڈیاں) کھولنا ضروری نہیں بشرطیکہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے۔ اور (اس صورت میں) اس پر گیسوؤں کا بھگونا ضروری نہیں۔ یہی حکم صحیح ہے۔	ہدایہ محیط السرخسی
	۱۲	اگر عورت کے بال کھلے ہیں تو ان کے درمیان پانی پہنچانا واجب[1] ہے۔	
	۱۳	اور مرد کے لئے داڑھی کے بالوں میں پانی پہنچانا واجب ہے۔ جیساکہ اس کے لئے داڑھی کے بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانا اور اس کے دوسرے بالوں میں پانی پہنچانا واجب ہے۔ خواہ وہ گوندھے ہوئے ہوں۔	محیط السرخسی
	۱۴	اگر عورت نے سر کو ایسی گاڑھی خوشبو سے چپکایا کہ پانی بالوں کی جڑوں میں نہیں پہنچتا تو اس پر اس خوشبو کا دور کرنا واجب ہے۔ تاکہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچے	سراج وہاج
	۱۵	(ا) بالی اور انگوٹھی اگر تنگ ہوں تو ان کا ہلانا واجب ہے۔ (ب) اگر کان میں بالی نہ تھی اور پانی گذرتے ہوئے سوراخ میں داخل ہو گیا تو کافی ہے (ج) اور اگر پانی داخل نہیں ہوا تو داخل کرے۔ (د) البتہ پانی کے علاوہ کسی چیز مثلاً لکڑی وغیرہ کے ڈالنے کا تکلف نہ کرے۔	بحر رائق محیط سرخسی
	۱۶	ناف کی توندی میں پانی پہنچانا واجب ہے۔ اور اچھی طرح پانی پہنچانے کے لئے ناف میں انگلی ڈالنی چاہیئے	
	۱۷	جس کا ختنہ نہیں ہوا۔ اس نے جب جنابت کا غسل کیا تو لٹکی ہوئی کھال کے اندر پانی نہیں پہنچا تو جائز ہے۔	محیط
	۱۸	واقعات الناطقی میں ہے کہ یہی حکم مختار ہے۔	تتارخانیہ
	۱۹	لٹکی ہوئی کھال کے اندر پانی پہنچانا مستحب ہے۔ (صورت مذکورہ بالا میں)	فتح القدیر
	۲۰	عورت کے لئے جنابت کے غسل، حیض اور نفاس کے غسل میں باہر کے فرج کا دھونا واجب ہے۔ اور وضو میں سنت ہے۔	محیط سرخسی تتارخانیہ
	۲۱	فتاویٰ غیاثیہ میں ہے کہ عورت غسل کے وقت اپنی انگلی فرج میں نہ داخل کرے اور یہی حکم مختار ہے۔	

[1] اگر عورت کو سر دھونا مضر ہو تو شوہر سے انکار نہ کرے۔ وہ سر پر مسح کرلے اور باقی بدن دھوئے (حاشیہ اردو ترجمہ فتاویٰ ہذا مطبوعہ علمی پریس ۱۳۶۴ء بحوالہ برجندی، عین الہدایہ)

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الثانی فی سنن الغسل	حوالہ
۳۰	۲۲	واذا ادّهن فامرّ الماء فلم يصل يجزئ	كذا فی شرح الوقاية

الفصل الثانی فی سُنن الغسل

دفعات ۳۱ تا ۳۲ عنوانات ۲ تعداد شق ۱۴

۳۱ سنن الغسل - تعداد شق ۸

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	وهی ان يغسل يديه الی الرسغ ثلاثا ثم فرجه ويزيل النجاسة ان كانت علی بدنه ثم يتوضأ وضوءه للصلوٰة الا رجليه۔	هكذا فی الملتقط
	۲	وتقديم غسل الفرج فی الغسل سنة سواء كان فيه نجاسة ام لا كتقديم الوضوء علی غسل باقی البدن سواء كان هناك حدث اولا	كذا فی الشمنی
	۳	ولا يمسح برأسه فی رواية الحسن رح والصحيح انه يمسح	كذا فی الزاهدی وهكذا فی فتاوی قاضيخان
	۴	ثم يفيض الماء علی رأسه وسائر جسده ثلاثا	كذا فی الزاهدی
	۵	الاُولیٰ فرض والثنتان سنتان علی الصحيح	كذا فی السراج الوهاج
	۶	وكيفية الافاضة ان يفيض الماء علی منكبه الايمن ثلاثا ثم الايسر ثلاثا ثم علی رأسه وسائر جسده ثلاثا	كذا فی معراج الدراية
	۷	وهو الاصح	هكذا فی الزاهدی
	۸	ثم يتنحّی عن مغتسله فيغسل قدميه	كذا فی المحيط
		هذا اذا كان فی مستنقع الماء فاما اذا كان علی لوح او حجر لا يؤخّر غسلهما۔	كذا فی الجوهرة النيرة

۳۲ سنن وآداب - تعداد شق ۶

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	وههنا سنن وآداب ذكرها بعض المشائخ يسنّ ان يبدأ بالنيّة بقلبه ويقول بلسانه "نويت الغسل لرفع الجنابة او للجنابة" ثم يسمّی الله تعالیٰ عند غسل اليدين ثم يستنجی۔	كذا فی الجوهرة النيرة

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام — دوسری فصل غسل کی سنتوں کا بیان	حوالہ
۳۰	۲۲	اگر کسی نے تیل ملا پھر اوپر پانی بہایا۔ مگر بدن نے پانی کا اثر قبول نہ کیا تو کفایت کر جائے گا۔	شرح وقایہ
		دوسری فصل۔ غسل کی سنتوں کا بیان	
		دفعات ۳۱ تا ۳۲ عنوانات ۲ تعداد شق ۱۴	
۳۱		**غسل کی سنتیں** ۔ اور اس میں ۸ شقیں ہیں۔	
	۱	غسل میں سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے۔ پھر شرمگاہ دھوئے۔ اور اگر بدن پر کہیں نجاست (حقیقی) لگی ہوئی ہے تو اسے دور کرے۔ پھر اسی طرح وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے مگر پاؤں نہ دھوئے[1]۔	ملتقط
	۲	غسل میں شرمگاہ کو پہلے دھو لینا سنت ہے خواہ اس میں نجاست ہو یا نہ ہو۔ جس طرح باقی بدن دھونے سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے خواہ بے وضو ہو یا نہ ہو۔	شمنی
	۳	(ل) حسن رح کی روایت یہ ہے کہ سر کا مسح بھی نہ کرے (ب) اور صحیح یہ ہے کہ کرے۔	زاہدی۔ قاضیخان
	۴	پھر سر پر اور سارے بدن پر تین بار پانی بہائے۔	زاہدی
	۵	صحیح حکم یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پانی ڈالنا فرض ہے پھر دو بار سنت ہے۔	سراج وہاج
	۶	پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں کندھے پر تین بار پانی ڈالے۔ پھر بائیں کندھے پر تین بار پھر سر پر اور سارے جسم پر تین بار ڈالے۔	معراج درایہ
	۷	اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	زاہدی
	۸	(ل) پھر اپنے نہانے کی جگہ سے ہٹ جائے اور پھر پاؤں دھوئے۔ (ب) (پاؤں بعد میں دھونے کا) یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ ایسی جگہ میں نہائے جہاں پانی جمع ہو (ج) اور اگر تختے یا پتھر پر نہایا تو پاؤں دھونے میں تاخیر نہ کرے	محیط جوہرہ نیرہ
۳۲		**مزید سنتیں اور آداب** ۔ اور اس میں ۶ شقیں ہیں۔	
	۱	غسل کی بحث میں فقہاء نے مزید سنتیں اور آداب بھی بیان کئے ہیں۔ (ل) غسل میں سنت ہے کہ پہلے دل میں نیت کرے اور زبان سے کہے:۔ نَوَیْتُ الْغُسْلَ لِرَفْعِ الْجَنَابَۃِ[2] یا یہ کہے۔ نَوَیْتُ الْغُسْلَ لِلْجَنَابَۃِ۔[3] پھر دونوں ہاتھ دھوتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھے۔ پھر استنجا کرے۔	جوہرہ نیرہ

[1] پاؤں دھونے کے بقیہ مسائل کا بیان حکم نمبر ۳۳ شق ۱ میں ملاحظہ فرمائیں (مترجم) [2] ترجمہ:- میں جنابت دور کرنے کے لئے غسل کی نیت کرتا ہوں (مترجم) [3] ترجمہ:- میں غسلِ جنابت کی نیت کرتا ہوں۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل	حوالہ
۳۲	۲	وان لا یسرف فی الماء ولا یقتر	کذا فی المنیة
	۳	وأن لا یستقبل القبلة وقت الغسل	کذا فی المنیة
	۴	وان یدلك کل اعضائه فی المرّة الاولی	کذا فی المنیة
	۵	وأن یغتسل فی موضع لا یراه احد	کذا فی المنیة
	۶	ویستحب ان لا یتکلّم بکلام قطّ وان یمسح بمندیل بعد الغسل	کذا فی المنیة

الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل وهی ثلاثة

دفعات ۳۳ تا ۳۷، عنوانات ۵ تعداد شق ۵۰

۳۳- الجنابة - تعداد شق ۱۸

شق نمبر	متن	حوالہ
۱	منها الجنابة وهی تثبت بسببین احدهما خروج المنی علی وجه الدفق و الشهوة من غیر ایلاج - باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء -	کذا فی محیط السرخسی
۲	من الرجل والمرأة فی النوم والیقظة -	کذا فی الهدایة
۳	وتعتبر الشهوة عند انفصاله عن مکانه لا عند خروجه من رأس الاحلیل	کذا فی التبیین
۴	اذا احتلم او نظر الی امرأة فزال المنی عن مکانه بشهوة فامسك ذکره حتّی سکنت شهوته ثم سال المنی علیه الغسل عندهما و عند ابی یوسف رح لا یجب -	هکذا فی الخلاصة
۵	لو اغتسل من الجنابة قبل ان یبول او ینام وصلی ثم خرج بقیة المنی فعلیه ان یغتسل عندهما رح خلافا لابی یوسف رح ولکن لا یعید تلك الصلوة فی قولهم جمیعا -	کذا فی الذخیرة
۶	ولو خرج بعد ما بال او نام او مشی لا یجب علیه الغسل اتفاقًا	کذا فی التبیین

دفعات	شق نمبر	تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور — دوسرا باب غسل کے احکام	حوالہ
۳۲	۲	یہ بھی سنت ہے کہ پانی خرچ کرنے میں فضول خرچی نہ کرے اور نہ کمی کرے۔	منیہ
	۳	غسل کے وقت قبلہ رو نہ ہو	منیہ
	۴	غسل میں پہلی بار پانی بہانے سے پہلے تمام بدن کو مل لے۔	منیہ
	۵	ایسی جگہ نہائے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے۔	منیہ
	۶	اور مستحب یہ ہے کہ (ا) بات بالکل نہ کرے (ب) اور غسل کے بعد تولیہ سے بدن پونچھے۔	منیہ

تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور اور وہ تین ہیں۔

دفعات ۳۳ تا ۳۷ عنوانات ۵ شق ۵۰

دفعات	شق نمبر	احکام	حوالہ
۳۳		**جنابت** - اور اس میں ۱۸ شقیں ہیں۔	
	۱	غسل واجب کرنیوالے اموروں میں سے ایک جنابت ہے۔ اور جنابت دو سبب سے ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک سبب یہ ہے[1] کہ بغیر دخول کے منی دفق اور شہوت (جوش اور مزے) سے خارج ہو۔ خارج ہونا خواہ چھونے کی وجہ سے ہو یا دیکھنے کی وجہ سے یا احتلام کی وجہ سے یا ہاتھ کے عمل کی وجہ سے ہو۔	محیط سرخسی
	۲	(ا) مرد سے نکلے یا عورت سے (ب) سوتے میں نکلے یا جاگتے میں نکلے۔	ہدایہ
	۳	شہوت کا معتبر وقت منی کا اپنی جگہ سے جدا ہونے کا وقت ہے۔ سپاری (ذکر کے سر) سے نکلنے کا وقت معتبر نہیں ہے۔	تبیین
	۴	اگر کسی کو احتلام ہوا یا اس نے عورت کو دیکھا تو منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی پھر اس نے اپنے ذکر کو پکڑ کر دبالیا۔ حتیٰ کہ جب اس کی شہوت ساکن پڑ گئی۔ اس کے بعد پھر منی بہہ نکلی (تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ (ا) امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے ہاں اس پر غسل واجب ہوگا (ب) اور امام ابو یوسف رح کے ہاں اس پر غسل واجب نہ ہوگا۔	خلاصہ
	۵	کسی نے جنابت کے بعد پیشاب کئے بغیر یا سوئے بغیر غسل کیا اور نماز پڑھی۔ پھر بقیہ منی نکلی تو اس کا حکم یہ ہے کہ (ا) امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں اس پر غسل واجب ہوگا (ب) اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں اس پر غسل واجب نہ ہوگا (ج) لیکن اس نماز کو بالاتفاق نہیں لوٹائے گا۔	ذخیرہ
	۶	اگر مذکورہ صورت (۵/۳۳ میں) پیشاب کرنے، سونے یا چلنے کے بعد منی نکلی تو بالاتفاق اس پر غسل واجب نہ ہوگا۔	تبیین

[1] جنابت کے دوسرے سبب کے احکام کا بیان حکم نمبر (۱۸/۳۳) سے شروع ہوتا ہے۔ مترجم

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل	حوالہ
۳۳	۷	اذا احتلم الرجل وانفصل المنی من موضعه الا انه لم یظهر علی رأس الاحلیل لا یلزمه الغسل۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۸	رجل بال فخرج من ذکره منی ان کان منتشرًا علیه الغسل وان کان منکسرا علیه الوضوء۔	کذا فی الخلاصة
	۹	اذا اغتسلت بعد ما جامعها زوجها ثم خرج منها منی الزوج فعلیها الوضوء دون الغسل	کذا فی المحیط
	۱۰	وان استیقظ الرجل ووجد علی فراشه او فخذه بللا وهو یتذکر احتلاما ان تیقن انه منی او تیقن انه مذی او شك انه منی او مذی فعلیه الغسل۔ وان تیقن انه ودی لا غسل علیه۔ وان رأی بللا الا انه لم یتذکر الاحتلام فان تیقن انه ودی لا یجب الغسل۔ وان تیقن انه منی یجب الغسل۔ وان تیقن انه مذی لا یجب الغسل۔ وان شك انه منی او مذی قال ابو یوسف رح لا یجب الغسل حتی یتیقن بالاحتلام۔ وقالا یجب هکذا ذکره شیخ الاسلام رح۔	
		وقال القاضی الامام ابو علی النسفی رح ذکر هشام رح فی نوادره عن محمد رح اذا استیقظ الرجل فوجد البلل فی احلیله ولم یتذکر حلما ان کان ذکره منتشرا قبل النوم فلا غسل علیه الا ان تیقن انه منی۔ وان کان ذکره ساکنا قبل النوم فعلیه الغسل۔ قال شمس الائمة الحلوانی رح هذه المسئلة یکثر وقوعها والناس عنها غافلون۔ فیجب ان تحفظ۔	کذا فی المحیط
	۱۱	ولو تذکر الاحتلام ولذة الانزال ولم یر بللًا لا یجب علیه الغسل۔ والمرأة کذلك فی ظاهر الروایة لان خروج منیها الی فرجها الخارج شرط لوجوب الغسل علیها وعلیه الفتوی۔	هکذا فی معراج الدرایة
	۱۲	اذا نام الرجل قاعدا او قائما او ماشیا ثم استیقظ ووجد بللًا	

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام — تیسری فصل غسل واجب کرنے والے امور	حوالہ
۳۳	۷	اگر کسی کو احتلام ہوا۔ اور منی اپنی جگہ سے جدا ہو گئی مگر سپاری کے سرے سے ظاہر نہ ہوئی تو غسل واجب نہ ہو گا۔	قاضیخان
	۸	کسی شخص نے پیشاب کیا تو اس کے ذکر کے سرے سے منی نکلی (تو اس کا حکم یہ ہے) کہ اگر اس کا ذکر ایستادہ تھا تو غسل واجب ہو گا۔ اور اگر سست تھا تو اس پر وضو لازم ہو گا۔	خلاصہ
	۹	جب کسی عورت سے اس کے شوہر نے مجامعت کی پھر وہ نہائی۔ اس کے بعد اس کے بدن سے اس کے شوہر کی منی نکلی تو اس پر وضو واجب ہو گا، غسل واجب نہ ہو گا۔	محیط
	۱۰	اگر کوئی شخص سو کر جاگا تو اس نے اپنے بچھونے پر یا ران پر تری پائی (اور صورت حال یہ ہے کہ) (۱) اسے احتلام یاد ہے۔ تو اگر اسے یقین ہے کہ وہ منی ہے یا یقین ہے کہ مذی ہے یا شک ہے کہ منی ہے یا مذی ہے (تو ان سب صورتوں میں) اس پر غسل واجب ہے۔ اور اگر اسے یقین ہے کہ ودی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ (۲) اور اگر اس نے تری دیکھی مگر اسے احتلام یاد نہیں ہے (تو اس صورت میں) (ا) اگر اسے یقین ہے کہ وہ ودی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے (ب) اور اگر اسے یقین ہے کہ منی ہے تو اس پر غسل واجب ہے (ج) اور اگر یقین ہے کہ مذی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے (د) اور اگر شک ہے کہ منی ہے یا مذی ہے تو پھر اس کا حکم یہ ہے کہ امام ابو یوسف رح کے ہاں جب تک احتلام کا یقین نہ ہو غسل واجب نہیں ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں اس پر غسل واجب ہے۔ (ب) قاضی امام ابو علی نسفی رح نے کہا ہے کہ ہشام رح نے اپنی نوادر میں امام محمد رح کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص جاگے اور ذکر کے سرے میں تری پائے اور خواب اسے یاد نہ ہو تو اس صورت میں (۱) اگر سونے سے پہلے اس کا ذکر ایستادہ تھا تو اس پر غسل واجب نہیں سوائے اس کے کہ اسے یہ یقین ہو جائے کہ وہ منی ہے (۲) اور اگر سونے سے پہلے اس کا عضو ایستادہ نہ تھا تو اس پر غسل واجب ہے۔ شمس الائمۃ الحلوانی رح نے کہا ہے کہ یہ صورت اکثر واقع ہوا کرتی ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ پس اسے یاد رکھنا ضروری ہے۔	محیط
	۱۱	(ا) کسی کو احتلام اور اس کی لذت یاد ہو اور تری نہ پائے تو غسل واجب نہیں (ب) اور ظاہر روایت میں عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ اس لئے کہ عورت پر غسل واجب ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ منی اس کے باہر کے فرج کی طرف نکلے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔	معراج درایۃ
	۱۲	کوئی شخص بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا چلتے چلتے سویا۔ جب جاگا تو تری پائی۔ پس اس کا حکم اور	

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل	حوالہ
۳۳		فهذا او مالو نام مضطجعا سواء۔	كذا فی المحيط
	۱۳	اذا وجد فی الفراش منی ويقول الزوج من المرأة وتقول المرأة من الزوج الاصح انه يجب الغسل عليهما احتياطا۔	كذا فی الظهيرية
	۱۴	الرجل اذا صار مغشيا عليه ثم افاق ووجد مذيا على فخذه او ثوبه فلا غسل عليه وكذلك السكران وليس هذا كالنوم	كذا فی المحيط
	۱۵	رجل استيقظ وهو يتذكر الاحتلام ولم ير بللا ومكث ساعة فخرج مذی لا يلزمه الغسل۔	كذا فی الذخيرة
	۱۶	احتلم ليلا ثم استيقظ ولم ير بللا فتوضأ وصلى صلوة الفجر ثم نزل المنی يجب عليه الغسل۔	كذا فی الذخيرة
	۱۷	ولا يعيد الصلوة	كذا فی فتح القدير
	۱۸	وكذا لو احتلم فی الصلوة ولم ينزل حتى اتمها فانزل لا يعيدها ويغتسل	كذا فی فتح القدير

۳۴۔ الايلاج ۔ تعداد شق ۱۲

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(السبب الثانی الايلاج) الايلاج فی احد السبيلين اذا توارت الحشفة يوجب الغسل على الفاعل والمفعول به انزل او لم ينزل وهذا هو المذهب لعلمائنا	كذا فی المحيط
	۲	وهو الصحيح۔	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۳	ولو كان مقطوع الحشفة يجب الغسل بايلاج مقدارها من الذكر۔	كذا فی السراج الوهاج
	۴	والايلاج فی البهيمة والميتة والصغيرة التی لا يجامع مثلها لا يوجب الغسل بدون الانزال۔	هكذا فی المحيط
	۵	والصحيح انه اذا امكن الايلاج فی محل الجماع من الصغيرة ولم يفضها فهی ممن يجامع	كذا فی السراج الوهاج
	۶	اذا جومعت المرأة فيما دون الفرج ووصل المنی الى رحمها وهی بكر او ثيب لا غسل عليها لفقد السبب وهو الانزال او مواراة الحشفة حتى لو حبلت كان عليها الغسل لوجود الانزال۔	كذا فی فتاوی قاضيخان

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام — تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور	حوالہ
۳۳		لیٹ کر سونے والے کا حکم برابر ہے۔	محیط
	۱۳	(مشترکہ) بچھونے پر منی پائی گئی۔ شوہر کہتا ہے یہ عورت کی ہے۔ عورت کہتی ہے یہ شوہر کی ہے، تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ احتیاطاً دونوں پر غسل واجب ہے۔	ظہیریہ
	۱۴	(ل) کسی شخص کو غشی آئی۔ جب ٹھیک ہوا تو اس نے اپنی ران یا کپڑے پر مذی پائی تو اس پر غسل واجب نہیں ہے (ب) اور نشہ والے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور یہ صورت نیند کی طرح نہیں ہے[1]	محیط
	۱۵	کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اور احتلام اس کو یاد ہے لیکن کوئی تری ظاہر نہیں دیکھی اور تھوڑی دیر بعد مذی خارج ہوئی تو اس پر غسل واجب نہیں۔	ذخیرہ
	۱۶	کسی کو رات سوتے میں احتلام ہوا۔ پھر جاگا اور کوئی تری نہ دیکھی۔ پھر اس نے وضو کیا اور صبح کی نماز پڑھی۔ پھر منی خارج ہوئی تو اس پر غسل واجب ہے۔	ذخیرہ
	۱۷	اور (مذکورہ صورت میں) وہ اپنی نماز نہیں دہرائے گا۔	فتح القدیر
	۱۸	اسی طرح اگر کسی کو نماز میں احتلام ہوا مگر انزال نہ ہوا یہاں تک کہ اس نے نماز پوری کر لی پھر انزال ہوا تو نماز نہیں لوٹائے گا۔ البتہ غسل کرے گا۔	فتح القدیر
۳۴		**دخول**۔ اور اس میں ۱۲ شقیں ہیں۔	
	۱	غسل واجب کرنے والے امور میں سے دوسرا سبب دخول ہے۔ جسم کے دونوں راستوں میں سے جس کسی میں دخول ہو تو جب سپاری (ذکر کا سر) چھپ جائے تو فاعل و مفعول دونوں پر غسل واجب ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے۔	محیط
	۲	اور یہی حکم صحیح ہے۔	قاضیخان
	۳	اگر کسی کی سپاری کٹی ہوئی ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ سپاری کے بقدر ذکر کا حصہ داخل کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔	سراج وہاج
	۴	اگر کسی نے چوپایہ یا مردہ کے ساتھ دخول کیا یا ایسی لڑکی کے ساتھ دخول کیا جس کی مثل کی لڑکیوں کے ساتھ مجامعت نہیں کی جاتی تو ان صورتوں میں بغیر انزال کے غسل واجب نہ ہوگا۔	محیط
	۵	صحیح یہ ہے کہ جس لڑکی کے جماع کے مقام میں اس طرح دخول ممکن ہو کہ اس کے اندر کا پردہ پھٹ کر دونوں راہیں ایک نہ ہو جائیں۔ تو وہ مجامعت کے قابل قرار پاتی ہے۔	سراج وہاج
	۶	(ل) اگر کسی عورت کے ساتھ فرج[2] کے علاوہ مجامعت کی جائے اور منی اس کے رحم میں جا پہنچے وہ باکرہ ہو یا ثیبہ تو اس پر غسل واجب نہیں۔ اس لئے کہ غسل واجب ہونے کے دو سبب ہوتے	

[1] نیند کا حکم ۳۳/۱ میں مذکور ہے۔ [2] فرج کے علاوہ اور دبر کے علاوہ بھی کیونکہ اس سے بھی غسل واجب ہے، جیسا کہ حکم ۱/۳۴ میں ہے۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل	حوالہ
۳۴			
		و اذا حبلت فانما علیها الغسل من وقت المجامعۃ حتی یجب علیها اعادۃ الصلوٰۃ من ذلک الوقت۔	کذا فی الملتقط
	۷	لو قالت امرأۃ معی جنّی یاتینی و اجد فی نفسی ما اجد اذا جامعنی زوجی۔ لا غسل علیها۔	کذا فی محیط السرخسی
	۸	غلام ابن عشر سنین جامع امرأۃ بالغۃ فعلیها الغسل و لا غسل علی الغلام الا انہ یؤمر بالغسل تخلّقا و اعتیادا کما یؤمر بالصّلوٰۃ تخلقا و اعتیادا۔	کذا فی المحیط
	۹	و لو کان الرجل بالغا و المرأۃ صغیرۃ یجامع مثلها فعلی الرجل الغسل و لا غسل علیها۔	کذا فی المحیط
	۱۰	و جماع الخصی یوجب الغسل علی الفاعل و المفعول	کذا فی المحیط
	۱۱	و لو لفّ علی ذکرہ خرقۃ و اولج و لم ینزل قال بعضهم یجب الغسل و قال بعضهم لا یجب۔ و الاصح ان کانت الخرقۃ رقیقۃ بحیث یجد حرارۃ الفرج و اللذّۃ وجب الغسل و الا فلا۔ و الاحوط وجوب الغسل فی الوجهین۔	کذا فی السراج الوهاج
	۱۲	و ان اولج الخنثی المشکل ذکرہ فی فرج امرأۃ او دبرها فلا غسل علیهما کذا فی فرج خنثی مثلہ۔ و ان اولج رجل فی فرج خنثی مشکل لم یجب علیہ الغسل۔ و هذا کلہ اذا کان من غیر انزال۔ اما اذا انزل وجب الغسل بالانزال۔	کذا فی السراج الوهاج
۳۵		**الحیض و النفاس**۔ تعداد شق ۲	
	۱	(و منها الحیض و النفاس) یجب الغسل عند خروج دم حیض او نفاس۔ و وصولہ الی فرجها الخارج و الا فلیس بخارج و لا یکون حیضا۔	کذا فی التبیین

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام — تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور	حوالہ
۳۴		ہیں - انزال یا حشفہ (ذکر کا سر) کا (دونوں راستوں میں سے کسی میں) داخل ہونا۔ اور ان میں سے ایک بھی نہیں پایا گیا۔	
		(ب) لیکن اگر اس سے اسے حمل ہوجائے تو اس عورت پر غسل واجب ہوگا۔ کیونکہ انزال پایا گیا۔	قاضیخان
		(ج) اگر (مذکورہ صورت میں) اس عورت کو حمل ہوجائے تو اس پر مجامعت کے وقت سے غسل واجب ہوگا۔ اور اس پر اس وقت سے نمازیں لوٹانا ضروری ہوگا۔	ملتقط
	۷	اگر کوئی عورت یہ کہے کہ میرے پاس میرا جن آیا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ میں وہی کیفیت پاتی ہوں جو اپنے شوہر کی مجامعت میں پاتی ہوں تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا۔	محیط سرخسی
	۸	دس برس کے لڑکے نے بالغ عورت سے مجامعت کی تو عورت پر غسل واجب ہوگا۔ لڑکے پر غسل واجب نہیں البتہ لڑکے کو عادی بنانے کے لئے غسل کا حکم دیا جائے گا۔ جیسا کہ اسے نماز کا عادی بنانے کے لئے نماز کا حکم دیا جاتا ہے۔	محیط
	۹	اگر مرد بالغ تھا اور لڑکی ایسی چھوٹی تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے مجامعت کی جاسکتی ہو تو مرد پر غسل واجب ہے لڑکی پر نہیں۔	محیط
	۱۰	خصی مجامعت کرے تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہوگا۔	محیط
	۱۱	اگر کسی نے اپنے عضو (ذکر) پر کپڑا لپیٹ کر دخول کیا اور انزال نہیں ہوا (ا) تو بعض کے ہاں غسل واجب ہوگا۔ اور بعض کے ہاں غسل واجب نہ ہوگا (ب) اور زیادہ صحیح حکم یہی ہے کہ اگر کپڑا ایسا پتلا ہو کہ فرج کی حرارت اور لذت محسوس کرتا ہے تو غسل واجب ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہے۔ (ج) اور زیادہ احتیاط کا حکم یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں غسل واجب ہوگا۔	سراج وہاج
	۱۲	(ا) اگر خنثیٰ مشکل (ہیجڑہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں ہوں) نے اپنا ذکر کسی عورت کے فرج یا دُبر میں داخل کیا تو دونوں پر غسل واجب نہ ہوگا (ب) اور یہی حکم اس صورت میں ہے[1] جب خنثیٰ مشکل اپنی طرح کے دوسرے خنثیٰ مشکل کے فرج میں اپنا عضو داخل کرے تو غسل واجب نہ ہوگا (ج) اگر کسی مرد نے کسی خنثیٰ مشکل کے فرج میں اپنا عضو داخل کیا تو اس پر غسل واجب ہوگا (د) اور یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب انزال نہ ہوا اور اگر انزال ہو تو انزال کے سبب غسل واجب ہوگا۔	سراج وہاج
۳۵		**حیض و نفاس** - اور اس میں دو شقیں ہیں۔	
	۱	غسل واجب کرنیوالے امور میں سے حیض اور نفاس ہیں۔ جب حیض اور نفاس کا خون نکلکر عورت کے باہر والے فرج تک پہنچ جائے تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر باہر والے فرج تک نہ پہنچے تو وہ خون باہر نکلا ہوا نہیں قرار پائے گا۔ اور وہ حیض نہیں ہوگا۔	تبیین

[1] حکم نمبر ۲۱۳/۳۴ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل — الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل	حوالہ
۳۵	۲	المرأۃ اذا ولدت ولم تر الدم هل يجب عليها الغسل والصحيح انّه يجب۔	كذا فی الظهيرية
۳۶		انواع الغسل ۔ تعداد شق ۱۲	
	۱	(اما انواع الغسل فتسعة) ثلاثة منها فريضة وهی الغسل من الجنابة و الحيض والنفاس وواحد واجب وهو غسل الموتیٰ۔	كذا فی محيط السرخسی
	۲	الكافر اذا اجنب ثم اسلم يجب عليه الغسل فی ظاهر الرواية	كذا فی الزاهدی
	۳	ولو انقطع دم الكافرة ثم اسلمت لا غسل عليها۔	كذا فی الزاهدی
	۴	الصبية اذا بلغت بالحيض فعليها الغسل بعد الانقطاع۔ وفی الصبی اذا بلغ بالاحتلام الاصح وجوب الغسل۔	كذا فی الزاهدی
	۵	والاحوط وجوب الغسل فی الفصول كلّها	كذا فی فتاوٰی قاضيخان
	۶	واربعة سنة وهی غسل يوم الجمعة ويوم العيدين ويوم عرفة وعند الاحرام۔	كذا فی محيط السرخسی
	۷	وواحد مستحب وهو غسل الكافر اذا اسلم ولم يكن جنبا۔	كذا فی محيط السرخسی
	۸	وغسل يوم الجمعة للصلوٰة وهو الصحيح	كذا فی الهداية
	۹	حتى لو اغتسل بعد الفجر ثم احدث وصلى الجمعة بالوضوء او اغتسل بعد الجمعة لا يكون مستنّا۔	كذا فی الزاهدی
	۱۰	ولو اتفق يوم الجمعة يوم العيد وجامع ثم اغتسل ينوب عن الكل	كذا فی الزاهدی
	۱۱	فی الكافی لو اغتسل قبل الصبح وصلى به الجمعة نال فضل الغسل عند ابی يوسف رح وعند ابی الحسن رح لا۔	كذا فی فتح القدير
	۱۲	ومن المندوب على ما ذكره بعض المشائخ رحمهما الله الاغتسال لدخول مكّة۔ والوقوف بمزدلفة ودخول مدينة النبی صلى الله عليه وسلم و المجنون اذا افاق والصبیّ اذا بلغ بالسنّ۔	كذا فی التبيين

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام — تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور	حوالہ
۳۵	۲	کسی عورت نے بچہ جنا اور اس نے خون نہیں دیکھا تو کیا اس پر غسل واجب ہوگا؟ صحیح حکم یہی ہے کہ غسل واجب ہوگا۔[۱]	ظہیریہ
۳۶		**غسل کی قسمیں** ۔ اور اس میں ۱۲ شقیں ہیں۔	
	۱	غسل کی نو قسمیں ہیں۔ تین فرض ہیں۔ جنابت[۱] کا غسل۔ حیض[۲] کا غسل اور نفاس[۳] کا غسل۔ اور ایک[۴] واجب ہے۔ اور وہ میت کا غسل ہے۔	محیط سرخسی
	۲	کافر جنبی تھا۔ پھر اسلام لے آیا۔ تو ظاہر روایت کے مطابق اس پر غسل واجب ہے۔	زاہدی
	۳	کافرہ عورت کا خون آنا بند ہوا۔ پھر اسلام لائی تو اس صورت میں اس پر غسل واجب نہیں ہے۔	زاہدی
	۴	(ا) لڑکی جب حیض سے بالغ ہو تو حیض بند ہونے کے بعد اس پر غسل واجب ہے۔ (ب) لڑکا جب احتلام سے بالغ ہو تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ اس پر غسل واجب ہے۔	زاہدی
	۵	اور زیادہ احتیاط کا حکم یہ ہے کہ مذکورہ سب صورتوں (۲ تا ۴) میں غسل واجب ہوگا۔	قاضیخان
	۶	چار غسل سنت ہیں۔ جمعہ[۵] کے دن غسل کرنا۔ دونوں عیدوں[۶] کے دن غسل کرنا۔ عرفہ[۷] کے دن غسل کرنا۔ اور احرام[۸] کے وقت غسل کرنا۔	محیط سرخسی
	۷	اور ایک[۹] غسل مستحب ہے۔ اور وہ ایسے کافر کا غسل جو اسلام لائے اور جنبی نہ تھا۔	محیط سرخسی
	۸	جمعہ کے دن کا غسل جمعہ کی نماز کے لئے ہوتا ہے۔ اور یہی حکم صحیح ہے۔	ہدایہ
	۹	حتیٰ کہ اگر کسی نے فجر کے بعد غسل کیا پھر بے وضو ہوگیا تو اس نے وضو کرکے نمازِ جمعہ ادا کی یا جمعہ کی نماز کے بعد غسل کیا تو سنت ادا نہ ہوگی۔	زاہدی
	۱۰	اگر جمعہ اور عید ایک دن میں جمع ہو گئے اور اس نے مجامعت بھی کی۔ پھر غسل کیا تو اس غسل سے تینوں غسل ادا ہو جائیں گے۔	زاہدی
	۱۱	کافی میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے صبح سے پہلے غسل کیا اور اسی سے نمازِ جمعہ پڑھی تو اس کا حکم یہ ہے کہ (ا) امام ابو یوسف رح کے ہاں اسے جمعہ کے غسل کی فضیلت مل گئی (ب) اور حضرت ابوالحسن رح کے ہاں نہ ملی۔	فتح القدیر
	۱۲	بعض مشائخ رح نے یہ غسل بھی افضل بتائے ہیں۔ مکہ مکرمہ[۱] میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔ مزدلفہ[۲] میں ٹھہرنے کے لئے غسل کرنا۔ مدینہ[۳] منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔ پاگل کا صحت پانے پر غسل کرنا۔ اور لڑکے[۴] کا غسل کرنا جب کہ وہ عمر کے حساب سے بالغ ہو۔[۲]	تبیین

[۱] مزید تفصیل کے لئے باب ۳ میں عورتوں کے مخصوص احکام کا بیان حکم نمبر ۳۸ اور اس کا حاشیہ ملاحظہ ہو تاکہ اس حکم نمبر ۳۵ سے ۴۸ کا حکم نمبر ۱ سے تعارض نہ دکھائی دے (مترجم)

[۲] بعض اہل علم نے مندرجہ ذیل موقعوں پر غسل کرنا بھی پسندیدہ بتایا ہے۔ شعبان[۱] کی پندرھویں شب۔ شب[۲] قدر بظن غالب (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل - الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل - ممایتصل بذلک مسائل	حوالہ
٣٧		**مـمّايتصل بذلك مسائل - تعداد شق ٦**	
	١	(ومما يتصل بذلك مسائل) الجنب اذا اخّر الاغتسال الى وقت الصلوٰة لايأثم۔	كذا فى المحيط
	٢	قد نقل الشيخ سراج الدين الهندى رح الاجماع على انه لايجب الوضوء على المحدث والغسل على الجنب والحائض والنفساء قبل وجوب الصلوٰة اوارادة مالايحل الابه۔	كذا فى البحر الرائق
		كالصلوٰة وسجدة التلاوة ومس المصحف ونحوه	كذا فى محيط السرخسى
	٣	ذكر فى ظاهر الرواية وادنى مايكفى من الماء للاغتسال صاع وللتوضوء مُدّ	
		قال بعض مشائخنا رحمهم الله كفاه صاع اذا ترك الوضوء واما اذا جمع بين الوضوء والغسل فانه يتوضأ بالمد من غير الصاع ويغتسل بالصاع	
		وقال عامّة مشائخنا رحمهم الله الصّاع كاف للغسل والوضوء جميعا وهو الاصح۔	
		قال مشائخنا هذا بيان مقدار ادنى الكفاية۔ وليس بتقدير لازم بل ان كفاه اقل من ذلك نقص منه وان لم يكفه زاد عليه بقدر ما لا اسراف ولا تقتير۔	كذا فى محيط السرخسى
		وكذلك لوتوضأ بدون المد واسبغ وضوءه جاز۔	هكذا فى شرح الطحاوى
		والتقدير بالمد فى الوضوء اذا كان لايحتاج الى الاستنجاء فان احتاج الى ذلك استنجى برطل وتوضأ بمدّ۔ وان كان لابسا للخف وهو لايحتاج الى الاستنجاء يكفيه رطل۔ وكل هذا غير لازم لاختلاف طباع الناس۔	كذا فى شرح المبسوط
	٤	ولا باس بان يغتسل الرجل والمرءة من اناء واحد۔	كذا فى المحيط

(بقیہ حاشیہ از صـ ٨٥) سورج گرہن کی نماز کے لئے۔ چاند گرہن کی نماز کے لئے۔ طلب بارش کی نماز کے لئے۔ رفع خوف کے لئے۔ دن کی تاریکی اور سخت آندھی میں مجمع میں جانے کے لئے۔ نیا کپڑا پہننے کے لئے۔ مردہ نہلانے پر۔ جسے قتل ہونا ہو خواہ قصاص سے یا ظلماً ہو۔ توبہ کرنے والے کے لئے۔ سفر سے آنے والے کیلئے مستحاضہ کے لئے کہ شاید استحاضہ میں حیض واقع ہوا ہو (ماخوذ از اردو حاشیہ فتاوی ھذا۔ مطبوعہ علمی پریس ١٩٦٤ء لاہور)

حوالہ	تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور — دوسرا باب غسل کے احکام	شق نمبر	دفعات
	غسل سے متعلق مزید مسائل - اور اس میں ۴ شقیں ہیں۔		۳۷-
محیط	غسل کی بحث سے ملتے جلتے مزید مسائل یہ ہیں کہ جنبی شخص اگر نماز کے وقت تک غسل میں دیر کرے، تو وہ اس تاخیر سے گنہگار نہیں ہوگا۔	۱	
بحر رائق محیط سرخسی	(الف) شیخ سراج الدین ہندی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بے وضو پر وضو کا واجب ہونا۔ اور جنبی حیض والی اور نفاس والی عورت پر غسل کا واجب ہونا اس وقت ہے جب ان پر نماز واجب ہو۔ یا یہ کسی ایسے کام کا ارادہ کریں جو بغیر وضو اور غسل کے جائز نہ ہوتا ہو۔ (ب) مثلاً نماز، سجدۂ تلاوت، قرآن مجید کا چھونا اور اسی طرح کے اور کام (کا ارادہ کرے تو حسب حال وضو یا غسل واجب ہوگا۔)	۲	
محیط سرخسی شرح طحاوی شرح مبسوط	(الف) ظاہر روایت کی رُو سے کم از کم پانی جو غسل کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایک صاع (چار مُد) ہے اور وضو کے لئے ایک مد (تقریباً بہتر تولہ) کافی ہے۔ (ب) ہمارے بعض مشائخ کا قول یہ ہے کہ ایک صاع پانی غسل کے لئے تب کافی ہے جب غسل میں وضو کو ترک کردے۔ اور اگر غسل کے ساتھ وضو بھی کرے تو ایک مُد سے وضو کرے اور اسکے علاوہ ایک صاع سے غسل کرے۔ (ج) اور ہمارے اکثر مشائخ کا قول یہ ہے کہ ایک صاع غسل اور وضو دونوں کے لئے کافی ہے۔ اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔ (د) اور ہمارے مشائخ سے یہ بھی منقول ہے کہ یہ (مذکورہ) مقدار کم از کم ہے جو پانی کے کافی ہونے کے لئے بیان کی گئی ہے۔ (ہ) یہ مقدار لازمی نہیں۔ اگر کسی کو اس سے بھی کم مقدار کافی ہو جائے تو کم کردے۔ اور اگر کسی کو یہ (مذکورہ) مقدار کافی نہ ہو تو اس مقدار پر اتنا بڑھالے کہ جس میں نہ اسراف ہو نہ کمی ہو۔ (و) اسی طرح اگر کسی نے ایک مد سے کم پانی سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کر لیا تو جائز ہے۔ (ز) وضو کے لئے ایک مد کی مقدار تب ہے جب استنجا کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر استنجا بھی کرنا ہے تو ایک رطل (تقریباً چھتیس تولہ) سے استنجا کرے۔ اور ایک مد سے وضو کرے۔ (ح) اگر کسی نے موزے پہنے ہوئے ہیں اور اسے استنجا کی ضرورت بھی نہیں ہے تو اس کے وضو کے لئے ایک رطل پانی کافی ہے۔ (ط) اور یہ ساری مقداریں لازمی نہیں ہیں اس لئے کہ لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔	۳	
محیط	مرد اور عورت اگر ایک ہی برتن سے غسل کریں تو کچھ حرج نہیں۔	۴	

دفعات	شق نمبر	الباب الثانی فی الغسل ۔ الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ للغسل مما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
۳۷	۵	ولاباس للجنب ان ینام و یعاود اھلہ قبل ان یتوضأ۔ و ان توضأ فحسن۔	كذا فی السراج الوهاج
	٦	و ان اراد ان یاکل او یشرب فینبغی ان یتمضمض ویغسل یدیہ۔	كذا فی السراج الوهاج

دفعات	شق نمبر	دوسرا باب غسل کے احکام — تیسری فصل غسل واجب کرنیوالے امور سے ملتے جلتے مسائل	حوالہ
۳۷	۵	(و) جنبی شخص کے سو جانے میں کچھ حرج نہیں (ب) اسی طرح اگر وہ وضو کئے بغیر اپنی عورت سے دوبارہ مجامعت کرے تو کچھ حرج نہیں۔ اور اگر وضو کرے تو بہتر ہے۔	سراج وہاج
	٦	اگر جنبی کچھ کھانا پینا چاہے تو اسے چاہیئے کہ کلی کرے اور ہاتھ دھوئے۔	سراج وہاج

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاه — الفصل الاول فیما یجوز به التوضؤ	حوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين

الباب الثالث فی المیاه

وفیه فصلان - دفعات ۳۸ تا ۴۳ - عنوانات ۶ - تعداد شق ۲۲۷

الفصل الاول فیما یجوز به التوضؤ

وهو ثلاثة انواع - دفعات ۳۸ تا ۴۱ - عنوانات ۴ - تعداد شق ۱۱۰

۳۸- الماء الجاری - تعداد شق ۲۷

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(الاول الماء الجاری) (د) وهو ما يذهب بتبنة -	كذا في الكنز والخلاصة
		وهذا هو الحد الذي ليس في دركه حرج	هكذا في شرح الوقاية
		وقيل ما يعده الناس جاريا وهو الاصح	كذا في التبيين
	۲	وفي النصاب والفتوى في الماء الجاري انه لا يتنجس ما لم يتغير طعمه او لونه او ريحه من النجاسة -	كذا في المضمرات
	۳	واذا القى في الماء الجاري شئ نجس كالجيفة والخمر لا يتنجس ما لم يتغير لونه او طعمه او ريحه -	كذا في منية المصلى
	۴	واذا سد كلب عرض النهر ويجري الماء فوقه ان كان ما يلاقي الكلب اقل مما لا يلاقيه	

دفعات	شق نمبر	پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے — تیسرا باب پانیوں کے احکام	حوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

تیسرا باب ۔ پانیوں کے احکام

اس میں دو فصلیں ہیں ۔ دفعات ۳۸ تا ۴۳ ۔ عنوانات ۶ ۔ تعداد شق ۲۲۷

پہلی فصل ۔ جن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے انکا بیان

اس پانی کی تین قسمیں ہیں ۔ دفعات ۳۸ تا ۴۱ ۔ عنوانات ۴ ۔ تعداد شق ۱۱۰

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
۳۸		**جاری پانی** ۔ اور اس میں ۲۷ شقیں ہیں ۔	
	۱	(ا) جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان میں سے پہلی قسم جاری پانی ہے ۔ اور جاری پانی وہ ہے جو تنکا بہا لے جائے ۔	کنز ۔ خلاصہ
		(ب) اور یہ ایسی حد ہے جس سے جاری پانی کے پہچاننے میں کوئی دقت نہیں ہوتی ۔	شرح وقایہ
		(ج) بعض کا قول ہے کہ جاری پانی وہ ہے جسے لوگ جاری سمجھیں اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے ۔	تبیین
	۲	نصاب میں لکھا ہے کہ اس پر فتویٰ ہے کہ جبتک جاری پانی کا مزہ ، رنگ یا بو نجاست کی وجہ سے نہ بدلے تب تک جاری پانی ناپاک نہیں قرار پاتا ۔	مضمرات
	۳	اگر جاری پانی میں کوئی ناپاک چیز ڈال دی گئی مثلاً مردار یا شراب تو جب تک اس کا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلے گی وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا ۔	منیہ
	۴	(ا) اگر کتا کسی نہر کی چوڑائی کو روک دے اور پانی اس کے اوپر سے جاری ہو تو اس پانی کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ	

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۳۸		یجوز الوضوء فی الاسفل و الا لا	
		قال الفقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ علیٰ ھذا ادرکت مشائخی رح۔	وکذا فی شرح الوقایۃ وھکذا فی المحیط)
		وقد صححہ فی التجنیس لصاحب الھدایۃ۔	کذا فی البحر الرائق
		وعند ابی یوسف رح لابأس بالوضوء اذا لم یتغیر احد اوصافہ	کذا فی شرح الوقایۃ
		وفی النصاب وعلیہ الفتوٰی۔	کذا فی المضمرات
	۵	واذا کانت الجیفۃ تُریٰ من تحت الماء لقلۃ الماء لا لصفائہ کان الذی یلاقیہا اکثر اذا کان سد عرض الساقیۃ۔	کذا فی المحیط
	۶	وان کانت لا تری او لم تاخذ الا الاقل من النصف لم یکن الذی یلاقیہا اکثر۔	کذا فی المحیط
	۷	ولو کان علی السطح عذرۃ فوقع علیہ المطر فسال المیزاب۔ ان کانت النجاسۃ عند المیزاب وکان الماء کلہ یلاقی العذرۃ او اکثرہ او نصفہ فھو نجس و الا فھو طاھر۔	کذا فی السراج الوھاج
	۸	وان کانت العذرۃ علی السطح فی مواضع متفرقۃ ولم تکن علیٰ رأس المیزاب لا یکون نجسا۔ وحکمہ حکم الماء الجاری۔	کذا فی السراج الوھاج
	۹	وفی بعض الفتاوٰی قال مشائخنا المطر مادام یمطر فلہ حکم الجریان حتی لو اصاب العذرات علی السطح ثم اصاب ثوبا لا یتنجس الا ان یتغیر۔	ھکذا فی المحیط
	۱۰	المطر اذا اصاب السقف وفی السقف نجاسۃ فوکف واصاب الماء ثوبا فالصحیح انہ اذا کان المطر لم ینقطع بعد فما سال من السقف طاھر۔	ھکذا فی المحیط
		وفی العتابیۃ اذا لم یکن متغیرا۔	کذا فی التاتارخانیۃ
	۱۱	واما اذا انقطع المطر وسال من السقف شیٔ فما سال فھو نجس۔	کذا فی المحیط
	۱۲	وفی النوازل قال مشائخنا المتاخرون رح ھو المختار۔	کذا فی التاتارخانیۃ

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۳۸		پانی جو کتے سے لگتا[1] ہے اس پانی سے کم ہے جو کتے سے نہیں لگتا تو کتے کی جگہ سے نیچے کی جانب وضو جائز ہوگا ورنہ نہیں۔	
		فقیہہ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے مشائخ کو اسی قول (مذکورہ ۹/۳۸) پر پایا ہے صاحب ہدایہ نے اپنی تصنیف تجنیس میں اسی کو صحیح کہا ہے۔	شرح وقایہ، محیط، بحر رائق
		(ب) امام ابو یوسف رح کے ہاں ایسے پانی سے وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں جب تک کہ اس کے تینوں اوصاف (مزہ، رنگ، بو) میں سے کوئی صفت نہ بدلے۔	شرح وقایہ
		نصاب میں لکھا ہے کہ اسی پر فتوی ہے۔	مضمرات
	۵	اگر نہر کے اس کنارے سے اس کنارے تک مردار پڑا ہے اور پانی میں دکھائی دے رہا ہے اور اس کا دکھائی دینا پانی صاف ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ پانی کم ہونے کی وجہ سے ہے تو یہ قرار دیا جائے گا کہ نہر کا اکثر پانی مردار سے لگ رہا ہے۔	محیط
	۶	اور اگر مردار نظر نہیں آتا یا وہ نہر کے عرض کے نصف سے کم میں ہے تو یہ قرار دیا جائے گا کہ نہر کا اکثر پانی مردار سے نہیں لگ رہا ہے۔	محیط
	۷	اگر چھت پر نجاست پڑی تھی اور اس پر مینہ برسا اور پرنالے سے پانی بہہ نکلا (تو اس پانی کا حکم یہ ہے کہ) اگر نجاست پرنالے کے پاس تھی اور سارا پانی یا اکثر پانی یا نصف پانی نجاست سے لگ کر آتا تھا تو اس پرنالے کا وہ پانی ناپاک ہے ورنہ پاک ہے۔	سراج وہاج
	۸	اگر نجاست چھت پر متفرق جگہ پڑی تھی پرنالے کے سرے پر نہ تھی تو اس پرنالے کا پانی ناپاک نہیں قرار دیا جائے گا۔ اور وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا۔[2]	سراج وہاج
	۹	بعض فتاوی میں لکھا ہے کہ ہمارے مشائخ رحمہم کا قول ہے کہ بارش جب تک برس رہی ہو اس کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے حتی کہ اگر بارش کا پانی چھت پر پڑی ہوئی نجاستوں سے لگے۔ پھر کپڑوں سے لگے تو جب تک پانی نجاست سے متغیر نہ ہو کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔	محیط
	۱۰	(۱) چھت پر نجاست پڑی تھی۔ بارش برسی اور چھت ٹپکی اور پانی کپڑے پر پڑا تو اس کا صحیح حکم یہ ہے کہ اگر بارش ابھی بند نہیں ہوئی تو چھت کے سوراخ سے گرنے والا پانی پاک ہے۔	محیط
		(ب) اور عتابیہ میں ہے کہ یہ حکم (مذکورہ ۱۰/۳۸) تب ہے جب کہ پانی نجاست سے متغیر نہ ہو گیا ہو۔	تتارخانیہ
	۱۱	اگر (صورت مذکورہ ۱۰/۳۸ میں) بارش تھم جانے کے بعد چھت کے سوراخ سے پانی ٹپکا تو وہ ناپاک ہے۔	محیط
	۱۲	نوازل میں ہے کہ ہمارے متاخرین مشائخ رح نے کہا ہے کہ یہی حکم (مذکورہ ۱۱/۳۸) مختار ہے۔	تتارخانیہ

[1] اس کی تشریح کا مدار حکم نمبر ۵/۳۰، ۶/۳۸ میں ملاحظہ ہو۔ مترجم [2] قولہ۔ وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا اور جاری پانی کے لئے حکم نمبر ۲/۳۰ ملاحظہ ہو۔ مترجم

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضوء	حوالہ
۳۸	۱۳	ماء النهر والقناة اذا احتمل عذرة فاغترف انسان بقرب العذرة جاز و الماء طاهر ما لم يتغير طعمه او لونه او ريحه۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۴	ماء النهر اذا انقطع من اعلاه لا يتغير حكم جريانه۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۵	المسافر اذا كان معه ميزاب واسع ومعه اداوة من ماء يحتاج اليه وهو على طمع من وجود الماء ولكن لا يتيقن بذلك حكى عن الشيخ ابي الحسنؒ انه كان يقول يامر احد رفقائه حتى يصب الماء في طرف من الميزاب وهو يتوضأ في الميزاب ويضع عند الطرف الآخر من الميزاب اناء طاهرا يجتمع فيه الماء فان الماء المجتمع يكون طاهرا وطهورا وهو الصحيح۔	کذا فی الذخیرة
	۱۶	حوض صغير كرى منه رجل نهرا واجرى الماء فيه وتوضأ ثم اجتمع ذلك الماء في مكان آخر فكرى منه رجل آخر نهرا آخر واجرى فيه الماء وتوضأ جاز وضوء الكل اذا كان بين المكانين مسافة وان قلت۔	کذا فی المحیط
	۱۷	وكذلك حفيرتان يخرج الماء من احدهما ويدخل في الاخرى فتوضأ فيما بينهما۔	کذا فی المحیط
	۱۸	اذا جلس الناس صفوفا على شط نهر يتوضؤن جاز وهو الصحيح۔	کذا فی منیة المصلی
	۱۹	واذا كان الحوض صغيرا يدخل فيه الماء من جانب ويخرج من جانب يجوز الوضوء فيه من جميع جوانبه وعليه الفتوى من غير تفصيل بين ان يكون اربعا في اربع او اقل فيجوز او اكثر فلا يجوز۔	کذا فی شرح الوقایة وهكذا فی الزاهدی ومعراج الدرایة
	۲۰	حوض صغير تنجس ماؤه فدخل الماء الطاهر فيه من جانب وسال ماء الحوض من الجانب الآخر كان الفقيه ابو جعفر رحمه الله يقول كما سال ماء الحوض من الجانب الآخر يحكم بطهارة الحوض وهو اختيار صدر الشهيد رحمه الله۔	کذا فی المحیط
	۲۱	وفي النوازل وبه ناخذ۔	کذا فی التاتارخانیة
	۲۲	وان دخل الماء ولم يخرج ولكن الناس يغترفون منه اغترافا متداركا طهر۔	کذا فی الظهیریة
	۲۳	وتفسير الغرف المتدارك ان لا يسكن وجه الماء فيما بين الغرفتين۔	کذا فی الزاهدی

تعداد دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۳۸	۱۳	نہر یا کاریز کے پانی میں اگر نجاست پڑی اور کسی نے نجاست کے قریب سے پانی لیا تو یہ جائز ہے اور پانی پاک ہے بشرطیکہ پانی کا مزہ، رنگ یا بو نہ بدلی ہو۔	قاضیخان
	۱۴	نہر کا پانی اگر اوپر سے بند ہو جائے تو اس کے جاری ہونے کا حکم نہیں بدلتا۔	قاضیخان
	۱۵	ایک مسافر کے پاس بڑا پرنالہ اور پانی کا برتن ہے۔ پانی کی اسے ضرورت ہے۔ اور اسے پانی ملنے کی امید تو ہے مگر اسے یقین نہیں ہے تو شیخ ابوالحسن رح کا یہ قول منقول ہے کہ وہ اپنے کسی ساتھی سے کہے کہ پرنالے کے ایک طرف سے پانی ڈالے اور خود پرنالے سے وضو کرے۔ اور پرنالے کی دوسری طرف پاک برتن رکھ دے تاکہ پانی اس میں جمع ہو جائے۔ تو وہ پانی جو اس برتن میں جمع ہوگا وہ پاک ہے۔ اور پاک کرنے والا ہے۔ اور یہی حکم صحیح ہے۔	ذخیرہ
	۱۶	ایک چھوٹا حوض تھا اس میں سے کسی نے نہر نکال کر پانی جاری کیا اور اس سے وضو کیا۔ پھر یہ پانی کسی دوسری جگہ جمع ہو گیا۔ وہاں سے ایک اور شخص نے نہر نکال کر پانی جاری کیا اور اس سے وضو کیا تو سب کا وضو جائز ہے۔ جب کہ دونوں جگہوں میں کچھ فاصلہ ہو۔ خواہ تھوڑا ہو۔	محیط
	۱۷	یہی حکم اس صورت میں ہے جب کہ ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے میں پانی جاتا ہو۔ اور ان دونوں کے درمیان میں سے کسی نے وضو کیا۔	محیط
	۱۸	جب بہت سے آدمی نہر کے کنارے صف باندھ کر بیٹھیں اور وضو کریں تو یہ جائز ہے اور یہی حکم صحیح ہے۔	منیہ
	۱۹	چھوٹا حوض ہے جس میں ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے خارج ہوتا ہے تو اس کی سب طرفوں سے وضو کرنا جائز ہے۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ اس حکم میں یہ تفصیل نہیں ہے کہ اگر وہ چار گز لمبا چار گز چوڑا یا اس سے کم ہو تو جائز ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ لمبا چوڑا ہو تو جائز نہ ہو۔	شرح وقایہ، زاہدی معراج درآیہ
	۲۰	چھوٹے حوض کا پانی ناپاک تھا۔ اس میں ایک طرف سے پاک پانی داخل ہوا۔ اور دوسری طرف سے حوض کا پانی بہنے لگا تو فقیہ ابوجعفر رح کا قول یہ ہے کہ جب دوسری طرف سے پانی بہہ گیا تو اس وقت سے اس حوض کو پاک سمجھا جائے گا۔ اور صدر الشہید رح نے اسی کو اختیار کیا ہے۔	محیط
	۲۱	نوازل میں لکھا ہے کہ ہم اسی حکم (مذکورہ ۲۰/۳۸) کو اختیار کرتے ہیں۔	تاتارخانیہ
	۲۲	اگر (مذکورہ صورت ۲۰/۳۸) وہ حوض دوسری طرف سے جاری نہیں ہوا لیکن بلا توقف لوگ اس میں سے پانی نکال رہے ہیں تب بھی وہ پانی پاک ہو گیا۔	ظہیریہ
	۲۳	بلا توقف لینے سے مراد یہ ہے کہ ایک دفعہ پانی لینے سے دوسری مرتبہ پانی لینے تک پانی کا ہلنا موقوف	

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۳۸	۲۴	ماء حوض الحمام طاهر عندهم ما لم يعلم بوقوع النجاسة فيه۔	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
	۲۵	فان ادخل رجل يده فی الحوض وعليها نجاسة ان كان الماء ساكنا لا يدخل فيه شئ من انبوبه ولا يغترف منه انسان بالقصعة يتنجس۔ وان كان الناس يغترفون من الحوض بقصاعهم ولا يدخل من الانبوب ماء او على العكس فاكثرهم على انه يتنجس۔ وان كان الناس يغترفون من الحوض بقصاعهم ويدخل الماء من الانبوب فاكثرهم على انه لا يتنجس۔	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
	۲۶	وعليه الفتوى۔	كذا فی المحيط
	۲۷	الماء الجاری بعد ما تغير احد اوصافه وحكم بنجاسته لا يحكم بطهارته ما لم يزل ذلك التغير بان يرد عليه ماء طاهر حتى يزيل ذلك التغير۔	كذا فی المحيط

۳۹- الماء الراکد ۔ تعداد شق ۲۸

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(الثانی الماء الراكد) الماء الراكد اذا كان كثيرا فهو بمنزلة الجاری لا يتنجس جميعه بوقوع النجاسة فی طرف منه الا ان يتغير لونه او طعمه او ريحه وعلى هذا اتفق العلماء رح وبه اخذ عامة المشائخ رحمهم الله تعالى۔	كذا فی المحيط
	۲	وهل يتنجس موضع وقوع النجاسة ففی المرئية يتنجس بالاجماع ويترك من موضع النجاسة قدر الحوض الصغير ثم يتوضأ۔ وفی غير المرئية عند مشائخ العراق رح كذلك وعند مشائخ بخاری رح يتوضأ من موضع وقوع النجاسة۔	ھکذا فی الخلاصة
	۳	وهو الاصح۔	كذا فی السراج الوهاج
	۴	ومقدار الحوض الصغير اربع اذرع فی اربع اذرع۔	ھکذا فی الكفاية
	۵	وعن ابی يوسف رحمه الله تعالى ان الغدير العظيم كالجاری لا يتنجس الا	

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۳۸		نہ ہو۔	زاہدی
	۲۴	فقہاء رحمہ کے نزدیک حمام کے حوض کا پانی پاک ہے بشرطیکہ اس میں کسی نجاست کا گرنا معلوم نہ ہو۔	قاضیخان
	۲۵	پس اگر کسی نے اس (چھوٹے) حوض میں ہاتھ ڈالا اور اس کے ہاتھ پر نجاست تھی (تو اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر پانی ٹھہرا ہوا ہے اس میں نل کے راستہ سے کچھ داخل نہیں ہو رہا۔ اور نہ کوئی اس میں سے برتن کے ذریعہ پانی نکال رہا ہے تو حمام کا وہ حوض ناپاک ہو جائے گا۔ (ب) اگر لوگ اپنے برتنوں کے ذریعہ اس حوض سے پانی نکال رہے ہوں اور نل کے راستہ سے اس میں کچھ داخل نہ ہوتا ہو یا صورتِ حال اس کے برعکس ہو تو اکثر کا قول یہ ہے کہ وہ حوض ناپاک ہو جائے گا۔ (ج) اور اگر لوگ اپنے اپنے برتنوں کے ذریعہ اس حوض سے پانی نکال رہے ہوں اور نل کے ذریعہ پانی حوض میں آ رہا ہو تو اکثر کے ہاں حوض ناپاک نہیں ہوگا۔	قاضیخان
	۲۶	اور اسی حکم (مذکورہ ۲۵/۳۸) پر فتویٰ ہے۔	محیط
	۲۷	جب جاری پانی کا کوئی وصف بدل جائے اور اسے ناپاک قرار دیا جائے تو پھر اس کی طہارت کا حکم اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اس کے اس وصف کا تغیر دور نہ ہو۔ مثلاً یہ کہ اس میں پاک پانی آ ملے۔ اور اس کے اس تغیر کو دور کر دے[1]۔	محیط
۳۹		**کھڑا پانی۔** اور اس میں ۲۸ شقیں ہیں۔	
	۱	جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان میں سے دوسری قسم کھڑا پانی ہے۔ کھڑا پانی جب کثیر ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہے۔ اس میں کسی ایک طرف نجاست پڑنے سے سب پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن اگر اس نجاست سے پانی کا رنگ، بو یا مزہ بدل جائے تو پھر ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس پر سب علماء کا اتفاق ہے اور اسی کو تمام مشائخ رحمہ نے اختیار کیا ہے۔	محیط
	۲	(ا) کثیر پانی میں جس مقام پر نجاست گرے کیا وہ ناپاک ہو جاتا ہے؟ (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر وہ نجاست مرئی (نظر آنیوالی) ہو تو نجاست پڑنے کا مقام بالاجماع ناپاک ہو جاتا ہے۔ مقام نجاست سے ایک چھوٹے حوض کے بقدر ہٹ کر وضو کرنا چاہیئے۔ (ب) اگر نجاست غیر مرئی (نظر نہ آنیوالی) ہو تو عراق کے مشائخ رحمہ کے ہاں پھر بھی یہی حکم ہے اور بخارا کے مشائخ رحمہ کے ہاں نجاست گرنے کے مقام سے وضو جائز ہے۔	خلاصہ
	۳	اور یہی حکم (مشائخ رحمہ بخارا کا حکم) زیادہ صحیح ہے۔	سراج وہاج
	۴	اور چھوٹے حوض کی مقدار چار گز لمبائی چار گز چوڑائی (شرعی گز) ہے۔	کفایہ
	۵	امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ بڑا حوض (گڑھا جس میں پانی جمع ہو) جاری پانی کے حکم میں ہے۔ جب تک	

[1] یہ حکم جاری پانی کا ہے۔ اس پر کھڑے پانی کا حکم قیاس نہ ہوگا۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاه — الفصل الاول فیما یجوز به التوضؤ	حوالہ
٣٩		بالتغیر من غیر فصل۔	هكذا فی فتح القدير
	٦	والفاصل بين الكثير والقليل انه اذا كان الماء بحيث يخلص بعضه الى البعض بان تصل النجاسة من الجزء المستعمل الى الجانب الآخر فهو قليل والا فكثير	هكذا فی المحيط
	٧	قال ابو سليمان الجوزجانی رح ان كان عشرا فی عشر فهو مما لا يخلص وبه اخذ عامة المشائخ رحمهم الله تعالىٰ۔	هكذا فی المحيط
	٨	والمعتبر فی عمقه ان يكون بحال لا ينحسر بالاغتراف هو الصحيح	كذا فی الهداية
	٩	والمعتبر ذراع الكرباس۔	كذا فی الظهيرية
	١٠	وعليه الفتوىٰ	كذا فی الهداية
	١١	وهو ذراع العامة ست قبضات اربع وعشرون اصبعا	كذا فی التبيين
	١٢	وان كان الحوض مدورا يعتبر ثمانية واربعون ذراعا۔	كذا فی الخلاصة
	١٣	وهو الاحوط۔	كذا فی محيط السرخسی
	١٤	يجوز التوضؤ فی الحوض الكبير المنتن اذا لم تعلم نجاسته۔	كذا فی فتاوىٰ قاضيخان
	١٥	وفی الفتاوىٰ غدير كبير لا يكون فيه الماء فی الصيف وتروث فيه الدواب والناس ثم يملأ فی الشتاء ويرفع منه الجمد ان كان الماء الذی يدخله يدخل على مكان نجس فالماء والجمد نجس وان كثر بعد ذلك۔ وان كان دخل فی مكان طاهر واستقر فيه حتى صار عشرا فی عشر ثم انتهى الى النجاسة فالماء والجمد طاهران۔	كذا فی فتح القدير
	١٦	ولو توضأ فی اجمة القصب او من ارض فيها زرع متصل بعضه ببعض ان كان عشرا فی عشر يجوز واتصال القصب بالقصب لا يمنع اتصال الماء بالماء۔	كذا فی الخلاصة
	١٧	ولو توضأ فی حوض وعلى وجه جميع الماء الطحلب الذی يقال له بالفارسية جغزباره۔ ان كان بحال لو حرك يتحرك يجوز۔	كذا فی الخلاصة

[1] حکم نمبر ۳۳ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۳۹		اس کے اوصاف میں سے کسی میں تبدیلی نہ آئے وہ ناپاک نہ ہوگا اور یہ حکم بغیر کسی تفصیل کے ہے۔	فتح قدیر
	۶	قلیل اور کثیر پانی میں فرق یہ ہے کہ اگر پانی کے ایک حصہ کا اثر دوسرے حصہ تک یوں جا پہنچتا ہے کہ مستعمل طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف تک پہنچ جاتا ہے تو وہ پانی قلیل ہے اور اگر اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا تو وہ کثیر ہے۔	محیط
	۷	ابو سلیمان الجوزجانی رح کا قول ہے کہ اگر حوض دس گز لمبا اور دس گز چوڑا ہو تو ایک طرف کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا۔ اور عام مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔	محیط
	۸	(مذکورہ ۱۰×۱۰ حوض کی) معتبر گہرائی یہ ہے کہ پانی کا چلو لینے سے کھل نہ جائے اور یہی حکم صحیح ہے۔	ہدایہ
	۹	اور معتبر گز کرباس کا گز ہے۔	ظہیریہ
	۱۰	اور اسی حکم (مذکورہ ۱۰×۱۰) پر فتوی ہے۔	ہدایہ
	۱۱	اور وہ (کرباس کا گز) عام رواج کے مطابق چھ مٹھیوں کا ہوتا ہے جو بمقدار چوبیس انگلیوں کے ہے[1]۔	تبیین
	۱۲	اگر حوض گول ہو تو اڑتالیس گز (محیط) کا معتبر ہوگا[2]۔	خلاصہ
	۱۳	اور اسی (مقدار) میں زیادہ احتیاط ہے۔	محیط سرخسی
	۱۴	اگر نجاست معلوم نہ ہو تو بڑے حوض میں بدبو کے باوجود وضو جائز ہے۔	قاضیخان
	۱۵	فتاوی میں ہے کہ بڑا حوض (گڑھا) جس میں گرمیوں میں پانی نہیں ہوتا، جانور اور آدمی اس میں پاخانہ پھرتے ہیں پھر سردی کے موسم میں اس میں پانی بھر جاتا ہے۔ اس پر یخ بھی جم جاتا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ (ل) اگر وہ پانی جو اس میں داخل ہوتا ہے ناپاک جگہ میں سے داخل ہوتا ہے تو وہ پانی اور اس پر جمی ہوئی یخ ناپاک ہے۔ خواہ بعد میں کثیر ہو جائے۔ (ب) اور اگر داخل ہونیوالا پانی پاک جگہ میں سے داخل ہوتا ہے اور وہاں ٹھہر کر بقدر دہ در دہ ہو کر تب نجس جگہ میں پہنچتا ہے تو پانی اور یخ دونوں پاک ہیں۔	فتح قدیر
	۱۶	اگر کسی نے گھنے بانسوں میں یا ایسے کھیت میں جس کی کھیتی گھنی اور بنی ہوئی ہے ان میں جمع شدہ پانی میں وضو کیا (تو اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر وہ دہ در دہ ہے تو جائز ہے۔ بانسوں کا باہم ملا ہونا پانی کے باہم ملنے میں مانع نہیں ہوتا۔	خلاصہ
	۱۷	اگر کسی نے ایسے حوض میں وضو کیا جس میں سب پانی پر کائی جمی ہوئی ہے جسے فارسی میں جغز بارہ کہتے ہیں تو اس سے وضو کرنے کا حکم یہ ہے کہ) اگر وہ ہلانے سے ہل جائے تو اس سے وضو جائز ہے۔	خلاصہ

[2] اگر حوض یا خندق کا طول زیادہ ہے عرض کم ہے لیکن مکسر سو گز ہو جاتا ہے تو اس سے وضو جائز ہے (حاشیہ ۱ ردو مطبوعہ علمی پریس بحوالہ طحطاوی) حاشیہ شرح وقایہ میں ہے کہ اگر حوض مربع ہے تو اس کا محیط چالیس گز اور رقبہ سو گز ہوا اور اگر گول یا مثلث وغیرہ ہو تو وہ ایسا ہو کہ اگر مربع بنایا جائے تو دس گز لمبا دس گز چوڑا بن سکے (حاشیہ شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ ص۷۷) (فتاوی شامیہ ص۱۲۹ ج ۱۔

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
39	18	ولو توضأ فی حوض انجمد ماءه الا انه رقيق ينكسر بتحريك الماء جاز الوضوء فيه	كذا فی المحيط
	19	وان كان الجمد على وجه الماء قطعا قطعا ان كان كثيرا لا يتحرك بتحريك الماء لا يجوز الوضوء به وان كان قليلا يتحرك بتحريك الماء يجوز التوضؤ به۔	كذا فی المحيط
	20	ولو جمد حوض كبير فنقب فيه انسان فتوضأ فيه فان كان متصلا بباطن النقب لا يجوز والا جاز۔	كذا فی فتح القدير
	21	وان خرج الماء من النقب وانبسط على وجه الجمد بقدر ما لو رفع الماء بكفه لا ينحسر ما تحته من الجمد جاز فيه الوضوء والا فلا	كذا فی فتاوی قاضيخان
	22	وان كان الماء فی النقب كالماء فی الطست لا يجوز فيه الوضوء الا ان يكون النقب عشرا فی عشر۔	كذا فی فتاوی قاضيخان
	23	والمشرعة كالحوض اذا انجمد ماؤها لو كان الماء منفصلا عن الواح المشرعة وان قل يجوز التوضؤ فيه۔ ولو كان متصلا لا يجوز۔ هو المختار۔	كذا فی الخلاصة
	24	وان كان اعلى الحوض اقل من عشر فی عشر واسفله عشر فی عشر او اكثر فوقعت نجاسة فی اعلى الحوض وحكم بنجاسة الاعلى ثم انتقص الماء وانتهى الى موضع هو عشر فی عشر فالاصح انه يجوز التوضؤ به والاغتسال فيه۔	كذا فی المحيط
	25	الحوض اذا كان اقل من عشر فی عشر لكنه عميق فوقعت فيه نجاسة ثم انبسط وصار عشرا فی عشر فهو نجس۔	هكذا فی الخلاصة
	26	وان وقعت فيه وهو عشر فی عشر ثم انتقص فصار اقل فهو طاهر۔	هكذا فی الخلاصة
	27	ولو ان الغدير حكم بنجاسته ثم نضب ماءه وجف اسفله حكم بطهارته۔	هكذا فی السراج الوهاج
	28	وان دخله ماء ثانيا ففيه روايتان والاظهر انه لا يعود نجسا۔	هكذا فی السراج الوهاج

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۳۹	۱۸	اگر کسی نے ایسے حوض میں وضو کیا جس کا پانی جم چکا ہے مگر یخ ایسی پتلی ہے کہ پانی کے ہلنے سے ٹوٹ جاتی ہے تو اس میں وضو جائز ہے۔	محیط
	۱۹	(الف) اگر پانی کی سطح پر یخ ٹکڑے ٹکڑے ہو (تو دیکھیں گے) اگر اتنی زیادہ ہے کہ پانی کے ہلانے سے نہیں ہلتی تو اس میں وضو جائز نہیں (ب) اور اگر تھوڑی ہے پانی کے ہلانے سے ہل جاتی ہے تو اس میں وضو جائز ہے۔	محیط
	۲۰	بڑے حوض پر یخ جم گئی۔ کسی نے اس میں سوراخ کر لیا۔ پھر اس میں سے وضو کیا (تو دیکھیں گے) اگر وہ جمی ہوئی برف سوراخ کے اندر بھی متصل ہے تو اس میں سے وضو جائز نہیں۔ ورنہ جائز ہے۔	فتح قدیر
	۲۱	اگر (مذکورہ صورت میں) پانی سوراخ سے باہر نکل کر جمی ہوئی یخ کے اوپر اس قدر پھیل گیا کہ اگر چلو میں پانی لیا جائے تو اس کے نیچے کی یخ ظاہر نہیں ہوتی تو اس میں وضو جائز ہے ورنہ نہیں۔	قاضیخان
	۲۲	اگر سوراخ میں پانی اس طرح ہے جیسے طشت میں پانی ہوتا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں لیکن اگر وہ سوراخ دہ دردہ ہے تو اس پانی سے وضو جائز ہے۔	قاضیخان
	۲۳	پانی گذرنے کی نالی کا حکم بھی حوض کی طرح ہے اگر اس نالی کا پانی جم گیا (تو دیکھا جائے گا) اگر نالی میں جما ہوا پانی نالی کے تختوں سے جدا ہے خواہ تھوڑا سا جدا ہو تو اس نالی میں وضو جائز ہے۔ اور اگر نالی کا منجمد پانی اس کے تختوں سے ملا ہوا ہے[1] تو پھر وضو جائز نہیں۔ یہی حکم مختار ہے۔	خلاصہ
	۲۴	کسی حوض کے اوپر کا حصہ دہ دردہ سے کم اور نیچے کا حصہ دہ دردہ یا اس سے زیادہ ہے اس حوض میں اس وقت نجاست گری جبکہ پانی اوپر کے حصہ تک تھا وہ ناپاک قرار دیا گیا۔ پھر پانی کم ہو کر نیچے تک پہنچ گیا اور باقی دہ دردہ ہو گیا تو زیادہ صحیح حکم یہی ہے کہ اس میں وضو اور غسل جائز ہے۔	محیط
	۲۵	ایک حوض دہ دردہ سے کم تھا مگر گہرا تھا اس میں نجاست پڑ گئی پھر وہ حوض پھیل کر دہ دردہ ہو گیا۔ تو وہ ناپاک ہے۔	خلاصہ
	۲۶	اگر کسی حوض میں نجاست پڑی اور اس وقت وہ دہ دردہ تھا پھر اس کا پانی کم ہو گیا اور وہ حوض دہ دردہ سے کم ہو گیا تو وہ پاک ہے۔	خلاصہ
	۲۷	کسی حوض کا پانی ناپاک قرار دیا گیا تھا۔ پھر اس کا پانی جذب ہو گیا اور وہ حوض اندر سے خشک ہو گیا، تو اب اسے پاک قرار دیا جائے گا۔	سراج وہاج
	۲۸	اگر اس (مذکورہ حوض) میں پانی دوبارہ داخل ہوا تو اس کے حکم میں دو روایتیں ہیں۔ زیادہ ظاہر روایت یہ ہے کہ اس کی نجاست نہ لوٹے گی۔	سراج وہاج

[1] یعنی پانی اگر لکڑی کے تختوں سے متصل ہو کر جم جائے تو بوجہ حرکت نہ کر سکنے کے وضو جائز نہیں۔ مترجم

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۴۰		**ماء الآبار۔ مایجب نزح الماء بوقوعہ۔ تعداد شق ۵۱**	
	۱	(الثالث ماء الآبار) ماینزح ماء البئر بوقوعہ قسمان (الاول مایجب نزح الماء بوقوعہ) اذا وقعت فی البئر نجاسۃ نزحت وکان نزح مافیہا من الماء طہارۃ لہا باجماع السلف رحمہم اللہ تعالیٰ۔	کذا فی الہدایۃ
	۲	وبعر الابل والغنم اذا وقع فی البئر لایفسدہ[1] مالم یکثر۔	ہکذا فی فتاوی قاضیخان
	۳	وعن ابی حنیفۃ رح ان الکثیر ما استکثرہ الناظر والقلیل ما استقلہ وعلیہ الاعتماد۔	ہکذا فی التبیین
		والبعر الکثیر مالایخلو دلو منہ والقلیل بخلافہ وہو الصحیح	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی والنہایۃ
	۴	وفی الجامع الصغیر الصحیح انہ لافرق بین الصحیح والمنکسر والرطب والیابس	کذا فی الخلاصۃ
	۵	ولافرق بین الروث والخثی والبعر	ہکذا فی الہدایۃ
	۶	ولافرق بین آبار المصر والفلوات	کذا فی التبیین
	۷	وہو الصحیح لان الضرورۃ قد تقع فی الجملۃ فی المصر ایضا کما فی الحمامات والرباطات[2]	کذا فی محیط السرخسی
	۸	وان مات فیہا شاۃ اوکلب او آدمی او انتفخ حیوان او تفسخ ینزح جمیع ما فیہا صغر الحیوان او کبر۔	ہکذا فی الہدایۃ
	۹	وکذا اذا تمعط شعرہ فہو کالتفسخ	کذا فی السراج الوہاج
	۱۰	وان وقع نحو شاۃ واخرج حیا فالصحیح انہ اذا لم یکن نجس العین ولا فی بدنہ نجاسۃ ولم یدخل فاہ فی الماء لم ینجس۔ وان ادخل فاہ فیہ فیعتبر بسؤرہ فان کان سؤرہ طاہرا فالماء طاہر۔ وان کان نجسا فنجس فینزح کلہ وان کان مشکوکا فمشکوک فینزح جمیعہ وان کان مکروہا فمکروہ فیستحب نزحہا۔ وان کان نجس العین کالخنزیر فانہ یتنجس الماء وان لم یدخل فاہ۔	ہکذا فی التبیین

[1] دوسری قسم کا بیان حکم نمبر ۱/۴۴ سے شروع ہوتا ہے (مترجم) [2] پانی کے احکام میں "ینجس" کی نسبت "یفسد" میں عموم ہے۔ پس ہر نجس پانی فاسد ہے نہ کہ بالعکس چنانچہ بعض جگہ انکا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے نیز فتاوی قاضیخان میں ہے کہ برتن میں ایک دو مینگنوں کا حکم بھی کنوئیں کے حکم کی طرح ہے۔ ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری ج ۱ ص ۱۳ نیز حکم نمبر ۵۱، ۵۲/۹۳ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)
[3] رد المحتار میں ہے کہ "الروث" گھوڑے، خچر اور گدھے کی لید کو کہتے ہیں اور "الخثی" گائے اور ہاتھی کے گوبر کو اور "البعر" اونٹ اور بھیڑ بکری کی مینگنی کو اور "الخرء" پرندوں کی بیٹ کو اور "النجو" کتے کے پاخانہ اور انسان کے پاخانہ کو کہتے ہیں۔ ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۳، ص ۲۹۵ اور سرقین عام ہے نیز چوہے اور بلی کے پیشاب پاخانہ کے حکم کے متعلق (و) حکم ۷، ۸/۹۱، ۱۴، ۱۵، ۵۰/۹۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں۔ (ب) در مختار میں کنوئیں کے احکام میں بحوالہ فیض لکھا ہے کہ اصح حکم کے موجب سے کے پیشاب کی وجہ سے کنوئیں کے پانی سے کچھ نکالنا لازم نہیں ہوتا۔ ماخوذ از در مختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۳ اور در مختار میں نجاستوں کے احکام

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام　　پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۴۔		**کنووں کا پانی۔ جن چیزوں کے گرنے سے پانی نکالنا واجب ہے۔ اور اس میں ۵۱ شقیں ہیں**	
	۱	جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان میں سے تیسری قسم کنووں کا پانی ہے۔ جن چیزوں کے گرنے سے کنوؤں کا پانی نکالا جاتا ہے، ان کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم وہ ہے جن کے گرنے سے پانی نکالنا واجب ہے۔ اگر کنوئیں میں نجاست گر جائے تو وہ نکال دی جائے۔ اور کنوئیں کا سب پانی نکالنا کنوئیں کو پاک کر دیتا ہے اس پر سلف صالحین کا اجماع ہے۔	ہدایہ
	۲	اگر کنوئیں میں اونٹ یا بکری کی مینگنیاں پڑ جائیں تو جب تک وہ کثیر نہ ہوں کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔	قاضیخان
	۳	(ا) حضرت امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ کثیر وہ ہے جسے دیکھنے والا کثیر سمجھے اور قلیل وہ ہے جسے دیکھنے والا قلیل سمجھے اور اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔	تبیین
		(ب) کثیر مینگنیوں کی حد یہ ہے کہ کوئی ڈول ان سے خالی نہ ہو اور جو ایسی نہ ہوں تو وہ قلیل ہیں۔ یہی حکم صحیح ہے۔	مبسوط۔ نہایہ
	۴	جامع صغیر میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ثابت، ٹوٹی ہوئی، تر اور خشک (مینگنیوں) میں کچھ فرق نہیں ہے۔	خلاصہ
	۵	اور اس حکم میں لید، گوبر اور مینگنی میں کچھ فرق نہیں ہے۔	ہدایہ
	۶	اس حکم میں شہر کے کنوؤں اور جنگل کے کنوؤں میں کچھ فرق نہیں۔	تبیین
	۷	اور یہی صحیح ہے اس لئے کہ ضرورت کبھی شہر میں بھی پڑتی ہے۔ جیسا کہ حماموں اور مسافر خانوں میں ہوتا ہے	محیط سرخسی
	۸	اگر کنوئیں میں بکری، کتا یا آدمی مر گیا یا اس میں کوئی جانور پھول گیا یا پھٹ گیا خواہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا ہو ان سب صورتوں میں سارا پانی نکالا جائے گا۔	ہدایہ
	۹	اسی طرح اگر اس (جانور) کے بال گر جائیں تو بھی وہی حکم ہے جو کسی جانور کے پھٹ جانے کی صورت میں ہے۔	سراج وہاج
	۱۰	اگر (کنوئیں میں) بکری کے برابر کوئی جانور گر جائے اور زندہ نکال لیا جائے تو اس کا صحیح حکم یہ ہے کہ (ا) اگر وہ نجس العین نہ تھا۔ اس کے بدن پر نجاست بھی نہ تھی اور اس کا منہ بھی پانی میں داخل نہیں ہوا تو پانی ناپاک نہیں ہوا (ب) اگر اس نے اپنا منہ پانی میں داخل کر دیا تو پھر اس کے جھوٹے کے مطابق حکم ہوگا اگر اس کا جھوٹا پاک ہے تو پانی پاک ہے۔ اگر جھوٹا ناپاک ہے تو پانی ناپاک ہے۔ سب نکالا جائیگا اگر جھوٹا مشکوک ہے تو پانی بھی مشکوک ہے۔ سب نکالا جائے گا۔ اگر جھوٹا مکروہ ہے تو پانی بھی مکروہ ہے۔ اس کا نکالنا مستحب ہے۔ (ج) اور اگر وہ جانور نجس العین تھا جیسے خنزیر تو پانی ناپاک ہو جائے گا خواہ اس کا منہ پانی میں داخل نہیں ہوا۔	تبیین

میں بحوالہ تاتارخانیہ لکھا ہے کہ چوہے کا پیشاب پاک نہیں قرار پایا اسلئے کہ اس سے بچنا مشکل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور چوہے کی مینگنیں فاسد نہیں کرتیں جبتک کہ ان کا اثر غالب ہو (یعنی رنگ بو یا ذائقہ نہ بدل جائے) اور اشباہ میں ہے کہ بلی کا پیشاب پانی کے برتنوں کے علاوہ میں معاف ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ ماخوذ از درمختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۴۔ (ج) رد المحتار میں کنوئیں کے احکام میں درمختار میں درج مذکورہ احکام درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ خانیہ میں ہے کہ بلی اور چوہے کا پیشاب ظاہر الروایات کے بموجب ناپاک ہے اس سے پانی اور کپڑا فاسد ہو جاتا ہے "اھ۔ نیز لکھا ہے کہ غالباً عفو کے قائلین نے بنابر ضرورت عفو کے قول کو ترجیح دی ہے۔ ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۳۔ (د) رد المحتار میں نجاستوں کے احکام میں درمختار میں درج مذکورہ احکام کے بعد لکھا ہے کہ حاصل یہ ہے کہ ظاہر روایت کے بموجب بلی اور چوہے کا پیشاب پاخانہ سبھی ناپاک ہیں۔ والبتہ بعض احکام بنابر ضرورت ہیں) (ا) بلی کے پیشاب کی صورت ہو تو

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۴۰	۱۱	والصحیح ان الکلب لیس بنجس العین فلا یفسد الماء ما لم یدخل فاہ	
	۱۲	وھکذا سائر ما لا یؤکل لحمہ من سباع الوحش والطیر لا ینجس الماء اذا اخرج حیا ولم یدخل فاہ فی الصحیح۔	ھکذا فی التبیین
	۱۳	الکافر المیت نجس قبل الغسل وبعدہٗ۔	ھکذا فی محیط السرخسی
	۱۴	المیت المسلم اذا وقع فی الماء ان کان قبل الغسل افسدہ وبعدہ لا وھو المختار۔	کذا فی الظہیریۃ
	۱۵	والسقط اذا استھل فحکمہ حکم الکبیر ان وقع فی الماء بعد ما غسل لا یفسد وان لم یستھل یفسد الماء وان غسل غیر مرۃ۔	ھکذا فی التتارخانیۃ کذا فی فتاوٰی قاضیخان
	۱۶	ولو وقع الشھید فی الماء القلیل لا یفسدہ الا اذا سال منہ الدم۔	کذا فی فتاوٰی قاضیخان
	۱۷	واذا وجب نزح جمیع الماء ولم یمکن فراغھا لکونھا معینا ینزح مائتا دلو۔	کذا فی التبیین
	۱۸	وھذا الیسر۔	کذا فی الاختیار شرح المختار
	۱۹	والاصح ان یوخذ بقول رجلین لھما بصارۃ فی امر الماء فای مقدار قالا انہ فی البئر ینزح ذلک القدر وھو اشبہ بالفقہ۔	
	۲۰	ان مات فیھا الدجاجۃ والسنور والحمامۃ ونحوھا ولم تکن منتفخا ولا متفسخا ینزح اربعون او خمسون دلوا۔	کذا فی الکافی شرح المبسوط للامام السرخسی والتبیین
	۲۱	وھو الاظھر۔	ھکذا فی محیط السرخسی
	۲۲	اذا ماتت فارۃ او عصفور فی بئر فاخرجت حین ماتت قبل ان تنتفخ فانہ ینزح منھا عشرون دلوا الی ثلثین بعد اخراج الفارۃ والعصفور[1]۔	کذا فی الھدایۃ کذا فی المحیط
	۲۳	ولا عبرۃ للنزح قبل اخراج الفارۃ۔	کذا فی التبیین
	۲۴	ولا فرق بین ان تموت الفارۃ فی البئر او خارجھا وتلقی فیھا وکذا سائر الحیوانات۔	کذا فی البحر الرائق

(بقیہ حواشی ص ۱۰۳) نسبت زیادہ مؤکد ہے۔ مگر پہلی لفظ "صحیح" کو لفظ "ظاھر الروایہ" کی تائید حاصل ہے۔ فافھم۔ لیکن کنوئیں کے احکام میں جو کہا گیا ہے کہ اصح حکم کے بموجب اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا اسمیں کہا جاتا ہے کہ کنوئیں میں ضرورت متحقق ہے البتہ برتنوں کیلئے یہ حکم نہیں ہے اسلئے کہ وہ ڈھاکے جاسکتے ہیں۔ ماخوذ از مراقی الفلاح ص ۲۹۴ ملخصاً۔ (س) حاشیہ طحطاوی میں ہے کہ پیشاب کے متعلق مشائخ رح کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ پانی کو ناپاک کردیتا ہے جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ بالکل فاسد نہیں کرتا اور بعض کا قول ہے کہ جب فحش ہو تو فاسد کرتا ہے۔ اور مختار میں بحوالہ تتارخانیہ منقول حکم سے مراد یہ ہے کہ معاف ہے وفیہ من مسائل شتی آخر الکتاب عن الخانیۃ کہ چوہے کی مینگنیں بنا بر ضرورت تیل پانی اور گندم کو فاسد نہیں کرتیں جبتک کہ اسکا اثر ظاہر نہ ہو اور بحر میں اس حکم کو ظہیریہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور بلی کے پیشاب کے متعلق فتوٰی اس پر ہے کہ وہ پانی کے برتنوں کے علاوہ میں معاف ہے۔ اور فتح میں ہے کہ یہ حکم حسن ہے اسلئے کہ برتن ڈھاکے جاسکتے ہیں پس ان میں ضرورت متحقق نہیں البتہ کپڑوں کے متعلق ضرورت متحقق ہے۔ کیونکہ بلی بچھونوں پر پیشاب کردیتی ہے اور اس میں عموم بلوی ہے یہ امام محمد سے مروی ہے۔ اور فتح میں ہے کہ حق یہ ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ ماخوذ از حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۸۳ ملخصاً۔

[1] حکم نمبر ۱۲ بہ ملاحظہ ہو۔ اس بنا پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کے مخرج پر اور جسم پر غیر یقینی نجاست کا اعتبار نہیں چنانچہ مراقی الفلاح میں ہے کہ وہ نجاست معتبر ہے جو یقینی ہو پس ان کی رانوں پر اس کا پیشاب پڑ جانے کے متعارف امکان کا اعتبار نہ ہوگا "۔ ماخوذ از مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۲۳ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۴۰	۱۱	صحیح یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہے پس جب تک اس کا منہ پانی میں داخل نہ ہو پانی ناپاک نہ ہوگا۔	تبیین
	۱۲	یہی حکم (زاہدیہ) ان سب جانوروں کا ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے وحشی درندے اور پرندے اگر وہ زندہ نکل آئیں اور ان کا منہ پانی میں داخل نہیں ہوا۔ تو صحیح حکم یہ ہے کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔	محیط سرخسی
	۱۳	مردہ کافر غسل سے پہلے بھی ناپاک ہے اور غسل کے بعد بھی ناپاک ہے۔	ظہیریہ
	۱۴	مسلمان میت اگر کنوئیں میں گر جائے تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر غسل دینے سے پہلے گرا۔ تو پانی خراب کردیگا اور اگر غسل دینے کے بعد گرا تو پانی خراب نہ کرے گا۔ اور یہی حکم مختار ہے۔	تتارخانیہ
	۱۵	(ا) نومولود بچہ اگر پیدا ہوتے وقت رویا پھر مرگیا تو اس کا حکم بڑے آدمی کے حکم کی طرح ہے وہ اگر غسل کے بعد کنوئیں میں گرا تو پانی خراب نہ ہوگا۔ (ب) اگر بچہ پیدا ہوتے وقت نہیں رویا اور مرگیا تو اس کے گرنے سے پانی خراب ہوجائے گا۔ خواہ اسے کئی بار غسل کیوں نہ دیا گیا ہو۔	قاضیخان
	۱۶	اگر شہید تھوڑے پانی میں گرگیا تو پانی خراب نہ ہوگا لیکن اگر اس سے خون بہہ نکلا تو پھر پانی خراب ہوجائے گا۔	قاضیخان
	۱۷	اگر کسی کنوئیں کا کل پانی نکالنا واجب ہوا اور چشمہ دار ہونیکی وجہ سے سارا پانی نہ نکل سکے تو دو سو ڈول نکالے جائیں[۱]	تبیین
	۱۸	اور اس حکم میں زیادہ آسانی ہے۔	اختیار شرح مختار
	۱۹	اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ ایسے دو آدمیوں کے فیصلہ کو اختیار کیا جائے گا جو پانی کی مقدار کے متعلق صاحب نظر ہوں۔ پس کنوئیں میں پانی کی جو مقدار[۲] وہ بتائیں۔ اتنا پانی نکالا جائے گا۔ اور یہ حکم فقہ سے زیادہ موافق ہے[۳]	کافی شرح مبسوط اور تبیین
	۲۰	اگر کنوئیں میں، مرغی، بلی، کبوتر یا ان کی مانند کوئی اور جانور مرگیا لیکن نہ پھولا نہ پھٹا تو چالیس یا پچاس ڈول نکالے جائیں گے۔	محیط سرخسی
	۲۱	یہی حکم زیادہ ظاہر ہے۔	ہدایہ
	۲۲	اگر کنوئیں میں چوہیا[۴] یا چڑیا مرگئی۔ پھر وہ مرنے کے بعد پھول جانے سے پہلے نکال لی گئی تو ان کے نکالنے کے بعد بیس یا تیس ڈول نکالے جائیں۔	محیط
	۲۳	چوہیا کے نکالنے سے پہلے جو پانی نکالا جائے گا اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔	تبیین
	۲۴	(ا) اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ چوہیا کنوئیں کے اندر مرے یا کنوئیں کے باہر مرے۔ اور پھر اسے کنوئیں میں پھینکا جائے۔ (ب) اسی طرح تمام جانوروں کا یہی حکم ہے۔	بحر رائق

[۱] ایسے کنوئیں کے متعلق فتاویٰ شامیہ میں بحر کے حوالہ سے چشمہ دار ہونے کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ اس کنوئیں سے جتنا پانی نکالیں اس کے چشمہ سے اتنا یا اس سے زیادہ پانی اور نکل آئے اور شرح منیہ کے حوالہ سے پانی نہ نکل سکنے کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ سخت مشقت اور حرج عظیم کے بغیر اس کنوئیں کا سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو۔ اور دو سو ڈول کے متعلق النہر کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ دو سو ڈول نکالنا واجب اور تین سو ڈول نکالنا مستحب ہے۔ شامی جلد ۱ ص ۱۴۳ [۲] صاحب درمختار نے بحوالہ حلبی مقدار سے مراد وہ مقدار لکھی ہے جو اس ناپاک کنوئیں میں اس وقت تھی جس وقت اس سے پانی نکالنا شروع کریں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۴۳ [۳] نیز جامع صغیر میں ایسے کنوئیں کے متعلق امام ابوحنیفہ رح سے یہ روایت بھی ہے کہ ایسے کنوئیں سے اتنا پانی نکالیں کہ لوگوں پر پانی کا غلبہ ہوجائے۔ ہدایہ ص ۲۲ اور غلبہ کی ایک تشریح یہ ہے کہ پانی نکالتے نکالتے لوگ عاجز آجائیں حاشیہ کنز از عینی ص ۹ اور غلبہ کی تشریح عجز سے کرنا زیادہ صحیح ہے۔ بحر رائق جلد ۱ ص ۱۲۲ (مترجم)

[۴] فتاویٰ قاضیخان میں ہے کہ تین چوہوں تک یہی حکم ہے اور اگر چار یا پانچ ہوں تو چالیس یا پچاس ڈول نکالے جائیں۔ ماخوذ از فتاویٰ قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی جا ص ۱۱ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۴٠	٢٥	ولو قطع ذنب الفارة والقى فى البئر نزح جميع الماء وان جعل على موضع القطع شمعة لم يجب الا ما فى الفارة۔	كذا فى الجوهرة النيرة
	٢٦	وان وقع فيها حلمة وماتت فيها ينزح منها فى رواية عشرون او ثلاثون دلوا	كذا فى فتاوى قاضيخان
	٢٧	اذا وقع فى البئر سام ابرص ومات ينزح منها عشرون دلوا فى ظاهر الرواية والصعوة بمنزلة الفأرة۔ والوبر شان بمنزلة السنور ينزح منها اربعون او خمسون۔	كذا فى فتاوى قاضيخان
	٢٨	وما كان بين الفأرة والدجاجة فهو بمنزلة الفأرة۔ وما كان بين الدجاجة والشاة فهو بمنزلة الدجاجة۔ وهذا ظاهر الرواية۔	كذا فى التاتارخانية
	٢٩	وهكذا يكون ابدا حكمه حكم الاصغر۔	كذا فى الجوهرة النيرة
	٣٠	ثم بطهارة البئر يطهر الدلو والرشاء والبكرة ونواحى البئر واليد۔	هكذا فى محيط السرخسى
	٣١	ولو وقعت فى البئر خشبة نجسة او قطعة ثوب نجس وتعذر اخراجها وتغيبت فيها طهرت الخشبة والثوب تبعا لطهارة البئر۔	كذا فى الظهيرية
	٣٢	بئر وجب فيها نزح عشرين دلوا فنزح الدلو الاول وصب فى بئر طاهرة ينزح منها عشرون دلوا	كذا فى البدائع
	٣٣	والاصل فى هذا ان البئر الثانية تطهر بما تطهر الاولى حين كان الدلو المصبوب فيها	كذا فى البدائع
	٣۴	ولو صب الدلو الثانى ينزح تسعة عشر دلوا ولو صب الدلو العاشر فى رواية ابى حفص رح ينزح احد عشر دلوا وهو الاصح۔	كذا فى البدائع
	٣٥	وان اخرجت الفأرة والقيت فى البئر الاخرى وصب فيها ايضا عشرون دلوا فعليهم اخراج الفأرة ونزح عشرين دلوا مثل ما كان عليهم فى الاولى۔	كذا فى السراج الوهاج
	٣٦	بئران وجب من كل واحدة منهما نزح عشرين فنزح عشرون من احدهما وصب فى الاخرى ينزح عشرون۔	كذا فى البدائع
	٣٧	ولو وجب من احدهما نزح عشرين ومن الاخرى نزح اربعين فنزح ما وجب من احدهما وصب فى الاخرى ينزح اربعون۔	كذا فى البدائع

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۴۰	۲۵	اگر چوہیا کی دم کاٹ کر کنوئیں میں پھینک دی گئی تو تمام پانی نکالا جائے گا۔ (ب) اگر کٹاؤ کی جگہ موم لگا دی گئی تو اس قدر پانی نکالنا واجب ہوگا جس قدر چوہیا کے گرنے سے واجب ہوتا ہے۔	جوہرہ نیرہ
	۲۶	اگر (کنوئیں میں) بڑی چڑیا یا سوسمار گر کر مر گیا تو ایک روایت کے مطابق بیس یا انیس ڈول نکالے جائیں گے۔	قاضیخان
	۲۷	(د) اگر سام ابرص (چھپکلی) کنوئیں میں گر کر مر گئی تو ظاہر روایت میں بیس ڈول نکالے جائیں گے۔ (ب) ممولہ چوہے کے حکم میں ہے (ج) ورشان پرندہ (قمری) بلی کے حکم میں ہے۔ اس کے گرنے سے چالیس یا پچاس ڈول نکالے جائیں گے۔	قاضیخان
	۲۸	جو جانور چوہیا اور مرغی کے درمیانی قد و قامت کا ہو تو وہ چوہیا کے حکم میں ہے اور جو جانور مرغی اور بکری کے درمیانی قد و قامت کا ہو تو وہ مرغی کے حکم میں ہے۔ اور یہی ظاہر روایت ہے۔	تتارخانیہ
	۲۹	اسی طرح ہمیشہ ہر جانور کا حکم اس سے چھوٹے جانور کے حکم کی طرح ہوگا۔	جوہرہ نیرہ
	۳۰	کنوئیں کے پاک ہونے سے ڈول، رسی، چرخی، کنوئیں کا گھیرا اور ہاتھ سبھی پاک ہو جاتے ہیں۔	محیط سرخسی
	۳۱	اگر کنوئیں میں ناپاک لکڑی یا ناپاک کپڑے کا ٹکڑا گر پڑے، اس کا نکالنا مشکل ہو جائے اور وہ کنوئیں میں غائب ہو جائے تو اس کنوئیں کے پاک ہونے کے ساتھ وہ لکڑی اور کپڑا بھی اس کی ذیل میں پاک ہو جائیگا	ظہیریہ
	۳۲	کسی کنوئیں سے بیس ڈول نکالنا واجب تھے اس میں سے پہلا ڈول نکالکر دوسرے پاک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو اس دوسرے کنوئیں سے بھی بیس ڈول نکالے جائیں گے۔	بدائع
	۳۳	اور اس صورت (مذکورہ ۳۲/۳۳) میں اصول یہ ہے کہ دوسرا کنواں بھی اتنے ڈولوں سے پاک ہو جائیگا جتنے ڈولوں سے پہلا کنواں اس وقت پاک ہوتا جس وقت اس میں سے وہ ڈول نکالا گیا تھا جو دوسرے کنوئیں میں ڈالا گیا ہے۔	بدائع
	۳۴	(د) پس (اس اصول مذکورہ ۳۳/۳۳ پر صورت مذکورہ ۳۲/۳۳ میں) اگر پہلے کنوئیں سے دوسرا ڈول نکالکر دوسرے کنوئیں میں ڈالا گیا تو دوسرے کنوئیں سے انیس ڈول نکالے جائینگے (ب) اور اگر دسواں ڈول ڈالا گیا تو بعض کی روایت کے بموجب گیارہ ڈول نکالے جائینگے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے	بدائع
	۳۵	کسی کنوئیں سے چوہیا نکالی گئی اور دوسرے کنوئیں میں ڈال دی گئی۔ ساتھ ہی پہلے کنوئیں سے بیس ڈول نکال کر دوسرے کنوئیں میں ڈال دیئے گئے تو اب اس دوسرے کنوئیں سے اس چوہیا کو نکال کر بیس ڈول نکالے جائیں گے۔ جیسا کہ پہلے کنوئیں کے لئے حکم تھا۔	سراج وہاج
	۳۶	دو کنوئیں ایسے تھے کہ ہر ایک میں سے بیس بیس ڈول نکالنا واجب تھے۔ ان میں سے ایک کنوئیں سے بیس ڈول نکالکر دوسرے میں ڈال دیئے گئے۔ تب بھی دوسرے کنوئیں سے بیس ڈول ہی نکالے جائینگے	بدائع
	۳۷	اگر ایک کنوئیں سے بیس ڈول نکالنا واجب تھے۔ اور دوسرے میں سے چالیس ڈول نکالنا واجب تھے پس جس قدر ڈول ایک کنوئیں سے نکالنا واجب تھے وہ اس میں سے نکال کر کسی نے دوسرے کنوئیں میں ڈال دیئے، تو	

لہ العلمۃ کے مفہوم کے متعلق حکم ۱۱/۹۱ حکم نمبر ۹۷/۳۱۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الاول فیما یجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۴۰	۳۸	والاصل فیہ ان ینظر الی ما وجب النزح منھا والی ما صب فیھا فان کانا سواء تداخلا وان کان واحد اکثر دخل القلیل فی الکثیر۔	کذا فی البدائع
	۳۹	وعلی ھذا ثلاث آبار وجب من کل واحدۃ نزح عشرین فنزح الواجب من البئرین وصب فی الثالثۃ ینزح اربعون۔	کذا فی البدائع
	۴۰	وان صب فیھا من احدی البئرین عشرون ومن الثانیۃ عشرۃ ینزح منھا ثلثون۔	کذا فی محیط السرخسی
	۴۱	ولو وجب من احدھما نزح عشرین ومن الاخری نزح اربعین فصب الواجبان فی بئر طاھرۃ ینزح اربعون لما قلنا من الاصل۔	کذا فی البدائع
	۴۲	ولو نزح دلو من الاربعین وصب فی العشرین ینزح اربعون	کذا فی البدائع
	۴۳	وفی النوادر فأرۃ ماتت فی حب ماء وریق الماء فی البئر قال محمد رحمہ اللہ تعالی ینزح الاکثر من المصبوب ومن عشرین دلوا وھو الاصح۔	کذا فی محیط السرخسی
	۴۴	وفی الفتاوی اذا وقعت قطرۃ من ماء ذلک الحب فی بئر ینزح منھا عشرون دلوا	کذا فی السراج الوھاج
	۴۵	وان تفسخت فی الحب ثم صب قطرۃ من ذلک الماء فی البئر ینزح جمیع الماء۔	کذا فی خزانۃ المفتین
	۴۶	بئر الماء اذا کانت بقرب البئر النجسۃ فھی طاھرۃ ما لم یتغیر طعمہ او لونہ او ریحہ	کذا فی الظھیریۃ
	۴۷	ولا یقدر ھذا بالذرعان حتی اذا کان بینھما عشرۃ اذرع وکان یوجد فی البئر اثر البالوعۃ فماء البئر نجس۔ وان کان بینھما ذراع واحد ولا یوجد اثر البالوعۃ فماء البئر طاھر۔	کذا فی المحیط
	۴۸	وھو الصحیح۔	ھکذا فی محیط السرخسی
	۴۹	واذا وجد فی البئر فأرۃ او غیرھا ولا یدری متی وقعت ولم تنتفخ اعادوا صلوۃ یوم ولیلۃ اذا کانوا توضئوا منھا وغسلوا کل شی اصابہ	

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۴۰		دوسرے میں سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔	بدائع
	۳۸	اور اس صورت (مذکورہ ۳۶/۱۳، ۳۷/۱۳) میں اصول یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے گا کہ اس کنوئیں سے کتنے ڈول نکالنا واجب ہوئے ہیں[1]۔ اور اس میں کتنے ڈول ڈالے گئے ہیں[2]۔ اگر دونوں کی تعداد برابر ہے تو اسی قدر ہیں گے۔ اور اگر ایک کی تعداد دوسرے سے زیادہ ہے تو کم تعداد زیادہ تعداد میں داخل ہوگی۔	بدائع
	۳۹	پس اس اصول پر حکم یہ ہے کہ اگر تین کنوئیں ہیں۔ ہر ایک سے بیس بیس ڈول نکالنے واجب ہیں دو کنوؤں سے بقدر واجب پانی نکالکر تیسرے میں ڈال دیا گیا تو تیسرے کنوئیں سے چالیس ڈول نکالے جائینگے۔	بدائع
	۴۰	اگر (مذکورہ صورت میں) ایک کنوئیں سے بیس ڈول نکالکر تیسرے میں ڈالے گئے اور دوسرے کنوئیں سے دس ڈول نکالکر تیسرے کنوئیں میں ڈالے گئے تو تیسرے کنوئیں سے تیس ڈول نکالے جائینگے۔	محیط سرخسی
	۴۱	اگر ایک کنوئیں سے بیس ڈول نکالنے واجب تھے اور دوسرے سے چالیس ڈول نکالنے واجب تھے دونوں میں سے جس قدر پانی نکالنا واجب تھا، نکالکر تیسرے پاک کنوئیں میں ڈالدیا گیا۔ تو تیسرے کنوئیں سے چالیس ڈول نکالے جائینگے۔ جیساکہ مذکورہ اصول میں ہم نے کہا ہے۔ (واصول مذکورہ ۳۸/۱۳)	بدائع
	۴۲	اگر اس کنوئیں میں سے جس سے چالیس ڈول نکالنے واجب تھے ایک ڈول نکالکر اس کنوئیں میں ڈال دیا گیا جس میں سے بیس ڈول نکالنے واجب تھے تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔	بدائع
	۴۳	نوادر میں لکھا ہے کہ اگر چوہیا کسی مٹکے میں مرگئی۔ اور اس مٹکے کا پانی ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ مٹکے کے پانی اور بیس ڈول پانی دونوں میں سے جونسی مقدار اکثر ہے اس قدر پانی کنوئیں سے نکالا جائے گا۔ اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	محیط سرخسی
	۴۴	فتاویٰ میں ہے اگر مذکورہ مٹکے کے پانی سے ایک قطرہ کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو بیس ڈول نکالے جائیں گے۔	سراج وہاج
	۴۵	(چوہیا) اگر مٹکے میں پھٹ گئی اور اس مٹکے کے پانی سے ایک قطرہ کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو اس کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔	خزانۃ المفتیین
	۴۶	پانی کا کنواں اگر نجاست کے کنوئیں کے قریب ہو تو وہ پاک ہے جب تک اس کا مزہ، رنگ یا بو نہ بدلے	ظہیریہ
	۴۷	اس (مذکورہ مسئلہ کی) صورت میں گزوں کے فاصلہ کا کچھ اعتبار نہیں حتیٰ کہ اگر (الف) دونوں کنوؤں میں دس گز کا فاصلہ تھا اور وہاں سے نجاست کے کنوئیں کا اثر پانی کے کنوئیں میں آگیا تو پانی کا کنواں ناپاک ہو جائے گا (ب) اور اگر فاصلہ ایک گز کا تھا مگر اثر نہیں پہنچا تو پانی کا کنواں پاک ہے۔	محیط
	۴۸	اور یہی حکم صحیح ہے۔	محیط سرخسی
	۴۹	(د) اگر کسی کنوئیں میں چوہیا یا کوئی اور جانور پایا گیا مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کب گرا تھا تو (اب دیکھیں گے) اگر پھولا نہیں تو حکم یہ ہے کہ اس پانی سے کئے ہوئے وضو والی نمازیں ایک دن رات کی لوٹائیں۔ اور جس	

[1] اس وجوب میں اصول مذکورہ ۳۸/۱۳ ملحوظ رہے۔ [2] یعنی ینظر بین المصبوب وبین الواجب فیها۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۱۲۱ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاه — الفصل الاول فیما یجوز به التوضؤ	حوالہ
۴۰		ماؤها. وان كانت قد انتفخت او تفسخت اعادوا صلوة ثلاثة ايام ولياليها. وهذا عند ابى حنيفة رحمه الله تعالى. وقالا ليس عليهما اعادة شئ حتى يتحققوا متى وقعت.	كذا فى الهداية
	۵۰	وان علم وقت وقوعها يعيدون الوضوء والصلوة من ذلك الوقت بالاجماع.	كذا فى المحيط
	۵۱	وما عجن من العجين بذلك الماء ففى الاستحسان ان كانت متفسخة لا يؤكل ما عجن بذلك منذ ثلاثة ايام وان كانت غير متفسخة لا يؤكل منذ يوم وبه اخذ ابو حنيفة رح.	كذا فى المحيط
۴۱		**ماء الآبار - ما يستحب فيه نزح الماء - تعداد شق ۴**	
	۱	(والثانى ما يستحب فيه نزح الماء) اذا وقع فى البئر فأرة يستحب نزح عشرين دلوا. وفى السنور والدجاجة المخلاة نزح اربعين لان سؤر هذه الحيوانات مكروه. والغالب ان الماء يصيب فم الواقع حتى لو تيقن ان الماء لم يصب فم هذه الحيوانات لا ينزح شئ من الماء. وان كانت الدجاجة غير مخلاة لا ينزح منها شئ. وهذا الذى ذكرنا كله ظاهر الرواية.	هكذا فى المحيط
	۲	ثم فى كل موضع كان النزح مستحبا لا ينقص عن عشرين دلوا. واليه اشار محمد رح فى النوادر برواية ابراهيم رح عنه.	هكذا فى المحيط
	۳	ويستحب فى الماء المكروه نزح عشر دلاء	هكذا فى الخلاصة والنهاية وفتح القدير
	۴	وفى البدائع ناقلا عن الفتاوى ولو وقعت الشاة وخرجت حية ينزح عشرون دلوا لتسكين القلب لا للتطهير حتى لو لم ينزح وتوضأ جاز.	كذا فى فتاوى قاضيخان

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — پہلی فصل جن پانیوں سے وضو جائز ہے	حوالہ
۴۰		جس چیز کو وہ پانی لگا تھا اسے دھوئیں۔ اگر وہ پھول گیا تھا یا پھٹ گیا تھا تو تین دن رات کی نمازیں لوٹائیں۔ اور یہ احکام حضرت امام ابو حنیفہ رح کے قول کے مطابق ہیں۔ (ب) اور امام محمد رح اور امام ابو یوسف رح کا قول یہ ہے کہ ان پر کسی چیز کا اعادہ ضروری نہیں جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کب گرا تھا۔	ہدایہ
	۵	اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہو گیا تو اس پر اجماع ہے کہ گرنے کے وقت سے وضو اور نماز لوٹائیں گے (اگر گرنے کے بعد اس کا پانی استعمال کیا تھا)	محیط
	۵۱	جو آٹا اس پانی (مذکورہ ج/۴۰) سے گوندھا گیا اس کے استعمال کے متعلق استحسان یہ ہے کہ (ا) اگر وہ جانور گلا سڑا تھا تو گذشتہ تین دن سے جو آٹا اس پانی سے گوندھا گیا تھا وہ نہیں کھایا جائے گا (ب) اگر وہ جانور گلا سڑا نہ تھا تو گذشتہ دن سے جو آٹا اس پانی سے گوندھا گیا تھا وہ نہ کھایا جائے گا۔ اور اسی کو امام ابو حنیفہ رح نے اختیار کیا ہے۔	محیط
۴۱		**کنووں کا پانی۔ جن چیزوں کے گرنے سے پانی نکالنا مستحب ہے۔ اور اس میں ۴ شقیں ہیں۔**	
	۱	جن چیزوں کے گرنے سے کنووں کا پانی نکالا جاتا ہے ان کی دوسری قسم وہ ہے جس صورت میں کنوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے۔ (ا) اگر کنوئیں میں چوہا گر گیا تو بیس ڈول نکالنا مستحب ہے (ب) اگر بلی گر جائے، یا مرغی جو آزاد پھرتی ہے وہ گر جائے تو چالیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ اس لئے کہ ان جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ گرنے والے جانور کے منہ تک پانی پہنچ جاتا ہے۔ (ج) حتی کہ اگر یقین ہو جائے کہ ان جانوروں کے منہ تک پانی نہیں پہنچا تو کچھ پانی بھی نہیں نکالا جائے گا۔ (د) اور اگر مرغی کھلی آزاد پھرنے والی نہ تھی تو اس صورت میں بھی کچھ پانی نہیں نکالا جائے گا۔ (س) اور یہ سارے مذکورہ مسائل ظاہر روایت پر ہیں۔	محیط
	۲	پھر جس صورت میں پانی نکالنا مستحب ہے وہ بیس ڈول سے کم نہ ہوگا۔ ابراہیم رح کی روایت سے امام محمد رح نے نوادر میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔	محیط
	۳	مکروہ پانی سے دس ڈول نکالنا مستحب ہے۔	خلاصہ، نہایہ، فتح القدیر
	۴	بدائع میں فتاوی سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کنوئیں میں بکری گری اور زندہ نکال لی گئی تو بیس ڈول نکالے جائیں گے۔ اور یہ ڈول نکالنا پانی پاک کرنے کے لئے نہیں محض دل کے اطمینان کے لئے ہے۔ حتی کہ اگر (بیس) ڈول نہ نکالے گئے اور وضو کیا تو جائز ہے۔[1]	قاضیخان

[1] اس حکم کے مفہوم کی وضاحت کے لئے حکم ا-ب/۴۰ ملاحظہ ہو۔ نیز کنوئیں کے مزید احکام کیلئے حکم نمبر ۱/۸۸ کا پہلا حاشیہ اور حکم نمبر ۱/۸۹ مع حواشی ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ	الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ	حوالہ

الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ

دفعات ۴۲ تا ۴۳، عنوانات ۲، تعداد شق ۱۱۷

۴۲- ما لا یجوز بہ التوضؤ۔ تعداد شق ۵۳

شق	عبارت	حوالہ
۱	لا یجوز التوضؤ بماء البطیخ والقثاء والقثد[1] ولا بماء الورد ولا بشیء من الاشربۃ ولا بغیرها من المائعات نحو الخل۔	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۲	ولا بماء الملح۔	هکذا فی الخلاصۃ
۳	ولا بماء الصابون والحرض اذا ذهبت رقتہ وصار ثخینا فان بقیت رقتہ ولطافتہ جاز۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴	ولا بماء یسیل من الکرم۔	کذا فی الکافی والمحیط و فتاوی قاضی خان
۵	وهو الاوجہ	هکذا فی البحر الرائق والنهر الفائق
۶	وهو الاحوط	کذا فی شرح منیۃ المصلی لابراهیم الحلبی
۷	فان تغیرت اوصافہ الثلاثۃ بوقوع اوراق الاشجار فیہ وقت الخریف فانہ یجوز بہ الوضوء عند عامۃ اصحابنا رحمهم اللہ تعالی۔	کذا فی السراج الوهاج
۸	والتوضؤ بماء الزعفران والورد والعصفر یجوز ان کان رقیقا والماء غالب وان غلبت الحمرۃ وصار متماسکا لا یجوز التوضؤ بہ۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹	اذا طرح الزاج او العفص فی الماء جاز الوضوء بہ ان کان لا ینقش اذا کتب فاذا نقش لا یجوز۔	کذا فی البحر الرائق ناقلا عن التجنیس
۱۰	ولو تغیر الماء المطلق بالطین او بالتراب او بالجص او بالنورۃ او بطول المکث یجوز التوضؤ بہ۔	کذا فی البدائع
۱۱	ولو توضأ بماء السیل یجوز وان خالطہ التراب اذا کان الماء غالبا رقیقا فراتا او اجاجا وان کان ثخینا کالطین لا یجوز بہ التوضؤ۔	کذا فی فتاوی قاضیخان

[1] قولہ والقثد هو بالثاء المثلثۃ محرکا نبت یشبہ القثاء او ضرب منہ او الخیار واحدتہ بهاء، قاموس رحاشیہ فتاوی عربی) ترجمہ:- یہ لفظ قثد ہے۔ ایک سبزی ہے ککڑی کی طرح یا اس کی قسم ہے یا کھیرا ہے۔ اس کے بعد لفظ واحدتہ بهاء ہے اس کی واحد کے ساتھ ہ آتی ہے۔ یعنی قثد جنس ہے اس کی واحد اس تا کے ساتھ ہے جو حالت وقف میں ہ سے بدل جاتی ہے۔ مترجم۔

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں	حوالہ

دوسری فصل۔ جن پانیوں سے وضو جائز نہیں

دفعات ۴۲ تا ۴۳ ، عنوانات ۲ ، تعداد شق ۱۱۷

۴۲۔ **جن پانیوں سے وضو جائز نہیں۔** اور اس میں ۵۳ شقیں ہیں۔

شق نمبر		حوالہ
۱	تربوز، ککڑی اور کھیرے کے پانی اور عرقِ گلاب، ہر قسم کے شربت اور شربتوں کے علاوہ دوسری بہنے والی پتلی چیز جیسا کہ سرکہ ان سب سے وضو جائز نہیں۔	قاضیخان
۲	نمک کے پانی سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔[۱]	خلاصہ
۳	صابون کے پانی اور اشنان دوا کے پانی سے وضو کا حکم یہ ہے کہ (ا) اگر پانی کا پتلا پن جاتا رہے اور وہ گاڑھا ہو جائے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے (ب) اور اگر پانی کا پتلا پن اور اس کی لطافت باقی ہے تو وضو جائز ہے۔	قاضیخان
۴	اور اس پانی سے بھی وضو جائز نہیں جو انگور سے بہے۔[۲]	کافی محیط۔ قاضیخان
۵	اور یہی حکم اوجہ (قابل ترجیح) ہے۔	بحر رائق۔ نہر فائق
۶	اور اسی حکم میں زیادہ احتیاط ہے۔	شرح منیہ
۷	اگر خزاں کے موسم میں پتوں کے گرنے سے پانی کے تینوں اوصاف میں تغیر آجائے تو ہمارے علماء اہل علم کے ہاں اس سے وضو جائز ہے۔	سراج وہاج
۸	زعفران، گلاب اور کسم کے پانی سے وضو جائز ہے بشرطیکہ پانی پتلا اور غالب ہو۔[۳] اور اگر سرخی غالب ہے اور پانی گاڑھا ہو گیا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں۔	قاضیخان
۹	اگر پھٹکری یا از قسم مازو پانی میں ڈالا گیا تو اس سے وضو جائز ہے بشرطیکہ لکھنے میں اس کے نقش ظاہر نہ ہوں۔ اور اگر لکھنے میں نقش ظاہر ہوتے ہیں تو اس سے وضو جائز نہیں ہے۔	بحر رائق ناقلاً عن التجنیس
۱۰	اگر خالص پانی کیچڑ کے مل جانے سے یا مٹی یا گچ یا چونے کے مل جانے یا زیادہ عرصہ رکا رہنے کی وجہ سے متغیر ہو جائے تو اس سے وضو جائز ہے۔	بدائع
۱۱	ندی (ا) کے پانی سے خواہ اس میں مٹی ملی ہو وضو جائز ہے بشرطیکہ پانی غالب ہو۔ پتلا ہو چاہے میٹھا ہو یا کھاری ہو (ب) اور اگر پانی کیچڑ کی طرح گاڑھا ہو جائے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے۔[۴]	قاضیخان

[۱] نمک کے پانی سے مراد وہ پانی ہے جو نمک پگھل کر پانی بن جائے (پانی سے تیار کردہ نمک بعض اوقات برسات کے موسم میں برتن میں ہی پانی بن جاتا ہے) البتہ جس پانی میں نمک ملا ہو یا نمکین چشمے کا پانی یا کھارا پانی ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔ مترجم [۲] ناریل کا پانی پھلوں کے رس میں داخل ہے اس میں صرف رقت اور سیلان معتبر نہیں بلکہ جو شرائط دوسرے پھلوں کے پانی کے لئے ہیں ان سب کا یہاں بھی اعتبار ہے۔ مترجم [۳] غالب کی قید کی وجہ سے حکم ۱/۲ سے ایہام تعارض نہیں رہا (مترجم) [۴] اسکے متعلق حکم نمبر ۲۸/۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فى المياه — الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ	حوالہ
٤٢	١٢	وكذا التوضؤ بالماء الذى القى فيه الحمص او الباقلاء ليبتل وتغير لونه وطعمه ولكن لم تذهب رقته. ولو طبخ فيه الحمص او الباقلاء وريح الباقلاء يوجد فيه لايجوز به التوضؤ.	كذا فى فتاوى قاضيخان
	١٣	وان طبخ بالماء مايقصد به المبالغة فى النظافة كالاشنان والصابون جاز الوضوء به بالاجماع الا اذا صار ثخينا فلايجوز.	كذا فى محيط السرخسى
	١٤	اذا بل الخبز بالماء وبقيت رقته جاز التوضؤ به وان صار ثخينا لا يجوز.	كذا فى فتاوى قاضيخان
	١٥	الماء المطلق اذا خالطه شئ من المائعات الطاهرة كالخل واللبن ونقيع الزبيب ونحو ذلك على وجه زال عنه اسم الماء لايجوز التوضؤ به.	هكذا فى البدائع
	١٦	ثم ينظر ان كان الذى يخالطه مما يخالف لونه لون الماء كاللبن وماء العصفر والزعفران ونحو ذلك تعتبر الغلبة فى اللون. وان كان لا يخالفه فيه ويخالفه فى الطعم كعصير العنب الابيض وخله تعتبر فى الطعم. وان كان لايخالفه فيهما تعتبر فى الاجزاء. وان استويا فى الاجزاء لم يذكر فى ظاهر الرواية. وقالوا حكمه حكم الماء المغلوب احتياطا.	هكذا فى البدائع
	١٧	قال ابوحنيفة رح يتوضأ بنبيذ التمر ولا يتيمم بالصعيد. وقال فى كتاب الصلوٰة يتوضأ بنبيذ التمر وان تيمم معه فهو احب الىّ. وقال ابويوسف رح يتيمم ولايتوضأ بالنبيذ بحال وقال محمد رح يجمع بينهما احتياطا ايهما ترك لايجوز. وايهما قدم واخر جاز.	[هكذا فى الجامع الصغير - كذا فى شرح الطحاوى و هكذا فى اكثر المتون] كذا فى شرح الطحاوى
		وروى اسد بن عمرو رح ونوح ابن ابى مريم رح والحسن رح عن ابى حنيفة رح انه رجع الى قول ابى يوسف رح والصحيح قول ابى حنيفة الاخر وابى يوسف رحمهما الله.	[كذا فى شرح الجامع الصغير للامام قاضى خان]
		والفتوى على قول ابى يوسف رحمه الله تعالى.	كذا فى العينى شرح الكنز
		وهذا كله اذا كان حلوا او قارصا. اما اذا غلى واشتد وقذف بالزبد	

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں	حوالہ
۴۲	۱۲	(ا) اسی طرح وہ پانی جس میں چنے یا لوبیا بھگوئے جائیں اور اس کا رنگ یا مزہ بدل جائے لیکن اس کا پتلا پن باقی رہے۔ تو اس سے وضو جائز ہے۔ (ب) اور اگر اس میں چنے یا لوبیا کو پکایا جائے اور پانی میں لوبیا کی بو آجائے تو اس سے وضو جائز نہیں	قاضیخان
	۱۳	اور اگر کوئی ایسی چیز پانی میں پکائی جائے جس سے صفائی میں مبالغہ مقصود ہو جیسا کہ اشنان بوٹی اور صابون تو اس پانی سے بالاجماع وضو جائز ہے۔ لیکن اگر پانی گاڑھا ہوگیا ہے تو پھر وضو جائز نہیں ہے،	محیط سرخسی
	۱۴	(ا) اگر پانی میں روٹی بھگوئی جائے اور پانی کا پتلا پن باقی رہے تو اس سے وضو جائز ہے (ب) اور اگر پانی گاڑھا ہوگیا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں ہے۔	قاضیخان
	۱۵	خالص پانی میں جب کوئی پاک مائع چیز مل گئی۔ مثلاً سرکہ، دودھ۔ منقّٰی کا پانی اور ان کی مانند کوئی اور چیز اور اس کے ملنے کے بعد اس کا نام پانی نہیں رہا تو اس سے وضو جائز نہ ہوگا۔	بدائع
	۱۶	پھر یہ دیکھا جائے گا کہ (مذکورہ صورت میں) جو چیز پانی میں ملی ہے (اس میں غالب ہونے کی پہچان کے لئے) (ا) اگر اس کا رنگ پانی کے رنگ سے مخالف ہے، جیسے دودھ، کسم کا پانی اور زعفران وغیرہ تو غلبہ کا اعتبار رنگ سے ہوگا (ب) اگر پانی میں ملی ہوئی چیز کا رنگ پانی کے رنگ سے مخالف نہیں البتہ مزہ میں مخالف ہے جیسے سفید انگور کا نچوڑا اور اس کا سرکہ تو غلبہ کا اعتبار مزہ سے ہوگا۔ (ج) اگر پانی میں ملی ہوئی چیز کا رنگ اور مزہ دونوں پانی کے رنگ اور مزہ سے مخالف نہیں تو غلبہ کا اعتبار مقدار سے ہوگا۔ (د) اور اگر مقدار میں دونوں برابر ہوں تو اس کا حکم ظاہر روایت میں مذکور نہیں۔ فقہاء رح نے کہا ہے کہ اس صورت میں اس پانی کو دوسری چیز کے مقابلہ میں احتیاطاً مغلوب قرار دیا جائے گا۔	بدائع
	۱۷	(ا) امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے کہ نبیذ تمر (جس پانی میں کھجوریں یا چھوارے بھگوئے گئے ہوں) سے وضو کرلے اور اس کے ہوتے ہوئے مٹی سے تیمم نہ کرے۔	جامع صغیر شرح طحاوی اکثر کتب متون
		(ب) کتاب الصلوٰۃ میں امام ابوحنیفہ رح کا یہ قول لکھا ہے کہ نبیذ تمر سے وضو کرے اور اگر اس کے ساتھ تیمم بھی کرے تو میرے ہاں یہ بہتر ہے (ج) اور امام ابویوسف رح کے ہاں تیمم کرے اور کسی حال میں نبیذ تمر سے وضو نہ کرے (د) اور امام محمد رح کا قول یہ ہے کہ وضو اور تیمم احتیاطاً دونوں جمع کرے اور دونوں میں سے کسی کا چھوڑنا جائز نہیں۔ اور دونوں میں سے جسے پہلے کرے جائز ہے۔ (ر) اسد بن نجم رح، نوح بن ابی مریم رح اور حسن رح نے امام ابوحنیفہ رح سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے امام ابویوسف رح کے قول کی طرف رجوع کرلیا تھا اور صحیح قول امام ابوحنیفہ رح کا بعد کا قول اور امام ابویوسف رح کا قول ہے۔	شرح طحاوی شرح جامع صغیر للامام قاضیخان
		(س) اور فتویٰ امام ابویوسف رح کے قول پر ہے۔	عینی شرح کنز
		(ص) یہ (مذکورہ حکم) اس صورت میں ہے جب کہ نبیذ تمر میٹھا ہو۔ مائل بترشی ہو۔ مگر جب اس میں جوش آجائے	

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الثانی فیما لایجوز بہ التوضؤ	حوالہ
۴۲		فانہ لایجوز التوضؤ بہ بالاتفاق لانہ صار مسکرا۔ ھذا اذا کان نیأ۔	کذا فی شرح الطحاوی
	۱۸	وان طبخ ادنی طبخة یجوز الوضوء بہ حلوا کان اومرا او مسکرا وھو الاصح۔	کذا فی العینی شرح الهدایة ناقلا عن المفید والمزید
		وقال ابوطاھر الدباس رح لایجوز وھو الاصح۔	کذا فی المحیط
	۱۹	وھو الصحیح۔	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
	۲۰	قال فی المفید والمزید الماء الذی القی فیہ تمیرات فصار حلوا ولم یزل عنہ اسم الماء وھو رقیق یجوز الوضوء بہ بلاخلاف بین اصحابنا رح	کذا فی شرح منیة المصلی لابن امیرحاج
	۲۱	ولا یجوز التوضؤ بما سواہ من الانبذة۔	کذا فی الهدایة
	۲۲	وکذا اذا کان النبیذ غلیظا کالدبس لم یجز الوضوء بہ	کذا فی الکافی
	۲۳	واختلف مشائخنا رح فی الاغتسال بالنبیذ عند ابی حنیفة رح الاصح انہ یجوز	کذا فی شرح المبسوط وھکذا فی الکافی
		وفی الفتاوی العتابیة وھو الصحیح۔	کذا فی التاتارخانیة
		وقال فی المفید والاصح انہ لایجوز الاغتسال بہ لان الجنابة اغلظ الحدثین والضرورة فی الجنابة دونھا فی الوضوء فلایقاس علیہ۔	کذا فی التبیین
		وفی الجامع الصغیر الحسامی وھو الاصح۔	کذا فی التاتارخانیة
	۲۴	وتشترط النیة فی الوضوء والاغتسال بنبیذ التمر کما فی التیمم	کذا فی الظھیریة
	۲۵	ولایجوز الوضوء بہ مع وجود ماء مطلق ولو توضأ بہ ثم وجد ماء مطلقا انتقض وضوئہ۔	کذا فی شرح منیة المصلی لابن امیرحاج
	۲۶	ولو قدر علی ماء مکروہ یتوضأ بہ ولایتوضأ بنبیذ التمر۔	کذا فی الظھیریة
	۲۷	ولو قدر علی ماء مشکوک وعلی نبیذ التمر والصعید یتوضأ بنبیذ التمر عند ابی حنیفة رح لاغیر وعند ابی یوسف رح یتوضأ بالماء المشکوک ویتیمم ولایتوضأ بنبیذ التمر وعند محمد رح یجمع بین الثلاث ولو ترک واحدا لایجوز والتقدیم والتاخیر فیہ سواء۔	کذا فی الظھیریة

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں	حوالہ
۴۲		اور سخت ہو جائے اور اس پر جھاگ آجائے تو اس سے بالاتفاق وضو جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نشہ آور بن گیا ہے۔ یہ بیان اس نبیذ تمر کا ہے جو کچا ہے پکایا نہیں گیا۔	شرح طحاوی
	۱۸	(ا) اگر (نبیذ تمر) تھوڑا سا پکایا گیا تو اس سے وضو جائز ہے خواہ میٹھا ہو یا کڑوا یا نشہ لانے والا ہو۔ یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	عینی شرح ہدایہ ناقلا عن المفید والمزید
		(ب) اور ابو طاہر دباس رح کا قول ہے کہ اس (ادنی پکائے ہوئے نبیذ تمر) سے وضو جائز نہیں۔ اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	محیط
	۱۹	اور یہی حکم (کہ ادنی پکائے ہوئے نبیذ تمر سے وضو جائز نہیں ہے) صحیح ہے۔	قاضیخان
	۲۰	مفید اور مزید کتاب میں ذکر ہے کہ اگر پانی میں چند چھوارے ڈال دیئے جائیں اور وہ میٹھا ہو جائے اس سے اس پانی کا نام پانی ہی رہے اور وہ پتلا بھی ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔ اس میں ہمارے اصحاب کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔	شرح منیہ
	۲۱	نبیذ تمر کے علاوہ کسی اور نبیذ سے وضو جائز نہیں ہے۔	ہدایہ
	۲۲	اسی طرح اگر نبیذ شیرہ کی طرح گاڑھا ہو جائے تو اس سے وضو جائز نہیں۔	کافی
	۲۳	(ا) نبیذ سے غسل کرنے میں ہمارے مشائخ کا اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رح کے ہاں زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ جائز ہے فتاویٰ عتابیہ میں ہے کہ یہی حکم صحیح ہے۔	شرح مبسوط۔ کافی تتارخانیہ
		(ب) مفید میں ہے کہ زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ نبیذ سے غسل جائز نہیں۔ اس لئے کہ دونوں ناپاکیوں میں سے بے غسل ہونے کی ناپاکی سخت ہے۔ اور وضو کی نسبت غسل کی ضرورت کم ہوتی ہے۔ پس وضو پر قیاس نہیں کیا جائے گا۔	تبیین
		اور جامع صغیر حسامی میں ہے کہ یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔ (۲۳ ب / ۴۲)	تتارخانیہ
	۲۴	نبیذ تمر سے وضو اور غسل کرنے کی صورت میں نیت شرط ہے۔	ظہیریہ
	۲۵	اگر خالص پانی موجود ہو تو نبیذ تمر سے وضو جائز نہیں اور اگر نبیذ سے وضو کیا اور پھر خالص پانی مل گیا تو وضو ٹوٹ گیا۔	شرح منیہ
	۲۶	اگر کوئی شخص مکروہ پانی پر قادر ہے تو اس سے وضو کرے اور نبیذ تمر سے وضو نہ کرے۔	ظہیریہ
	۲۷	اگر کوئی شخص مشکوک پانی، نبیذ تمر اور مٹی پر قادر ہے تو (ا) امام ابو حنیفہ رح کے ہاں نبیذ تمر سے وضو کرے مشکوک پانی اور مٹی استعمال نہ کرے۔ (ب) امام ابو یوسف رح کے ہاں مشکوک پانی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے اور نبیذ تمر سے وضو نہ کرے۔ (ج) اور امام محمد رح کے ہاں تینوں کو جمع کر دے۔ ایک کو بھی چھوڑا تو جائز نہ ہوگا۔ اور ان میں تقدیم و تاخیر برابر ہے۔	ظہیریہ

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الثانی فیما لایجوز به التوضؤ	حوالہ
٤٢	٢٨	اتفق اصحابنا رحمهم الله تعالیٰ ان الماء المستعمل لیس بطهور حتی لا یجوز التوضؤ به۔	کذا فی المحیط
	٢٩	واختلفوا فی طهارته قال محمد رح هو طاهر وهو روایة عن ابی حنیفة رح وعلیه الفتوی۔	کذا فی المحیط
	٣٠	الماء الذی ازیل به حدث او استعمل علی وجه القربة فالصحیح انه کما زایل العضو صار مستعملا۔	هکذا فی الهدایة
	٣١	سواء کان الحدث اکبر او اصغر۔	هکذا فی العینی شرح الکنز
	٣٢	حتی اذا غسل ذراعیه فامسك انسان یده تحت ذراعیه وغسلها بذلك الماء لایجوز۔	هکذا فی فتاوی قاضیخان
	٣٣	اذا ادخل المحدث او الجنب او الحائض التی طهرت یده فی الماء للاغتراف لایصیر مستعملا للضرورة۔	کذا فی التبیین
	٣٤	وکذا اذا وقع الکوز فی الحب فادخل یده فیه الی المرفق لاخراج الکوز لایصیر مستعملا بخلاف ما اذا ادخل یده فی الاناء او رجله للتبرد فانه یصیر مستعملا[2] لعدم الضرورة۔	هکذا فی الخلاصة
	٣٥	ویشترط ادخال عضو تام لصیرورة الماء مستعملا فی الروایة المعروفة عن ابی یوسف رح	کذا فی المحیط
	٣٦	وبادخال الاصبع او الاصبعین لایصیر مستعملا وبادخال الکف یصیر مستعملا۔	کذا فی الظهیریة
	٣٧	والجنب اذا انغمس فی البئر لطلب الدلو فعند ابی یوسف رح الرجل بحاله والماء بحاله وعند محمد رح کلاهما طاهر وعند ابی حنیفة رح کلاهما نجس۔ وعنه ان الرجل طاهر لان الماء لا یعطی له حکم الاستعمال قبل الانفصال وهو اوفق الروایات۔	هکذا فی الهدایة وهکذا فی التبیین
	٣٨	ولو انغمس للاغتسال للصلوٰة یفسد[3] الماء بالاتفاق۔	کذا فی النهایة
	٣٩	ولو وقعت الحائض فی البئر ان کان بعد انقطاع الدم ولیس علی اعضائها	

١ مستعمل یعنی جو صرف نجاست حکمی دُور کرنے یا محض بغرض عبادت صرف ہوا ہو اگر اس سے نجاست حقیقی دور کی گئی ہو تو اس کی یہ بحث نہیں کیونکہ وہ تو بہرحال ناپاک ہے۔ مترجم

٢ قوله: فانه یصیر مستعملا ای مالاقی العضو فقط لا کل الماء وهکذا یقال فیما بعده (حاشیہ فتاوی عربی)

ترجمہ:- "یعنی اتنا پانی مستعمل ہوگا جو عضو سے لگا۔ اور یہی حکم مابعد کے مسائل کا ہے۔" پس اگر وہ پانی جو ہاتھ یا پاؤں لگ کر مستعمل ہوا ہے وہ تھوڑا ہے اور باقی پانی زیادہ ہے تو طہوریت ختم نہیں ہوئی (مترجم)

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں	حوالہ
۴۲	۲۸	ہمارے اصحاب اس حکم پر متفق ہیں کہ مستعمل پانی پاک کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔	محیط
	۲۹	مستعمل پانی کے خود پاک ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ امام محمد رح کا قول ہے کہ پاک ہے، اور امام ابو حنیفہ رح سے بھی یہی روایت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔	محیط
	۳۰	وہ پانی جس سے حدث دور کیا جائے یا عبادت کے لئے صرف ہو تو صحیح حکم یہ ہے کہ جونہی وہ عضو سے جدا ہوا مستعمل ہو گیا۔	ہدایہ
	۳۱	خواہ حدث اکبر (جنابت) ہو یا حدث اصغر (بے وضو ہونا) ہو۔	عینی
	۳۲	حتیٰ کہ اگر کسی نے دونوں بازو دھوئے اور کسی اور آدمی نے اس کے بازوؤں کے نیچے ہاتھ لے جا کر اس پانی سے اپنے ہاتھ دھوئے تو یہ جائز نہیں ہے۔	قاضیخان
	۳۳	کسی بے وضو نے یا جنبی نے یا حیض والی عورت نے جو حیض سے پاک ہو چکی ہے اپنا ہاتھ پانی لینے کے لئے پانی میں ڈالا تو وہ پانی مستعمل نہ ہوگا کیونکہ ضرورت ہے۔	تبیین
	۳۴	(ا) اسی طرح اگر مٹکے میں کوزہ گر گیا اور اسے نکالنے کے لئے (ان میں سے) کسی نے اپنا ہاتھ کہنی تک مٹکے کے پانی میں ڈالا تو پانی مستعمل نہ ہوگا (ب) لیکن اگر اپنا ہاتھ یا پاؤں ٹھنڈا کرنے کے لئے برتن میں ڈالا تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔ کیونکہ ضرورت نہیں ہے۔	خلاصہ
	۳۵	امام ابو یوسف رح سے مشہور روایت یہ ہے کہ پانی کے مستعمل ہونے کے لئے پورے عضو کا داخل ہونا شرط ہے۔	محیط
	۳۶	(ا) پانی میں ایک یا دو انگلیاں داخل کرنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا (ب) اور ہتھیلی کے داخل کرنے سے مستعمل ہو جاتا ہے۔	ظہیریہ
	۳۷	جنبی نے ڈول ڈھونڈنے کے لئے کنوئیں میں غوطہ لگایا تو (ا) امام ابو یوسف رح کے ہاں اس کی جنابت بھی حسب حال اور پانی بھی حسب حال ہے (ب) اور امام محمد رح کے ہاں دونوں پاک ہیں (ج) اور امام ابو حنیفہ رح کے ہاں دونوں ناپاک ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح سے ایک روایت یہ ہے کہ آدمی پاک ہے اس لئے کہ پانی بدن سے جدا ہونے سے قبل مستعمل نہیں قرار دیا جاتا۔ اور یہ روایت زیادہ موافق ہے	ہدایہ۔تبیین
	۳۸	اگر جنبی نے بغرض نماز غسل کرنے کیلئے غوطہ لگایا تو بالاتفاق پانی فاسد[۱] ہو جائے گا۔	نہایہ
	۳۹	اگر حیض والی عورت کنوئیں میں گر گئی (تو اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر خون بند ہونے کے بعد گری اور اسکے	

لہ قولہ :- یفسد الماء بالاتفاق۔ عبارۃ غیرہ یستعمل اھ (حاشیہ فتاویٰ عربی) یعنی نہایہ کی عبارت میں لکھا ہے کہ "یفسد الماء" یعنی وہ پانی فاسد ہو جاتا ہے اور نہایہ کے علاوہ دوسروں کی عبارت میں ہے "یستعمل الماء"، یعنی وہ پانی مستعمل ہو جاتا ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاه — الفصل الثانی فیما لا یجوز به التوضؤ	حوالہ
۴۲		نجاسة فهی کالجنب وان کان قبل انقطاع الدم فهی کالرجل الطاهر لانها لا تخرج من الحیض بهذا۔	کذا فی الخلاصة وهکذا فی فتاوی قاضیخان
	۴۰	ولو غسل عضوا سوی اعضاء الوضوء کما اذا غسل فخذه او جنبه فالاصح انه لا یصیر مستعملا بخلاف اعضاء الوضوء۔	هکذا فی الخلاصة
	۴۱	واذا غسل رأسه لیحلق شعره وهو متوضئ لا یصیر مستعملا۔	کذا فی الظهیریة
	۴۲	ولو توضأ الطاهر لازالة الطین او العجین او الدرن او اغتسل الطاهر للتبرّد لا یصیر الماء مستعملا۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۴۳	المحدث اذا توضأ للتبرد او للتعلیم صار الماء مستعملا عندهما رح وعند محمد رح لا یصیر مستعملا۔	کذا فی الخلاصة
	۴۴	فی الجامع الصغیر الحسامی صبی توضأ هل یصیر الماء مستعملا المختار انه یصیر مستعملا اذا کان الصبی عاقلا والا فلا۔	هکذا فی المضمرات
	۴۵	اذا غسل یده للطعام او منه صار مستعملا[1]۔	کذا فی محیط السرخسی
	۴۶	المرأة اذا وصلت شعر غیرها بشعرها ثم غسلت الشعر الذی وصلت لم یصر الماء مستعملا۔	کذا فی السراج الوهاج والظهیریة
	۴۷	وان غسلت شعرها صار مستعملا۔	کذا فی السراج الوهاج والظهیریة
	۴۸	ولو غسل رأس انسان مقتول قد بان منه صار الماء مستعملا۔	کذا فی محیط السرخسی
	۴۹	جنب اغتسل فانتضح من غسله شئ فی انائه لم یفسد علیه الماء اما اذا کان یسیل منه سیلانا افسده۔	کذا فی الخلاصة
	۵۰	وکذا حوض الحمام علی قول محمد رح لا یفسده ما لم یغلب علیه یعنی لا یخرجه من الطهوریة۔	کذا فی الخلاصة
	۵۱	غسالة المیت نجسة۔ اطلق محمد رح فی الاصل والاصح انه اذا لم یکن علی بدنه نجاسة یصیر الماء مستعملا الا ان محمدا رح انما اطلق لان المیت لا یخلو عن النجاسة غالبا۔	کذا فی الظهیریة
	۵۲	ولو توضأ بالخل او بماء الورد لا یصیر مستعملا عند الکل۔	کذا فی التاتارخانیة

[1] قوله صار مستعملا۔ ای اذا قصد اقامة السنة والا فلا یستعمل (حاشیه فتاوی عربی)

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں	حوالہ
۴۲		جسم پر نجاست بھی نہ تھی تو وہ جنبی کی طرح ہے۔ اور اگر خون بند ہونے سے پہلے گری تو وہ پاک شخص کی طرح ہے اس لئے کہ اس گرنے کے سبب سے وہ حیض سے نکل نہیں جائے گی۔	خلاصہ و قاضیخان
	۴۰	اگر کسی نے اعضائے وضو کے علاوہ کوئی اور عضو دھویا۔ جیسے ران یا پہلو تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ اس سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وضو کے اعضاء کو دھویا تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔	خلاصہ
	۴۱	اگر کسی نے اپنا سر بال مونڈھانے کے لئے دھویا اور وہ باوضو تھا[1] پانی مستعمل نہ ہوگا۔	ظہیریہ
	۴۲	ایک شخص باوضو تھا اس نے مٹی۔ آٹا یا میل دور کرنے کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا تو پانی مستعمل نہیں ہوگا۔	قاضیخان
	۴۳	بے وضو شخص نے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا کسی کو وضو سکھانے کے لئے وضو کیا تو (ا) امام ابوحنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں پانی مستعمل ہوگیا (ب) اور امام محمد رح کے ہاں اس سے پانی مستعمل نہیں ہوا۔	خلاصہ
	۴۴	جامع صغیر حسامی میں ہے کہ اگر لڑکا وضو کرے تو کیا اس سے پانی مستعمل ہوگا؟ مختار یہ ہے کہ اگر لڑکا عقل و سمجھ والا ہے تو پانی مستعمل ہو جائے گا ورنہ نہیں۔	مضمرات
	۴۵	اگر کسی نے کھانا کھانے کے لئے یا کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے تو پانی مستعمل ہوگیا[2]۔	محیط سرخسی
	۴۶	کسی عورت نے کسی اور عورت کے بال اپنے بالوں میں ملائے تھے تو اس نے ملائے ہوئے بال دھوئے تو اس سے پانی مستعمل نہ ہوگا۔	سراج وہاج۔ ظہیریہ
	۴۷	اگر عورت نے اپنے بال دھوئے تو اس سے پانی مستعمل ہوگا[3]۔	سراج وہاج و ظہیریہ
	۴۸	اگر کسی نے مقتول کا سر دھویا جو اس کے بدن سے جدا ہو چکا ہے تو اس سے پانی مستعمل ہوگا۔	محیط سرخسی
	۴۹	جنبی نے غسل کیا اور اس کے غسل سے کچھ چھینٹے اس کے برتن میں پڑے تو اس سے پانی خراب نہ ہوگا۔ اگر پانی اس کے بدن سے بہہ کر بہتا ہوا برتن میں پہنچا تو اس سے پانی خراب ہو جائے گا[4]۔	خلاصہ
	۵۰	اسی طرح حمام کا حوض امام محمد رح کے قول کے بموجب خراب نہیں ہوتا جب تک کہ مستعمل پانی اس پر غالب نہ ہو جائے۔ یعنی مستعمل پانی اگر مغلوب ہو تو وہ حمام کے حوض کے پانی کو پاک کنندہ ہونے کی صفت سے خارج نہیں کرتا۔	خلاصہ
	۵۱	(ا) میت کے غسل سے جو پانی بہے وہ نجس ہے۔ امام محمد رح نے کتاب اصل میں یہ حکم مطلقاً بیان کیا ہے۔ (ب) اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ اگر اس کے بدن پر نجاست نہیں ہے تو پانی مستعمل ہوگا۔ اور امام محمد رح نے اسے مطلقاً اس لئے کہا ہے کہ میت بالعموم نجاست سے خالی نہیں ہوتا۔	ظہیریہ
	۵۲	اگر کسی نے سرکہ یا عرقِ گلاب سے وضو کیا تو وہ بالاتفاق مستعمل نہیں ہوتا۔	تتارخانیہ

۱ہ وہ باوضو تھا کی قید احترازی ہے کیونکہ اگر بے وضو تھا تو سر سے نجاست حکمی دور ہو کر پانی مستعمل ہوگا خواہ ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ نیت ضروری نہیں۔ مترجم (بقیہ حواشی بر ص ۱۲۲)

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الثانی فیما لا یجوز به التوضؤ ومما یتصل بذلك مسائل	حوالہ
۴۲	۵۳	الماء المستعمل اذا وقع فی البئر لا یفسده الا اذا غلب و هو الصحیح۔	هكذا فی المحیط السرخسی

۴۳۔ ممایتصل بذلك مسائل ۔ تعداد شق ۲۴

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(ومما یتصل بذلك مسائل) عرق كل شئ معتبر بسؤره۔	كذا فی الهداية
	۲	عرق الحمار والبغل ولعابهما اذا وقعا فی الماء القلیل افسداه۔ و ان قلّا۔	كذا فی المحیط
	۳	وان اصاب الثوب لا یمنع جواز الصلوٰة وان فحش فی ظاهر الروایة۔	هكذا فی خزانة المفتین
	۴	سؤر الآدمی طاهر ویدخل فی هذا الجنب والحائض والنفساء والكافر الا سؤر شارب الخمر ومن دمی فوه اذا شربا علی فور ذلك فانه نجس و ان ابتلع ریقه مرارا طهر فمه علی الصحیح۔	كذا فی السراج الوهاج
	۵	اذا كان شارب الخمر طویلا یتنجس الماء وان شرب بعد ساعة	كذا فی التتارخانية ناقلا عن الحجة
	۶	وكراهة سؤر المرأة الاجنبی كسؤره لها لیس لعدم طهارته بل للاستلذاذ۔	كذا فی النهر الفائق
	۷	و سؤر الفرس طاهر بالاجماع فی الاصح۔	كذا فی الزاهدی
	۸	وكذا سؤر ما یؤكل لحمه من الدواب والطیور طاهر ما خلا الدجاجة المخلاة والابل والبقر الجلالة فسؤرها یكره۔	هكذا فی محیط السرخسی
	۹	حتی لو كانت الدجاجة محبوسة بحیث لا یصل منقارها تحت قدمیها لا یكره وان وصل فهی بمعنی المخلاة۔	هكذا فی محیط السرخسی
	۱۰	و سؤر ما لیس له نفس سائلة مما یعیش فی الماء او غیره طاهر۔	هكذا فی التبیین

(بقیہ حواشی از ص ۱۲۱) ۲؎ (زیر حاشیہ فتاوی عربی ص) پانی مستعمل ہوگیا یعنی اگر وہ ایسا کرنا سنت کی پیروی کی وجہ کرے ورنہ نہیں۔ ۳؎ اس لئے مستعمل ہوگا کہ عورت کے سر کے بال جب تک سر کے ساتھ ہیں سر کی ذیل میں ہی ہیں (قاضیخان) اور سر اعضائے وضو میں سے ہے اور اعضائے وضو کے دھونے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے بموجب حکم ۲۴ مذکور رہے کہ یہ اس عورت کے متعلق حکم ہے جس نے رفع حدث یا حصول تقرب کے لئے استعمال کیا۔ تاکہ نمبر ۱۷ سے تعارض کا وہم نہ رہے۔ مترجم ۴؎ جب جنبی کا غسالہ برتن میں گرا تو امام محمدؒ کے ہاں تو غلبہ کا اعتبار ہے لیکن چونکہ غسل جنابت میں سخت طہوریت کی ضرورت ہے لہذا جب جنبی کے مستعمل پانی کا سیلان ہو تو وہ غیر مستعمل پانی قابل استعمال نہیں رہا۔ خواہ غیر مستعمل غالب ہو۔ ۱۲ مترجم۔

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں اس سے ملتے جلتے مسائل	حوالہ
۴۲	۵۳	مستعمل پانی اگر کنوئیں میں گر جائے تو اسے خراب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ مستعمل پانی غالب ہو[۱] اور یہی حکم صحیح ہے۔	محیط سرخسی
۴۳ -		**پانیوں کے مسائل سے ملتے جلتے مزید مسائل** - اور اس میں ۶۴ شقیں ہیں۔	
	۱	پانیوں کے مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل (مثلاً جھوٹا وغیرہ) ہر جانور کا پسینہ اس کے جھوٹے کے حکم میں ہے۔	ہدایہ
	۲	گدھے اور خچر کا لعاب یا پسینہ اگر تھوڑے پانی میں گرے تو اسے خراب کر دے گا[۲]۔ خواہ یہ دونوں تھوڑا گریں۔	محیط
	۳	اگر (خچر یا گدھے کا لعاب یا پسینہ) کپڑے پر لگ جائے تو ظاہر روایت کے بموجب نماز جائز ہونے کے لئے مانع نہیں ہے۔	خزانۃ المفتین
	۴	(ا) آدمی کا جھوٹا پاک ہے اور اس حکم میں جنبی حیض والی، نفاس والی عورت اور کافر سبھی شامل ہیں۔ (ب) مگر شراب پینے والا اور جس کے منہ سے خون بہتا ہو اگر اسی وقت پانی پئیں تو ان کا جھوٹا نجس ہوگا۔ (ج) اور اگر کئی بار تھوک نگلا تو صحیح قول کے بموجب منہ پاک ہو جائے گا۔	سراج وہاج
	۵	اگر شراب پینے والے کی مونچھیں لمبی لمبی ہوں تو اس کا جھوٹا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ خواہ ایک ساعت بعد پانی پئے۔ یہ حجۃ سے نقل ہے۔	تتارخانیہ
	۶	عورت کا جھوٹا اجنبی مرد کے لئے اور مرد کا جھوٹا اجنبیہ عورت کے لئے مکروہ ہے۔ مگر اس کراہیت کی وجہ ناپاک ہونا نہیں بلکہ لذت حاصل کرنے (کے احتمال) کی وجہ سے۔	نہر الفائق
	۷	زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ گھوڑے کا جھوٹا بالاجماع پاک ہے۔	زاہدی
	۸	(ا) اسی طرح ان پرندوں اور جانوروں کا جھوٹا جن کا گوشت کھایا جاتا ہے پاک ہے (ب) مگر کھلی پھرنے والی مرغی اور اونٹ اور بیل جو نجاست کھاتے ہوں ان کا جھوٹا مکروہ ہے۔	محیط سرخسی
	۹	کھلی پھرنے والی مرغی کا جھوٹا مکروہ ہے حتی کہ اگر مرغی اس طرح قید ہو کہ اس کی چونچ اس کے پاؤں کے نیچے نہ پہنچتی ہو تو مکروہ نہیں ہے اور اگر اس کی چونچ اس کے پاؤں کے نیچے تک پہنچتی ہو تو پھر وہ کھلی پھرنے والی مرغی کے حکم میں ہے۔	محیط سرخسی
	۱۰	جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہے پانی میں رہنے والے ہوں یا اس کے سوا ہوں، انکا جھوٹا پاک ہے۔	تبیین

[۱] یعنی مستعمل پانی چونکہ پاک کنندہ نہیں ہے اور اس کے پاک ہونے میں اختلاف ہے (۲۹/۴۲ کی رو سے پاک ہے) تو جب مستعمل پانی کنوئیں یا غیر مستعمل پانی میں گرے اور مستعمل پانی غالب ہو تو غیر مستعمل کی طہوریت ختم ہو جائے گی۔ الا اذا غلب افسدہ کا یہی مطلب ہے۔ مترجم [۲] یہاں پانی خراب ہو جانے سے مطلب جانب مخالف کی نفی ہے۔ یعنی طہوریت ختم ہے جیسا کہ حکم نمبر ۵۳/۴۲ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی بیان ہے۔ پس نمبر ۲۰ تا ۲۶/۴۳ سے تعارض نہیں ہے۔ مترجم۔ نیز خراب ہونا یہاں یعنی طہوریت ختم ہونا ہے اس کے لئے ۵/۴۲ ملاحظہ ہو۔ اور طہوریت ختم ہونا بھی یہاں تھوڑے پانی کی وجہ سے ہے ورنہ ۲۶/۴۳ ملاحظہ ہو۔ مترجم۔

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاه — الفصل الثانی فیما لایجوز به التوضوء وما یتصل بذلك مسائل	حوالہ
۴۳	۱۱	وسؤر حشرات البیت كالحیّة والفأرة والسنور مكروه كراهة تنزیه هو الاصح۔	كذا فی الخلاصة
	۱۲	ویكره ان تلحس الهرة فی كف انسان ثم یصلی قبل غسلها او یاكل من بقیة الطعام الذی اكلت منه۔	كذا فی التبیین
		وانما یكره ذلك فی حق الغنی لانه یقدر علی بدله اما فی حق الفقیر فلا یكره للضرورة۔	كذا فی السراج الوهاج
	۱۳	فان اكلت فارة وشربت الماء فی فورها یتنجس وان مكثت ساعة او ساعتین ثم شربت لا یتنجس۔ هو الصحیح۔	كذا فی الظهیریة
	۱۴	وسؤر السباع الطیر مكروه وعن ابی یوسف رح انها اذا كانت محبوسة یعلم صاحبها انه لاقذر علی منقارها لایكره واستحسن المشائخ هذه الروایة۔	كذا فی الهدایة
	۱۵	وكذا سؤر ما لا یؤكل لحمه من الطیر طاهر مكروه استحسانا۔	هكذا فی شرح المبسوط
	۱۶	الماء المكروه اذا توضأ به مع وجود الماء المطلق كان مكروها وعند عدمه لایكون مكروها۔	كذا فی الاختیار شرح المختار
	۱۷	وسؤر الكلب والخنزیر وسباع البهائم نجس۔	كذا فی الكنز
	۱۸	حب الماء اذا ترشح منه الماء فجاء كلب فلحس الحب فالماء الذی فی الحب طاهر	كذا فی الخلاصة
	۱۹	ویغسل الاناء من ولوغ الكلب ثلاثا۔	كذا فی الهدایة
	۲۰	وسؤر البغل والحمار مشكوك والصحیح انه طاهر انما الشك فی طهوریته	هكذا فی فتاوی قاضیخان
	۲۱	وعلیه الجمهور	كذا فی الكافی
	۲۲	فان لم یجد غیرهما توضأ بهما وتیمم وایهما قدم جاز	كذا فی السراج الوهاج
	۲۳	ولا یجوز الاكتفاء باحدهما۔	كذا فی خزانة المفتین
	۲۴	والافضل تقدیم الوضوء والاغتسال به عندنا۔	كذا فی البحر الرائق
	۲۵	اختلفوا فی النیة فی الوضوء بسؤر الحمار والاحوط ان ینوی۔	كذا فی فتح القدیر

حوالہ	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں اس سے ملتے جلتے مسائل	شق نمبر	دفعات
خلاصہ	جو کیڑے گھروں میں رہتے ہوں جیسا کہ سانپ، چوہا اور بلی۔ انکا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	۱۱	۴۲
تبیین	(ا) ایسا کرنا مکروہ ہے کہ کسی کا ہاتھ بلی چاٹے اور وہ اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ لے۔ یا وہ بلی کا جھوٹا کھانا کھالے۔	۱۲	
سراج وہاج	(ب) یہ کراہیت (بلی کا جھوٹا کھانا کھانا) مالدار کے لئے ہے اس لئے کہ وہ اس کا بدل مہیا کر سکتا ہے غریب کے لئے مکروہ نہیں ہے کیونکہ اسے ضرورت ہے۔		
ظہیریہ	اگر بلی نے چوہا کھایا اور اسی وقت پانی پیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر ایک دو ساعت ٹھہر کر پانی پیا تو ناپاک نہ ہوگا اور یہی حکم صحیح ہے۔	۱۳	
ہدایہ	(ا) درندہ پرندوں کا جھوٹا مکروہ ہے (ب) اور امام ابو یوسف رحمہ سے روایت ہے کہ اگر وہ اسطرح قید ہوں کہ ان کا مالک ان کی چونچ ناپاک نہ ہونے کے متعلق جانتا ہے تو ان کا جھوٹا مکروہ نہیں اور مشائخ نے اس روایت کو مستحسن (پسندیدہ) کہا ہے۔	۱۴	
شرح المبسوط	اسی طرح جن پرندوں کا گوشت کھایا نہیں جاتا ان کا جھوٹا پاک ہے۔ اور مکروہ ہے اور یہ از روئے استحسان ہے۔	۱۵	
اختیار شرح مختار	اچھے پانی کے ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے۔	۱۶	
کنز	کتے، خنزیر اور درندہ چوپایوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔	۱۷	
خلاصہ	پانی کے مٹکے سے پانی ٹپکا۔ کتا آیا اور اس نے مٹکا چاٹا تو مٹکے کے اندر کا پانی پاک ہے۔	۱۸	
ہدایہ	کتا برتن میں منہ ڈالے (زبان سے چاٹے) تو برتن تین بار دھویا جائے گا۔	۱۹	
قاضیخان	خچر اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہے۔ اور صحیح حکم یہ ہے کہ ان کا جھوٹا پاک ہے۔ اور شک اس میں ہے کہ وہ پاک کرنے والا بھی ہے یا نہیں۔	۲۰	
کافی	جمہور کا قول یہی ہے۔	۲۱	
سراج وہاج	اگر خچر یا گدھے کے جھوٹے کے سوا اور پانی نہ پائے تو اس (مشکوک) پانی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے اور (وضو و تیمم میں سے) جسے پہلے کرے جائز ہے۔	۲۲	
خزانۃ المفتین	(مشکوک پانی ملنے کی صورت میں) وضو یا تیمم میں سے کسی ایک پر کفایت کرے تو یہ جائز نہیں۔	۲۳	
بحر رائق	ہمارے ہاں افضل یہ ہے کہ وضو و غسل (تیمم سے) پہلے کرے۔	۲۴	
فتح القدیر	گدھے کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے کی صورت میں نیت کرنے کے متعلق اختلاف ہے اور زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ نیت کرلے۔	۲۵	

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ وما یتصل بذلک ومسائل	حوالہ
۴۳	۲۶	ولو وقع سؤر الحمار فی الماء یجوز التوضؤ بہ ما لم یغلب علیہ کالماء المستعمل۔	کذا فی محیط السرخسی
	۲۷	بول الخفاش وخرؤہ لا یفسد الماء والثوب۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۲۸	وموت ما لیس لہ نفس سائلۃ فی الماء لا ینجسہ کالبق والذباب والزنابیر والعقارب ونحوھا۔	کذا فی الھدایۃ
	۲۹	وموت ما یعیش فی الماء فیہ لا یفسدہ کالسمک والضفدع والسرطان	کذا فی الھدایۃ
	۳۰	وفی غیر الماء قیل غیر السمک یفسدہ وقیل لا وھو الاصح۔	کذا فی الھدایۃ
	۳۱	والضفدع البحری والبری سواء	کذا فی الھدایۃ
	۳۲	قال ابو القاسم الصفار رح وبہ ناخذ۔	کذا فی المضمرات
	۳۳	ولا فرق فی الصحیح بین ان یموت فی الماء او خارج الماء ثم یلقی فیہ	کذا فی التبیین
	۳۴	ویستوی الجواب بین المتفسخ وغیرہ الا انہ یکرہ شرب الماء لانہ لا یخلو عن اجزائہ وھو غیر ماکول۔	کذا فی محیط السرخسی
	۳۵	وما یعیش فی الماء ما یکون توالدہ ومثواہ فی الماء۔	کذا فی الھدایۃ
	۳۶	ومائی المعاش دون مائی المولد یفسد۔	کذا فی الھدایۃ
	۳۷	ولا عبرۃ للغبار النجس اذا وقع فی الماء انما العبرۃ للتراب	کذا فی القنیۃ
	۳۸	خشبۃ اصابتھا نجاسۃ او سرقین فاحترقت فصارت رمادا فوقع فی الماء القلیل لا یفسدہ عند محمد رح وعلیہ الفتوی	ھکذا فی المضمرات
	۳۹	شعر المیتۃ وعظمھا طاھران وکذا العصب والحافر والخف والظلف والقرن والصوف والوبر والریش والسن والمنقار والمخلب وکذا شعر الانسان وعظمہ وھو الصحیح۔	ھکذا فی الاختیار شرح المختار
		ھذا اذا کان الشعر محلوقا او مجزوزا اما اذا کان منتوفا فانہ یکون نجسا۔	کذا فی السراج الوھاج

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام • دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں اس سے ملتے جلتے مسائل	حوالہ
۴۲	۲۶	اگر اچھے پانی میں گدھے کا جھوٹا پانی مل جائے تو اس سے وضو جائز ہے جب تک کہ غالب نہ ہو جائے۔ جیسا کہ مستعمل پانی کا حکم ہے۔	محیط سرخسی
	۲۷	چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب سے پانی اور کپڑا خراب نہیں ہوتا۔	قاضیخان
	۲۸	جس جانور میں جاری خون نہیں ہوتا وہ پانی میں مرجائے تو پانی کو ناپاک نہیں کرتا۔ جیسے مچھر، مکھی، بھڑ اور بچھو وغیرہ۔	ہدایہ
	۲۹	پانی میں رہنے والے جانور جیسے کہ مچھلی، مینڈک اور کیکڑا اگر پانی میں مر جائیں تو پانی خراب نہیں ہوتا۔	ہدایہ
	۳۰	اگر پانی میں رہنے والے جانور پانی کے سوا کسی اور چیز میں مریں (ا) تو بعض کا قول یہ ہے کہ مچھلی کے علاوہ باقی آبی جانور پانی کے علاوہ کسی اور چیز میں مریں تو وہ چیز خراب ہو جاتی ہے (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ چیز خراب نہیں ہوتی۔ اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	ہدایہ
	۳۱	دریائی مینڈک اور خشکی کے مینڈک کا حکم برابر ہے	ہدایہ
	۳۲	ابو القاسم الصفار رح کا قول ہے کہ ہم یہی قول (رحمہم) اختیار کرتے ہیں۔	مضمرات
	۳۳	اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ وہ چیز پانی میں مرے یا باہر مرے اور پھر پانی میں پھینک دی جائے۔	تبیین
	۳۴	(پانی میں رہنے والے جانور) اگر پانی میں پھٹ جائیں یا نہ پھٹیں دونوں کا حکم برابر ہے۔ مگر ایسے پانی کا پینا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح ان کے اجزا پانی میں مل جاتے ہیں اور ان کا کھانا جائز نہیں ہے۔	محیط سرخسی
	۳۵	پانی میں رہنے والے جانور وہ ہیں جن کی پیدائش اور رہائش پانی میں ہوتی ہے۔	ہدایہ
	۳۶	وہ جانور جن کی گذران تو پانی میں ہوتی ہے مگر ان کی پیدائش پانی میں نہیں ہوتی ان سے پانی خراب ہو جاتا ہے	ہدایہ
	۳۷	ناپاک غبار پانی میں گر جائے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں البتہ مٹی کا اعتبار ہے۔	قنیہ
	۳۸	لکڑی پر نجاست یا گوبر لگ گیا۔ پھر جلکر راکھ ہو گئی اور وہ راکھ تھوڑے پانی میں گر گئی تو امام محمد رح کے ہاں پانی خراب نہ ہوگا اور اسی پر فتویٰ ہے۔	مضمرات
	۳۹	(ا) مردار کے بال اور ہڈی پاک ہے۔ اسی طرح پٹھا، کھر (اونٹ و شترمرغ کا) سم اور دیگر سم، سینگ، پشم، اون، پَر، دانت، چونچ اور ناخن کا یہی حکم ہے (ب) اسی طرح آدمی کے بال اور ہڈی پاک ہیں۔ اور یہی حکم صحیح ہے۔	اختیار شرح مختار
		(ج) بالوں کا یہ (مذکورہ) حکم تب ہے جب کہ بال مونڈے ہوئے ہوں یا کٹے ہوئے ہوں لیکن اگر اکھڑے ہوئے ہوں تو ناپاک ہوں گے۔	سراج وہاج۔

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ مما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
۴۳	۴۰	وانفحة المیتة ولبنها فی ضرعها وقشر البیضة الخارجة والسخلة الساقطة من امها وهی مبتلة طاهرة عند ابی حنیفة رح	کذا فی محیط السرخسی
	۴۱	ونافجة المسک ان کانت بحال لو اصابها الماء لم تفسد فهی طاهرة والاصح انها طاهرة بکل حال ومن الزکیة طاهرة بالاتفاق۔	کذا فی التبیین
	۴۲	اما الخنزیر فجمیع اجزائه نجسة۔	کذا فی الاختیار شرح المختار
	۴۳	لو وقع فی البئر عظم المیتة وعلیه لحم او دسم تنجس والا لا۔	کذا فی معراج الدرایة
	۴۴	جلد الانسان اذا وقع فی الماء او قشره ان کان قلیلا مثل ما یتناثر من شقوق الرجل ونحوها لا یفسد الماء وان کان کثیرا یعنی قدر الظفر یفسده۔	کذا فی الخلاصة
	۴۵	والظفر لا یفسد الماء۔	کذا فی الخلاصة
	۴۶	کل اهاب دبغ دباغة حقیقیة بالادویة او حکمیة بالتتریب والتشمیس والالقاء فی الریح فقد طهر وجازت الصلوٰة فیه والوضوء منه الا جلد الآدمی والخنزیر۔	هکذا فی الزاهدی
	۴۷	ولو اصابه ماء بعد الدباغة الحقیقیة لا یعود نجسا۔ وبعد الحکمیة الاظهر انه لا یعود نجسا۔	کذا فی المضمرات
	۴۸	وما طهر جلده بالدباغ طهر جلده بالذکاة وکذلک جمیع اجزائه تطهر بالذکاة الا الدم وهو الصحیح من المذهب۔	کذا فی محیط السرخسی
	۴۹	الکوز الذی یوضع فی نواحی البیت لیغترف به من الحب فان له ان یشرب ویتوضأ منه ما لم یعلمان به قذرا۔	هکذا فی المحیط
	۵۰	اذا فرّت الفأرة من الهرّة ومرّت علیٰ قصعة ماء ذکر شمس الائمة الحلوانی رح ان الهرة ان جرحتها تنجس القصعة والا لا۔ وفی شرح الطحاوی تنجس مطلقا لانها تبول غالبا من خوف الهرة۔	هکذا فی المحیط

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں اس سے ملتے جلتے مسائل	حوالہ
۴۳	۴۰	مردہ جانور کے معدہ کا چستہ[1]۔ مردہ جانور کے تھن کا دودھ۔ باہر نکلے ہوئے انڈے کا چھلکا۔ بھیڑ بکری کا بچہ جو ماں کے پیٹ سے گر گیا ہوا اور ابھی تر ہو[2] یہ سب امام ابو حنیفہ رح کے ہاں پاک ہیں۔	محیط سرخسی
	۴۱	(ا) کستوری کا نافہ اگر ایسا ہے کہ پانی پہنچنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہے۔ اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ ہر حال میں پاک ہے۔ (ب) اور اللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے کا نافہ بالاتفاق پاک ہے۔	تبیین
	۴۲	خنزیر کے تمام اجزا ناپاک ہیں۔	اختیار شرح مختار
	۴۳	اگر کنوئیں میں مردار کی ہڈی گر گئی اور اس میں گوشت یا چربی لگی ہوئی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔	معراج درایہ
	۴۴	اگر پانی میں آدمی کا چمڑا یا چھلکا گر گیا تو دیکھیں گے (ا) اگر وہ تھوڑا ہے جیسا کہ پاؤں کے شگافوں سے اترتا ہے یا اس کے مانند تو اس سے پانی خراب نہ ہوگا۔ (ب) اور اگر زیادہ ہو یعنی ناخن کے برابر ہو تو پانی خراب ہو جائے گا۔	خلاصہ
	۴۵	ناخن کے گرنے سے پانی خراب نہیں ہوتا۔	خلاصہ
	۴۶	(ا) ہر وہ چمڑا جسے دواؤں سے حقیقی دباغت دی جائے یا مٹی لگانے، دھوپ میں سکھانے اور ہوا میں ڈال دینے سے حکمی دباغت دی جائے تو وہ پاک ہے۔ اس پر نماز جائز ہے اور اس (کے ڈول) سے وضو جائز ہے۔ (ب) مگر آدمی اور خنزیر کے چمڑے کا یہ حکم نہیں ہے۔	زاہدی
	۴۷	(ا) اگر حقیقی دباغت کے بعد چمڑے کو پانی لگے تو نجاست نہیں لوٹتی (ب) اور حکمی دباغت کے بعد زیادہ ظاہر یہی ہے کہ نجاست نہیں لوٹتی۔	مضمرات
	۴۸	(ا) جس جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کا چمڑا اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے (ب) اسی طرح خون کے سوا تمام اجزا بھی ذبح سے پاک ہو جاتے ہیں۔ صحیح مذہب پر یہی حکم ہے[3]۔	محیط سرخسی
	۴۹	وہ کوزہ جو گھر میں ادھر ادھر اس لئے رکھ دیا جاتا ہے تاکہ اس سے مٹکوں کا پانی نکالیں اس سے پانی پینا اور وضو کرنا جائز ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر نجاست لگی ہے۔	محیط
	۵۰	(ا) جب چوہا بلی سے بھاگ کر پانی کے پیالے پر سے ہو کر گزرا تو شمس الائمہ الحلوانی نے اس کے متعلق یہ حکم ذکر کیا ہے کہ اگر بلی نے اسے زخمی کر دیا تھا تو پیالہ ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (ب) اور شرح طحاوی میں ہے کہ ہر صورت میں پیالہ ناپاک ہو جائے گا اس لئے کہ وہ بلی کے خوف سے اکثر	

[1] بکری کا بچہ جو صرف دودھ پیتا تھا گھاس نہ کھاتا تھا اس کے پیٹ سے نکالا ہوا خشک دودھ اور مردہ گائے بھینس کا دودھ (حرام مگر) پاک ہے۔ مترجم

[2] امام صاحب رح کے نزدیک بچہ پر لپٹی ہوئی جھلی اپنی لزوجت کی وجہ سے نجاست کو قبول نہیں کرتی۔ جھلی اترنے کے بعد تر بچہ پاک ہے۔ کپڑے یا ہاتھ کو لگ جائے تو ناپاک نہ ہوں گے۔ اور اگر کنوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو وہ بھی ناپاک نہ ہوگا۔ مزید وضاحت کے لئے حکم ۱/۴۴ اور اس کے حاشیہ ملاحظہ ہو۔ مترجم۔

[3] دباغت کے مزید احکام ۱/۸۹ کے حاشیہ میں ملاحظہ ہوں۔ مترجم

دفعات	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاہ — الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ وما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
۴۳	۵۱	وهوا المختار	هكذا فى الخلاصة
	۵۲	ويجوز للرجل ان يتوضأ من الحوض الذى يخاف ان يكون فيه قذر ولا يتيقن به وليس عليه ان يسأل عنه ولا يدع التوضؤ منه حتى يتيقن ان فيه قذر الاثر۔	هكذا فى المحيط
	۵۳	ولو ظنه نجسا فتوضأ منه ثم ظهر انه طاهر يجوز۔	هكذا فى الخلاصة
	۵۴	سبع مرّ بالركية وغلب على ظنه شربه منها يتنجس والا فلا۔	كذا فى البحر الرائق ناقلا عن المبتغى
	۵۵	فى الفتاوى العتابية ولو وجد فى الصحراء ماء قليلا يجوز ان يأخذ منه و يتوضأ۔ فان كانت يده نجسة وليس معه ما يغترف به منه فانه يوقع منديلا۔ واذا سال الماء على يده من المنديل طهرت۔ وان وجد على شطه علامة دخول الكلب فان كان قريبا من الماء بحيث يعلم انه يقدر على الشرب منه لا يتوضأ وان كان غير ذلك يجوز۔	كذا فى التتارخانية
	۵۶	ولو ان الصبيان واهل الرستاق يضعون ايديهم على الدلو والرشاء فالدلو والرشاء طاهران ما لم يعلم تيقنا بالنجاسة	كذا فى الظهيرية كذا فى فتح القدير
	۵۷	اذا ادخل الصبى يده فى كوز ماء او رجله فان علم ان يده طاهرة بيقين يجوز التوضؤ به وان كان لا يعلم انها طاهرة او نجسة فالمستحب ان يتوضأ بغيره ومع هذا لو توضأ اجزأه	كذا فى المحيط
	۵۸	واذا خاض الرجل فى الماء المصبوب على وجه الحمام بعد ما غسل قدميه وخرج فان لم يعلم ان فى الحمام جنبا اجزأه وان لم يغسل قدميه۔ وان علم ان فيه جنبا قد اغتسل فعلى رواية محمد رح لا يلزمه ان يغسل وهو الظاهر۔	كذا فى المحيط
	۵۹	اذا مسح اعضاءه بالمنديل وابتل حتى صار كثيرا او تقاطر الماء	

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں اس سے ملتے جلتے مسائل	حوالہ
۴۳		پیشاب کر دیتا ہے۔	محیط
	۵۱	اور یہی حکم مختار ہے۔	خلاصہ
	۵۲	آدمی کو ایسے حوض سے وضو کرنا جائز ہے جس میں نجاست پڑی ہونے کا ڈر ہوا اور یقین نہ ہو۔ اس پر کسی سے اس پانی کا حال پوچھنا ضروری نہیں اور اس حوض سے اس وقت تک وضو ترک نہ کرے جبتک اسے اس حوض میں کسی اثر سے نجاست پڑنے کا یقین نہ ہو جائے۔	محیط
	۵۳	اگر (مذکورہ صورت میں) اس کا غالب گمان یہ تھا کہ وہ ناپاک ہے پھر اس سے وضو کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ پاک ہے تو وہ وضو جائز ہے۔	خلاصہ
	۵۴	درندہ تھوڑے پانی سے ہو کر گذرا گمان غالب یہ ہے کہ اس نے اس سے پیا ہے تو وہ پانی ناپاک سمجھا جائے گا ورنہ نہیں۔ یہ حکم منتقی سے نقل ہے۔	بحر رائق
	۵۵	فتاوی عنابیہ میں ہے (ا) کہ اگر کسی نے جنگل میں تھوڑا سا پانی پایا تو اس سے پانی لیکر وضو کرنا جائز ہی (ب) اگر (مذکورہ صورت میں) اس کا ہاتھ ناپاک تھا اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس کے ذریعہ اس میں سے پانی نکالے تو وہ اپنا رومال پانی میں ڈال دے جب رومال سے پانی ہاتھ پر بہے گا تو ہاتھ پاک ہو جائے گا۔ (ج) اگر (مذکورہ صورت میں) اس نے پانی کے کنارے پر کتے کے آنے کے نشان پائے تو دیکھا جائے گا) اگر وہ نشان پانی سے اتنا قریب ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہاں سے کتا پانی پی سکتا ہے تو اس پانی سے وضو نہ کرے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو وضو کرے۔	تتارخانیہ
	۵۶	(ا) اگر بچے اور گنوار ڈول اور رسی پر ہاتھ لگاتے ہوں تو ڈول اور رسی پاک ہیں۔ (ب) جب تک کہ نجاست کا یقین نہ ہو۔	ظہیریہ فتح قدیر
	۵۷	اگر چھوٹے لڑکے نے اپنا ہاتھ یا پاؤں پانی کے کوزے میں ڈال دیا (تو اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر یہ معلوم ہو گیا کہ اس کا ہاتھ یقیناً پاک ہے تو اس سے وضو جائز ہے (ب) اگر اس کا پاک یا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس پانی کے علاوہ سے وضو کرے (ج) اس کے باوجود اگر کسی نے اس پانی سے وضو کر لیا تو اسے کفایت کر جائے گا۔	محیط
	۵۸	کوئی شخص اپنے پاؤں دھو کر اس پانی میں داخل ہوا جو حمام کے صحن میں گرا ہوا ہے اور پھر باہر نکلا تو اس کا حکم یہ ہے کہ (ا) اگر اس حمام میں کسی جنبی کا نہانا معلوم نہیں ہے تو اسے کافی ہے خواہ پھر پاؤں نہ دھوئے (ب) اور اگر اس حمام میں کسی جنبی کا نہانا معلوم ہوا بھی تو امام محمد رح کی روایت کے بموجب پاؤں دھونا لازم نہیں۔ اور یہی حکم ظاہر ہے۔	محیط
	۵۹	کسی نے اپنے اعضا رومال سے پونچھے اور رومال خوب بھیگ گیا۔ یا اس کے اعضا سے پانی ٹپک کر کسی	

تعا	شق نمبر	الباب الثالث فی المیاه — الفصل الثانی فیما لایجوز به التوضؤ ومما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
٤٣		من اعضائه علی ثوب مقدار الکثیر الفاحش جازت الصلوة معه لان الماء المستعمل طاهر عند محمد رح وهو المختار وعندهما وان کان نجسا لکن سقط اعتبار نجاسته ههنا لمکان الضرورة۔	هکذا فی البدائع
	٦٠	ویکره شرب الماء المستعمل۔	کذا فی الخلاصة
	٦١	فی جامع الجوامع اذا تنجس الماء القلیل بوقوع النجاسة فیه ان تغیرت اوصافه لاینتفع به من کل وجه کالبول والا جاز سقی الدواب وبل الطین ولایطین به المسجد۔	کذا فی التتارخانیة
	٦٢	البول فی الماء الجاری مکروه۔	کذا فی الخلاصة
	٦٣	ویکره البول فی الماء الراکد۔ هو المختار	کذا فی التتارخانیة
	٦٤	حوض فیه عصیر فوقع البول فیه ان کان عشرا فی عشر لایفسده وان کان اقل افسده کما فی الماء۔	کذا فی الخلاصة

دفعات	شق نمبر	تیسرا باب پانیوں کے احکام — دوسری فصل جن پانیوں سے وضو جائز نہیں اس سے ملتے جلتے مسائل	حوالہ
۴۲		کپڑے پر زیادہ مقدار میں پڑ گیا تو اس کپڑے کے ساتھ نماز جائز ہے اس لئے کہ مستعمل پانی امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہے۔ اور یہی حکم مختار ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں اگرچہ مستعمل پانی ناپاک ہے لیکن اس موقع پر ضرورت کی وجہ سے اس کی نجاست کا اعتبار ساقط ہے۔	بدائع
	۶۰	مستعمل پانی کا پینا مکروہ ہے۔	خلاصہ
	۶۱	جامع الجوامع میں ہے کہ جب تھوڑا پانی نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہو جائے تو اس کے استعمال کا حکم یہ ہے کہ دیکھیں گے) (ا) اگر اس کے اوصاف یعنی رنگت، بو اور مزہ بدل جائیں تو اسے کسی طرح کام میں نہ لایا جائے۔ جیسا کہ پیشاب کا حکم ہے (ب) اور اگر اس کے اوصاف نہیں بدلے تو اس سے جانوروں کو پانی پلانا اور مٹی گوندھنا جائز ہے (ج) مگر وہ مٹی مسجد میں نہ لگائی جائے۔	تتارخانیہ
	۶۲	جاری پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔	خلاصہ
	۶۳	کھڑے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور یہی حکم مختار ہے۔	تتارخانیہ
	۶۴	ایک حوض میں کسی قسم کا شیرہ جمع ہے اس میں پیشاب پڑ گیا اور وہ دہ در دہ ہے تو خراب نہیں ہوگا اور اگر کم ہے تو خراب ہو جائے گا۔ جیسا کہ پانی کا حکم ہے۔	خلاصہ

نوٹ۔ صـ ۱۳۲ تا صـ ۱۲۹ زائد تھے جو جزوں میں تھے جلد میں نہیں ہیں۔ (ناظم اشاعت)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی التیمم	حوالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وعلی آله واصحابه اجمعین

الباب الرابع فی التیمم

دفعات ۴۴ تا ۵۲ عنوانات ۹ تعداد شق ۱۶۰

وفیه ثلاثة فصول

الفصل الاول فی امور لابد منها فی التیمم

دفعات ۴۴ تا ۵۰ عنوانات ۷ تعداد شق ۹۵

۴۴- النیة

تعداد شق ۱۰

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(منها النیة) وکیفیتها ان ینوی عبادة مقصودة لا تصح الا بالطهارة ونیة الطهارة او استباحة الصلوٰة تقوم مقام ارادة الصلوة ولا یجب التمیز بین الحدث والجنابة حتی لو تیمم الجنب یرید به الوضوٴ جاز	کذا فی التبیین
	۲	وفی النصاب وعلیه الفتوی	کذا فی التتارخانیة
	۳	لو تیمم لصلوة الجنازة او لسجدة التلاوة اجزأه ان یصلی به المکتوبة بلا خلاف	کذا فی المحیط
	۴	ولو تیمم لقرأة القرآن عن ظهر القلب او عن المصحف او لزیارة القبور	

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب۔ تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہم خدا کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے بزرگ رسول اور انکی آل و اصحاب سب پر درود بھیجتے ہیں ۔

چوتھا باب ۔ تیمم کے احکام

دفعات ۴۴ تا ۵۲، عنوانات ۹، تعداد شق ۱۶۰

اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل ، تیمم کیلئے ضروری امور کا بیان

دفعات ۴۴ تا ۵۰، عنوانات ۷، تعداد شق ۹۵

۴۴۔ نیت کرنا۔ اس میں ۱۱ شقیں ہیں۔

۱ (ا) تیمم کیلئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ نیت کرے اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ تیمم کرنیوالا ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کرے۔ جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں ہوتی ۔

(ب) طہارت کی نیت کرنا یا نماز مباح ہونیکی نیت کرنا نماز کے ارادہ کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔

(ج) بے وضو کیلئے اور جنابت کیلئے تیمم (کی نیت) میں امتیاز کرنا ضروری نہیں ہے حتیٰ کہ اگر جنبی نے وضو کے ارادہ سے تیمم کیا تو جائز ہے۔ — تبیین

۲ نصاب (کتاب) میں ہے کہ اسی حکم (مذکورہ) پر فتویٰ ہے۔ — تتار خانیہ

۳ اگر کسی نے نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت کیلئے تیمم کیا تو وہ تیمم اسے فرض نماز پڑھنے کے لئے بھی کفایت کر جائیگا۔ اس میں (فقہاء رحمہم اللہ کا) کوئی اختلاف نہیں — محیط

۴ اگر کسی نے قرآن مجید یاد[۱] سے پڑھنے یا قرآن[۲] مجید سے دیکھ کر پڑھنے کیلئے تیمم کیا یا زیارت[۳] قبور کیلئے یا میت[۴] کو دفن کرنے یا اذان[۵] کہنے یا اقامت[۶] کہنے یا مسجد میں داخل ہونے کیلئے تیمم کیا یا مسجد سے باہر نکلنے کے لئے تیمم کیا بایں طور کہ وہ مسجد

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منہا فی التیمم	حوالہ
۴۴		اولدفن المیت او للاذان او للاقامۃ او لدخول المسجد او لخروجہ بان دخل المسجد وھو متوضئ ثم احدث او لمس المصحف وصلی بذلک التیمم قال عامۃ العلماءؒ لایجوز	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۵	ولو تیمم لسجدۃ الشکر علی قول ابی حنیفۃؒ وابی یوسفؒ لایصلی المکتوبۃ بذلک التیمم وعند محمدؒ یصلی بناء علی ان السجدۃ قربۃ عند محمدؒ خلافا لھماؒ	کذا فی الذخیرۃ
	۶	ولو تیمم للسلام اولرد السلام لایجوز اداء الصلوۃ بذلک التیمم	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۷	ولو تیمم یرید بہ تعلیم الغیر ولا یرید بہ الصلوۃ لم یجزہ عند الثلاثۃ	کذا فی الخلاصۃ
	۸	وھو ظاھر الروایۃ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
	۹	والکافر اذا تیمم للاسلام فاسلم لایجوز لہ ان یصلی بذلک التیمم عند ابی حنیفۃؒ ومحمدؒ	کذا فی الخلاصۃ
	۱۰	مریض ییممہ غیرہ فالنیۃ علی المریض دون المیمم	کذا فی القنیۃ
۴۵		**ضربتان** تعداد شق ۱۱	
	۱	(ومنہا الضربتان) یمسح باحداھما وجہہ وبالاخری یدیہ الی المرفقین	کذا فی الھدایۃ
	۲	ویمسح المرفق	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳	وفی الحلیۃ یمسح من وجہہ ظاھر البشرۃ وظاھر الشعر علی الصحیح	کذا فی معراج الدرایۃ و ھکذا فی فتح القدیر
	۴	مسح العذار شرط علی ماحکی[1] عن اصحابناؒ والناس عنہا غافلون	کذا فی الزاھدی
	۵	وھل یمسح الکف الصحیح انہ لایمسح وضرب الکف یکفی	کذا فی المضمرات
	۶	وان مسح وجہہ وذراعیہ بضربۃ واحدۃ لایجزیہ	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۷	ولو مسح باحدی یدیہ وجہہ وبالاخری احدی یدیہ اجزاہ فی الوجہ والید الاولی ویعید الضرب للید الاخری	کذا فی السراج الوھاج
	۸	واذا اراد التیمم فتمعک فی التراب وذلک بہ جسدہ کلہ ان کان التراب اصاب وجہہ وذراعیہ وکفیہ جاز وان لم یصب لم یجز	ھکذا فی الخلاصۃ

[1] فتاوی عربی نسخہ امیریہ مصری میں یہ عبارت یوں تھی "علی حکی ما عن اصحابنا" الخ اور نسخہ میمنیہ مصری میں عبارت یوں پائی گئی "علی ماحکی عن اصحابنا" اور چونکہ یہی عبارت درست ہے لہٰذا یہی درج ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ ہے (مترجم)۔

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب۔ تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کے لئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۴		میں باوضو داخل ہوا تھا پھر اسکا وضو ٹوٹ گیا یا اس[9] نے قرآن مجید[52] چھونے کیلئے تیمم کیا اور (ان تمام صورتوں میں اسنے) اس تیمم سے نماز پڑھی تو عام علماء کا قول یہ ہے کہ (اس تیمم سے نماز پڑھنا) جائز نہیں ہے	قاضیخان
	۵	(د) اگر کسی نے سجدۂ شکر ادا کرنے کیلئے تیمم کیا تو امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں اس تیمم سے فرض نماز نہ پڑھے۔ (ب) اور امام محمدؒ کے ہاں (اس تیمم سے) فرض نماز پڑھ لے۔ اسلئے کہ امام محمدؒ کے ہاں سجدۂ شکر مستقل عبادت ہے اور ان دونوں (امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ) کے ہاں (سجدۂ شکر مستقل عبادت) نہیں ہے	ذخیرہ
	۶	اگر کسی نے سلام کہنے یا سلام کا جواب دینے کیلئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز ادا کرنا جائز نہیں	قاضیخان
	۷	اگر کسی شخص نے کسی دوسرے آدمی کو تیمم کا طریقہ سکھانے کے لئے تیمم کیا اور خود اسکا ارادہ اس تیمم سے نماز کا نہ تھا تو تینوں امام متفق ہیں کہ وہ تیمم اس شخص کے لئے نماز ادا کرنے کیلئے کفایت نہ کریگا۔	خلاصہ
	۸	اور یہ (مذکورہ) حکم ظاہر روایت کا ہے	قاضیخان
	۹	کافر نے مسلمان ہونے کے لئے تیمم کیا پھر اسلام لایا تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے ہاں اس کے لئے اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔	خلاصہ
	۱۰	کوئی شخص بیمار ہے اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کراتا ہے تو نیت کرنا مریض پر ہے۔ تیمم کرانے والے پر نہیں ہے	قنیہ
۴۵۔		**دو مرتبہ ہاتھ مارنا۔** اس میں ۱۱ شقیں ہیں۔	
	۱	تیمم کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ دو بار ہاتھ مارے۔ ایک سے چہرے کا مسح کرے اور دوسری بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔	ہدایہ
	۲	کہنی کا بھی مسح کرے۔	قاضیخان
	۳	حلیہ میں ہے کہ تیمم کرنے والا اپنے منہ کی ظاہری کھال اور بالوں کے اوپر اوپر مسح کرے۔ یہ حکم صحیح ہے	معراج درایہ فتح القدیر
	۴	عذار (کان کے مقابل رخسار کی جگہ) کا مسح کرنا شرط ہے۔ ہمارے اصحاب سے یہی منقول ہے۔ اور لوگ اس (حکم) سے غفلت کرتے ہیں۔	زاہدی
	۵	ہتھیلی پر مسح کرے یا نہ۔ صحیح حکم یہ ہے کہ ہتھیلی پر مسح نہ کرے اور (ہتھیلی کے مسح کیلئے) ہاتھ مارنا ہی کافی ہے۔	مضمرات
	۶	اگر کسی نے ایک ضرب سے چہرے اور بازوؤں کا مسح کر لیا تو اس کے (تیمم کے لئے) یہ کافی نہیں ہوگا۔	قاضیخان
	۷	اگر کسی نے ایک ہاتھ سے چہرے کا مسح کیا اور دوسرے ہاتھ سے ایک ہاتھ (مع بازو) کا مسح کیا تو اس[53] کے چہرے اور ایک ہاتھ کا مسح جائز ہو گیا۔ دوسرے ہاتھ کے لئے دوبارہ ہاتھ مارے	سراج وہاج
	۸	جب کسی شخص نے تیمم کا ارادہ کیا تو وہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور اسے اپنے تمام بدن پر ملا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر اسکے چہرے۔ بازوؤں اور ہتھیلیوں پر مٹی پہنچ گئی تو تیمم جائز ہے۔ اور اگر نہیں پہنچی تو جائز نہیں ہوا۔	خلاصہ

[52] اس لئے کہ قرآن مجید کو چھونا عبادت مقصودہ میں داخل نہیں ہے۔ (الدر المختار ج ۱ ص ۲۲۵ (مترجم) [53] تیمم کی بحث میں ہاتھوں پر مسح سے مراد کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح ہی مراد ہوتا ہے۔ جیسا حکم ۵ ب میں وضاحت ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع في التيمم — الفصل الاول في الامور التي لابد منها في التيمم	حواله
۴۵	۹	مقطوع اليدين من الرسغ يمسح ذراعيه و مقطوع الذراعين يمسح موضع القطع وان كان القطع فوق المرفق لا يجب المسح	كذا في محيط السرخسي
	۱۰	ولو شلت يداه يمسح يداه على الارض و وجهه على الحائط و يجزيه ولا يدع الصلوة.	هكذا في الذخيرة في الفصل الخامس قبيل فصل التيمم
	۱۱	لو ضرب يديه فقبل ان يمسح احدث لا يجوز المسح بتلك الضربة كما لو احدث في الوضوء بعد غسل بعض الاعضاء و به قال السيد ابو شجاع رح وقال القاضي الاسبيجابي رح يجوز كمن ملاء كفيه ماء فاحدث ثم استعمله و في الخلاصة و الاصح انه لا يستعمل ذلك التراب كذا اختاره شمس الائمة رح	كذا في فتح القدير
۴۶-		**الاستيعاب** — تعداد شق ۶	
	۱	(و منها) استيعاب العضوين في التيمم واجب في ظاهر الرواية	كذا في محيط السرخسي
	۲	و هو المختار	كذا في المضمرات
	۳	حتى لو لم يمسح تحت الحاجبين و فوق العينين لا يجزيه	كذا في محيط السرخسي
	۴	ولا بد من نزع الخاتم و السوار	هكذا في الخلاصة
	۵	و يمسح الوترة التي بين المنخرين	كذا في التبيين
	۶	و يجب تخليل الاصابع ان لم يدخل بينها غبار	كذا في التبيين
۴۷-		**الصعيد الطيب** — تعداد شق ۳۰	
	۱	(و منها الصعيد الطيب) يتيمم بطاهر من جنس الارض	كذا في التبيين
	۲	كل ما يحترق فيصير رمادا كالحطب والحشيش ونحوها او ما ينطبع و يلين كالحديد و الصفر و النحاس و الزجاج و عين الذهب و الفضة و نحوها فليس من جنس الارض	كذا في البدائع
	۳	وما كان بخلاف ذلك فهو من جنسها	كذا في البدائع
	۴	فيجوز التيمم بالتراب و الرمل و السبخة المنعقدة من الارض دون الماء والجص والنورة والكحل والزرنيخ و المغرة والكبريت والفيروزج والعقيق والبلخش والزمرد والزبرجد	كذا في البحر الرائق

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کے لئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۵	۹	(د) جس شخص کے دونوں ہاتھ گٹوں سے کٹ گئے ہوں تو وہ اپنے بازوؤں پر مسح کرے (ب) اور جسکے دونوں بازو کٹ گئے ہوں وہ کٹا ؤ کی جگہ پر مسح کرے۔ (ج) اور اگر کٹاؤ کہنیوں سے اوپر ہو تو مسح واجب نہیں ہوگا	محیط السرخسی
	۱۰	اگر کسی کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے ہوں تو وہ اپنا ہاتھ زمین پر اور اپنا چہرہ دیوار پر مل لے اسکے لئے یہی کافی ہے اور وہ نماز نہ چھوڑے۔ یہ حکم ذخیرہ کی پانچویں فصل میں تیمم کی فصل سے کچھ پہلے لکھا ہے	ذخیرہ
	۱۱	(د) کسی نے تیمم کیلئے مٹی پر ہاتھ مارا اور مسح کرنے سے پہلے اسے وضو توڑنے والا کوئی امر درپیش ہوگیا تو اس ضرب سے (تیمم کا) مسح جائز نہیں (یہ صورت ایسی ہے) جیسے کسی کو وضو میں بعض اعضا دھونے کے بعد وضو توڑنے والا امر پیش آئے۔ سید ابو شجاعؒ کا یہی قول ہے (ب) اور قاضی اسبیجابیؒ کا قول ہے کہ مذکورہ صورت میں تیمم جائز ہے (اور یہ صورت ایسی ہی ہے) جیسے کسی شخص نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا تو اسے وضو توڑنے والا کوئی امر درپیش ہوا پھر اس نے اس پانی کو استعمال کیا (ج) اور خلاصہ میں ہے کہ زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ (ہاتھوں میں لگی ہوئی) اس مٹی کو استعمال نہ کرے۔ شمس الائمہ نے اسی کو اختیار کیا ہے	فتح القدیر
۴۶		**اعضا کا پورا پورا مسح کرنا** اس میں ۶ شقیں ہیں	
	۱	تیمم کیلئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ اعضا کا پورا پورا مسح کرے۔ تیمم میں ظاہر روایت کے مطابق دونوں عضووں کا پورا پورا مسح کرنا واجب ہے	محیط السرخسی
	۲	اور یہی (مذکورہ) حکم مختار ہے	مضمرات
	۳	حتی کہ اگر کسی نے بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر مسح نہ کیا تو ایسا کرنا اسے کفایت نہ کرے گا	محیط السرخسی
	۴	تیمم میں انگوٹھی اور کنگن کا اتارنا ضروری ہے	خلاصہ
	۵	دونوں نتھنوں کے درمیانی پردہ پر بھی مسح کرے	تبیین
	۶	انگلیوں کا خلال کرنا واجب ہے بشرطیکہ ان کے درمیان غبار داخل نہیں ہوا	تبیین
۴۷		**پاک مٹی سے تیمم کرنا** اس میں ۳۰ شقیں ہیں	
	۱	تیمم کیلئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ پاک مٹی پر تیمم کرے۔ تیمم مٹی کی جنس میں سے کسی پاک جنس پر کرے	تبیین
	۲	ہر وہ چیز جو جلتی ہے تو راکھ[1] ہو جاتی ہے جیسے لکڑی۔ گھاس اور انکی مانند چیزیں یا جو چیزیں پگھل جاتی اور نرم ہو جاتی ہیں جیسے لوہا۔ کانسی۔ تانبا۔ شیشہ۔ سونا۔ چاندی اور انکی مانند چیزیں (تو ایسی سب چیزیں) مٹی کی جنس سے نہیں ہیں۔	بدائع
	۳	اور جو چیز ایسی (یعنی جل کر راکھ ہوجانے والی یا پگھل جانے والی) نہیں ہے وہ مٹی کی جنس سے ہے	بدائع
	۴	پس مٹی۔ ریت۔ شورہ جو کہ زمین سے بنا ہو نہ کہ پانی سے۔ گچ۔ چونا۔ سرمہ۔ ہڑتال۔ گیری۔ گندھک فیروزہ۔ عقیق۔ بلخش (بلور سے مشابہ چیز) زمرد اور زبرجد پر تیمم جائز ہے	بحر رائق

[1] جل کر راکھ ہونے میں پتھر کی راکھ (چونا وغیرہ) شامل نہیں ہے جیسا کہ فتاوی شامیہ میں ہے الا رماد الحجر کجص وکلس رد المحتار ج۱ ص۲۲۱ پس پتھر کی راکھ سے تیمم جائز ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	باب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی التیمم	حوالہ
۴۷	۵	و بالیاقوت و المرجان	کذا فی التبیین
	۶	و بالآجر المشوی و ھو الصحیح	کذا فی البحر الرائق
	۷	و ھو ظاھر الروایۃ	ھکذا فی التبیین
	۸	و بالخزف الا اذا کان علیہ صبغ لیس من جنس الارض	کذا فی خزانۃ الفتاوی
	۹	و بالحجر علیہ غبار او لم یکن بان کان مغسولا او املس مدقوقا و غیر مدقوق	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۰	و بالطین الاحمر و الاسود و الابیض	کذا فی البدائع
	۱۱	و الاصفر	کذا فی الخلاصۃ
	۱۲	و الاخضر	کذا فی التتارخانیۃ
	۱۳	و بالارض الندیۃ و الطین الرطب	کذا فی البدائع
	۱۴	و بالمرداسنج[1] المعدنی دون المتخذ من شئ اخر	ھکذا فی محیط السرخسی
	۱۵	اما الملح فان کان مائیا فلا یجوز بہ اتفاقاً و ان کان جبلیا ففیہ روایتان و صحح کل منهما و لکن الفتوی علی الجواز	ھکذا فی البحر الرائق
	۱۶	الارض اذا احترقت فتیمم بذلک التراب الاصح انہ یجوز	ھکذا فی الظھیریۃ
	۱۷	و لو تیمم باللآلی المدقوقۃ او غیر المدقوقۃ لا یجوز	کذا فی محیط السرخسی
	۱۸	و لو تیمم بالذھب و الفضۃ ان کان مسبوکا لا یجوز و ان لم یکن مسبوکا و کان مختلطا بالتراب و الغلبۃ للتراب جاز	کذا فی محیط السرخسی
	۱۹	و لا یجوز بالرماد و العنبر و الکافور و المسک	کذا فی الظھیریۃ
	۲۰	و لا بالماء المتجمد	ھکذا فی التبیین
	۲۱	و یجوز بالغبار مع القدرۃ علی الصعید کذا فی السراج الوھاج و ھو الصحیح	کذا فی السراج الوھاج
	۲۲	و صورۃ التیمم بالغبار ان یضرب بیدیہ ثوبا او لبدا او وسادۃ او ما اشبھھا من الاعیان الطاھرۃ التی علیھا غبار فاذا وقع الغبار علی یدیہ تیمم او ینفض ثوبہ حتی یرتفع غبارہ فیرفع یدیہ فی الغبار فی الھواء فاذا وقع الغبار علی یدیہ تیمم	کذا فی المحیط

[1] قولہ بالمرداسنج ھو بضم المیم الرصاص الذی ینفصل عن الفضۃ اھ (حاشیہ نسخہ عربی) ترجمہ:۔ مرداسنج کے تلفظ میں میم پر پیش ہے اور اس سے مراد وہ سیسہ ہے جو چاندی سے الگ ہوتا ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کے لئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۷	۵	یاقوت اور مرجان پر بھی تیمم جائز ہے	تبیین
	۶	پکی اینٹ پر بھی تیمم جائز ہے اور یہی حکم صحیح ہے	بحر رائق
	۷	اور یہ امنکو رہ حکم ظاہر روایت کا ہے	تبیین
	۸	مٹی کے پکے برتن پر تیمم جائز ہے لیکن اگر اس پر ایسی چیز کا رنگ ہو جو مٹی کی جنس سے نہ ہو تو پھر اس پر تیمم جائز نہیں ہے	خزانۃ الفتاوی
	۹	پتھر پر تیمم جائز ہے خواہ اس پر غبار ہو یا نہ ہو مثلاً وہ دھلا ہوا ہو یا املس ہو (یعنی بغیر دھوئے صاف شفاف بغیر غبار ہو) پسا ہوا ہو یا پسا ہوا نہ ہو۔	قاضیخان
	۱۰	سرخ مٹی۔ سیاہ مٹی اور سفید مٹی پر تیمم جائز ہے	بدائع
	۱۱	زرد مٹی پر بھی تیمم جائز ہے	خلاصہ
	۱۲	سبز مٹی پر بھی تیمم جائز ہے	تتارخانیہ
	۱۳	گیلی زمین اور رطوبت والے گارے پر بھی تیمم جائز ہے[۲]	بدائع
	۱۴	مردہ سنگ پر تیمم جائز ہے اور اس سے مراد وہ مردہ سنگ ہے جو کان سے نکلے کسی اور چیز سے بنا ہوا (مصنوعی) نہ ہو	محیط السرخسی
	۱۵	(ا) نمک اگر پانی سے بنا ہوا ہو تو اس سے تیمم کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے (ب) اگر نمک پہاڑی ہو تو اس کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ فقہائے نے ہر ایک کو صحیح کہا ہے لیکن فتوی جواز پر ہے	بحر رائق
	۱۶	زمین جب جل گئی تو کسی نے اس مٹی سے تیمم کیا تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ جائز ہے	ظہیریہ
	۱۷	اگر کسی نے پسے ہوئے موتیوں یا بغیر پسے ہوتے موتیوں پر تیمم کیا تو جائز نہیں ہے[۳]	محیط سرخسی
	۱۸	اگر کسی نے سونے اور چاندی پر تیمم کیا (تو اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر وہ پگھلے ہوئے ہیں تو ان پر تیمم جائز نہیں (ب) اور اگر وہ پگھلے ہوئے نہیں ہیں اور مٹی میں ملے ہوئے ہیں اور مٹی کا غلبہ ہے تو ان پر تیمم جائز	محیط سرخسی
	۱۹	راکھ۔ عنبر۔ کافور اور کستوری پر تیمم جائز نہیں ہے	ظہیریہ
	۲۰	جمے ہوتے پانی سے بھی تیمم جائز نہیں ہے	تبیین
	۲۱	مٹی پر قدرت کے باوجود غبار پر تیمم کرنا جائز ہے یہ السراج الوہاج میں ہے اور یہی حکم صحیح ہے	سراج وہاج
	۲۲	غبار سے تیمم کا طریقہ یہ ہے (ا) کہ کپڑا یا نمدہ یا سرہانہ یا انکی مانند کوئی اور پاک چیز جس پر غبار ہو اس پر دونوں ہاتھ مارے۔ جب غبار اس کے دونوں ہاتھوں پر پڑے تو (اس سے) تیمم کرلے (ب) یا اپنا کپڑا جھاڑے جب اس سے غبار اٹھے تو اپنے ہاتھ غبار کی طرف ہوا میں اٹھائے اور جب غبار اس کے ہاتھوں پر پڑ جائے تو (اس سے) تیمم کرلے	محیط

[۲] لیکن اگر گارے میں پانی غالب ہو تو اس کے متعلق حکم ۲۸/۴۷ ملاحظہ ہو (مترجم) [۳] کیونکہ وہ زمین کی جنس سے نہیں بلکہ اس کی پیدائش سمندری جانور سے ہے۔ الدر المختار ج ۱ ص ۲۲۱ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی التیمم	حوالہ
۴۷	۲۳	ولو اصاب الغبار وجهه ویدیه فمسح به ناویا للتیمم یجوز وان لم یمسح لا یجوز	كذا فی الظهیریة
	۲۴	ولو وضع یدیه علی حنطة او شعیر او غیر ذلك من الحبوب فلصق بیدیه غبار فان بان اثره جاز به التیمم	كذا فی السراج الوهاج
	۲۵	وان لم یبن لا یجوز	هكذا فی البحر الرائق
	۲۶	واذا خالط التراب ما لیس من جنسه فالعبرة للغلبة	هكذا فی الظهیریة
	۲۷	ولو كان المسافر فی طین وردغة لا یجد ماء ولا صعیدا ولیس فی ثوبه وسرجه غبار یلطخ ثوبه او بعض جسده بالطین فاذا جف تیمم به ولا ینبغی ان یتیمم ما لم یخف ذهاب الوقت لان فیه تلطخ الوجه من غیر ضرورة فیصیر بمعنی المثلة وان تیمم به اجزاه عند ابی حنیفة رح ومحمد رح لان الطین من اجزاء الارض وما فیه من الماء مستهلك	هكذا فی البدائع
	۲۸	وان صار الطین مغلوبا بالماء فلا یجوز به التیمم	هكذا فی محیط السرخسی
	۲۹	اذا تیمم بغبار الثوب النجس لا یجوز الا اذا وقع التراب بعد ما جف الثوب	كذا فی النهایة
	۳۰	الارض اذا اصابتها النجاسة فیبست وذهب اثرها لا یجوز التیمم بها	كذا فی فتاوی قاضیخان
۴۸-		**المسح بثلاث اصابع** تعداد شق ۱	
	۱	(ومنها المسح بثلاث اصابع) لا یجوز المسح باقل من ثلاث اصابع* كمسح الرأس والخفین	كذا فی التبیین
۴۹-		**عدم القدرة علی الماء** تعداد شق ۲۵	
	۱	(ومنها عدم القدرة علی الماء) یجوز التیمم لمن كان بعیدا من الماء میلا هو المختار فی المقدار سواء كان خارج المصر او فیه وهو الصحیح وسواء كان مسافرا او مقیما	هكذا فی التبیین
	۲	لا یجوز التیمم لعدم الماء فی المصر وكذا القری التی لا یفارقها اهلها او اكثرهم نهارا	

[1] پس اگر کسی چیز میں مٹی غالب نہیں ہے یا اسمیں مٹی مساوی ہے تو اس چیز سے تیمم جائز نہیں ہے رد المحتار ج ا ص۲۲۳ (مترجم) [2] اس صورت کی وضاحت فتاوی شامیہ میں یوں ہے حاصل ما فی الولوالجیة انه اذا لم یجد الا الطین لطخ ثوبه منه فاذا جف تیمم به وان ذهب الوقت قبل ان یجف لا یتیمم به عند ابی یوسف رح لان عنده لا یجوز الا بالتراب او الرمل وعند ابی حنیفة ان خاف ذهاب الوقت تیمم به لان التیمم بالطین عنده جائز والا فلا كی لا یتلطخ بوجهه فیصیر مثلة دد المحتار

* نسخہ امیریہ مصری میں بثلاثة اصابع لکھا ہے مگر نسخہ مصطفائی اور فتاوی شامیہ میں بثلاث اصابع ہے اور قواعد کی رو سے بھی بثلاث اصابع چاہیئے چنانچہ یہی درج ہے (مترجم)

چوتھا باب تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کیلئے ضروری امور کا بیان

دفعات	شق نمبر	پہلی فصل تیمم کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۷	۲۳	اگر کسی کے چہرے اور ہاتھوں پر غبار پڑ گیا اور اس نے تیمم کی نیت کر کے ان پر مسح کر لیا تو جائز ہے اور (اسطرح) مسح نہیں کیا تو جائز نہیں ہے۔	ظہیریہ
	۲۴	اگر کسی نے گندم یا جو یا ان کے سوا اور دانوں پر اپنے ہاتھ رکھے تو اس کے ہاتھوں پر غبار لگ گیا (تو اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر اس غبار کا اثر ظاہر ہے تو اس سے تیمم جائز ہے	سراج وہاج
	۲۵	اور اگر (مذکورہ صورت میں) غبار کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو تیمم جائز نہیں ہے	بحرالرائق
	۲۶	اگر مٹی میں کوئی ایسی چیز مل گئی جو مٹی کی جنس سے نہیں ہے تو جو چیز غالب ہے اسکی رو سے حکم ہوگا[۱]	ظہیریہ
	۲۷	اگر کوئی مسافر کیچڑ یا دلدل میں ہے اور وہ پانی نہیں پاتا اور نہ (خشک) مٹی پاتا ہے اور اسکے کپڑے یا زمین پر غبار بھی نہیں ہے (تو اسکے لئے حکم یہ ہے کہ) (ا) وہ اپنے کپڑے یا جسم کے بعض حصے پر کیچڑ لیپے اور جب وہ خشک ہو جائے تو اس سے تیمم کر لے۔ (ب) لیکن (مذکورہ صورت میں اس غیر خشک شدہ لیپ سے) جب تک اسے وقت کے جاتے رہنے کا خوف نہ ہو تیمم نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس طرح اسکے منہ پر بلاضرورت مٹی لگے گی اور وہ مثلہ (حلیہ بدلنا) کی طرح ہو جاتے گا۔ (ج) اور اگر اس نے اس سے تیمم کر لیا تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے ہاں جائز ہے اسلئے کہ کیچڑ مٹی کے اجزا میں سے ہے اور پانی کا وہ جز جو اس میں ہے وہ ختم ہونیوالا ہے[۲]	بدائع
	۲۸	اگر کیچڑ میں پانی غالب ہو تو اس سے تیمم جائز نہیں ہے[۳]	محیط سرخسی
	۲۹	(ا) اگر کسی نے ناپاک کپڑے کے غبار سے تیمم کیا تو یہ جائز نہیں ہے (ب) لیکن اگر غبار کپڑا خشک ہونے کے بعد پڑا ہو تو پھر اس سے تیمم جائز ہے	نہایہ
	۳۰	زمین پر نجاست لگی پھر خشک ہو گئی اور اسکا اثر جاتا رہا تو اس پر تیمم جائز نہیں ہے[۴]	قاضیخان

۴۸۔ تین انگلیوں سے مسح کرنا — اس میں ۱ شق ہے

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
۴۸	۱	تیمم کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ تین انگلیوں سے مسح کرے۔ تیمم میں تین انگلیوں سے کم سے مسح کرنا جائز نہیں جیسا کہ سر اور موزوں کے مسح میں جائز نہیں	تبیین

۴۹۔ پانی پر قادر نہ ہونا — اور اس میں ۲۵ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
۴۹	۱	تیمم کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ پانی پر قدرت نہ ہو۔ (ا) جو شخص پانی سے ایک میل دور ہو اس کیلئے تیمم جائز ہے (فاصلہ کی) مقدار میں یہی مختار ہے (ب) خواہ شہر کے باہر ہو یا شہر میں ہو۔ یہی حکم صحیح ہے۔ (ج) اور خواہ مسافر ہو یا مقیم ہو۔	تبیین
	۲	(ا) شہر کے اندر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم جائز نہیں۔ اسی طرح ان بستیوں میں جنکے رہنے والے سبھی یا اکثر لوگ دن کو ان سے جدا نہیں ہوتے ہیں۔	

۱ھ ۱/۲۳ اور الدر المختار میں ہے فیجوز بحجر مدقوق او مغسول وحائط مطین او مجصص و اوان من طین غیر مدھونۃ وطین غیر مغلوب بماء لکن لا ینبغی التیمم بہ قبل خوف فوات وقت لئلا یصیر مثلۃ بلاضرورۃ الدر المختار جـ ۱ ص ۲۲۱ (مترجم) ۳ھ اگر کیچڑ میں پانی غالب ہونیکی صورت یہ ہو کہ پانی پتلا ہے۔ بہنے والا ہے اعضا پر بہتا ہے تو اگر وضو جائز ہوا اور اگر پانی گاڑھا ہو تو اس سے وضو جائز نہیں ہے جیسا کہ حکم ۱/۲۳ میں ہے اور اگر کیچڑ میں پانی غالب ہے تو اس سے تیمم جائز نہیں جیسا کہ اس حکم ۲۸ میں ہے مگر گیلی مٹی اور رطوبت والے گارے سے تیمم جائز ہے جیسا کہ [illegible] (مترجم) ۵ھ [illegible] (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی التیمم	حوالہ
۴/۹		وذکر عن السلمی جواز ذلك والصحیح عدم الجواز والخلاف بعد الطلب واما قبله فلا یجوز اجماعا	كذا فی السراج الوهاج
	۳	واقرب الاقوال ان المیل هو ثلث الفرسخ اربعة آلاف ذراع طول كل ذراع اربع وعشرون اصبعا وعرض كل اصبع ست حبات شعیر ملصقة ظهرا لبطن	هكذا فی التبیین
	۴	والمعتبر المسافة دون خوف الوقت	كذا فی الهداية
	۵	ویتیمم لخوف سبع او عدو سواء كان خائفا على نفسه او على ماله	هكذا فی العناية
	۶	اولخوف حية او نار	هكذا فی التبیین
	۷	وكذا لو كان عند الماء لص او ظالم یؤذیه یتیمم	كذا فی القنية
	۸	وفی النتف یتیمم لخوف ضیاع الودیعة او قصد غریم لا وفاء بدینه	كذا فی الزاهدی والكفاية
	۹	وكذا اذا خافت المرأة على نفسها بان كان الماء عند فاسق	كذا فی البحر الرائق والنهر الفائق
	۱۰	وكذا اذا خاف العطش على نفسه او رفیقه المخالط له او آخر من اهل القافلة او دابته او كلابه لماشیته او صیده فی الحال او ثانی الحال	هكذا فی السراج الوهاج
	۱۱	وكذا اذا كان محتاجا الیه للعجن دون اتخاذ المرقة	هكذا فی السراج الوهاج
	۱۲	ویجوز التیمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان یقتله البرد او یمرضه هذا اذا كان خارج المصر اجماعا فان كان فی المصر فكذا عند ابی حنیفة رح خلافا لهما رح والخلاف فیما اذا لم یجد ما یدخل به الحمام فان وجد لم یجز اجماعا وفیما اذا لم یقدر على تسخین الماء فان قدر لم یجز	هكذا فی السراج الوهاج

۱ؔ حکم نمبر ۹/۴ میں گذرا ہے کہ شہر میں بھی پانی اگر ایک میل سے دور ہو تو تیمم جائز ہے۔ ۲-ب/۴۹ میں شہر میں پانی نہ ملنے سے بھی تیمم کا جواز ذکر ہے مگر ۲-۱۲ ج/۴۹ میں عدم جواز کا حکم ہے وجہ یہ ہے کہ شہر میں عرفاً بالعموم پانی ہوتا ہے والعبرة للعموم والنادر کالمعدوم۔ تاہم اگر شہر میں پانی نہ ہو تو بنا بر قول راجح تیمم کرنا درست ہے جیسا کہ بحر الرائق میں ہے وھو جائز لھما ولو فی المصر لان الشرط ھو العدم فاینما تحقق جاز التیمم نص علیہ فی الاسرار۔ البحر الرائق ج ۱ صفحہ ۱۴۰ (مترجم) ۲ؔ جو کہ ایک دانہ کی موٹائی کے چھ بالوں کی موٹائی کے بقدر ہے۔ ماخوذ از حاشیۃ البحر الرائق ج ۱ صفحہ ۱۳۹ حکم نمبر ۱۱/۴۹ ملاحظہ ہو۔ نیز شرعی میل کی مذکورہ

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کے لئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۹		(ب) اور سلمیٰؒ سے اسکا جواز منقول ہے۔ (ج) اور صحیح حکم یہ ہے کہ جائز نہیں ہے[1] (د) اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جبکہ (مذکور صورت میں) پانی تلاش کرنے کے بعد تیمم کرے اور پانی کی تلاش سے پہلے کی صورت میں بالاجماع تیمم جائز نہیں ہے۔	سراج وہاج
	۳	ٹھیک قول کے مطابق ایک میل کی مقدار فرسخ کی تہائی کے برابر چار ہزار (شرعی) گز ہے جبکہ ہر گز چوبیس انگلیوں کا ہے اور ہر انگلی کی چوڑائی جو کے چھ دانوں کے برابر ہے جبکہ ہر جو کی پیٹھ دوسرے جو کے پیٹ سے ملی ہوئی ہو[2]	تبیین
	۴	(تیمم کے جائز ہونے کے لئے) پانی کا دور ہونا معتبر ہے نماز کا وقت فوت ہونے کا خوف معتبر نہیں ہے	ہدایہ
	۵	دشمن یا درندے کا خوف ہو تو تیمم کرے خواہ اسے اپنی جان کا خوف ہو یا اپنے مال کا خوف ہو[3]	عنایہ
	۶	یا سانپ یا آگ کا خوف ہو (تو تیمم جائز ہے)	تبیین
	۷	اسی طرح اگر پانی کے پاس چور یا ظالم ہو جو موذی ہے تو تیمم کرلے[4]	قنیہ
	۸	نتف میں لکھا ہے کہ اگر امانت کے ضائع ہونیکا خوف ہو[5] یا جس سے قرض لے رکھا ہے اس کے تقاضے کا خوف ہو اور اسکا قرض ادا نہ کرسکتا ہو تو تیمم کرلے	زاہدی کفایہ
	۹	اسیطرح اگر عورت کو اپنے متعلق خوف ہو بایں صورت کہ پانی کسی فاسق کے پاس ہے تو وہ تیمم کرسکتی ہے	بحرالرائق۔نہرفائق
	۱۰	اسیطرح اگر کسی کو اپنی پیاس کا خوف ہو۔ یا اپنے ساتھی ہم سفر کی پیاس کا یا قافلہ والوں میں سے کسی کی پیاس کا یا اپنی سواری کے جانور کی پیاس کا یا ایسے کتوں کی پیاس کا خوف ہو جو مویشیوں کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے ہوں اور پیاس کا خوف فی الحال ہو یا عنقریب ہو تو ان سب صورتوں میں) تیمم کرلے۔	سراج وہاج
	۱۱	(ا) اسیطرح اگر آٹا گوندھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہو تو تیمم جائز ہے (ب) مگر شوربا پکانے کے لئے پانی کی ضرورت کی وجہ سے تیمم جائز نہیں۔	سراج وہاج
	۱۲	(ا) جب جنبی کو یہ خوف ہو کہ اگر نہایا تو سردی سے مرجائے گا یا بیمار پڑ جائے گا تو تیمم جائز ہے اور یہ حکم اس صورت میں بالاجماع ہے جبکہ شہر سے باہر ہو (ب) اور اگر شہر کے اندر ہو تو امام ابو حنیفہؒ کے ہاں یہی حکم ہے اور امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا اختلاف ہے اور (صاحبینؒ) کا اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ اس کے پاس اتنا کچھ نہ ہو کہ وہ حمام میں جاسکے اور اگر حمام میں نہانے کیلئے اسکے پاس کچھ ہے تو سب کے ہاں تیمم جائز نہیں نیز (صاحبینؒ کا) اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ وہ پانی گرم نہیں کرسکتا اور اگر گرم کرسکتا ہے تو اس کے لئے تیمم جائز نہیں۔	سراج وہاج

مقدار ہمارے ہاں مروجہ انگریزی میل کی مسافت سے زیادہ ہوگی یعنی تقریبا ایک انگریزی میل اور ایک فرلانگ اور بیس مروجہ گز ہوگی (مترجم) [3] مال کی مقدار کے متعلق ردالمحتار میں ایک درہم کی مقدار ہونے کی گنجائش ممکن کہی ہے جیسا کہ اس مقدار کے نقصان کے خوف کی وجہ سے نماز توڑنا جائز ہوتا ہے۔ ردالمحتار ج ۱ ص ۲۱۶ (مترجم)
[4] یہ خطرات پانی پر ہوں یا اسکے اور پانی کے درمیان ہوں حکم برابر ہے کیونکہ پانی کے استعمال سے عجز متحقق ہے۔ البحرالرائق ج ۱ ص ۱۴۲ (مترجم) [5] امانت ضائع ہونیکی صورت یہ ہے کہ اس کے پاس امانت ہے اور اگر وہ پانی کی طرف جائے تو اسے اسکی امانت کے ضائع ہونیکا ڈر ہے۔ البحرالرائق ج ۱ ص ۱۴۲ ۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی التیمم	حوالہ
۴۹	۱۳	واذا خاف المحدث ان توضأ[۱] ان يقتله البرد او يمرضه يتيمم	
		واختاره فی الاسرار	هكذا فی الكافی
		لكن الاصح عدم جوازه اجماعا	كذا فی النهر الفائق
		والصحيح انه لايباح له التيمم	كذا فی الخلاصة وفتاوی قاضيخان
	۱۴	ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه يتيمم لا فرق بين ان يشتد بالتحرك كالمشتكی من العرق المدنی والمبطون او بالاستعمال كالجدری ونحوه	
		او كان لايجد من يوضيه ولا يقدر بنفسه فان وجد خادما اوما يستأجر به اجيرا او عنده من لو استعان به اعانه فعلى ظاهر المذهب انه لايتيمم لانه قادر	كذا فی فتح القدير
	۱۵	ويعرف ذلك الخوف اما بغلبة الظن عن امارة او تجربة او اخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق	كذا فی شرح منية المصلی لابراهيم الحلبیؒ
	۱۶	وان كان به جدری او جراحات يعتبر الاكثر محدثا كان او جنبا ففی الجنابة يعتبر اكثر البدن وفی الحدث يعتبر اكثر اعضاء الوضوء فان كان الاكثر صحيحا والاقل جريحا يغسل الصحيح ويمسح على الجريح ان امكنه وان لم يمكنه المسح يمسح على الجبائر او فوق الخرقة ولا يجمع بين الغسل والتيمم	
		وان كان نصف البدن صحيحا والنصف جريحا اختلف المشائخؒ فيه والاصح يتيمم ولا يستعمل الماء	كذا فی الخلاصة وهكذا فی المحيط
		وفی جمع العلوم له التيمم فی كله لخوف البق او مطر او حر شديد	كذا فی الزاهدی والكفاية

[۱] جنبی کو غسل کرنے کی صورت میں خوف ہو یا مریض کو وضو کرنیکی صورت میں خوف ہو تو انکے لئے رعایت کا بیان ۱۲-۱۴/۴۹ میں ملاحظہ ہو لیکن اگر کوئی شخص تندرست ہے اور اسے وضو کے پانی سے موت یا بیماری کا خوف ہے تو اس کیلئے بالعموم خصوصا مقیم ہونیکی صورت میں تیمم جائز نہیں ہے جیسا کہ ۱۳ج د/۴۹ میں ہے اسلئے کہ تندرست آدمی بالعموم وضو کرنیسے یوں بیمار نہیں ہوتا جیسا کہ البحر الرائق ج ۱ ص۱۴۱ میں ہے نیز مقیم کیلئے بالعموم پانی گرم کرنے کے اسباب فراہم ہوسکتے ہیں۔ اور فتوی عموم پر ہی ہوتا ہے مگر مخصوص حالات اس حکم سے مستثنے ہیں پس اگر کسی شخص کو وضو میں بھی مذکورہ خوف واقعی ہو یا وہ مقیم ہے مگر مذکورہ خوف کی صورت حال سے دوچار ہے تو اس کیلئے بھی تیمم کی رعایت ہوسکتی ہے جیسا کہ ۱۳ و ب/۴۹ میں ہے اور جیسا کہ حاشیہ البحر الرائق ج ۱ ص۱۴۱ میں ہے اور خلاصۃ الفتاوی میں لکھا ہے کہ والصحیح فی المصر اذا خاف الهلاك يتيمم ولا يتوضأ بالاجماع خلاصة الفتاوی ج ۱ ص۳۹ اور رد المحتار میں ہے کہ مفاد التعليل بعدم تحقق الضرر فی الوضوء عادة انه لو تحقق جاز فيه ايضا اتفاقا الخ رد المحتار ج ۱ ص۲۱۶ نیز رد المحتار میں ہے کہ وكذا لو كان صحيحا

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کے لئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۹	۱۳	اگر کسی بے وضو شخص کو یہ خوف ہے کہ اگر اس نے وضو کیا تو سردی سے مرجائے گا یا بیمار پڑ جائے گا تو (حکم یہ ہے کہ) تیمم کرے	کافی
		(ب) صاحب اسرار نے اسی کو اختیار کیا ہے	
		(ج) لیکن زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ بالاجماع اسکے لئے تیمم جائز نہیں ہے۔	نہر فائق
		(د) اور صحیح حکم یہ ہے کہ اس کے لئے تیمم مباح نہیں [1]	خلاصہ۔ قاضیخان
	۱۴	اگر کسی شخص کے پاس پانی ہے مگر وہ بیمار ہے اور (ا) اسے خوف ہے کہ اگر اس نے پانی استعمال کیا تو بیماری بڑھ جائیگی یا صحت دیر سے ہوگی تو تیمم کرے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ بیماری بڑھ جانے کے ڈر کی وجہ حرکت کرنا ہو جیساکہ رشتہ کی بیماری کا مریض اور دست آنے کا مریض اور یا بیماری بڑھ جانے کے ڈر کی وجہ پانی کا استعمال ہو جیساکہ چیچک کا مریض یا جیسے اس قسم کی کوئی اور بیماری ہو [2]	
		(ب) یا اسے وضو کرانے والا کوئی نہ ملے اور وہ خود وضو نہ کرسکتا ہو تو وہ تیمم کرے اور اگر خادم ہے یا مزدور حاصل کرنے کے لئے اجرت موجود ہے یا اس کے پاس ایسا شخص موجود ہے کہ اگر اس سے مدد لینا چاہے تو وہ اسے مدد دیدے تو وہ ظاہر مذہب کے مطابق تیمم نہ کرے۔ کیونکہ گویا کہ وہ پانی پر قادر ہے [3]	فتح القدیر
	۱۵	(مرض کی شدت وغیرہ کے) مذکورہ خوف کا علم یا تو کسی علامت کی بنا پر گمان غالب سے ہوگا یا تجربہ سے ہوگا یا کسی ایسے کامل طبیب کی خبر دینے سے ہوگا جو مسلمان ہو اور اسکا فسق ظاہر نہ ہو	شرح منیہ
	۱۶	اگر کسی کو چیچک نکلی ہو یا اسے بہت سے زخم ہوں تو اکثر اعضا کا اعتبار کیا جائیگا۔ خواہ بے وضو ہو یا جنبی ہو۔ جنبی ہونے کی صورت میں کل بدن کے اکثر حصہ کا اعتبار ہوگا اور بے وضو ہونے کی صورت میں وضو کے اعضا کے اکثر حصہ کا اعتبار ہوگا بس (ا) اگر اکثر حصہ صحیح ہے اور قلیل حصہ زخمی ہے تو صحیح حصہ کو دھو لے اور زخمی حصہ پر ممکن ہو تو مسح کرے اور اگر مسح نہ ہوسکے تو پھٹی یا کپڑے کے ٹکڑا پر مسح کرے اور دھونے اور تیمم کو جمع نہ کرے۔	
		(ب) اگر (مذکورہ صورت میں) آدھا بدن صحیح ہے اور آدھا زخمی ہے تو اس کے متعلق مشائخ کا اختلاف ہے۔ زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ تیمم کرے اور پانی کا استعمال نہ کرے	خلاصہ۔ محیط
		اور جمع العلوم میں ہے کہ (مذکورہ صورت میں) ایسے شخص کیلئے کلۃ (مچھروں سے بچاؤ کا گھر مچھردانی) میں مچھروں کے خوف کی وجہ سے یا بارش کی وجہ سے یا سخت گرمی کی وجہ سے تیمم کرنا جائز ہے۔	زاہدی۔ کفایہ

خاف حدوث مرض کمانی القہستانی الخ رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۵ مگر مذکورہ فرد واقع ہونیکے خوف کی پہچان کیلئے حکم ۱۵/۹/۴ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] مگر محض معمولی بیماری کی بنا پر تیمم جائز نہیں ہے چنانچہ البحر الرائق میں ہے کہ فعلم ان الیسیر منه (ای من المرض) لایبیح التیمم وھو قول جمهور العلماء الخ البحر الرائق ج ۱ ص ۱۴۰ نیز اگر کوئی شخص آسانی سے وضو پر قادر نہیں مگر مشقت سے وہ خود وضو کرنے پر قادر ہے تو وہ تیمم نہ کرے جیساکہ فتاوی قاضیخان میں ہے کہ ومن لا یقدر علی الوضوء الا بمشقة لایباح له التیمم الخ قاضیخان علی حاشیہ عالمگیریہ ج ۱ ص ۵۹ (مترجم) [3] زوجین پر ایک دوسرے کو وضو کرانا واجب نہیں ہے لیکن مالک اور مملوک پر (معذوری کی صورت میں) ایک دوسرے کے وضو کی ذمہ داری ہے۔ اور اگر بیوی سے وضو میں مدد چاہے تو وہ مدد دیتی ہے تو پھر وضو کرے گا اور اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا۔ الدر المختار و رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۶ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فى التيمم الفصل الاول فى الامور التى لابد منها فى التيمم	حواله
۴۹	۱۷	المسافر اذا انتهى الى بئر وليس معه دلو كان له ان يتيمم وكذا اذا كان معه دلو وليس معه رشاء قالوا هذا اذا لم يكن معه منديل	كذا فى فتاوى قاضيخان
	۱۸	فان كان معه منديل لا يتيمم	كذا فى فتاوى قاضيخان
	۱۹	ولو كان مع رفيقه دلو مملوك له وقال له رفيقه انتظر حتى استقى الماء ثم ادفعه اليك فالمستحب له ان ينتظر وان تيمم ولم ينتظر جاز	كذا فى فتاوى قاضيخان
	۲۰	ولا يتيمم عند وجود آلة التقوير فى نهر جامد تحته ماء وقيل يتيمم وفى جمد او ثلج ومعه آلة الذوب لا يتيمم وقيل يتيمم والظاهر الاول منهما كما لا يخفى	هكذا فى البحر الرائق
	۲۱	الاسير فى دار الحرب اذا منعه الكافر عن الوضوء والصلوة يتيمم ويصلى بالايماء ثم يعيد اذا خرج	كذا فى فتاوى قاضيخان
	۲۲	وكذا الرجل اذا قال لغيره ان توضأت حبستك او قتلتك فانه يصلى بالتيمم ثم يعيد	كذا فى فتاوى قاضيخان
	۲۳	المحبوس فى السجن يصلى بالتيمم ويعيد بالوضوء لان العجز انما تحقق بصنع العباد وصنع العباد لا يؤثر فى اسقاط حق الله تعـ ولو حبس فى السفر يتيمم ويصلى ولا يعيد لانه انضم عذر السفر الى العجز الحقيقى والغالب فى السفر عدم الماء [۳] فتحقق العدم من كل وجه	كذا فى محيط السرخسى
	۲۴	والاصل انه متى امكنه استعمال الماء من غير لحوق ضرر فى نفسه او ماله وجب استعماله	كذا فى البحر الرائق

ـ۱ تیمم کی بحث میں مسافر سے ہر وہ شخص مراد ہے جو شہر سے باہر ہو۔ اس بحث میں قلیل اور کثیر سفر برابر ہے فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیریہ ص۵۴ ج۱ (مترجم)
ـ۲ حکم نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۳ / ۴۹ کی وجہ ۲۳/۴۹ میں ملاحظہ ہو (مترجم) ـ۳ حکم نمبر ۵/۴۹ اور حکم نمبر ۲۱ تا ۲۳ / ۴۹ میں وجہ فرق یہ ہے کہ دشمن یا درندہ سے خوف بندوں کے فعل میں شامل نہیں اس لئے کہ دشمن اور درندے سے خوف خود بخود آتا ہے ان کے ڈرانے سے نہیں مگر قید خانے کے قیدی کا عجز بندوں کی طرف سے ہے البتہ اگر دشمن کا خوف دشمن کے ڈرانے سے ہو تو ۵/۴۹ میں بھی اعادہ کا حکم ہے۔ جیسا کہ درمختار مع شامی ص۲۱۷ ج۱ میں ہے کہ ثم ان نشأ الخوف بسبب وعید عبد اعاد الصلوۃ والا لا لانه سماوی نیز اس سے متعلق حکم ۱۳/۱۱۰ اور اسکا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام پہلی فصل تیمم کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۹	۱۷	مسافر[1] کنوئیں پر پہنچ گیا اور اسکے پاس ڈول نہیں ہے تو اس کے لئے تیمم جائز ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس ڈول ہے مگر رسی نہیں تب بھی اس کے لئے تیمم جائز ہے۔ فقہاؒ نے کہا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کے پاس کنوئیں میں لٹکانے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو	قاضیخان
	۱۸	اگر (مذکورہ صورت میں) اسکے پاس (کنوئیں میں لٹکانے کیلئے) کپڑا موجود ہو تو پھر تیمم نہ کرے	قاضیخان
	۱۹	اور اگر اس کے ساتھی کے پاس ڈول ہے جو اس کے ساتھی کا ہے اور ساتھی نے اُسسے کہا کہ ٹھہر میں پانی بھر لوں پھر ڈول تجھے دونگا تو مستحب یہ ہے کہ انتظار کرے اور اگر اس نے انتظار نہ کیا اور تیمم کر لیا تو جائز ہے۔	قاضیخان
	۲۰	(ا) اگر نہر کے اوپر کا پانی منجمد ہے اور اس کے نیچے پانی ہے اور اس کے پاس برف کاٹنے کا آلہ ہے تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) وہ تیمم نہ کرے اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ تیمم کرلے۔ (ب) اور اگر پانی یخ بستہ ہے یا برف ہے اور اس کے پاس اس کے پگھلانے کا آلہ ہے تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) وہ تیمم نہ کرے اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ تیمم کرے۔ (ج) ان دونوں (ا، ب) صورتوں میں ظاہر حکم وہ ہے جو ہر ایک صورت میں پہلا حکم ہے جیسا کہ مخفی نہیں	بحر رائق
	۲۱	دار الحرب (کافروں کے ملک) میں جب کسی قیدی کو کافر وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے منع کرے تو وہ تیمم کرکے اشاروں سے نماز پڑھ لے اور جب وہاں سے نکلے تو لوٹاتے[2]	قاضیخان
	۲۲	اور اسی طرح جب ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اگر تونے وضو کیا تو میں تجھے قید کردونگا یا قتل کردونگا تو وہ تیمم کرکے نماز پڑھے اور پھر لوٹائے۔	قاضیخان
	۲۳	(ا) قید خانے کا قیدی تیمم سے نماز پڑھے تو پھر وضو سے لوٹاتے گا اسلئے کہ اس کی مجبوری آدمیوں کے فعل سے واقع ہوئی ہے اور آدمیوں کے فعل سے اللہ کا حق ساقط نہیں ہوتا[3] (ب) اگر سفر میں قید ہوا اور تیمم کرکے نماز پڑھی تو پھر نہیں لوٹاتے گا اسلئے کہ سفر کا عذر عجز حقیقی (کہ قید ہونے کی وجہ سے پانی تلاش نہیں کرسکتا) سے مل گیا اور سفر میں بالعموم پانی نہیں ملا کرتا پس ہر لحاظ سے پانی پر قادر نہ ہونا درست ہوگیا۔	محیط سرخسی
	۲۴	(جواز تیمم میں) قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی کے لئے اسکی جان اور مال کو ضرر پہنچے بغیر پانی کا استعمال ممکن ہو تو اس کے لئے اسکا استعمال واجب ہے (اور اسکے لئے تیمم جائز نہیں)	بحر رائق

[3] قوله والغالب فى السفر الخ۔ قالوا هذا محط التعليل قال فى الحلية وهذا يشير الى انه لوكان بحضرته او بقرب منه ماء تجب الاعادة لتمحض كون المنع من العبد اھ (حاشیہ عربی فتاوی ھذا) ترجمہ۔ اہل علم نے کہا ہے کہ سفر میں بالعموم پانی نہ ہونا تعلیل کا مدار ہے۔ حلیہ میں ہے کہ اس سے اشارہ ہے کہ اگر اس کے سامنے یا قریب پانی تھا تو پھر رکاوٹ بعض بندوں کی طرف سے ہونے کی وجہ سے اسے لوٹانا واجب ہوگا (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی التیمم	حواله
٤/٩	٢٥	وما زاد علی ثمن المثل ضرر فلا یلزمه بخلاف ثمن المثل	كذا فی البحر الرائق

٥٠- الطلب تعداد شق ١٢

	١	(ومنها الطلب) مسافر غلب علی ظنه ان بقربه ماء وجب الطلب بقدر غلوة ولا یجب الطلب علیه بغیر غلبة الظن او اخبار.	كذا فی الكافی
	٢	واذا شك یستحب له الطلب وان لم یشك یتیمم ولم یكن تاركا للافضل	هكذا فی السراج الوهاج
	٣	والغلوة اربعمائة ذراع	كذا فی الظهیریة
	٤	ولو بعث من یطلبه له كفاه عن الطلب بنفسه	كذا فی السراج الوهاج
	٥	ولو تیمم من غیر طلب وصلی ثم طلبه بعد ذلك فلم یجده وجب علیه الاعادة عندهما خلافا لابی یوسف رح	كذا فی السراج الوهاج
	٦	ولو قرب من الماء ولم یعلم به ولم یكن بحضرته من یسأله اجزأه التیمم	كذا فی محیط السرخسی
	٧	وان كان بحضرته من یسأله فلم یسأله حتی تیمم وصلی ثم سأل فاخبره بماء قریب لم تجز صلوته كالذی نزل بالعمران ان لم یطلب الماء لم یجز تیممه	كذا فی محیط السرخسی
	٨	وان سأله فی الابتداء فلم یخبره حتی تیمم وصلی ثم اخبر بماء قریب جازت صلوته لانه فعل ما علیه	كذا فی محیط السرخسی
	٩	لو كان مع رفیقه ماء فظن ان سأله اعطاه لم یجز التیمم وان كان عنده انه لا یعطیه یجوز التیمم وان شك فی الاعطاء وتیمم وصلی فسأله واعطاه یعید	كذا فی الكافی وهكذا فی الشرح الزیادات للعتابی

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — پہلی فصل تیمم کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۴۹	۲۵	(ا) پانی کی قیمت اگر عام مروجہ قیمت سے زیادہ ہو تو یہ ضرر ہے (اس صورت میں) اسے وضو کرنا لازم نہیں (ب) اور مروجہ قیمت پر پانی ملنے کی صورت میں یہ حکم نہیں ہے (بلکہ اگر خرید کر استعمال کرسکے تو اس پر وضو لازم ہے)	بحر رائق
۵۰-		**پانی تلاش کرنا** اس میں ۱۲ شقیں ہیں	
	۱	تیمم کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ پانی تلاش کرے۔ (ا) کسی مسافر کے گمان غالب میں قریب ہی موجود ہے تو اس پر واجب ہے کہ ایک غلوہ (چار سو گز) تک پانی تلاش کرے (ب) اور (پانی کی موجودگی کے متعلق) غالب گمان ہونے یا کسی کے خبر دینے کے بغیر اس پر پانی کی تلاش واجب نہیں ہے	کافی
	۲	جب کسی کو پانی ملنے کا شک ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ تلاش کرے اور اگر پانی ملنے کا شک بھی نہ ہو تو وہ (تلاش کئے بغیر) تیمم کر لینے میں افضلیت کا تارک نہ ہوگا	سراج وہاج
	۳	غلوہ چار سو گز کا ہوتا ہے [1]	ظہیریہ
	۴	اگر کسی اور آدمی کو تلاش کے لئے بھیجا تو یہ خود تلاش کرنے کے لئے کفایت کر جائے گا	سراج وہاج
	۵	اگر کسی نے پانی تلاش کئے بغیر تیمم کرکے نماز پڑھ لی یا پھر پانی تلاش کیا اور نہ پایا تو امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں اس پر نماز لوٹانا واجب ہے۔ اور امام ابو یوسف رح کے ہاں نہیں۔	سراج وہاج
	۶	اگر کوئی شخص پانی کے قریب تھا اور اسے خبر نہ تھی اور اس کے قریب کوئی ایسا شخص بھی نہ تھا جس سے پوچھے تو اس کے لئے تیمم کفایت کر جائیگا	محیط سرخسی
	۷	(ا) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس کے سامنے کوئی ایسا شخص موجود تھا جس سے پوچھ سکتا تھا مگر اس نے نہیں پوچھا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی پھر اس سے پوچھا تو اس نے قریب میں پانی بتایا تو وہ نماز جائز نہیں ہوتی یہ صورت ایسی ہے کہ جیسا کہ کسی شخص نے آبادی میں پڑاؤ ڈالا تو اگر اس نے پانی طلب نہیں کیا تو اسکا تیمم جائز نہیں ہے	محیط سرخسی
	۸	اگر (مذکورہ صورت میں) اس نے ابتدا میں کسی سے پوچھا تو اس نے پانی نہ بتایا حتی کہ اس نے تیمم کرکے نماز پڑھ لی پھر اس نے قریب میں پانی بتایا تو اسکی نماز جائز ہے اسلئے کہ جو کچھ اس پر واجب تھا اس نے کر دیا	محیط سرخسی
	۹	(ا) اگر کسی کے ساتھی کے پاس پانی ہے اور اسکا گمان یہ ہے کہ اگر اس سے مانگا تو وہ دیدے گا تو (بغیر مانگے) تیمم کرنا جائز نہیں (ب) اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ نہیں دے گا تو (بغیر مانگے) تیمم جائز ہے۔ (ج) اور اگر اسکے پانی دیدینے میں شک رہا اور (بغیر مانگے) تیمم کرکے نماز پڑھ لی پھر اس ساتھی سے پانی مانگا تو اس نے دیدیا تو وہ نماز لوٹائے۔	کافی۔شرح زیادات

[1] شرعی گز کی مقدار کیلئے ص ۹۴ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم — الفصل الثانی فیما ینقض التیمم	حوالہ
۵۰	۱۰	وان منعه قبل شروعه واعطاه بعد فراغه لم یعد وان ابی ان یعطیه الا بثمن المثل ان لم یکن معه ثمنه تیمم وان کان لم یتیمم وان لم یبع الا بغبن فاحش وهو ضعف القیمة[1] تیمم	هکذا فی الکافی
	۱۱	وتعتبر قیمة الماء فی اقرب المواضع من الموضع الذی یعز فیه الماء	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۲	المتیمم المصلی رأی مع رفیقه ماء فان کان اکبر رأیه ان یعطیه یقطع صلوته وان کان یشك فیه یمضی علی صلوته فان اتم یسأله فان اعطاه توضأ واعاد الصلوة وان ابی تمت صلوته وان اعطاه بعد ما ابی لم ینتقض ما مضی	کذا فی محیط السرخسی

الفصل الثانی فیما ینقض التیمم

دفعات ۵۱ تا ۵۱ عنوان ۱ تعداد شق ۲۰

۵۱- ما ینقض التیمم تعداد شق ۲۰

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	ینقض التیمم کل شیٔ ینقض الوضوٴ	کذا فی الهدایة
	۲	وینقضه القدرة علی استعمال الماء الکافی الفاضل عن حاجته	کذا فی البحر الرائق
	۳	جنب اغتسل وبقی لمعة وفنی ماؤه یتیمم لبقاء[2] الجنابة فان احدث تیمم للحدث فان وجد ماء یکفیهما صرفه الیهما وان کفی معینا صرفه الیه والتیمم للاخریات وان کفی واحدا غیر معین صرفه الی اللمعة واعاد تیممه للحدث عند محمد وعند ابی یوسف[3] لا یعید ولو صرفه الی الوضوٴ جاز وتیمم للجنابة اتفاقا فان لم یکن تیمم للحدث قبل وجودهذا الماء فتیمم	

[1] قوله وهو ضعف القیمة وقیل ما لا یدخل تحت تقویم المقومین وهو الاوفق اھ (حاشیہ عربی فتاوی ہذا) ترجمہ:- غبن فاحش سے مراد دوگنا قیمت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ غبن فاحش سے مراد وہ قیمت ہے جو قیمت متعین کرنیوالے دو آدمیوں کے اندازہ سے زیادہ ہو اور یہی حکم زیادہ موافق ہے (مترجم) [2] اگر کسی جنبی نے غسل کی جگہ تیمم کیا تھا پھر اسکا وضو ٹوٹا تو وہ جنبی نہیں بے وضو ہے۔ الدر المختار ج ۱ ص ۲۳۴ (مترجم) [3] قوله وعند ابی یوسف الخ یظهر انه الاوجه اھ ابن عابدین

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام　　دوسری فصل تیمم توڑنے والے امور کا بیان۔	حوالہ
۵۰	۱۰	(د) اگر (مذکور صورت میں) اسکے نماز شروع کرنے سے پہلے اس کے ساتھی نے انکار کر دیا اور نماز کے بعد پانی دے دیا تو نماز نہ لوٹائے (ب) اور اگر اس کے ساتھی نے یہ کہا کہ بغیر مروجہ قیمت لئے نہ دونگا تو (اس صورت میں) اگر اسؒ کے پاس قیمت نہ تھی تو تیمم کرلے اور اگر اسؒ کے پاس پانی کے لئے قیمت موجود ہو تو تیمم نہ کرے (ج) اور اگر اسکا ساتھی غبن فاحش کے بغیر پانی نہیں بیچتا اور غبن فاحش سے مراد یہ ہے کہ عام قیمت سے دوگنا قیمت مانگتا ہے تو پھر تیمم کرلے	کافی
	۱۱	پانی کی قیمت کا دارومدار اس قیمت پر ہوگا جو قیمت پانی کی قلت والی اس جگہ سے نزدیک ترین جگہ میں ہو گی۔	قاضیخان
	۱۲	(ا) تیمم والے نے نماز کے دوران اپنے ساتھی کے پاس پانی دیکھا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر اسکے غالب گمان میں اس کا ساتھی اسے پانی دیدے گا تو نماز توڑ دے (ب) اور اگر اسے اس کے دینے میں شک ہے تو نماز پڑھتا رہے جب پڑھ چکے تو اس سے مانگے اگر اس نے پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز لوٹائے اور اگر اس نے نہ دیا تو اس کی نماز پوری ہو گی (ج) اور اگر اس نے انکار کرنیکے بعد دیا تو جو پڑھ چکا وہ نماز نہیں ٹوٹی۔	محیط سرخسی
		دوسری فصل تیمم توڑنے والے امور کا بیان دفعات ۵۱ تا ۵۱　عنوان ۱　تعداد شق ۲۰	
۵۱		**تیمم توڑنے والے امور　اس میں ۲۰ شقیں ہیں**	
	۱	ہر وہ چیز تیمم کو توڑ دیتی ہے جو وضو کو توڑ دیتی ہے [۱]	ہدایہ
	۲	تیمم والے کو ایسے پانی پر قدرت ہو جاتے جو اس کے لئے کافی ہے اور اس کی ضرورت سے زائد ہے تو اسکے تیمم کو توڑ دیتی ہے	بحرالرائق
	۳	کسی جنبی نے غسل کیا تو اس کے بدن کا ذرہ سا حصّہ خشک رہ گیا اور اسکا پانی ختم ہو گیا (اس کا حکم یہ ہے کہ) اس کی جنابت باقی ہے وہ تیمم کرے پھر اگر بے وضو ہوا تو اس کے لئے تیمم کرے پھر اگر اسے پانی مل گیا تو (ا) اگر وہ پانی دونوں (خشک حصّہ اور وضو) کیلئے کافی ہے تو دونوں پر خرچ کرے (ب) اگر پانی ان دونوں میں سے کسی ایک خاص کیلئے کافی ہو سکتا ہے تو اسی پر خرچ کرے اور دوسرے کے لئے تیمم باقی رہے گا (ج) اور اگر پانی اتنا ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے پورا ہو سکتا ہے (یعنی چاہے تو وضو کرے اور چاہے تو خشک حصہ کو دھوتے) تو خشک حصہ کو دھوئے اور وضو کیلئے تیمم لوٹائے یہ حکم امام محمدؒ کے ہاں ہے اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں وضو کیلئے تیمم نہ لوٹائے اور اگر اس نے (اس صورت میں) اس سے وضو کر لیا تو جائز ہے اور جنابت کیلئے بالاتفاق تیمم کرے۔	

(حاشیہ عربی فتاوی ہذا) ترجمہ:۔ امام ابو یوسفؒ کے ہاں نہ لوٹائے اس سے ظاہر ہے کہ یہی حکم اوجہ (زیادہ وجاہت والا ہے) (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم — الفصل الثانی فیما ینقض التیمم	حوالہ
۵۱		قبل غسل اللمعة للحدث لم یجز عند محمد رح وعند ابی یوسف رح یجوز والاول اصح	
		وان لم یکف واحدا بقی تیممهما	هکذا فی الکافی
	۴	جنب علی بدنه لمعة احدث قبل ان یتیمم تیمم لهما واحدا ناویا لهما فان تیمم لهما ثم وجد ماء یکفی لاحدهما غیر معین صرفه الی اللمعة ویعید التیمم للحدث عند محمد رح	هکذا فی الکافی
		وان کفی لاحدهما بعینه غسله ویبقی التیمم فی حق الاخر	کذا فی شرح الوقایة
	۵	ولو کان علی ظهره لمعة وقد نسی اعضاء الوضوء والماء یکفی لاحدهما صرفه الی ایهما شاء لکن الصرف الی اعضاء الوضوء احب	هکذا فی شرح الزیادات للعتابی
	۶	مسافر محدث نجس الثوب معه ماء یکفی لاحدهما یغسل به النجاسة ویتیمم للحدث	کذا فی محیط السرخسی
	۷	ولو تیمم اولا ثم غسل النجاسة یعید التیمم لانه تیمم وهو قادر علی ما یتوضأ به	کذا فی محیط السرخسی
	۸	وان توضأ بالماء وصلی فی الثوب النجس جاز ویکون مسیئا فیما فعل	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۹	اذا زال المرض المبیح ینتقض تیممه	کذا فی فصول العمادیة
	۱۰	المسافر اذا تیمم لعدم الماء ثم مرض مرضا یبیح له التیمم لو کان مقیما لم تجز له الصلوة بذلک التیمم لان اختلاف سبب الرخصة یمنع الاحتساب بالرخصة الاولی عن الثانیة وتصیر الاولی کان لم تکن۔	کذا فی الفصول العمادیة فی احکام المرضی فی کتاب الطهارة
	۱۱	ولو مر بماء وهو نائم فالاصح انه لا ینتقض عند الکل	کذا فی الزاهدی
	۱۲	وان مر علی الماء وهو فی موضع لا یستطیع النزول الیه لخوف عدو	

لہ یہاں مسافر کے مقابلہ میں مقیم ہونے سے مراد یہی لیا گیا ہے کہ اس نے پانی پالیا کیونکہ حالت اقامت میں بالعموم پانی ہوتا ہے ولعبرۃ للعموم چنانچہ فتاوی شامیہ کی عبارت میں جہاں اس صورت کو بیان کیا گیا ہے تو وہاں مسافر اور مقیم کے الفاظ کی بجائے فاقد الماء اور واجد الماء یعنی پانی نہ پانے والے اور پانی پانے والے کی مثال دیگئی ہے چنانچہ الدر المختار میں اس کی عبارت یوں ہے تیمم لهذه الاعذار کلها حتی لو تیمم لعدم الماء ثم مرض مرضا یبیح له التیمم لم یصل بذلک التیمم لان اختلاف اسباب الرخصة الخ اور رد المحتار میں اس کی وضاحت یوں بیان کی گئی ہے اذا تیمم لفقد الماء ثم مرض ثم وجد الماء بعدہ لا یصلی بالتیمم السابق لانه کان لفقد الماء د

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — دوسری فصل تیمم توڑنے والے امور کا بیان	حوالہ
۵۱		اور اگر اس نے اس پانی کے ملنے سے پہلے وضو کیلئے تیمم نہیں کیا تھا پھر اس نے اس خشک حصہ کو دھونے سے پہلے وضو کیلئے تیمم کیا تو امام محمدؒ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں جائز ہے۔ اور پہلا حکم زیادہ صحیح ہے۔ (د) اور اگر پانی ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی کافی نہیں ہے تو دونوں کے لئے تیمم باقی رہے گا۔	کافی
	۴	(ا) کسی جنبی کے بدن پر خشک حصہ باقی رہ گیا تھا اور تیمم کرنے سے پہلے اسکا وضو ٹوٹا تو وہ ایک تیمم دونوں کی نیت سے کرے ※ (ب) پھر اگر اس نے دونوں کیلئے تیمم کیا اس کے بعد اسے اتنا پانی ملا جو دونوں میں سے کسی ایک کیلئے جسے چاہے کافی ہے تو خشک حصہ کو دھوئے اور وضو کیلئے تیمم لوٹائے۔ یہ حکم امام محمدؒ کے ہاں ہے (ج) اگر وہ (مذکورہ پانی) کسی ایک خاص کیلئے ہی کافی ہو سکتا ہے تو اسے دھوئے اور دوسرے کے حق میں تیمم باقی رہیگا۔	کافی شرح وقایہ
	۵	اگر اس (جنبی) کی پیٹھ پر خشک حصہ باقی رہ گیا اور وہ وضو کے اعضا کو بھی بھول گیا اور پانی ان دونوں میں سے کسی ایک کیلئے کافی ہو سکتا ہے تو دونوں میں سے جس کیلئے چاہے اسپر خرچ کرے لیکن اگر وضو کے اعضا پر خرچ کرے تو زیادہ پسندیدہ ہے۔	شرح زیادات
	۶	کوئی مسافر بے وضو ہے اسکے کپڑے بھی ناپاک ہیں اسکے پاس پانی اسی قدر ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کیلئے کافی ہو سکتا ہے تو وہ نجاست دھولے اور وضو کیلئے تیمم کرے	محیط سرخسی
	۷	اگر (مذکورہ صورت میں) اس نے پہلے تیمم کیا پھر نجاست دھوئی تو وہ تیمم کو لوٹائے اسلئے کہ جب اس نے تیمم کیا تو اسوقت وہ اتنے پانی پر قادر تھا جس سے وضو کر سکتا تھا۔	محیط سرخسی
	۸	اگر اس نے (مذکورہ صورت میں) پانی سے وضو کر لیا اور ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر وہ اس طرح کرنے میں گنہگار ہوگا۔	قاضی خان
	۹	جب وہ مرض دور ہو گیا جس کی وجہ سے تیمم جائز ہوا تھا تو اسکا تیمم ٹوٹ گیا۔	فصول عمادیہ
	۱۰	کسی مسافر نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا پھر اسے ایسا مرض پیش آیا کہ اس مرض کی وجہ سے اسے تیمم جائز ہوتا اگر وہ مقیم ہوتا[۱] تو (اس صورت میں) اسکے لئے اس (سابقہ) تیمم سے نماز جائز نہ ہوگی۔ اسلئے کہ تیمم کی رخصت کے اسباب کا مختلف ہو جانا ایک رخصت میں دوسری رخصت شمار کر لینے کے لئے مانع ہے اب پہلے سبب سے حاصل شدہ رخصت ایسی قرار پائے گی کہ گویا وہ سرے سے موجود ہی نہ تھی۔[۲]	فصول عمادیہ
	۱۱	اگر (تیمم والا شخص) پانی پر سے سوتا ہوا گذرا تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ سب کے ہاں اسکا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔	زاہدی
	۱۲	اگر (تیمم والا شخص) پانی پر سے گذرا مگر وہ وہاں دشمن یا درندے کے خوف کی وجہ سے اتر نہیں سکتا تھا تو اس کا	

[۱] الآن هو واجد له فبطل تيممه لزوال ما اباحه وان كان له ميمم اخر فى الحال الخ۔ الدر المختار و رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۸ (مترجم) [۲] اختلاف اسباب الرخصة کی صورت میں یعنی جب تیمم کیلئے رخصت کے اسباب مختلف ہو جائیں تو ایک رخصت دوسری میں شمار نہیں ہوتی اور پہلی رخصت کی وجہ سے کیا ہوا تیمم ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر تیمم کیلئے رخصت کا پہلا سبب بھی موجود ہو اور رخصت کا مزید ایک سبب جمع ہو جائے تو یہ اجتماع اسباب الرخصة ہے اس صورت میں پہلا تیمم نہیں ٹوٹے گا اسی لئے اس صورت کے متعلق، رد المحتار میں ہے کہ لا يبطل لعدم زوال ما اباحه رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۸ (مترجم) ※ لیکن ایک تیمم ہی دونوں (حدث اصغر و حدث اکبر) کیلئے کافی ہے۔ شرح وقایہ ج ۱ ص ۸۶ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم — الفصل الثانی فیما ینقض التیمم	حوالہ
۵۱		او سبع لم ینتقض	ہکذا فی السراج الوہاج
	۱۳	وکذا اذا اتی بئرا ولیس معہ دلو ورشاء او وجد ماء وھو یخاف علی نفسہ العطش لا ینتقض	کذا فی البدائع
	۱۴	والاصل فیہ ان کل ما منع وجودہ التیمم نقض وجودہ التیمم وما لا فلا	کذا فی البدائع
	۱۵	ولو مر بالماء وھو متیمم لکنہ نسی انہ متیمم ینتقض تیممہ	کذا فی خزانۃ المفتین
	۱۶	متیممون قال لھم رجل ھذا الماء یتوضأ بہ ایکم شاء وھو یکفی لواحد بطل تیممھم ولو قال ھذا الماء لکم وقبضوہ لا ینتقض تیممھم	کذا فی الکافی
	۱۷	ولو اذنوا لواحد منھم انتقض تیممہ فی قولھما واما علی قیاس قول ابی حنیفةؒ فلا والصحیح فساد التیمم اجماعا	کذا فی السراج الوہاج
	۱۸	المسافر اذا مر فی الفلاۃ بماء موضوع فی حب او نحوہ لا ینتقض تیممہ ولیس لہ ان یتوضأ منہ الا ان یکون الماء کثیرا فیستدل بکثرتہ علی انہ للشرب والوضوء جمیعا	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۹	المتیمم فی السفر اذا وجد من الماء قدر ما یکفی لغسل اعضاء الفریضۃ مرۃ مرۃ ولو غسل علی وجہ السنۃ لا یکفیہ انتقض تیممہ ھو المختار	کذا فی الخلاصۃ
	۲۰	واعتراض الردۃ علی التیمم لا یبطل التیمم حتی لو اسلم وصلی بذلک التیمم یجوز عندنا	کذا فی فتاوی قاضیخان

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — دوسری فصل تیمم توڑنے والے امور کا بیان	حوالہ
۵۱		تیمم نہیں ٹوٹتا۔	سراج وہاج
	۱۳	اسی طرح اگر کوئی شخص کنوئیں پر پہنچا تو اس کے پاس ڈول اور رسی نہ تھی یا پانی پایا مگر اسے اپنے اوپر پیاس کا ڈر ہے تو اسکا تیمم نہ ٹوٹے گا [۱]	بدائع
	۱۴	اور اس میں قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کی موجودگی سے تیمم کرنا جائز نہیں ہوتا (تیمم والے کیلئے) وہ چیز موجود ہو جائے تو اسکا تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیز ایسی نہیں ہے (یعنی اس کے موجود ہونے کے باوجود تیمم جائز ہوتا ہے) تو اسکے موجود ہونے پر تیمم نہیں ٹوٹتا۔	بدائع
	۱۵	اگر کوئی شخص پانی پر سے گذرا اور وہ تیمم کئے ہوئے تھا مگر وہ بھول گیا کہ اس نے تیمم کر رکھا ہے تو (اس صورت میں) اسکا تیمم ٹوٹ جائیگا۔	خزانۃ المفتین
	۱۶	تیمم والے بہت سے آدمی تھے۔ انہیں کسی آدمی نے کہا (ا) اس پانی سے تم میں سے جو چاہے وضو کرے اور وہ پانی صرف کسی ایک کیلئے ہی کافی ہو سکتا تھا تو ان سب کا تیمم ٹوٹ جائیگا (ب) اور اگر اس نے یوں کہا یہ پانی تم سب کے لئے ہے۔ اور انہوں نے اس پانی پر قبضہ کر لیا تو ان میں سے کسی کا تیمم بھی نہ ٹوٹے گا۔	کافی
	۱۷	اگر (صورت مذکورہ میں) انھوں نے اپنے میں سے کسی ایک کو اجازت دے دی تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اسکا تیمم ٹوٹ جائیگا یہ حکم امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے ہاں ہے (ب) اور امام ابو حنیفہ رح کے قول کے قیاس پر اسکا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (ج) اور صحیح حکم یہ ہے کہ وہ تیمم بالاجماع ٹوٹ جائیگا	سراج وہاج
	۱۸	(ا) مسافر کو جنگل میں کسی مٹکے وغیرہ میں رکھا ہوا پانی ملا تو اس سے اسکا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (ب) اور اس کیلئے اس پانی سے وضو کرنا جائز بھی نہیں (ج) لیکن اگر پانی بہت ہو اور اس کی کثرت سے یہ دلیل لی جا سکتی ہو کہ یہ پانی پینے کے لئے بھی ہے اور وضو کیلئے بھی ہے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر تیمم کی بجائے وضو کرے)	قاضیخان
	۱۹	سفر میں جب تیمم والے نے اتنا پانی پایا کہ اگر اس پانی سے ایک ایک بار ان اعضاء کو دھوئے جن کا دھونا فرض ہے تو وہ پانی کافی ہو جاتا ہے اور اگر اعضاء کو مسنون طریقہ کے مطابق دھوئے تو اسے کافی نہیں ہوتا ہے تو (اس صورت میں) اس کا تیمم ٹوٹ جائیگا اور یہی حکم مختار ہے۔	خلاصہ
	۲۰	تیمم کرنے کے بعد مرتد ہونے سے تیمم نہیں ٹوٹتا حتیٰ کہ اگر وہ پھر مسلمان ہو گیا اور اسی تیمم سے نماز پڑھی تو ہمارے ہاں جائز ہے۔	قاضیخان

[۱] بشرطیکہ پانی اتنا ہی ہے کہ پینے کی ضروریات کیلئے ہی ہے تفصیل کیلئے ۹/۱ ، ۱۴/۵ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم الفصل الثالث فی المتفرقات	حوالہ
		# الفصل الثالث فی المتفرقات	
		دفعات ۵۲ تا ۵۲ عنوان ۱ تعداد شق ۴۵	
۵۲		## المتفرقات تعداد شق ۴۵	
	۱	سنن التیمم سبع اقبال الیدین بعد وضعهما علی التراب و ادبارهما ونفضهما و تفریج الاصابع والتسمیة فی اوله والترتیب والموالاة	کذا فی البحر الرائق والنهر الفائق
	۲	وکیفیة التیمم ان یضرب یدیه علی الارض یقبل بهما ویدبر ثم یرفعهما وینفض	کذا فی التبیین
	۳	بقدر ما یتناثر التراب	کذا فی الهدایة
	۴	ویمسح بهما وجهه بحیث لا یبقی منه شیٔ	کذا فی التبیین
	۵	ثم یضرب یدیه علی الارض کذلك ویمسح بهما ذراعیه الی المرفقین	کذا فی التبیین
	۶	قال مشائخنا ویمسح بارבע اصابع یده الیسری ظاهر یده الیمنی من رؤس الاصابع الی المرفقین ثم یمسح بکفه الیسری باطن یده الیمنی الی الرسغ ویمر باطن ابهامه الیسری علی ظاهر ابهامه الیمنی ثم یفعل بیده الیسری کذلك وهو الاحوط	کذا فی محیط السرخسی و هکذا فی البدائع
	۷	لو تیمم قبل دخول الوقت جاز عندنا	هکذا فی الخلاصة
	۸	ویصلی بالتیمم الواحد ما شاء من الصلوٰت فرضا او نفلاً	کذا فی الاختیار شرح المختار
	۹	ویستحب التاخیر الی اخر الوقت لمن یغلب علی ظنه انه یجد الماء فی آخره اذا کان بینه وبین موضع یرجوه میل	هکذا فی معراج الدرایة
	۱۰	قال الخجندیؒ یؤخر الی آخر وقت الجواز وقال غیره الی آخر وقت الاستحباب وهو الصحیح	کذا فی السراج الوهاج
	۱۱	وان لم یکن علی طمع من وجود الماء لا یؤخر ویتیمم ویصلی فی الوقت المستحب	کذا فی البدائع وهکذا فی شرح الطحاوی والکافی
	۱۲	ثلاثة فی السفر جنب وحائض طهرت ومیت وثمة ماء مقدار ما یکفی لاحدهم فان کان الماء ملکا لاحدهم فهو اولی به	

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — تیسری فصل تیمم کے متفرق امور کا بیان	حوالہ
		# تیسری فصل تیمم کے متفرق مسائل کا بیان دفعات ۵۲ تا ۵۲ عنوان ۱ تعداد شق ۴۵	
۵۲		## تیمم کے متفرق مسائل اور اس میں ۴۵ شقیں ہیں	
	۱	تیمم میں سات سنتیں ہیں۔ دونوں ہاتھ مٹی پر رکھ کر آگے کو لانا۔ اور پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے لے جانا۔ انہیں جھاڑنا۔ انگلیوں کو کھولے رکھنا۔ ابتدا میں بسم اللہ پڑھنا ترتیب کا لحاظ رکھنا اور (تیمم کے درمیان) توقف نہ کرنا	بحر رائق نہر فائق
	۲	تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر آگے لائے پھر پیچھے لے جائے پھر انھیں اٹھائے اور جھاڑ دے۔	تبیین
	۳	اسقدر جھاڑے کہ مٹی جھڑ جائے۔	ہدایہ
	۴	اور دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح اس طرح کرے کہ چہرے کا کوئی حصہ (مسح کے بغیر) باقی نہ رہے	تبیین
	۵	پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے دونوں بازوں پر کہنیوں تک مسح کرے	تبیین
	۶	(ا) ہمارے مشائخ سے منقول ہے کہ اپنے بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں سے دائیں بازو کے باہر کی طرف انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک مسح کرے۔ (ب) پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں بازو کے اندر کیطرف گٹوں تک مسح کرے (ج) اور بائیں انگوٹھے کے اندر کی جانب کو دائیں انگوٹھے کے باہر کی جانب پر پھیرے (د) پھر (بائیں بازو کا مسح) اسیطرح دائیں ہاتھ سے کرے (ہ) اور اس حکم میں زیادہ احتیاط ہے۔	محیط سرخسی۔ بدائع
	۷	اگر کسی نے وقت داخل ہونے سے پہلے تیمم کر لیا تو ہمارے ہاں جائز ہے	خلاصہ
	۸	ایک تیمم سے جسقدر چاہے فرض اور نفل پڑھے [۱]	اختیار شرح مختار
	۹	اس شخص کے لئے آخر وقت تک (تیمم کرنے میں) تاخیر مستحب ہے جسکا گمان غالب یہ ہے کہ آخر وقت تک پانی پالے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ اس شخص سے پانی کی جگہ تک میل بھر کا فاصلہ ہو	معراج الدرایہ
	۱۰	(ا) حضرت خجندی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ (مذکورہ تاخیر کرنے میں) نماز جائز ہونے کے وقت کے آخر تک تاخیر کرے (ب) اور دوسرے اہل علم کا قول ہے کہ نماز کے مستحب وقت کے آخر تک تاخیر کرے اور یہی حکم صحیح ہے۔	سراج وہاج
	۱۱	اگر پانی ملنے کی امید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے اور تیمم کر کے مستحب وقت میں نماز پڑھ لے۔	بدائع۔ شرح طحاوی۔ کافی
	۱۲	تین آدمی سفر میں ہیں۔ جنبی۔ حیض والی عورت جو حیض سے پاک ہو چکی ہے۔ اور ایک میت ہے اور وہاں پانی صرف اسقدر ہے کہ ان میں سے کسی ایک کیلئے کافی ہو سکتا ہے تو (اس صورت میں حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر پانی ان میں سے کسی ایک کی ملکیت ہے تو وہ پانی کے استعمال کے لئے زیادہ حقدار ہے۔	

[۱] یعنی تیمم جائز ہونے کیلئے ضروری امور پائے جائیں تو وقت سے پہلے تیمم کر لینا بھی جائز ہے اور تیمم توڑنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تو ایک تیمم سے کئی فرض نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے جیسا کہ البحر الرائق ج ۱ صفحہ ۱۵۷ میں ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم — الفصل الثالث فی المتفرقات	حوالہ
۵۲		وان کان الماء لهم جمیعا لا یصرف الی احدهم ویباح التیمم للکل وان کان مباحا کان الجنب اولی به	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۳	وهو الاصح	هکذا فی الظهیریة
	۱۴	وکذا لو کان مکان الحائض محدث یصرف الی الجنب	کذا فی الخلاصة
	۱۵	ولو کان الماء بین الاب والابن فالاب اولی به	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۶	ولو کان مع الجنب ما یکفی للوضوء یتیمم ولا یجب التوضوء به الا اذا کان مع الجنابة حدث یوجب الوضوء	هکذا فی شرح الوقایة
	۱۷	وکذا لو کان مع المحدث ما یکفی لغسل بعض اعضاء الوضوء فانه یتیمم من غیر غسله	هکذا فی شرح الوقایة
	۱۸	تیمم وفی رحله ماء لا یعلم به او نسیه فصلی اجزأته عندهما[1] خلافا لابی یوسف رح	کذا فی محیط السرخسی
		والخلاف فیما اذا وضع بنفسه او وضعه غیره بامره او بغیر امره بعلمه وان کان بغیر علمه لا یعید اتفاقا	کذا فی التبیین
	۱۹	والذکر فی الوقت وبعده سواء	کذا فی الهدایة
	۲۰	واذا ضرب خباءه علی رأس بئر قد غطی رأسها وفیها ماء وهو لا یعلم او کان علی شط النهر وهو لا یعلم فتیمم وصلی به جاز عندهما رح خلافا لابی یوسف رح	هکذا فی المحیط
	۲۱	اذا شك او ظن ان ماءه قد فنی وصلی ثم وجده فانه یعید اجماعا	کذا فی السراج الوهاج
	۲۲	ولو کان علی ظهره او معلقا فی عنقه او موضوعا بین یدیه فنسیه وتیمم لا یجوز اجماعا	کذا فی السراج الوهاج
	۲۳	ولو کان الماء علی الاکاف معلقا ان کان راکبا والماء فی مؤخر الرحل جاز وان کان فی مقدمه لا یجوز وان کان سائقا فان کان فی مؤخر الرحل لا یجوز وان کان فی مقدمه جاز وان کان قائدا جاز کیفما کان	هکذا فی محیط السرخسی
	۲۴	واذا لم یقدر المریض علی الوضوء والتیمم ولیس عنده من یوضؤه ویممه فانه لا یصلی عندهما رح	کذا فی الظهیریة

[1] عندهما سے مراد صاحبین (امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) ہی ہیں جیسا کہ البحر الرائق ج ا ص ۱۴۱ وهکذا فی خلاصة الفتاوی ج ا ص ۳۸ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — تیسری فصل تیمم کے متفرق امور کا بیان	حوالہ
۵۲		(ب) اور اگر وہ پانی سبکا (مشترکہ) ہے تو ان میں سے کسی ایک پر بھی خرچ نہ کیا جائے اور سب کیلئے تیمم کرنیکی اجازت ہے	
		(ج) اور اگر وہ پانی مباح ہے تو اس کے استعمال کیلئے جنبی زیادہ حقدار ہے۔	قاضیخان
	۱۳	اور یہی (مذکورہ ۵۲/۲) حکم زیادہ صحیح ہے	ظہیریہ
	۱۴	اسی طرح اگر (مذکورہ صورت ۵۲/۲ میں) حیض والی عورت کی بجائے بے وضو تھا تب بھی وہ پانی جنبی پر خرچ کیا جائیگا۔	خلاصہ
	۱۵	اگر پانی باپ اور بیٹے کا (مشترکہ) ہو تو بیٹے کی نسبت باپ کا حق زیادہ ہے	قاضیخان
	۱۶	اگر جنبی کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ اس سے وضو ہو سکتا ہے تو وہ تیمم کرے اور اس پر اس پانی سے وضو کرنا واجب نہیں ہے سوائے اس کے کہ جنابت کے ساتھ وضو توڑنے والی چیز بھی پائی گئی ہو۔ *	شرح وقایہ
	۱۷	اسی طرح اگر بے وضو آدمی کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ وہ وضو کے اعضا میں سے صرف بعض کو دھو سکتا ہے تو وہ بعض اعضا کو دھوئے بغیر تیمم کرے۔	شرح وقایہ
	۱۸	(ا) کسی شخص نے تیمم کیا اور اسکے سامان میں پانی موجود تھا جسکا اسے علم نہ تھا یا وہ بھول گیا تھا چنانچہ اس نے (تیمم سے) نماز پڑھ لی تو امام ابوحنیفہ رح اور محمد رح کے ہاں اسے کفایت کر جائیگی اور امام ابویوسف رح کا اختلاف ہے	محیط سرخسی
		(ب) مذکورہ اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ وہ پانی اس نے خود رکھا تھا۔ یا کسی اور نے اسکے حکم سے رکھا تھا یا اس کے حکم کے بغیر مگر اسکے علم سے رکھا تھا۔ اور اگر اس کے علم کے بغیر رکھا تھا تو بالاتفاق نماز نہ لوٹائے	تبیین
	۱۹	(مذکورہ صورت میں) وقت کے اندر یاد آنا اور اس نماز کے وقت کے بعد یاد آنا برابر ہے	ہدایہ
	۲۰	اگر کسی نے اپنا خیمہ ایسے کنوئیں پر لگایا جس کا منہ ڈھکا ہوا ہے اور اس میں پانی موجود ہے جسے یہ نہیں جانتا یا وہ نہر کے کنارے پر تھا اور اسے معلوم نہ تھا پس اس نے تیمم کیا اور اس تیمم سے نماز پڑھ لی تو امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں وہ نماز جائز ہے اور امام ابویوسف رح کا اختلاف ہے۔	محیط
	۲۱	کسی کو شک گذرا یا اسے گمان غالب ہوا کہ اسکا پانی ختم ہو چکا ہے اس نے (تیمم کرکے) نماز پڑھ لی پھر اس نے وہ پانی پا لیا تو بالاجماع اس نماز کو لوٹائے گا۔	سراج وہاج
	۲۲	اگر پانی اس کی پیٹھ پر تھا یا اس کی گردن میں لٹک رہا تھا یا پانی اس کے سامنے تھا اور وہ بھول گیا اور تیمم کر لیا تو بالاجماع جائز نہیں	سراج وہاج
	۲۳	اگر پانی پالان پر لٹک رہا تھا (اور وہ بھول گیا) تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر وہ خود سوار تھا اور پانی پالان کے پیچھے کی طرف تھا تو جائز ہے اور اگر پانی پالان کے آگے کی طرف تھا تو جائز نہیں۔	
		(ب) اگر وہ سواری کو ہانک رہا تھا اور پانی پالان کے پیچھے کی طرف تھا تو جائز نہیں اور اگر پانی پالان کے آگے کی طرف تھا تو جائز ہے۔	محیط سرخسی
		(ج) اور اگر وہ سواری کے آگے چل رہا تھا تو ہر صورت میں جائز ہے۔	
	۲۴	اگر مریض کی حالت ایسی ہے کہ وہ وضو اور تیمم نہیں کر سکتا۔ اور اس کے پاس وضو کرانے والا اور تیمم کرانے والا بھی نہیں ہے تو دونوں اماموں (امام ابویوسف رح اور امام محمد رح) کے ہاں وہ نماز نہ پڑھے ۵۱	ظہیریہ

(ترجمہ بحر مسائل تیمم ۱۶۹ نمبر ۱۵)

* یعنی جنبی پر تیمم کرنے سے پہلے اس تھوڑے پانی سے وضو کرنا لازم نہیں لیکن اگر اسنے جنابت کیلئے تیمم کیا بعد ازاں اسمیں وضو توڑنیوالی چیز پائی گئی تو پھر اس پانی سے وضو کرے جو اسے صرف وضو کیلئے کافی ہوسکتا ہے۔ ماخوذ از حاشیہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۸۳

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فی التیمم　الفصل الثالث فی المتفرقات	حوالة
۵۲	۲۵	قال الشیخ الامام محمد بن الفضل رأیت فی الجامع الصغیر للکرخی ان مقطوع الیدین والرجلین اذا کان بوجهه جراحة یصلی بغیر طهارة ولا تیمم ولا یعید وهذا هو الاصح	کذا فی الظهیریة
	۲۶	ولو ان المحبوس لم یجد ماء ولا ترابا نظیفا لا یصلی فی قول ابی حنیفة و محمد	کذا فی فتاوی قاضیخان
		وهذا اذا لم یمکنه ان ینقر الارض او الحائط بشیء فان امکنه یستخرج التراب و تیمم	کذا فی الخلاصة
	۲۷	و فی الایضاح اذا کان لو توضأ سلس بوله وان یتیمم لا یسلس جاز له التیمم	کذا فی السراج الوهاج
	۲۸	رجل فی البادیة معه ماء زمزم فی القمقمة وقد رصص رأسها لا یجوز التیمم	کذا فی الخلاصة
	۲۹	ویجوز التیمم اذا حضرته جنازة والولی غیره فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته الصلوة ولا یجوز للولی وهو الصحیح	هکذا فی الهدایة
	۳۰	ولا لمن امره الولی	هکذا فی الخلاصة
	۳۱	ویجوز التیمم للولی اذا کان من هو مقدم علیه حاضرا اتفاقا لانه یخاف الفوت	هکذا فی البحر الرائق
	۳۲	وکذا یجوز له التیمم اذا اذن لغیره بالصلوة	هکذا فی البحر الرائق
	۳۳	صلی علی جنازة بتیمم ثم اتی باخری فان کان بین الثانیة والاولی مقدار ما یذهب و یتوضأ ثم یأتی و یصلی اعاد التیمم وان لم یکن مقدار ما یقدر علی ذلك صلی بذلك التیمم وعلیه الفتوی	هکذا فی المضمرات
	۳۴	التیمم لصلوة العید قبل الشروع بها لا یجوز للامام اذا لم یخف خروج الوقت والا یجوز	هکذا فی البحر الرائق
	۳۵	ولا یجوز للمقتدی ان لم یخف فوت الصلوة لو توضأ والا یجوز	هکذا فی النهایة
	۳۶	ولو احدث احدهما بعد الشروع فیها بالتیمم تیمم وبنی بلا خلاف	هکذا فی النهایة

[1] خواہ اس صورت میں تیمم والے امام کی اقتدا میں مقتدی باوضو ہوں بشرطیکہ ان میں کوئی اور امامت کا زیادہ حقدار نہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — تیسری فصل تیمم کے متفرق امور کا بیان	حوالہ
۵۲	۲۵	شیخ امام محمد بن الفضل رحؒ سے منقول ہے کہ میں نے امام کرخی رحؒ کی الجامع الصغیر میں لکھا دیکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور اس کے چہرے پر زخم ہو تو وہ بغیر طہارت کئے نماز پڑھلے وہ نہ تیمم کرے اور نہ نماز لوٹائے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے	ظہیریہ
	۲۶	(ا) اگر قیدی پانی نہ پائے اور نہ پاک مٹی پائے تو امام ابو حنیفہ رحؒ اور امام محمد رحؒ کے ہاں نماز نہ پڑھے۔	قاضیخان
		(ب) یہ (مذکورہ حکم) تب ہے جبکہ وہ زمین یا دیوار کو کسی چیز سے کھود نہ سکے اور اگر ایسا کر سکے تو مٹی نکالے اور تیمم کرے	خلاصہ
	۲۷	ایضاح میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کی حالت یہ ہو کہ جب وہ وضو کرے تو خود بخود اسکا پیشاب بہہ پڑتا ہے اور اگر تیمم کرے تو ایسا نہیں ہوتا تو اس کیلئے جائز ہے کہ وہ تیمم کرے	سراج وہاج
	۲۸	کوئی شخص جنگل میں ہے اس کے پاس صراحی میں زمزم کا پانی بند ہے جس کے منہ پر ٹانکا لگا ہے۔ تو (اس پانی کی موجودگی میں اس کے لئے) تیمم جائز نہیں	خلاصہ
	۲۹	اس شخص کے لئے تیمم جائز ہے۔ جس کے سامنے جنازہ حاضر ہوا اور وہ میت کا ولی (سب سے قریبی وارث) بھی نہیں ہے۔ اور اسے ڈر ہے کہ اگر وہ وضو میں لگ گیا تو اس سے وہ نماز جنازہ فوت ہو جائیگی اور ولی کیلئے تیمم جائز نہیں اور یہی حکم صحیح ہے	ہدایہ
	۳۰	(مذکورہ صورت میں) اس شخص کیلئے بھی تیمم جائز نہیں ہے جسے ولی نے اجازت دی ہو۔	خلاصہ
	۳۱	ولی کے لئے بھی (مذکورہ صورت میں) اس وقت تیمم بالاتفاق جائز ہے جب اس سے بھی زیادہ حقدار ولی حاضر ہو اسلئے کہ اس صورت میں اس (دوسرے درجہ کے ولی) کیلئے نماز جنازہ فوت ہونیکا خوف ہوتا ہے۔	بحر رائق
	۳۲	اسی طرح (مذکورہ صورت میں) ولی کیلئے اس وقت تیمم جائز ہے جبکہ اس نے کسی اور شخص کو نماز پڑھانے کی اجازت دیدی ہو۔	بحر رائق
	۳۳	کسی شخص نے کسی جنازہ کی نماز تیمم سے پڑھی پھر دوسرا جنازہ آگیا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر پہلے اور دوسرے جنازہ کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ وہ جا کر وضو کرلے اور پھر آکر نماز جنازہ میں شامل ہو سکے تو تیمم کا اعادہ کرے۔ (ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اتنا وقفہ نہ تھا جس میں یہ سب کام کر سکے تو اسی تیمم سے دوسرا جنازہ پڑھ لے اور اسی حکم پر فتویٰ ہے۔	مضمرات
	۳۴	عید کی نماز کے لئے اگر وقت جاتے رہنے کا خوف نہ ہو تو امام کے لئے عید کی نماز شروع کرنے سے پہلے تیمم جائز نہیں اور وقت جاتے رہنے کا خوف ہو تو پھر تیمم جائز ہے [1]	بحر رائق
	۳۵	(مذکورہ صورت میں) مقتدی کے لئے اگر وضو کرنے کی صورت میں نماز (عید) جاتے رہنے کا خوف نہ ہو تو اس کیلئے تیمم جائز نہیں ورنہ جائز ہے (یعنی اگر اسے نماز عید فوت ہونے کا خوف ہو تو پھر اس کیلئے تیمم جائز ہے)	نہایہ
	۳۶	(مذکورہ صورت میں) اگر امام یا مقتدی نے عید کی نماز تیمم سے شروع کی پھر اس کی طہارت ٹوٹ گئی تو وہ تیمم کرے اور اس پر باقی نماز کی بنا کرے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔	نہایہ

دفعات	شق نمبر	الباب الرابع فى التيمم الفصل الثالث فى المتفرقات	حواله
۵۲	۳۷	وكذلك بعد الشروع بالوضوء ان خاف ذهاب الوقت بالاجماع	
		وان لم يخف ذهابه فان كان يرجو ادراك الامام قبل الفراغ لا يباح له التيمم بالاجماع	
		وان لم يرج ادراكه قبل الفراغ تيمم وبنى عند ابى حنيفة رحمه الله خلافا لهما رح	هكذا فى النهاية
	۳۸	والاصل ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم ومايفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة	كذا فى الجوهرة النيرة
	۳۹	ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز	كذا فى محيط السرخسى
	۴۰	واذا تيمم مرارا من موضع واحد جاز	كذا فى التتارخانية
	۴۱	ويجوز التيمم للجنب لصلوة الجنازة وصلوة العيد	كذا فى الظهيرية
	۴۲	ومن استيقن بالتيمم فهو على تيممه حتى يستيقن بالحدث وان استيقن بالحدث فهو على حدثه حتى يستيقن بالتيمم	كذا فى الخلاصة
	۴۳	والتيمم على التيمم ليس بقربة	كذا فى القنية
	۴۴	وللمسافر ان يطأ جاريته وان علم انه لا يجد الماء	كذا فى الخلاصة
	۴۵	المصلى اذا قال له نصرانى خذ الماء فانه يمضى على صلوته ولا يقطع لان كلامه قد يكون على وجه الاستهزاء فلا يقطع بالشك فاذا فرغ من الصلوة سأله ان اعطاه اعاد والا فلا	كذا فى فتاوى قاضيخان

دفعات	شق نمبر	چوتھا باب تیمم کے احکام — تیسری فصل تیمم کے متفرق امور کا بیان	حوالہ
۵۲	۳۷	(ا) اسی طرح اگر (مذکورہ صورت میں نماز عید) وضو سے شروع کی اور پھر ان میں سے کسی کا وضو ٹوٹ گیا (تو وہ تیمم کر کے باقی نماز کی بنا کرلے) بشرطیکہ (وضو کرنے کی صورت میں) اسے وقت کے جاتے رہنے کا خوف تھا اس حکم پر اجماع ہے۔ (ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اسے وقت کے جاتے رہنے کا خوف نہ تھا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر اسے یہ امید ہے کہ وہ (وضو کر کے) امام کی فراغت سے پہلے اس کی نماز میں شامل ہو جائیگا تو اس کے لئے بالاجماع تیمم جائز نہیں اور اگر اسے امام کی فراغت سے پہلے اسکی نماز میں شامل ہونے کی امید نہیں ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں تیمم کر کے بنا کرے۔ اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کا اس میں اختلاف ہے [1]	نہایہ
	۳۸	اور (ان مذکورہ احکام میں) قاعدہ یہ ہے کہ (ا) جہاں ایسی ادا نماز فوت ہوتی ہو جسکا قائمقام نہیں ہے تو وہاں تیمم جائز ہے (ب) اور جہاں ایسی ادا نماز فوت ہوتی ہو کہ اسکا قائمقام موجود ہے جیسا کہ جمعہ کی نماز تو وہاں تیمم جائز نہیں ہے۔	جوہرہ نیرہ
	۳۹	اگر دو شخصوں نے ایک ہی جگہ سے تیمم کیا تو جائز ہے	محیط سرخسی
	۴۰	اگر کوئی شخص ایک ہی جگہ سے کئی بار تیمم کرے تو جائز ہے	تتارخانیہ
	۴۱	جنبی شخص کیلئے نماز جنازہ اور نماز عید کے لئے تیمم کرنا جائز ہے	ظہیریہ
	۴۲	(ا) جسے اپنے تیمم کا یقین تھا تو وہ اپنے تیمم پر ہی رہے جب تک کہ اسے تیمم ٹوٹ جانے کا یقین نہ ہو (ب) اور جس شخص کو اپنی طہارت کے ٹوٹنے کا یقین تھا تو وہ اپنی اسی بغیر طہارت کی حالت پر رہے جب تک کہ اسے تیمم کر لینے کا یقین نہ ہو۔	خلاصہ
	۴۳	تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں ہے۔	قنیہ
	۴۴	مسافر کے لئے جائز ہے کہ اپنی باندی سے مجامعت کرے اگرچہ وہ جانتا ہو کہ پانی نہ پائیگا	خلاصہ
	۴۵	کوئی شخص (تیمم سے) نماز پڑھ رہا ہے اسے کسی عیسائی نے کہا کہ پانی لے لو تو وہ اپنی نماز پڑھتا رہے اور اسے نہ توڑے اس لئے کہ عیسائی کا کلام بطور مزاح بھی ہو سکتا ہے۔ پس اس شک کی وجہ سے نماز نہ توڑے اور جب نماز سے فارغ ہو لے تو اس سے پانی مانگے۔ اگر وہ دے دے تو نماز لوٹا لے ورنہ نہیں (یعنی اگر وہ پانی نہ دے تو اس نماز کا اعادہ نہ کرے)	قاضیخان

[1] کیونکہ صاحبینؒ کے ہاں لاحق کی نماز فوت نہیں ہوتی اس لئے ان کے ہاں وہ وضو کرے گا (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح	حوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الباب الخامس فی المسح علی الخفین

فصول ۲ دفعات ۵۳ تا ۶۱ عنوانات ۹ تعداد شق ۱۲۴

۵۳۔ المسح علی الخفین رخصة تعداد شق ۱

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	المسح علی الخفین رخصة ولو اتی بالعزیمة[1] بعد ما مر ای جواز المسح کان اولی	کذا فی التبیین

(وهذا الباب یشتمل علی فصلین)

الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح

دفعات ۵۴ تا ۵۹ عنوانات ۶ تعداد شق ۴۲

۵۴۔ الخف۔ تعداد شق ۱۳

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(منها) ان یکون الخف مما یمکن قطع السفر به وتتابع المشی علیه ویستر الکعبین وسترما فوقهما لیس بشرط	هکذا فی المحیط
	۲	حتی لو لبس خفا لا ساق له یجوز المسح ان کان الکعب مستورا	هکذا فی الکافی
	۳	ویمسح علی الجورب المجلد وهو الذی وضع الجلد علی اعلاه واسفله	هکذا فی الکافی

[1] عزیمت کا مفہوم یہ ہے کہ از راہ تقویٰ اچھا درجہ حاصل کرنے کے لئے شرعی رخصت کی سہولت کی بجائے اصلی حکم پر عمل کرے (مترجم)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پانچواں باب موزوں پر مسح کے احکام

فصلیں ۲ دفعات ۵۳ تا ۶۱ عنوانات ۹ تعداد شق ۱۲۴

۵۳ ـ موزوں پر مسح کرنا رخصت ہے اس میں ۱ شق ہے

۱ موزوں پر مسح کرنا رخصت (سہولت) ہے۔ اگر کوئی شخص موزوں کے مسح کو جائز جانتے ہوئے عزیمت[1] (اصلی حکم یعنی پاؤں دھونا) اختیار کرے تو زیادہ بہتر ہے — تبیین

اور اس باب میں دو فصلیں ہیں

پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کابیان

دفعات ۵۴ تا ۵۹ عنوانات ۶ تعداد شق ۷۲

۵۴ ـ موزہ کی کیفیت ـ اس میں ۱۳ شقیں ہیں

۱ موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ موزہ (ا) کسی ایسی شئی کا ہو کہ اسے پہن کر سفر ہو سکے اور پے در پے چلا جا سکے (ب) اور وہ موزہ (اتنا ہو کہ) ٹخنے ڈھانک دے (ج) اور ٹخنوں سے اوپر ڈھانکنا شرط نہیں ہے — محیط

۲ حتیٰ کہ اگر کسی نے ایسے موزے پہنے جو پنڈلی کی طرف لمبے نہیں ہیں تو ایسے موزوں پر مسح جائز ہے بشرطیکہ اس میں ٹخنے چھپے ہوتے ہوں — کافی

۳ مجلد جراب پر مسح کرنا جائز ہے اور مجلد جراب وہ ہے کہ اس کے اوپر اور نیچے کی طرف چمڑا لگا ہوا ہو۔ — کافی

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح	حواله
۵۴	۴	والمنعل وهو الذی وضع الجلد علی اسفله کالنعل للقدم	هکذا فی السراج الوهاج
	۵	والثخین الذی لیس مجلدا ولا منعلا بشرط ان یستمسك علی الساق بلا ربط ولا یری ما تحته وعلیه الفتوی	کذا فی النهر الفائق
	۶	اذا لبس مکعبا لا یری من کعبیه او قدمیه الا مقدار اصبع او اصبعین جاز المسح علیه وهو بمنزلة الخف الذی لا ساق له	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۷	واذا لبس الجرموقین فان لبسهما وحدهما فان کانا من کرباس او ما یشبهه لا یجوز المسح علیهما وان کانا من ادیم او ما یشبهه یجوز وان لبسهما فوق الخفین فان کانا من کرباس او ما یشبهه لا یجوز المسح علیهما الا ان یکونا رقیقین یصل البلل الی ما تحتهما وان کانا من ادیم او ما یشبهه اجمعوا انه اذا لبسهما بعد ما احدث قبل ان یمسح علی الخفین او بعد ما احدث ومسح علیهما لا یجوز المسح علیهما وان لبسهما قبل ان یحدث جاز المسح علیهما عندنا	هکذا فی المحیط
	۸	ولو لبس الخفین ولبس احد الجرموقین جاز له ان یمسح علی الخف الذی لا جرموق علیه وعلی الجرموق	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۹	والخف علی الخف کالجرموق	کذا فی الخلاصة
	۱۰	ولو لبس خفا ذا طاقین له ان یمسح علیه	کذا فی الکافی
	۱۱	والصحیح من المذهب جواز المسح علی الخفاف المتخذة من اللبود الترکیة لان مواظبة المشی فیها سفرا ممکن	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی
	۱۲	الجاروق ان کان یستر القدم ولا یری من الکعب ولا من ظهر القدم الا قدر اصبع او اصبعین جاز المسح وان لم یکن کذلك لکن یستر القدم بالجلد ان کان متصلا بالجاروق بالخرز جاز المسح علیه	

ل جرموق یعنی خرکش وکالوش وہ بڑا موزہ جو کیچڑ وغیرہ سے حفاظت کیلئے چھوٹے موزہ پر پہن لیتے ہیں۔ رد المحتار ص۲۴۷ ج ۱ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کا بیان — پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۵۴	۴	اور منعل (جراب) پر بھی مسح جائز ہے اور منعل وہ ہے جس کے تلوے میں اس طرح چمڑا لگا ہو جیسا کہ پاؤں کے لئے جوتا ہوتا ہے۔	سراج وہاج
	۵	ثخین (گاڑھی۔ موٹی اور سخت) جراب جو نہ مجلد ہے اور نہ منعل ہے اسپر اس شرط پر مسح جائز ہے کہ وہ پنڈلی پر بغیر باندھے ٹھکی رہے۔ اور اس کے نیچے نظر نہ آتا ہو اسی پر فتوی ہے	نہر فائق
	۶	اگر کسی نے ٹخنوں تک آنیوالا ایسا موزہ پہنا جس سے اسکے ٹخنوں یا قدموں سے ایک یا دو انگلی کی مقدار سے زیادہ دکھائی نہیں دیتا تو اس پر مسح جائز ہے اور وہ اس موزہ کی طرح ہے جو پنڈلی کی طرف لمبا نہ ہو	قاضیخان
	۷	اگر کسی نے جرموق پہنے[۱] (تو ان پر مسح کے متعلق حکم یہ ہے) (الف) اگر انہیں تنہا پہنا (تو دیکھا جاتے گا) اگر وہ سوت یا اس کی مانند کسی چیز سے بنے ہوئے ہیں تو ان پر مسح جائز نہیں اور اگر[۲] (مذکورہ صورت میں) وہ چمڑے یا اس کی مانند کسی چیز سے بنے ہوئے ہیں تو ان پر مسح جائز ہے (ب) اور اگر (اس نے جرموق تنہا نہ پہنے) انہیں موزوں کے اوپر پہنا (تو دیکھا جائیگا) اگر وہ سوت یا اسکی مانند کسی چیز کے بنے ہوئے ہیں تو ان پر مسح جائز نہیں لیکن اگر وہ جرموق اتنے پتلے ہوں کہ تری ان کے نیچے تک جا پہنچتی ہے تو پھر ان پر مسح جائز ہے۔ اور اگر[۱] (مذکورہ صورت میں) وہ چمڑے یا اسکی مانند چیز کے بنے ہوئے ہوں تو اس حکم پر متفق ہیں کہ اگر انھیں حدث (بے وضو ہونے کی حالت) کے بعد اور موزوں پر مسح کرنے سے پہلے یا حدث کے بعد اور موزوں پر مسح کرنے کے بعد پہنا ہے تو ان پر مسح جائز نہیں ہے[۲] اور اگر انھیں حدث سے پہلے پہنا تو ان پر مسح کرنا ہمارے ہاں جائز ہے	محیط
	۸	اگر کسی نے دونوں پاؤں پر موزے پہنے اور ایک موزے پر جرموق پہنا تو جس موزے پر جرموق نہیں پہنا اسپر اور جرموق پر مسح جائز ہے	قاضیخان
	۹	موزے پر موزہ پہننا جرموق کے حکم میں ہے	خلاصہ
	۱۰	اگر کسی نے دو تہہ والے موزے پہنے تو ان پر مسح جائز ہے۔	کافی
	۱۱	ترکی نمدوں سے بنے ہوئے موزوں پر مسح کے متعلق صحیح مذہب میں حکم یہ ہے کہ ان پر مسح جائز ہے اس لئے کہ انھیں پہنکر سفر جاری رکھنا ممکن ہے۔	شرح مبسوط
	۱۲	(الف) جارو ق[۳] اگر ایسے ہیں کہ پاؤں کو چھپاتے ہیں۔ اور ٹخنے یا پاؤں کی پیٹھ سے ایک یا دو انگلیوں کے بقدر کے سوا نظر نہیں آتا تو اس پر مسح جائز ہے۔ (ب) اور اگر جاروق مذکورہ کیفیت کا نہ ہو لیکن (وہ جاروق) چمڑے کے ساتھ پاؤں کو چھپا دیتا ہے تو اس پر مسح جائز ہے بشرطیکہ وہ چمڑا جاروق کے ساتھ سی کر ملا دیا گیا ہو۔	

[۱] مطلب یہ ہے کہ جرموق حدث کی سرایت کو روکتا ہے مگر واقع شدہ حدث کو دور کرنیوالا نہیں (مترجم) [۲] [۳] جاروق۔ پاتتاب شگاف دار موزہ موزوں کی حفاظت یا ان پر پہننے کی کوئی چیز ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح	حوالہ
۵۴		و ان شده بشیٔ لا	کذا فی الخلاصة
	۱۳	ولا یجوز المسح علی الخف المتخذ من الحدید و الزجاج و الخشب	هکذا فی الجوهرة النیرة
۵۵		**۵۵ - الممسوح** تعداد شق ۸	
	۱	(و منها) ان یکون الممسوح من ظاهر کل خف مقدار ثلاث اصابع الید علی الاصح	هکذا فی محیط السرخسی
	۲	اصغرها	هکذا فی فتاوی قاضیخان
	۳	ولا یجوز المسح علی باطن الخف او عقبه او ساقه او جوانبه او کعبه	هکذا فی التبیین
	۴	ولو مسح علی رجل قدر اصبعین وعلی اخری قدر خمسة لم یجز	کذا فی فتح القدیر
	۵	ولا یعتبر المسح علی موضع خال عن القدم فلو جعل رجله فی الخالی و مسح جاز و ازال رجله بعد ذلک عن ذلک الموضع اعاد المسح	هکذا فی السراج الوهاج
	۶	ولو کانت باحدی رجلیه جراحة لایقدر بها علی الغسل و المسح یجوز له المسح علی الاخری	هکذا فی المحیط
	۷	وکذا لو قطعت من فوق الکعب و ان قطعت من دونها و بقی من موضع المسح مقدار ثلاث اصابع یجوز المسح علیهما و الا لا	هکذا فی المحیط
	۸	ولو کان الجرموق واسعا فادخل فیه یده و مسح علی الخف لم یجز	کذا فی القنیة
۵۶		**۵۶ - المسح بثلاث اصابع** تعداد شق ۲۰	
	۱	(و منها) ان یکون المسح بثلاث اصابع وهو الصحیح	کذا فی الکافی

[1] اسکی وضاحت یہ ہے کہ موزوں کا مسح پاؤں دھونے کا بدل ہے جیسا کہ البحر الرائق ج ۱ ص ۱۷۷ میں ہے کہ وعلل فی کثیر من الکتب بانه بدل عن الغسل الخ نیز لکھا ہے کہ فان المسح و ان کان بالماء لکنه بدل عن وظیفة الغسل والخف عن الرجل الخ اور اصل اور بدل جمع نہیں ہو سکتے پس اگر کوئی شخص ایک پاؤں پر موزہ پہن لے اور دوسرا دھولے تو یہ جائز نہیں ہے (ملاحظہ ہو حکم ۳۰/۶۱) یا اگر کوئی شخص ایک پاؤں پر پٹی باندھ کر مسح کرے اور دوسرے پر موزہ پہن کر مسح کرے تو یہ بھی جائز نہیں ہے (ملاحظہ ہو حکم ۳۱/۶۱) مگر حکم نمبر ۶/۵۵ میں چونکہ ایسی صورت ہے کہ اس میں ایک پاؤں کے موزہ پر مسح کے ساتھ دوسرے پاؤں کا دھونا یا دھونے کا نائب (پٹی کا مسح) جمع نہیں ہوتا لہذا ۶/۵۵ کی صورت میں ایک پاؤں کے موزہ پر مسح جائز ہے (مترجم) (نوٹ) پٹی پر مسح کرنا دھونے کا بدل نہیں اسکا نائب ہے یہ اپنے

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کا بیان　پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۵۴		(ج) اور اگر (مذکورہ صورت میں) کسی نے (اس) چمڑے اور جاروق کو کسی چیز سے باندھ کر ملا دیا ہو تو پھر ان پر مسح جائز نہیں ہے۔	خلاصہ
	۱۳	لوہے، لکڑی یا شیشے کے بنے ہوتے موزوں پر مسح جائز نہیں ہے۔	جوہرہ نیرہ

۵۵۔ مسح کا مقام　　اس میں ۸ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ ہر موزے کے اوپر کی جانب ہاتھ کی تین انگلیوں کے بقدر مسح کرے یہ حکم زیادہ صحیح ہے۔	محیط سرخسی
	۲	(انگلیوں سے مراد) ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیاں مراد ہیں۔	قاضیخان
	۳	موزے کے نیچے کی جانب یا اسکی ایڑی یا اسکی پنڈلی یا اسکے طرفوں یا اسکے ٹخنے پر مسح جائز نہیں ہے۔	تبیین
	۴	اگر کسی نے ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے بقدر مسح کیا اور دوسرے پاؤں پر بقدر پانچ انگلیوں کے مسح کیا تو یہ جائز نہیں ہے	فتح القدیر
	۵	(ا) موزے پر ایسی جگہ مسح کرنا معتبر نہیں جو پاؤں سے خالی ہے (ب) اور اگر کوئی شخص موزے میں خالی جگہ کی طرف اپنا پاؤں لے گیا اور اس پر مسح کیا تو جائز ہے (ج) اور اگر اس کے بعد اس کا پاؤں اس جگہ سے ہٹ گیا تو مسح دوبارہ کرے	سراج وہاج
	۶	اگر کسی شخص کے ایک پاؤں پر زخم ہے وہ اسے نہ دھو سکتا ہے نہ اس پر مسح کر سکتا ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ دوسرے پاؤں (کے موزے) پر مسح کرے [1]	محیط
	۷	(ا) اسی طرح اگر کسی کا پاؤں ٹخنے کے اوپر سے کٹ گیا ہو تب بھی یہی حکم ہے (کہ دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح جائز ہے) (ب) اور اگر ایک پاؤں ٹخنے کے نیچے سے کٹ گیا ہو اور مسح کرنیکی جگہ سے بقدر تین انگلیوں کے باقی ہو تو دونوں پر مسح جائز ہے ورنہ نہیں [2]	محیط
	۸	اگر کسی کا جرموق کھلا ہے اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈال کر موزہ پر مسح کر لیا تو یہ جائز نہیں ہے	قنیہ

۵۶۔ تین انگلیوں سے مسح کرنا　　اور اس میں ۲ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ مسح تین انگلیوں سے ہو اور یہی حکم	

[1] اصل یعنی دھونے کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے اس کے متعلق حکم ۲۳ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] ورنہ نہیں یعنی اگر ایک پاؤں ٹخنے کے نیچے سے اس طرح کٹا ہو کہ مسح کرنیکی جگہ سے بقدر تین انگلیوں کے باقی نہیں تو پھر دونوں پر مسح جائز نہیں بلکہ دونوں کو دھوتے تاکہ غسل اور مسح کا اجتماع نہ ہو جو کہ حسب حکم نمبر ۳۳ ممنوع ہے۔ اسی لئے الدر المختار میں ہے کہ ولو قطع قدمه ان بقی ظهره قدر الفرض مسح والا غسل کمن قطع من کعبه ولو له رجل واحدة مسحها الخ الدر المختار ج ۱ ص ۲۵۱ اور رد المحتار میں ہے کہ قوله من ظهره ای القدم وقید به لانه محل المسح فلا اعتبار بما یبقی من العقب۔ قوله والا غسل ای غسل المقطوعة والصحیحة ایضا لئلا یلزم الجمع بین الغسل والمسح۔ قوله من کعبه ای من المفصل لوجوب غسله کما فی المنیة فیغسل الرجل الاخری ولا یمسح۔ قوله رجل واحدة بان کانت الاخری مقطوعة من فوق الکعب۔

ردالمحتار صفحہ ۲۵۱-۲۵۲ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس في المسح على الخفين الفصل الاول في الامور التي لابد منها في جواز المسح	حواله
۵۶	۲	حتى لو مسح باصبع واحدة من غير ان يأخذ ماء جديدا لا يجوز	كذا في التبيين
	۳	ولو مسح بها ثلث مرات في ثلاثة مواضع واخذ لكل مرة ماء جديدا جاز كذا في التبيين	
	۴	ولو مسح بالابهام والسبابة ان كانتا مفتوحتين جاز	كذا في فتاوى قاضيخان
	۵	ولو مسح بثلاث اصابع موضوعة غير ممدودة يجوز ويكون مخالفا للسنة	كذا في منية المصلي
	۶	واذا مسح خفه برؤس اصابعه فان كان الماء متقاطرا يجوز والا لا	هكذا في الذخيرة
	۷	ولو اصاب موضع المسح ماء او مطر قدر ثلاث اصابع او مشى في حشيش مبتل بالمطر يجزيه والطل كالمطر على الاصح	هكذا في التبيين
	۸	ويجوز المسح ببلل الغسل سواء كانت متقاطرة او غيرها	هكذا في المحيط
	۹	ولا يجوز ببلة بقيت على كفه بعد المسح	هكذا في المحيط
	۱۰	وكيفية المسح ان يضع اصابع يده اليمنى على مقدم خفه الايمن ويضع اصابع يده اليسرى على مقدم خفه الايسر ويمدهما الى الساق فوق الكعبين ويفرج بين اصابعه	هكذا في فتاوى قاضيخان
	۱۱	هذا بيان السنة حتى لو بدأ من الساق الى الاصابع او مسح عليهما عرضا اجزأه	هكذا في الجوهرة النيرة
	۱۲	ولو وضع الكف ومدها او وضع الاصابع ومدها كلاهما حسن	كذا في الخلاصة
	۱۳	والاحسن ان يمسح بجميع اليد	كذا في الخلاصة
	۱۴	ولو مسح بظاهر كفه جاز	كذا في الخلاصة
	۱۵	والمستحب ان يمسح بباطن كفه	كذا في الخلاصة
	۱۶	واظهار الخطوط في المسح ليس بشرط في ظاهر الرواية	كذا في الزاهدي وهكذا في شرح الطحاوي
	۱۷	ولكنه مستحب	هكذا في منية المصلي
	۱۸	ولا يسن فيه التكرار	كذا في فتاوى قاضيخان

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کا بیان — پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۵۶		صحیح ہے	کافی
	۲	حتی کہ اگر کسی نے نیا پانی لئے بغیر ایک ہی انگلی سے (موزے کا) مسح کیا تو جائز نہ ہوگا۔	تبیین
	۳	اور اگر ایک انگلی سے تین مرتبہ (موزے میں مسح کی جگہ پر) تین جگہ مسح کیا اور ہر مرتبہ نیا پانی لیا تو جائز ہے	تبیین
	۴	اگر کسی نے انگوٹھے اور انگشت شہادت سے موزے پر مسح کیا تو جائز ہے بشرطیکہ وہ دونوں کھلی حالت میں ہوں۔	قاضیخان
	۵	اگر کسی نے اس طرح مسح کیا کہ تین انگلیاں موزے پر رکھدیں کھینچی نہیں تو مسح کا جواز ہو جائے گا مگر سنت کے خلاف ہے	منیۃ المصلی
	۶	اگر کسی نے انگلیوں کے سروں سے موزوں پر مسح کیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر پانی ٹپک رہا تھا تو جائز ہے ورنہ نہیں	ذخیرہ
	۷	(و) اگر مسح کے مقام پر تین انگلیوں کے بقدر پانی پڑ گیا یا بارش پڑ گئی یا ایسی گھاس پر چلا جو بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی ہے تو اسے (موزوں پر مسح کی بجائے) کفایت کرجائے گا (ب) اور زیادہ صحیح حکم کے مطابق اوس بھی بارش کے حکم میں ہے	تبیین
	۸	اعضا دھونے کے بعد جو تری باقی ہو خواہ وہ تری ٹپک رہی ہو یا نہ اس سے موزوں کا مسح جائز ہے	محیط
	۹	مسح کے[۱] بعد جو تری ہاتھ میں باقی ہو اس سے موزوں کا مسح کرنا جائز نہیں ہے	محیط
	۱۰	موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں اپنے دائیں موزے کے (اوپر کی جانب) اگلے حصہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے (اوپر کی جانب) اگلے حصہ پر رکھے اور دونوں (ہاتھوں) کو پنڈلی کی طرف ٹخنوں تک اوپر کھینچے اور انگلیاں کھلی رکھے۔	قاضیخان
	۱۱	یہ (مذکورہ طریقہ) مسنون طریقہ ہے۔ حتی کہ اگر کسی نے پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا دونوں موزوں پر چوڑائی میں مسح کیا تو اسے کفایت کرجائے گا۔	جوہرہ نیرہ
	۱۲	(د) اگر کسی نے ہتھیلی کو موزوں پر رکھ کر کھینچا یا انگلیوں کو موزوں پر رکھ کر کھینچا تو دونوں صورتیں اچھی ہیں	خلاصہ
	۱۳	اور (مذکورہ صورت میں) سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ سارے ہاتھ سے مسح کرے	خلاصہ
	۱۴	اگر کسی نے ہاتھ کی الٹی جانب سے موزے کا مسح کیا تو جائز ہے۔	خلاصہ
	۱۵	اور (مذکورہ صورت میں) مستحب یہی ہے کہ ہاتھ کے اندر کی جانب سے مسح کرے	خلاصہ
	۱۶	ظاہر روایت کے بموجب موزوں کے مسح میں مسح کی لکیریں ظاہر ہونا شرط نہیں ہے۔	زاہدی۔ شرح طحاوی
	۱۷	لیکن (موزوں کے مسح میں) لکیروں کا ظاہر ہونا مستحب ہے۔	منیہ
	۱۸	موزوں کا مسح ایکبار سے زیادہ کرنا سنت نہیں ہے	قاضیخان

۱؎ مسح کے بعد یعنی سر کے مسح کے بعد جیسا کہ منیۃ المصلی میں ہے ولو توضأ و مسح رأسہ ثم خفیہ ببلۃ بقیت علی کفہ لایجوز منیۃ المصلی ص۶۷ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین — الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح	حوالہ
۵۶	۱۹	ولا تشترط النية للمسح على الخفين وهو الصحيح	هكذا فى فتح القدير
	۲۰	ولو توضأ ومسح على الخفين ونوى التعليم دون الطهارة يصلح	كذا فى الخلاصة

۵۷۔ وقت الحدث تعداد شق ۹[۱]

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(ومنها) ان يكون الحدث بعد اللبس طارئا على طهارة كاملة كملت قبل اللبس او بعده	هكذا فى المحيط
	۲	حتى لو غسل رجليه اولا ثم لبس خفيه او غسل احدى رجليه ولبس الخف عليها ثم غسل الرجل الاخرى ولبس الخف عليها ثم اكمل الطهارة قبل الحدث جاز	هكذا فى فتاوى قاضيخان
	۳	ولو غسل رجليه ولبس خفيه ثم احدث قبل الاكمال لم يجز المسح	كذا فى الكافى
	۴	ولو لبس خفيه محدثا وخاض الماء حتى دخل الماء وانغسلت رجلاه واتم سائر الاعضاء ثم احدث جاز المسح عليه	كذا فى التبيين
	۵	توضأ بسؤر حمار وتيمم ولبس خفيه ثم احدث وتوضأ بسؤر الحمار وتيمم مسح على خفيه	
		ولو كان مكانه نبيذ التمر والمسئلة بحالها لا يمسح على الخف	كذا فى الكافى
	۶	وفى الفتاوى اذا توضأ بسؤر الحمار ولبس الخفين فلم يتيمم حتى احدث فانه يتوضأ بسؤر الحمار ويمسح على خفيه ثم يتيمم ويصلى	كذا فى السراج الوهاج و محيط السرخسى
	۷	لا يجوز المسح للمحدث المتيمم	هكذا فى خزانة المفتين
	۸	ولا يجوز المسح لمن اجنب بعد لبس الخف او قبله الا اذا تيمم للجنابة وتوضأ للحدث وغسل رجليه ثم لبس خفيه فانه كلما توضأ يجوز له المسح فى المدة	
		فان عاد جنبا برؤية الماء فكانه اجنب الآن	هكذا فى المضمرات
	۹	الجنب اذا اغتسل وبقى على جسده لمعة فلبس الخف ثم غسل اللمعة ثم احدث يمسح	كذا فى الخلاصة

[۱] اس لئے کہ موزہ قدم میں واقع شدہ حدث کو دور نہیں کرتا بلکہ موزہ قدم پر حدث طاری ہونے کے اثرات کیلئے مانع ہے اور مانع کے لئے ضروری ہے کہ منع کے وقت یعنی حدث طاری ہونے کے وقت پہلے کامل طہارت موجود ہو اور اگر منع کے وقت طہارت کامل نہ ہوگی تو وہ (واقع شدہ حدث) موزے پہن

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کا بیان　پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۵۶	۱۹	موزوں پر مسح کرنے کے لئے نیت شرط نہیں ہے اور یہی حکم صحیح ہے	فتح القدیر
	۲۰	اگر کسی نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور اس کی نیت (اپنے لئے طہارت کی نہ تھی بلکہ) کسی اور کو مسح کا طریقہ سکھانا تھا تو (خود اس کے لئے بھی) مسح صحیح ہو جائیگا۔	خلاصہ

۵۷۔ حدث طاری ہونے کا وقت　اس میں ۱۰ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ موزہ پہننے کے بعد حدث (بے وضو ہونے) کا اثر ایسی پوری طہارت پر ہو۔ جو طہارت موزہ پہننے سے پہلے یا اس کے بعد کامل ہو چکی ہو	محیط
	۲	حتیٰ کہ اگر کسی نے پہلے دونوں پاؤں دھوئے پھر دونوں موزے پہنے یا ایک پاؤں دھویا اور اس پر موزہ پہنا پھر دوسرا پاؤں دھویا اور اسپر موزہ پہنا پھر حدث واقع ہونے سے پہلے طہارت مکمل کر لی تو جائز ہے	قاضیخان
	۳	اگر کسی نے پاؤں دھوئے پھر موزے پہنے پھر طہارت مکمل ہونے سے پہلے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں [۱]	کافی
	۴	اگر کسی نے بے وضو ہونے کی حالت میں موزے پہنے اور پانی میں گھس گیا حتیٰ کہ پانی موزوں میں داخل ہو گیا اور اس کے پاؤں دھل گئے پھر اس نے اور سب اعضا کا وضو مکمل کر لیا پھر بے وضو ہوا تو موزے پر مسح جائز ہے	تبیین
	۵	(ا) کسی شخص نے گدھے کے جھوٹے پانی سے وضو کیا اور ساتھ ہی تیمم بھی کیا پھر موزے پہن لئے پھر بے وضو ہوا تو گدھے کے جھوٹے پانی سے وضو کیا اور تیمم بھی کیا تو موزوں پر مسح کرلے (ب) اگر (صورت مذکورہ میں) گدھے کے جھوٹے پانی کی بجائے نبیذ تمر [۲] ہو اور مسئلہ کی نوعیت حسب حال (بے وضو) ہو تو موزوں پر مسح نہ کرے	کافی
	۶	فتاوی میں ہے کہ اگر کسی نے گدھے کے جھوٹے پانی سے وضو کیا اور موزے پہنے پھر ابھی تیمم نہیں کیا کہ بے وضو ہو گیا تو وہ گدھے کے جھوٹے پانی سے وضو کرے اور موزوں پر مسح کرلے پھر تیمم کرکے نماز پڑھ لے	سراج وہاج۔ محیط سرخسی
	۷	جس شخص نے حدث (بے وضو ہونے کی حالت) دور کرنے کے لئے تیمم کیا ہو اس کیلئے موزوں پر مسح جائز نہیں ہے	خزانۃ المفتین
	۸	(ا) جنبی کیلئے موزوں پر مسح جائز نہیں۔ خواہ موزے پہننے سے پہلے جنبی ہو یا موزے پہننے کے بعد جنبی ہوا ہو (ب) مگر اس صورت میں جنبی کیلئے موزوں پر مسح جائز ہے کہ جب اس نے جنابت کیلئے تیمم کیا اور بے وضو ہونے کی حالت دور کرنے کے لئے وضو کیا۔ اور دونوں پاؤں دھوئے پھر دونوں موزے پہنے تو پھر مدت مسح تک جب بھی وہ وضو کریگا اس کیلئے موزوں پر مسح جائز ہے۔ (ج) پھر اگر پانی پالینے پر اس کی جنابت لوٹ آئی تو (اس کے لئے حکم یہ ہے کہ) گویا وہ اب جنبی ہوا ہے	مضمرات
	۹	کسی جنبی نے غسل کیا اور اس کے جسم پر کچھ حصہ خشک باقی رہ گیا پس اس نے موزے پہنے پھر وہ خشک حصہ دھویا پھر بے وضو ہوا تو اس کیلئے موزوں پر مسح جائز ہوگا۔	خلاصہ

[۱] گران پر مسح کرنے سے دور نہ ہوگی اور مسح جائز نہ ہوگا۔ ماخوذ از ہدایہ و حاشیہ ہدایہ ج ۱ ص ۴۲ (مترجم) [۲] جس پانی میں کھجوریں یا چھوارے بھگوئے گئے ہوں۔ تفصیل ۱۷/۲۴۲ میں ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح	حوالہ
۵۷	۱۰	ولو بقی من اعضاء الوضوء لمعة لم یصبها الماء فاحدث قبل غسلها لا یمسح	هکذا فی التبیین

۵۸- المدة تعداد شق ۸

	۱	(ومنها) ان یکون فی المدة وهی للمقیم یوم ولیلة وللمسافر ثلاثة ایام ولیالیها	هکذا فی المحیط
	۲	سواء کان السفر سفر طاعة او معصیة	کذا فی السراجیة
	۳	وابتداء المدة یعتبر من وقت الحدث بعد اللبس حتی ان توضأ فی وقت الفجر ولبس الخفین ثم احدث وقت العصر فتوضأ ومسح علی الخفین فمدة المسح باقیة الی الساعة التی احدث فیها من الغد ان کان مقیما ومن الیوم الرابع ان کان مسافرا	هکذا فی المحیط هکذا فی محیط السرخسی
	۴	مقیم سافر فی مدة الاقامة یستکمل مدة السفر	کذا فی الخلاصة
	۵	واذا استکمل مدة الاقامة ثم سافر ینزع خفیه ویغسل رجلیه	کذا فی المحیط
	۶	والمسافر اذا قام بعد ما استکمل مدة الاقامة ینزع خفیه ویغسل رجلیه	کذا فی الخلاصة
	۷	وان اقام قبل استکمال مدة الاقامة یتم مدتها	کذا فی الخلاصة
	۸	المعذور اذا کان عذره غیر موجود وقت الوضوء ولبس الخفین یجوز له المسح الی المدة کالاصحاء بخلاف ما اذا وجد العذر مقارنا للوضوء او للبس احدهما یجوز المسح فی الوقت لا خارجه	هکذا فی البحر الرائق

۵۹- عدم الخرق الکبیر تعداد شق ۱۳

	۱	(ومنها) ان لا یکون الخرق فی الخف کبیرا وهو مقدار ثلاث اصابع الرجل اصغرها وهو الصحیح	هکذا فی الهدایة
	۲	ویشترط ان یبدو قدر ثلاث اصابع بکمالها وهو الاصح	کذا فی المحیط

[1] تین چھوٹی انگلیاں جبکہ موزہ میں پھٹن انگلیوں کے مقام سے علاوہ جگہ میں ہو اور اگر خود انگلیاں ہوں تو جونسی تین انگلیاں کھل جائیں اس کیلئے حکم نمبر ۵۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کا بیان — پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۵۷	۱۰	اگر کسی کے اعضائے وضو میں سے کچھ حصہ خشک باقی رہ گیا جسے پانی نہیں پہنچا پھر اس خشک جگہ کے دھونے سے پہلے وضو توڑنے والی چیز پائی گئی تو اس کے موزوں پر مسح جائز نہ ہوگا	تبیین

۵۸۔ مدت مسح — اس میں ۸ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ مسح مقررہ مدت میں ہو۔ (ا) اور موزوں پر مسح کی مقررہ مدت مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات ہے۔ (ب) اور مسافر کیلئے تین دن تین راتیں ہیں۔	محیط
	۲	سفر خواہ نیکی کا ہو یا گناہ کا ہو موزوں پر مسح کے حکم میں برابر ہے	سراجیہ
	۳	(ا) مسح کی مدت کی ابتدا موزے پہننے کے بعد حدث (بے وضو ہونے) کے وقت سے شروع ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے فجر کے وقت وضو کرکے موزے پہنے پھر عصر کے وقت بے وضو ہوا تو وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا تو اگر مقیم ہے تو مسح کی مدت دوسرے دن اسی ساعت تک باقی رہے گی جس ساعت میں پہلے دن حدث ہوا تھا۔	محیط
		(ب) اور اگر مسافر ہے تو چوتھے دن کی اسی ساعت تک مسح کی مدت باقی رہے گی۔	محیط سرخسی
	۴	(موزوں پر مسح کرنیوالے) مقیم شخص نے مقیم کیلئے مقررہ مدت میں سفر شروع کیا تو سفر کی (بقیہ) مدت پوری کرے	خلاصہ
	۵	اگر (مذکورہ صورت میں) کسی نے مقیم کیلئے مقررہ مدت پوری کرلی پھر سفر شروع کیا تو وہ موزے اتارے اور پاؤں دھوئے۔	محیط
	۶	کوئی مسافر جب مقیم کیلئے مقررہ مدت (ایک دن رات) پوری کرنے کے بعد مقیم ہو گیا تو وہ اپنے موزے اتارے اور پاؤں دھوئے۔	خلاصہ
	۷	اور اگر (کوئی مسافر) مقیم کیلئے مقررہ مدت پوری ہونے سے پہلے مقیم ہو گیا تو وہ مقیم کیلئے مقررہ مدت پوری کرے	خلاصہ
	۸	معذور شخص موزوں پر مسح کرے تو (اس کے حکم کے لئے یہ ہے کہ) اگر وضو کرتے وقت اسکا عذر موجود نہ تھا اور اس نے موزے پہن لئے تو اس کیلئے تندرست آدمی کی طرح مقررہ مدت تک موزوں پر مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ پہنتے وقت عذر موجود ہو گیا تو اس کیلئے اس نماز کے وقت تک موزوں پر مسح جائز ہے۔ اس وقت کے خارج ہونے پر جائز نہیں ہے	بحرالرائق

۵۹۔ موزہ میں بڑی پھٹن نہ ہونا — اس میں ۱۳ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ موزے میں بڑی پھٹن نہ ہو اور بڑی پھٹن کی مقدار پاؤں کی تین چھوٹی انگلیاں ہیں[۱] اور یہی حکم صحیح ہے۔	ہدایہ
	۲	اور (مذکورہ صورت میں) شرط یہ ہے کہ پوری[۲] تین انگلیوں کے بقدر پھٹن ظاہر ہو	محیط

۱؎ یعنی تین انگلیوں کے سرے نہیں بلکہ تین انگلیوں کی لمبائی اور چوڑائی کے برابر ہو۔ ردالمحتار ص۲۵۲ ج۱ (مترجم)

حواله	الباب الخامس فی المسح علی الخفین الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح	شق نمبر	دفعات
	سواء کان الخرق فی باطن الخف او ظاهره او فی ناحیة العقب	۳	۵۹
کذا فی المحیط	ولو کان الخرق فی ساق الخف لا یمنع جواز المسح	۴	
کذا فی الخلاصة	وانما یعتبر الاصغر اذا انکشف موضع غیر موضع الاصابع واما اذا انکشف الاصابع انفسها فالمعتبران تنکشف الثلاث ایتها کانت۔ حتی لو انکشف الابهام مع جارتها وهما قدر ثلث اصابع من اصغرها یجوز المسح وان کان مع جارتیها لا یجوز	۵	
هکذا فی الجوهرة النیرة والتبیین	وفی مقطوع الاصابع یعتبر الخرق باصابع غیره	۶	
هکذا فی الجوهرة النیرة والتبیین	ویجمع الخروق فی خف واحد لا فی خفین حتی اذا کان فی احد الخفین خرق قدر اصبع وفی الاخر قدر اصبعین جاز المسح علیهما	۷	
هکذا فی المحیط	ولو کان فی خف واحد خرق فی مقدم الخف قدر اصبع وفی العقب مثل ذلك وفی جانب الخف مثل ذلك لا یجوز	۸	
هکذا فی المحیط	ثم الخرق الذی یجمع اقله ما یدخل فیه المسلة وما دونه لا یعتبر الحاقاله بمواضع الخرز والخرق المانع من المسح هو المنفرج الذی ینکشف ما تحته او یکون منضما لکن ینفرج عند المشی ویظهر القدم	۹	
هکذا فی التبیین	اما اذا لم ینکشف ما تحته فلا یمنع وان کان الخرق طویلا	۱۰	
هکذا فی التبیین	ولو انکشفت الظهارة وفی داخلها بطانة من جلد او خرقة مخروزة بالخف لا یمنع	۱۱	
هکذا فی التبیین	والخف او الجورب او الجاروق المشقوق علی ظهر القدم وله ازرار وسیور یشده علیه فیستره فهو کغیر المشقوق	۱۲	
کذا فی الزاهدی	وان ظهر من ظهر القدم شئ فهو کخروق الخف	۱۳	
کذا فی الزاهدی			

الفصل الثانی فی نواقض المسح

دفعات ۶۰ تا ۷۱ عنوانات ۲ تعداد شق ۵۱

۶۰۔ نواقض المسح

تعداد شق ۱۵

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کے احکام — پہلی فصل موزوں پر مسح جائز ہونے کیلئے ضروری امور کا بیان	حوالہ
۵۹	۳	خواہ وہ پھٹن موزے کے نیچے کی طرف ہو یا اوپر کی طرف ہو یا ایڑی کی جانب ہو	محیط
	۴	اگر پھٹن موزہ میں پنڈلی کی طرف کے حصہ میں ہو تو وہ مسح جائز ہونے میں مانع نہیں ہے	خلاصہ
	۵	(ا) (مذکورہ صورت ۵۹/۱ میں) چھوٹی انگلیوں کی مقدار کا اعتبار وہاں ہے جبکہ موزہ میں انگلیوں کے سوا کوئی اور جگہ کھل جائے اور اگر خود انگلیاں ہی کھل جائیں تو معتبر یہ ہے کہ تین انگلیاں جونسی بھی کھل جائیں (مسح جائز نہ ہوگا) حتیٰ کہ اگر انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی انگلی کھل گئی اور وہ دونوں مقدار میں تین انگلیوں کے برابر ہوں تو (ایسے موزہ پر) مسح جائز ہوگا۔ (ب) اور اگر انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی دو انگلیاں کھل جائیں تو مسح جائز نہ ہوگا۔	جوہرہ نیرہ، تبیین
	۶	اور جس کی انگلیاں کٹ گئی ہوں تو اس کے موزہ کے پھٹن کی مقدار کا اعتبار دوسرے شخص کی انگلیوں سے کیا جائے گا۔	جوہرہ نیرہ تبیین
	۷	(تین انگلیوں کی مقدار کی مذکورہ پھٹن میں) ایک موزہ کے پھٹن جمع کئے جائیں گے دونوں موزوں کے پھٹن جمع نہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ اگر ایک موزہ میں ایک انگلی کے بقدر پھٹن تھی اور دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کے بقدر پھٹن تھی تو ان پر مسح جائز ہے۔	محیط
	۸	اور اگر ایک موزہ میں آگے کی طرف ایک انگلی کے بقدر پھٹن تھی اور ایک انگلی کے بقدر ایڑی میں تھی اور ایک انگلی کے بقدر پھٹن موزے کی جانب میں تھی تو مسح جائز نہ ہوگا۔	محیط
	۹	(ا) پھر وہ پھٹن جو جمع کئے جاتے ہیں وہ کم از کم اس قدر ہوں کہ ان میں سے ہر ایک میں بڑی سوئی داخل ہو سکے اور جو پھٹن اس سے بھی کم ہوں وہ معتبر نہیں انکا شمار سلائی کے سوراخوں میں ہوگا۔ (ب) مسح کے لئے مانع وہ کھلا سوراخ ہے جس سے اس کے نیچے کا بدن ننگا ہو جائے یا وہ سوراخ ایسا ہو کہ وہ ویسے ملا ہوا ہے لیکن چلتے وقت کھل جاتا ہے اور پاؤں ننگا ہو جاتا ہے	تبیین
	۱۰	اگر (مذکورہ صورت میں) اندر کا بدن ننگا نہ ہو تو ایسی پھٹن مسح کے لئے مانع نہیں ہے اگرچہ لمبی ہو	تبیین
	۱۱	اور اگر موزہ باہر سے کھل جائے اور اس کے اندر چمڑے کا استر یا کپڑے کا استر موزے سے سلا ہوا ہے۔ تو وہ (باہر سے کھلنا) مسح کے لئے مانع نہیں ہے۔	تبیین
	۱۲	(ا) موزہ۔ جراب اور جارق جو پاؤں کے اوپر کی طرف سے چرے ہوئے ہوں۔ اور اس میں گھنڈیاں اور سوراخ ہوں جنکے لگانے سے موزہ پاؤں ڈھانپ لیتا ہے تو وہ بغیر چرے ہوئے موزہ کے حکم میں ہے	زاہدی
	۱۳	اگر (مذکورہ صورت میں) ان سے قدم کی کچھ پیٹھ ظاہر ہوتی ہو تو وہ موزے کے پھٹنوں کے حکم میں ہے۔	زاہدی

دوسری فصل موزوں کا مسح توڑنیوالے امور

دفعات ۶۰ تا ۶۱ عنوانات ۲ تعداد شق ۵۱

۶۰ - موزوں کا مسح توڑنے والے امور اس میں ۱۵ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین — الفصل الثانی فی نواقض المسح	حوالہ
۶۰	۱	ینقضہ نواقض الوضوٴ و نزع الخف وکذا نزع احدھما و مضی المدۃ	
		ھذا اذا وجد الماء اما اذا لم یجدہ لم ینتقض مسحہ بل تجوز لہ الصلوۃ حتی اذا انقضت و ھو فی الصلوۃ و لم یجد ماء یمضی علی صلوتہ و ھو الاصح	ھکذا فی الھدایۃ
			ھکذا فی المحیط وفتاوی قاضیخان والزاھدی والجوھرۃ النیرۃ
		ومن المشائخ من قال تفسد صلوتہ وھو الاشبہ	کذا فی التبیین
	۲	واذا نزع الخف وھو طاھر لا یجب علیہ الا غسل رجلیہ	ھکذا فی الھدایۃ
	۳	وکذا اذا انقضت مدۃ مسحہ	ھکذا فی الھدایۃ
	۴	ولو خاف من نزع خفیہ علی ذھاب قدمیہ من البرد جاز لہ المسح وان طالت المدۃ کمسح الجبیرۃ	ھکذا فی التبیین والبحر الرائق
	۵	وخروج اکثر القدم الی الساق نزع و ھو الصحیح	ھکذا فی الھدایۃ
	۶	لو کان الخف واسعا اذا رفع القدم یخرج العقب واذا وضع عاد الی موضعہ یجوز المسح علیہ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
	۷	ولو کان الرجل اعرج یمشی علی صدور قدمیہ وقد ارتفع العقب عن موضع عقب الخف کان لہ ان یمسح ما لم یخرج قدمیہ الی الساق	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
	۸	واذا مسح علی خف ذی طاقتین فنزع احد الطاقین لا یعید المسح علی الطاق الاخر	ھکذا فی المحیط
	۹	وکذا اذا مسح علی خف مشعر ثم حلق الشعر	ھکذا فی المحیط
	۱۰	وکذا اذا مسح فقشر جلد ظاھرھما	ھکذا فی محیط السرخسی
	۱۱	وان نزع الجرموقین بعد ما مسحھما یعید المسح علی الخفین	ھکذا فی المحیط
	۱۲	ولو نزع احدھما مسح علی الخف البادی و اعاد المسح علی الجرموق الباقی فی ظاھر الروایۃ	ھکذا فی البدائع وفتاوی قاضیخان
	۱۳	ولو لبس خفیہ علی طھارۃ کاملۃ ومسح علیھما ثم دخل الماء علی احد خفیہ ان بلغ الکعب حتی صار جمیع الرجل مغسولا یجب علیہ غسل الرجل الاخری [1]	ھکذا فی الخلاصۃ

[1] قولہ یجب علیہ غسل الخ۔ لانہ انتقض المسح وھو الصحیح ومقابلہ ضعیف کما نص علیہ الشرنبلالی وابن عابدین من ھامش الاصل (حاشیہ فتاوی عربی) ترجمہ :- قولہ دھونا واجب ہے اس لئے کہ اسکا مسح ٹوٹ گیا اور یہی حکم صحیح ہے اور اس کے خلاف حکم ضعیف ہے جیسا کہ الشرنبلالی اور

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کے احکام — دوسری فصل موزوں کا مسح توڑنے والے امور	حوالہ
۶۰	۱	(ا) وضو توڑنے والے امور کا پایا جانا اور موزوں کا اتار دینا موزوں کے مسح کو توڑ دیتا ہے نیز اسی طرح ایک موزہ اتار دینا اور مدت کا گذر جانا بھی موزوں کے مسح کو توڑ دیتا ہے۔	ہدایہ
		(ب) یہ (مذکورہ ا و ۲) حکم اس وقت ہے جب پانی ملتا ہو اگر پانی نہ ملے تو مسح کی مدت گذرنے سے مسح نہیں ٹوٹے گا بلکہ (اسی مسح سے) نماز جائز ہوگی حتیٰ کہ اگر مسح کی مدت گذر گئی اور وہ نماز میں ہے اور پانی نہیں پاتا تو وہ نماز پڑھتا رہے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	محیط۔ قاضیخان۔ زاہدی جوہرہ نیرہ
		(ج) بعض مشائخ سے منقول ہے کہ (مذکورہ صورت ب میں) نماز فاسد ہو جائیگی اور یہی حکم فقہ سے زیادہ مشابہ ہے	تبیین
	۲	اگر کسی نے موزہ اتارا اور وہ باوضو ہے تو اسپر صرف پاؤں دھونا واجب ہے	ہدایہ
	۳	یہی (مذکورہ) حکم اس صورت میں ہے جبکہ مسح کی مدت گذر گئی (اور وہ باوضو ہے تو اس پر صرف پاؤں دھونا واجب ہے)	ہدایہ
	۴	اگر کسی شخص کو موزے اتارنے میں یہ خوف ہے کہ اگر موزے اتارے تو سردی کے مارے اس کے پاؤں رہ جائیں گے تو اس کیلئے مسح جائز ہے خواہ مدت لمبی ہو جائے جیسا کہ پھٹی پر موزہ کا حکم ہے۔	تبیین۔ بحرالرائق
	۵	پنڈلی کی طرف پاؤں کا اکثر حصہ موزے سے باہر نکل آنا۔ پورے پاؤں کے باہر نکل آنے کے حکم میں ہے اور یہی حکم صحیح ہے۔	ہدایہ
	۶	اگر کسی کا موزہ کھلا ہے۔ جب وہ پاؤں اٹھاتا ہے تو ایڑی باہر نکل آتی ہے اور جب پاؤں رکھتا ہے تو ایڑی اپنی جگہ پر آجاتی ہے تو (اس صورت حال میں) ان موزوں پر مسح جائز ہے۔	قاضیخان
	۷	اگر کوئی شخص لنگڑا ہے۔ پنجوں کے بل چلتا ہے تو اس کی ایڑی موزوں کی ایڑی سے اٹھ جاتی ہے۔ تو اس کے لئے موزوں پر مسح جائز ہے جب تک کہ اسکا پاؤں پنڈلی کی طرف باہر نہ نکل جائے۔	قاضیخان
	۸	اگر کسی نے دو تہ والے موزے پر مسح کیا پھر ایک تہ اتار دی تو دوسری تہ پر مسح نہ لوٹائے	محیط
	۹	اسی طرح اگر کسی نے بالوں والے موزہ پر مسح کیا پھر بال مونڈ دیئے (تو مسح نہ لوٹائے گا)	محیط
	۱۰	اسی طرح اگر کسی نے موزوں پر مسح کیا پھر انکا پوست چھیل ڈالا (تو مسح نہ لوٹائے گا)۔	محیط سرخسی
	۱۱	اگر کسی نے جرموقوں پر مسح کیا اور پھر جرموق اتار ڈالے تو (اس صورت میں) موزوں کا مسح لوٹائے گا۔	محیط
	۱۲	اگر کسی نے (مذکورہ صورت ۱۱ میں) ایک جرموق اتارا تو ننگے موزے پر مسح کرے اور دوسرے جرموقوں پر مسح لوٹائے۔ ظاہر روایت میں یہی حکم ہے۔	بدائع۔ قاضیخان
	۱۳	اگر کسی نے پوری طہارت پر موزے پہنے اور ان پر مسح کیا پھر اس کے ایک موزہ میں پانی داخل ہو گیا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر پانی ٹخنے تک پہنچ گیا اور سارا پاؤں ڈھل گیا تو اس پر دوسرا پاؤں دھونا واجب ہے[۲]	خلاصہ

ابن عابدین نے تصریح کی ہے۔ (مترجم) [۲] خلاصہ کی بقیہ عبارت یوں ہے۔ وینتقض مسحہ وان لم یبلغ الکعب لا الخ یعنی اگر موزوں پر مسح کرنیوالے کا پاؤں ٹخنے تک بھیگ گیا تو اسکا مسح ٹوٹ گیا دوسرا پاؤں بھی دھوئے اور اگر پانی ٹخنوں تک نہیں پہنچا تو مسح نہیں ٹوٹا خلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۲۳۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین — الفصل الثانی فی نواقض المسح	حوالہ
۶۰	۱۴	وکذا اذا ابتل اکثر القدم وهو الاصح	هکذا فی الظهیریة
	۱۵	ولو توضأ وربط الجبیرة ومسح علیها وغسل رجلیه ولبس الخفین ثم احدث یتوضأ ویمسح علی الجبائر والخفین وان برئت الجراحة قبل ان ینتقض الطهارة التی لبس علیها الخف فانه یغسل ذلک ویمسح علی الخفین وان برئت بعد ان انتقضت تلک الطهارة فعلیه نزع الخف	هکذا فی السراج الوهاج والظهیریة
۶۱		**المسح علی الجبائر — تعداد شق ۳۶**	
	۱	(ومما یتصل بذلک المسح علی الجبائر) هو لیس بفرض بل واجب عند ابی حنیفة رح وهو الصحیح	هکذا فی محیط السرخسی والبحر الرائق
	۲	وانما یمسح اذا لم یقدر علی غسل ما تحتها ومسحه بان تضرر باصابة الماء او حلها	هکذا فی شرح الوقایة
	۳	ومن ضرر الحل انیکون فی مکان لا یقدر علی ربطها بنفسه ولا یجد من یربطها	کذا فی فتح القدیر
	۴	وان کان یضر الغسل بالماء البارد ولا یضره الغسل بالماء الحار یلزمه الغسل بالماء الحار وهو الظاهر وان لم یضره جاز ترکه عند ابی حنیفة رح لا عندهما رح وفی العتابیة الصحیح انه رجع الی قولهما رح وذکر فی العیون والحقائق ان الفتوی علی قولهما احتیاطا	هکذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان هکذا فی البحر الرائق هکذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم
	۵	واذا زادت الجبیرة علی نفس الجراحة فان ضرها الحل والمسح یمسح علی ما یوازی الجراحة وما یوازی موضعا صحیحا	هکذا فی فتح القدیر

ـه۱ اس صورت میں پہلی دفعہ وضو ٹوٹنے کے وقت اس کی طہارت کاملہ نہیں رہی کیونکہ پہلے سے واقع شدہ حدث کا حکم ظاہر ہو گا۔ ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۵۶ (مترجم)۔ ـه۲ (نوٹ) موزوں کے مزید مسائل حکم نمبر ۶۱ کی ذیل میں بھی مذکور ہیں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کا بیان — دوسری فصل موزوں کا مسح توڑنیوالے امور	حوالہ
۶۰	۱۴	اور یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ (مذکورہ صورت ۱۳/۶ میں) اکثر قدم تر ہو جائے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	ظہیریہ
	۱۵	کسی نے وضو کیا پھٹی باندھی اور اس پر مسح کیا پھر پاؤں دھوئے اور موزے پہنے پھر اس کا وضو ٹوٹا تو وضو کرے اور پھٹی اور موزوں پر مسح کرے اگر وہ زخم جس پر پھٹی باندھی تھی اس طہارت کے ٹوٹنے سے پہلے اچھا ہو گیا جس طہارت پر موزے پہنے تھے تو وہ اس زخم کی جگہ کو دھوئے اور موزوں پر مسح کرے۔ اور اگر وہ زخم اس طہارت کے ٹوٹنے کے بعد اچھا ہوا تو (اس صورت میں) اس پر موزے اتارنا ضروری ہے [1]۔ [2]	سراج وہاج۔ ظہیریہ

۶۱ - پھٹی پر مسح کرنا

اس میں ۳۶ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	اس (یعنی موزوں پر مسح) سے ملتے جلتے مسائل پھٹی پر مسح کرنے کے احکام ہیں پھٹی پر مسح کرنا امام ابوحنیفہؒ کے ہاں فرض نہیں بلکہ واجب ہے اور یہی حکم صحیح ہے	محیط سرخسی۔ بحرالرائق
	۲	پھٹی پر مسح تب کرے جبکہ وہ پھٹی کے نیچے (جسم) کے دھونے یا اس پر مسح کرنے پر قادر نہ ہو بایں وجہ کہ پانی کے پہنچنے یا اسے کھولنے میں ضرر ہو	شرح وقایہ
	۳	یہ بھی پھٹی کھولنے کا ضرر ہے کہ وہ کسی ایسی جگہ میں ہے کہ خود اسے باندھ نہیں سکتا اور نہ اس کے پاس کوئی اور باندھنے والا ہے (تو وہ پھٹی پر مسح کرلے)	فتح القدیر
	۴	(ا) اگر کسی کو (پھٹی کے نیچے) ٹھنڈے پانی سے دھونا نقصان کرتا ہو اور گرم پانی سے دھونا نقصان نہ کرتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ گرم پانی سے دھوئے (مسح نہ کرے) (ب) یہی حکم ظاہر ہے (ج) اگر کسی کو (پھٹی کے نیچے) گرم پانی نقصان نہ کرتا ہو (اور ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو) تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں پھٹی کے نیچے پر پانی کا استعمال چھوڑ دینا جائز ہے (اس پر مسح کافی ہے)[2] مگر امام ابویوسف رح اور امام محمدؒ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے (بلکہ گرم پانی استعمال کرے) (د) عتابیہ میں لکھا ہے کہ صحیح حکم یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رح نے صاحبینؒ کے قول کی طرف رجوع فرما لیا تھا (س) العیون والحقائق میں ہے کہ از روئے احتیاط فتوی صاحبین کے قول پر ہے [3]	شرح جامع صغیر بحرالرائق شرح نقایہ
	۵	اگر پھٹی زخم سے زیادہ جگہ پر ہو تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر اسے کھولنے اور مسح کرنے میں ضرر ہے تو پھٹی کا جو حصہ زخم پر ہے اور اسکا جو حصہ صحیح بدن پر ہے سب پر مسح کرے۔	فتح قدیر

[3] جیسا کہ درمختار میں ہے کہ والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حار فان ضر مسحه فان ضر مسحها فان ضر سقط اصلا۔ الدرالمختار ص ۲۵۸ ج ۱ (مترجم)

دفعہ	شق نمبر	الباب الخامس فی المسح علی الخفین — الفصل الثانی فی نواقض المسح	حوالہ
۶۱	۶	وان ضرها المسح لا الحل یمسح علی الخرقة التی علی رأسها ویغسل ما حولها	
	۷	وان لم یضره المسح ولا الحل غسل ما حولها ومسحها نفسها	هکذا فی فتح القدیر هکذا فی فتح القدیر
	۸	وسوی فی ذلک بین الجراحة وغیرها مثل الکی والکسر	هکذا فی فتح القدیر
	۹	ویکتفی بالمسح علی اکثر الجبیرة	هکذا فی الهدایة
	۱۰	وبه یفتی	کذا فی المضمرات
	۱۱	ولا یجوز علی النصف فمادونه اجماعا	کذا فی السراج الوهاج
	۱۲	وان مسح المفتصد علی العصابة دون الخرقة اجزأه ایضا وعلیه الاعتماد	هکذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۳	وفی المضمرات ان الفتوی الیوم علی هذا	کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم
	۱۴	الفرجة التی تبقی من الید بین عقدتی العصابة یکفیها المسح وهو الاصح	هکذا فی شرح الوقایة
	۱۵	وفی الصغری وهو الاصح وعلیه الفتوی	کذا فی التتارخانیة
	۱۶	اذا سقطت الجبائر لا عن برء لا یلزمه الغسل ولا یبطل المسح وان سقطت عن برء بطل المسح ویجب غسل ذلک الموضع خاصة	هکذا فی الکافی والمحیط
	۱۷	اذا توضأ وامر الماء علی الدواء ثم سقط الدواء عن برء یلزم الغسل والا لا	هکذا فی المحیط
	۱۸	ولو انکسر ظفره فجعل علیه دواء او علکا فان کان یضره نزعه مسح علیه وان ضره المسح ترکه	کذا فی التبیین
	۱۹	وشقوق اعضائه یمر علیها الماء ان قدر والا مسح علیها ان قدر والا ترکه وغسل ما حولها	کذا فی التبیین
	۲۰	مسح علی العصابة فسقطت فبدّل لها باخری فالاحسن ان یعید المسح	هکذا فی الذخیرة
	۲۱	رجل باصبعه قرحة فادخل المرارة فی اصبعه او المرهم فجاوز	

لہ جیسا کہ الدر المختار میں ہے کہ (ولا یشترط) فی مسحها (استیعاب وتکرار فی الاصح فیکفی مسح اکثرها) مرة به یفتی الدر المختار ج ۱ صفحہ ۲۶۰ وهکذا فی قاضیخان علی هامش عالمگیریه ج ۱ صفحہ ۵۰ والبحر الرائق ج ۱ صفحہ ۱۸۷ وحاشیہ شرح وقایہ ج ۱

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کے احکام دوسری فصل موزوں کا مسح توڑنے والے امور	حوالہ
۶۱	۶	اگر (مذکورہ صورت میں) زخم پر مسح کرنے میں ضرر ہے مگر پھٹی کے کھولنے میں ضرر نہیں تو اس پھایہ پر مسح کرے جو زخم پر ہے اور آس پاس کی (صحیح جگہ) کو دھوئے۔	فتح القدیر
	۷	اور اگر (مذکورہ صورت میں) زخم پر مسح کرنے میں بھی ضرر نہیں اور پھٹی کھولنے میں بھی ضرر نہیں تو آس پاس کی جگہ دھوئے اور زخم پر مسح کرے۔	فتح القدیر
	۸	اور مذکورہ حکم میں زخم اور غیر زخم مثلاً ہڈی ٹوٹنا اور داغ دینا برابر ہیں۔	فتح القدیر
	۹	پھٹی کے اکثر حصہ پر مسح کر لینا کافی ہوتا ہے [1]	ہدایہ
	۱۰	اور اسی (مذکورہ حکم) پر فتوی دیا جاتا ہے۔	مضمرات
	۱۱	آدھی پھٹی یا اس سے بھی کم پر مسح کرنا بالاجماع جائز نہیں ہے	سراج وہاج
	۱۲	اگر فصد کھلوانے والے نے پٹی پر مسح کیا پھایہ پر مسح نہ کیا تو اسے کفایت کر جائیگا اور اسی حکم پر اعتماد ہے	قاضیخان
	۱۳	مضمرات میں ہے کہ اب اسی مذکورہ حکم پر فتوی ہے	شرح نقایہ
	۱۴	پٹی کے دو گرہوں کے درمیان ہاتھ کا جو حصہ (پٹی سے خالی) باقی رہ جاتا ہے [2] اسے مسح کافی ہے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	شرح وقایہ
	۱۵	اور صغریٰ میں ہے کہ یہی حکم زیادہ صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے	تاتارخانیہ
	۱۶	(ا) اگر زخم ٹھیک ہوئے بغیر پھٹیاں گر پڑیں تو اس کے نیچے کی جگہ کا دھونا ضروری نہیں اور وہ مسح بھی باطل نہ ہوگا (ب) اور اگر زخم ٹھیک ہونے پر پھٹیاں گر پڑیں تو مسح باطل ہوجائیگا اور اس خاص جگہ کا دھونا واجب ہوگا	کافی - محیط
	۱۷	کسی نے وضو کیا اور زخم پر لگی ہوئی دوا پر پانی بہایا پھر زخم اچھا ہونے کی وجہ سے دوا گر گئی تو اس جگہ کا دھونا ضروری ہے ورنہ (یعنی زخم اچھا ہونے کی وجہ سے دوا نہیں گری ویسے گری تو) اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں ہے۔	محیط
	۱۸	کسی کا ناخن ٹوٹا تو اس نے اس پر دوا لگائی یا گوند لگائی تو (دیکھا جائے گا کہ) اگر اس کے ہٹانے میں ضرر ہے تو اس پر مسح کرے اور اگر مسح میں بھی ضرر ہے تو اسے چھوڑ دے۔	تبیین
	۱۹	کسی کے اعضاء میں پھٹن ہیں تو (اس کے لئے حکم یہ ہے کہ) اگر وہ [1] کر سکے تو ان پر پانی بہا دے ورنہ ان پر [2] مسح کر دے یہ بھی نہ کر سکے تو وہ [3] جگہ چھوڑ دے اور آس پاس کو دھو لے۔	تبیین
	۲۰	کسی شخص نے پٹی پر مسح کیا پھر وہ گر گئی تو اس نے دوسری پٹی باندھ لی تو (اس صورت میں) بہتر یہ ہے کہ مسح دوبارہ کرے۔	ذخیرہ
	۲۱	کسی شخص کی انگلی پر پھوڑے کا زخم ہے اس نے انگلی پر پتا چڑھایا یا مرہم لگائی جو زخم سے زیادہ جگہ پر ہے	

[1] بحوالہ صاحب الکنز فی الکافی البتہ حکم ۲۱/۶ کی صورت اور اسکا حکم ملاحظہ ہو (مترجم) [2] یعنی بندھی ہوئی پٹی میں وہ خالی جگہ جس پر پٹی کا کپڑا نہیں ہے۔ وہاں مسح کر لینا کافی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات اس جگہ کے دھونے سے پٹی تر ہوجاتی ہے اور تری زخم تک جا پہنچتی ہے۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۵۹ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی مسح علی الخفین الفصل الثانی فی نواقض المسح	حوالہ
۶۱		موضع القرحة فتوضأ و مسح علیها جاز اذا استوعب المسح العصابة وكذا فی حق المفتصد و علیه الفتوی	هكذا فی الخلاصة
	۲۲	رجل علی ذراعیه جبائر فغمسها فی اناء یرید المسح علیها لم یجز و افسد الماء بخلاف ما اذا كان علی اصابع الید والكف فانه یجزیه ولا یفسد الماء وان اراد المسح	هكذا فی الخلاصة
	۲۳	والمسح علی الجبیرة وخرقة القرحة كالغسل لما تحتها ولیس ببدل حتی لو كانت الجبیرة علی احدی رجلیه مسح علیها وغسل الاخری	هكذا فی التبیین
	۲۴	ولا یتوقت هذا المسح بوقت	كذا فی الخلاصة
	۲۵	ولا فرق بین ان یشده علی الوضوء او علی غیر الوضوء	كذا فی الخلاصة
	۲۶	ویستوی فیه الحدث الاصغر والاكبر	هكذا فی البحر الرائق
	۲۷	ولا تشترط النیة فی مسحها باتفاق الروایات	هكذا فی البحر الرائق
	۲۸	ویكتفی بالمسح مرة وهو الصحیح	كذا فی المحیط
	۲۹	واذا زالت العصابة الفوقانیة لا یجب اعادة المسح علی التحتانیة	هكذا فی البحر الرائق
	۳۰	ولا یجمع بین غسل القدم و مسح الخف	كذا فی الكافی
	۳۱	رجل باحدی رجلیه جراحة وعلیها جبیرة فتوضأ و مسح علی الجبیرة وغسل الاخری ثم لبس الخف علی الصحیح لا یجوز المسح علی الخف ولو مسح علی الجبیرة و لبس الخفین جاز له المسح علی الخفین	كذا فی محیط السرخسی
	۳۲	رجل باحدی رجلیه بثرة فغسل رجلیه ولبس الخفین ثم احدث و مسح علیهما وصلی صلوات فلما نزع الخف وجد البثرة قد انشقت وسال منها الدم وهو لا یعلم انه متی انشقت۔ حكی عن الشیخ الامام ابی بكر محمد بن الفضل ؒ ان كان رأس الجرح قد یبس وكان الرجل لبس الخف عند طلوع الفجر و نزعه بعد العشاء لا یعید الفجر ویعید ما بعدها من الصلوات	

ل بالعموم پھٹی اور پٹی کے اکثر حصہ پر مسح کرنا کافی ہوتا ہے جیسا کہ حکم نمبر ۹/۶۱ مع حاشیہ و حکم ۱/۶۱ میں ہے اور حکم ۲۱/۶۱ کی مخصوص صورت میں پوری پٹی پر مسح کرنے اور اس مسح کے جواز کے حکم سے غالباً اس شبہ کا ازالہ کرنا ہے کہ گو مذکورہ صورت میں پٹی یا پٹا زخم سے زائد جگہ پر ہے (فجاوز موضع القرحة) مگر مسح پوری پٹی پر جائز ہے جیسا کہ فتاوی قاضیخان علی هامش عالمگیریہ ج ۱ ص ۱۵ میں مذکورہ صورت کے حکم میں اسکا اشارہ ہے (واللہ اعلم) ویسے زخم سے زائد جگہ پر پٹی ہونے کے دیگر احکام ۵ تا ۷/۶۱ میں مذکور ہیں۔ (مترجم) ۲ چونکہ کلائیوں کیلئے ہاتھ اور انگلیوں کا آلہ موجود ہے لہذا ان کیلئے رعایت نہیں ہے۔ مگر ہاتھ اور اس کی انگلیاں خود آلہ ہیں لہذا بنا بر ضرورت ان کے لئے رعایت ہے۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کے احکام　　دوسری فصل موزوں کا مسح توڑنیوالے امور	حوالہ
۶۱		پھر اس نے وضو کیا اور اس انگلی پر مسح کیا تو جب اس نے پوری پٹی (پھایہ) پر مسح کیا تو جائز ہے (ب) یہی حکم فصد کھلواتے والے کیلئے ہے اور اسی پر فتوی ہے	خلاصہ
	۲۲	(ا) کسی شخص کے بازوؤں پر پھٹی بندھی ہے۔ اس نے اسے پانی کے برتن میں ڈبویا تاکہ ان پر مسح ہو جائے تو جائز نہیں ہے۔ اور اس سے پانی فاسد ہو جائیگا۔ [2] (ب) لیکن اگر پھٹی ہاتھ کی انگلیوں یا ہتھیلی پر ہو تو جائز ہے اور اس سے پانی فاسد نہ ہوگا اگرچہ اس نے مسح کا ارادہ کیا ہو	خلاصہ
	۲۳	[3] پھٹی پر مسح کرنا اور زخم کی پٹی پر مسح کرنا اس کے نیچے کے بدن کے دھونے کی طرح ہے اسکا بدل نہیں ہے۔ حتی کہ اگر کسی کے ایک پاؤں پر پھٹی ہے تو اس پر مسح کرے اور دوسرے پاؤں کو دھوئے۔	تبیین
	۲۴	پھٹی پر مسح کرنے کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے	خلاصہ
	۲۵	پھٹی با وضو ہو کر باندھے یا بے وضو باندھ لے اس میں کچھ فرق نہیں ہے	خلاصہ
	۲۶	پھٹی کے مسح میں چھوٹا حدث (بے وضو ہونا) اور بڑا حدث (بے غسل ہونا) برابر ہے	بحر رائق
	۲۷	پھٹی کے مسح میں نیت شرط نہیں۔ اس حکم پر روایات کا اتفاق ہے	بحر رائق
	۲۸	پھٹی کے مسح میں ایک بار مسح کرنا کافی ہے اور یہی حکم صحیح ہے	محیط
	۲۹	اگر اوپر کی پھٹی اتر جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح دوہرانا ضروری نہیں ہے	بحر رائق
	۳۰	پاؤں کے دھونے اور موزہ کے مسح کو جمع نہ کرے [4]	کافی
	۳۱	(ا) کسی شخص کے ایک پاؤں پر زخم ہے۔ اس پر پھٹی بندھی ہے۔ اس نے وضو کیا اور پھٹی پر مسح کیا اور دوسرا پاؤں دھویا پھر موزہ پہنا تو صحیح حکم یہ ہے کہ اس کے لئے موزہ پر مسح جائز نہیں (ب) اور اگر اس پھٹی پر مسح کیا پھر دونوں موزے پہن لئے تو (اس صورت میں) اس کے لئے موزوں پر مسح جائز ہے۔	محیط سرخسی
	۳۲	کسی شخص کے ایک پاؤں پر پھوڑا تھا اس نے دونوں پاؤں دھوئے پھر دونوں موزے پہنے پھر اسے حدث (وضو ٹوٹنا) ہوا تو اس نے دونوں موزوں پر مسح کیا اور کئی نمازیں پڑھیں پھر جب موزہ اتارا تو معلوم ہوا کہ پھوڑا پھٹ چکا ہے۔ اور اس سے خون بہہ نکلا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں کہ کب پھٹا ہے تو (اس کے حکم کے متعلق) شیخ الاسلام امام ابوبکر محمد بن الفضلؒ سے منقول ہے کہ (ا) اگر زخم کا سرا خشک ہو چکا ہے اور اس آدمی نے (مثلاً) طلوع فجر کے وقت موزہ پہنا تھا اور عشا کے بعد اتارا تو فجر کی نماز نہ لوٹائے اور باقی نمازیں لوٹائے۔	

[3] چونکہ پھٹی کا مسح دھونے کا بدل نہیں ہے کہ اصل کے ساتھ جمع نہ ہو سکے بلکہ پھٹی کا مسح دھونے کا نائب ہے اور اصل اور اس کا نائب جمع ہو سکتے ہیں پس اگر کسی شخص کے ایک پاؤں پر پھٹی بندھی ہے تو وہ اس پر مسح کرے اور دوسرے پاؤں کو دھولے تو یہ جائز ہے (مترجم) [4] ایک پاؤں کے موزے پر مسح اور دوسرے پاؤں کو دھونا یہ جائز نہیں ہے اسلئے کہ پاؤں دھونا اصل ہے اور موزوں کا مسح اس کا بدل ہے اور اصل اور بدل جمع نہیں ہو سکتے یا اصل ہوگا یا بدل ہوگا اور اگر ایک پاؤں معذور ہو یا کٹا ہوا ہو تو دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح کرنے کے متعلق حکم نمبر ۷-۶/۵۵ مع حواشی ملاحظہ ہو۔ اور اگر ایک پاؤں کی پھٹی پر مسح کیا اور دوسرے کے موزے [illegible]

دفعات	شق نمبر	الباب الخامس فی مسح علی الخفین — الفصل الثانی فی نواقض المسح	حوالہ
۶۱		وان کان رأس الجرح مبتلا بالدم لا یعین شیئاً منها	
	۳۳	ولو کان جراحۃ فی بطنها فابتل ذلک الرباط ان نفذ البلل الی الخارج نقض الوضوء والا فلا	ھکذا فی المحیط
		ولوکان الرباط ذا طاقین فنفذ البعض دون البعض ینتقض الوضوء	کذا فی التاتارخانیۃ فی نواقض الوضوء
	۳۴	ولا یجوز المسح علی القفازین	ھکذا فی الکافی
	۳۵	ولو امر انسانا ان یمسح خفیہ جاز	کذا فی الخلاصۃ
	۳۶	المرأۃ فی المسح علی الخفین بمنزلۃ الرجل لاستوائهما فی المعنی المجوّز للمسح۔	کذا فی المحیط

---

[1] کیونکہ پٹی کے بندھن کے باہر تک پار ہونا بہنے کے حکم میں قرار پائے گا یعنی اگر پٹی نہ ہوتی تو بہہ پڑتا تو اس سے وضو ٹوٹ جائیگا جیسا کہ حکم نمبر ۱ تا ۳ (۱۲ / ۲۳) میں ہے۔ اور اگر وہ تری اتنی ہی ہے کہ اگر پٹی نہ ہوتی تو نہ بہتی تو اس سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ اور وہ تری ایسی ہی قرار پائے گی جیسا کہ قیفں پر زخم کی تری لگے

دفعات	شق نمبر	پانچواں باب موزوں پر مسح کے احکام　　دوسری فصل موزوں کا مسح توڑنے والے امور	حوالہ
۶۱		(ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں) زخم کا سرا خون سے تر تھا تو کسی نماز کا اعادہ نہ کرے	محیط
	۳۳	(و) اگر کسی کو زخم تھا اس نے اسے باندھا تو وہ بندھن (زخم کے خون وغیرہ سے) تر ہو گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ تری بندھن کے باہر کی طرف پار ہو گئی تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں [1]	
		(ب) اگر بندھن دو تہ کا تھا اور وہ تری ایک تہ سے باہر آگئی اور دوسری تہ سے باہر نہ نکلی تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔	تتارخانیہ
	۳۴	دستانوں پر مسح جائز نہیں ہے۔	کافی
	۳۵	اگر کسی نے دوسرے شخص سے اپنے موزے پر مسح کرا لیا تو جائز ہے۔	خلاصہ
	۳۶	موزوں پر مسح کے حکم میں عورت مرد کی طرح ہے۔ اس لئے کہ موزوں کا مسح جائز ہونے کے سبب میں دونوں برابر ہیں۔	محیط

[1] اور خواہ وہ زیادہ دکھائی دے مگر جب تک وہ تری اتنی نہیں بنتی کہ اگر قمیض نہ ہوتی تو بہہ پڑتی تب تک وہ نہ وضو توڑے گی نہ ناپاک ہوگی اور متفرق تری ایک مجلس میں نکلی تو جمع ہوگی ورنہ نہیں ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۱۲۹ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء الفصل الاول فی الحیض	حوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء

فصول ۴ دفعات ۶۲ تا ۸۱ عنوانات ۲۰ تعداد شق ۱۳۶

وهی ثلاثة حیض و نفاس و استحاضة

وفیه اربعة فصول

الفصل الاول فی الحیض

دفعات ۶۲ تا ۶۷ عنوانات ۶ تعداد شق ۲۳

۶۲ - الحیض تعداد شق ۳

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
۶۲	۱	وهو دم من الرحم لا لولادة	کذا فی فتح القدیر
	۲	فان رأته من الدبر لا یکون حیضا	کذا فی الخلاصة
	۳	ویستحب ان تغتسل عند انقطاع الدم	کذا فی الخلاصة

۶۳ - مما یتوقف کونه حیضا الوقت تعداد شق ۶

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
۶۳	۱	ویتوقف کونه حیضا علی امور (منها) الوقت وهو من تسع سنین الی الایاس	هکذا فی البدائع
	۲	الایاس مقدر بخمس وخمسین سنة وهو المختار	کذا فی الخلاصة
	۳	وهو اعدل الاقوال	کذا فی المحیط

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — پہلی فصل حیض کا بیان	حوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چھٹا باب۔ عورتوں کے مخصوص خون کے احکام

فصلیں ۴ دفعات ۶۲ تا ۸۱ عنوانات ۲۰ تعداد شق ۱۳۶

اور وہ تین قسم ہیں۔ حیض۔ نفاس اور استحاضہ اور اس باب میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل حیض کا بیان

دفعات ۶۲ تا ۶۷ عنوانات ۶ تعداد شق ۲۳

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
۶۲		**حیض کی تعریف** اور اسمیں ۳ شقیں ہیں	
	۱	حیض وہ خون ہے جو رحم سے نکلے مگر ولادت کی وجہ سے نہ ہو	فتح قدیر
	۲	اگر کسی عورت نے پاخانہ کی جگہ سے خون دیکھا تو وہ حیض نہیں قرار پائے گا	خلاصہ
	۳	(مذکورہ صورت میں) مستحب یہ ہے کہ جب (دبر سے خارج ہونے والا) خون بند ہو تو (وہ عورت) غسل کرے۔	خلاصہ
۶۳		**حیض قرار پانے کیلئے منجملہ ضروری امور۔ حیض کے وقت میں خون آنا۔**	اس میں ۶ شقیں ہیں
	۱	خون کا حیض قرار پانا چند امور پر موقوف ہے۔ ان امور میں سے ایک وقت ہے اور وقت سے مراد نو سال کی عمر سے لیکر سن ایاس (عمر کا وہ حصہ جس میں اولاد سے ناامیدی ہو جاتی ہے) تک ہے۔	بدائع
	۲	ایاس کا وقت پچپن سال کی عمر ہے اور یہی حکم مختار ہے۔	خلاصہ
	۳	یہ (مذکورہ) حکم سب سے زیادہ عدل والا قول ہے۔	محیط

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — پہلی فصل حیض کا بیان	حوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھٹا باب۔ عورتوں کے مخصوص خون کے احکام

فصلیں ۴ دفعات ۶۲ تا ۸۱ عنوانات ۲۰ تعداد شق ۱۳۶

اور وہ تین قسم ہیں۔ حیض۔ نفاس اور استحاضہ اور اس باب میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل حیض کا بیان

دفعات ۶۲ تا ۶۷ عنوانات ۶ تعداد شق ۲۳

۶۲۔ حیض کی تعریف — اور اسمیں ۳ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	حیض وہ خون ہے جو رحم سے نکلے مگر ولادت کی وجہ سے نہ ہو	فتح قدیر
	۲	اگر کسی عورت نے پاخانہ کی جگہ سے خون دیکھا تو وہ حیض نہیں قرار پائے گا	خلاصہ
	۳	(مذکورہ صورت میں) مستحب یہ ہے کہ جب (دبر سے خارج ہونے والا) خون بند ہو تو (وہ عورت) غسل کرے۔	خلاصہ

۶۳۔ حیض قرار پانے کیلئے منجملہ ضروری امور۔ حیض کے وقت میں خون آنا۔ — اس میں ۶ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	خون کا حیض قرار پانا چند امور پر موقوف ہے۔ ان امور میں سے ایک وقت ہے اور وقت سے مراد نو سال کی عمر سے لیکر سن ایاس (عمر کا وہ حصہ جس میں اولاد سے ناامیدی ہوجاتی ہے) تک ہے۔	بدائع
	۲	ایاس کا وقت پچپن سال کی عمر ہے اور یہی حکم مختار ہے۔	خلاصہ
	۳	یہ (مذکورہ) حکم سب سے زیادہ عدل والا قول ہے۔	محیط

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الاول فی الحیض	حوالہ
۶۳	۴	وعلیه الاعتماد	کذا فی النهایة والسراج الوهاج
	۵	وعلیه الفتوی	هکذا فی معراج الدرایة
	۶	فما رأت بعدها لا یکون حیضا فی ظاهر المذهب	
		والمختار ان ما رأته ان کان دما قویا کان حیضا	کذا فی شرح المجمع لابن الملك
۶۴		**خروج الدم** تعداد شق ۴	
	۱	(ومنها) خروج الدم الی الفرج الخارج ولو بسقوط الکرسف فما دام بعض الکرسف حائلا بین الدم والفرج الخارج لا یکون حیضا	هکذا فی المحیط
	۲	طاهرة رأت علی الکرسف اثر الدم یحکم بحیضها من حین الرفع	هکذا فی شرح الوقایة
	۳	والحائض اذا لم تجد علیه اثر الدم حکم بالانقطاع من حین الوضع	هکذا فی شرح الوقایة
	۴	ولا یشترط فیه السیلان	هکذا فی الخلاصة
۶۵		**اللون** تعداد شق ۴	
	۱	(ومنها) ان یکون علی لون من الوان الستة - السواد والحمرة و الصفرة والکدرة والخضرة والتربیة	هکذا فی النهایة
	۲	وانما یعتبر اللون علی الکرسف حین یرفع وهو طری لا حین یجف	هکذا فی المحیط
	۳	فلو رأت بیاضا خالصا علی الخرقة ما دام رطبا فاذا یبس اصفر فحکمه حکم البیاض	هکذا فی التجنیس
	۴	وکذا لو رأت حمرة او صفرة فاذا یبست ابیضت تعتبر حالة الرؤیة لا حالة التغیر	هکذا فی التجنیس

ـله لیکن اگر حیض کا خون فرج خارج تک پہنچ گیا اور پھر اسے بند کر دیا تو وہ حائض ہی ہے جیسا کہ حکم ۲/۶۱ میں ہے نیز اس حکم سے واضح ہے کہ حیض کے خون میں فرج خارج تک سیلان ضروری نہیں بلکہ صرف فرج خارج تک خروج سے ہی حیض کا حکم دیا جاتا ہے ملاحظہ ہو حکم ۱/۶۴۔ (مترجم) ـ۲ـ اس نے گدی پر خون کا اثر دیکھا یعنی گدی اٹھائی اور اس کے اندر کی جانب خون کا اثر دیکھا تو حیض کا حکم گدی اٹھانے کے وقت سے ہوگا لیکن اگر گدی رکھی ہے اور خون کا اثر سوراخ سے باہر کی کھال (فرج خارج) تک

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام　پہلی فصل حیض کا بیان	حوالہ
۶۳	۴	اور اسی (حکم مذکورہ ۲/۶۳) پر اعتماد ہے	نہایہ۔ سراج وہاج
	۵	اور اسی (حکم مذکورہ ۳/۶۳) پر فتوی ہے	معراج الدرایہ
	۶	(ا) پس جو خون کسی عورت نے مذکورہ عمر کے بعد دیکھا تو ظاہر مذہب کی رو سے وہ حیض نہ قرار پائے گا	
		(ب) اور مختار حکم یہ ہے کہ اگر وہ خون قوی ہے تو حیض قرار پائے گا	شرح المجمع لابن الملک

۶۴۔ خون کا سوراخ سے باہر کی کھال میں آنا　اس میں ۴ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	حیض قرار پانے کیلئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ خون سوراخ سے باہر کی کھال تک نکلے خواہ گدی کے گر جانے کی وجہ سے ہو پس جب تک خون اور سوراخ سے باہر کی کھال کے درمیان گدی کا بعض حصہ حائل ہے۔ حیض قرار نہ پائے گا [۱]	محیط
	۲	کوئی عورت حیض سے پاک تھی اس نے گدی پر [۲] خون کا اثر دیکھا تو اس کے حیض کا حکم اس وقت سے ہو گا جس وقت اس نے گدی اٹھائی ہے	شرح وقایہ
	۳	حیض والی عورت نے گدی اٹھائی تو اس پر خون کا اثر نہ پایا تو خون بند ہونے کا حکم اس وقت سے ہو گا جس وقت اس نے گدی رکھی تھی	شرح وقایہ
	۴	حیض کے خون میں سیلان (بہہ پڑنا) شرط نہیں ہے	خلاصہ

۶۵۔ خون مخصوص چھ رنگوں میں سے ہونا　اسمیں ۴ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	حیض قرار پانے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ اس خون کا رنگ چھ مخصوص رنگوں میں سے کسی ایک رنگ پر ہو اور وہ چھ رنگ یہ ہیں۔ سیاہ رنگ۔ سرخ رنگ۔ زرد رنگ۔ گدلا رنگ۔ سبز رنگ اور مٹیالا رنگ [۳]	نہایہ
	۲	گدی پر لگے ہوئے خون کا رنگ اس وقت کا رنگ معتبر ہے جبوقت گدی اٹھائی جائے اور وہ تر ہو۔ جب گدی خشک ہو جائے تو وہ رنگ معتبر نہیں ہے۔	محیط
	۳	اگر کسی عورت نے یہ دیکھا کہ جب تک گدی کا کپڑا تر ہے تو اس (خون) کا رنگ خالص سفید ہے اور جب خشک ہوا تو اسکا رنگ زرد ہے تو وہ سفید رنگ کے حکم میں ہی ہے	تجنیس
	۴	اسی طرح اگر کسی عورت نے (خون کے رنگ میں) سرخی یا زردی دیکھی اور گدی خشک ہو جانے کے بعد اسکی رنگت سفید ہو گئی تو (اسکا حکم یہ ہے کہ خون) دیکھتے وقت (اسکا) جو رنگ تھا وہ رنگ معتبر ہے۔ تغیر کے بعد کا رنگ معتبر نہیں۔	تجنیس

[۲] پہنچ جائے تو خروج متحقق ہو جائیگا خواہ گدی اٹھائے یا نہ اٹھائے جیسا کہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۱۰۳ میں ہے (مترجم) [۳] الکدرۃ اور التربیۃ کا مفہوم رد المحتار میں یہ لکھا ہے کہ الکدرۃ ما هو کالماء الکدر، والتربیۃ نوع من الکدرۃ علی لون التراب الخ رد المحتار ج ۱ ص ۲۶۶ یعنی الکدرۃ وہ رنگ ہے جو گدلے پانی کی طرح ہو اور التربیۃ رنگ الکدرۃ ہی کی ایک قسم ہے جو مٹی کے رنگ پر ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الاول فی الحیض	حوالہ
۶۶-		**النصاب** تعداد شق ۲	
	۱	(و منها) النصاب اقل الحیض ثلاثة ایام وثلاث لیال فی ظاهر الروایة	هکذا فی التبیین
	۲	واکثره عشرة ایام ولیالیها	کذا فی الخلاصة
۶۷-		**تقدم نصاب الطهر** تعداد شق ۴	
	۱	(و منها) تقدم نصاب الطهر وفراغ الرحم من الحبل	هکذا فی السراج الوهاج
	۲	الطهر المتخلل بین الدمین والدماء فی مدة الحیض یکون حیضا ولو خرج احد الدمین عن مدة الحیض بان رأت یوما دما وتسعة طهرا ویوما دما مثلا لا یکون حیضا لان الدم الاخیر لم یوجد فی مدة الحیض ولا یبتدئ الحیض بالطهر علی هذه الروایة ولا یختم به وهی روایة محمدؒ عن ابی حنیفةؒ وروی ابو یوسفؒ عن ابی حنیفةؒ ان الطهر المتخلل بین الدمین اذا کان اقل من خمسة عشر یوما لم یفصل وکثیر من المتأخرین افتوا بهذه الروایة لانها اسهل علی المفتی والمستفتی	کذا فی التبیین وهکذا فی الزاهدی
		والاخذ بهذا ایسر	کذا فی الهدایة
		وعلیه استقر رأی الصدر الشهید حسام الدینؒ وبه یفتی	کذا فی المحیط
		فان لم یجاوز العشرة فالطهر والدم کلاهما حیض سواء کانت مبتدأة	

[1] طہر سے مراد حیض کے خون سے پاک رہنے کے دن ہیں اور کامل طہر وہ ہے جو دو حیضوں کے درمیان امتیاز کرتا ہو۔ کامل طہر کی کم از کم مدت پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جیسا کہ حکم ۶۸ میں ہے (مترجم) [2] حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت حکم نمبر ۶۶/۱، ۲ میں ملاحظہ ہو (مترجم) [3] طہر متخلل وہ طہر ہے جو دو خون کے درمیان پندرہ دن سے کم آجائے یہ دو حیضوں کے درمیان امتیاز نہیں کرتا یہ طہر فاسد ہے اور یہ طہر کامل کے مقابل ہے (مترجم) [4] مثلاً کسی عورت نے ایک دن خون دیکھا پھر آٹھ دن طہر رہا پھر ایک دن خون دیکھا تو سبھی دن حیض ہی قرار پائیگا یا مثلاً کسی عورت نے ایک دن خون دیکھا پھر پانچ دن طہر رہا پھر ایک دن خون دیکھا تو سبھی دن حیض ہی کے قرار پائیں گے۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں مدت حیض کے اندر ہی دو خون کے درمیان طہر متخلل واقع ہوا ہے لہذا پہلی صورت میں دس دن اور دوسری صورت میں سات دن سب کے سب حیض کے دن ہی قرار پائیں گے ماخوذ از حاشیہ شرح وقایہ ج ا ص ۱۴۲ (مترجم) [5] طہر متخلل کے متعلق حضرت امام ابو حنیفہ رح سے فتاوی ہذا میں دو روایتیں درج ہیں

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — پہلی فصل حیض کا بیان	حوالہ
۶۶		**مقررہ مدت میں ہونا** اسمیں ۲ شقیں ہیں	
	۱	حیض قرار پانے کیلئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مقررہ مدت میں آئے اور ظاہر روایت میں حیض کی کم از کم مدت تین دن تین راتیں ہیں۔	تبیین
	۲	اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں۔	خلاصہ
۶۷		**کامل طہر کی مدت کے بعد ہونا** اس میں ۴ شقیں ہیں	
	۱	حیض قرار پانے کے لئے ضروری امور میں سے ایک یہ ہے کہ حیض سے پہلے کامل طہر[ف۱] کی مدت گذر چکی ہو اور رحم حمل سے خالی ہو	سراج وہاج
	۲	(۱) حیض کی مدت[۲] کے اندر دو خون یا کئی خون کے درمیان طہر متخلل (طہر فاسد) آجائے تو وہ حیض ہی قرار پائے گا[ف۴] ۲ اگر (مذکورہ صورت میں) ان میں سے ایک خون حیض کی مدت سے باہر ہوجائے مثلاً کسی عورت نے ایک دن خون دیکھا پھر نو دن طہر رہا پھر ایک دن خون دیکھا تو یہ حیض نہ قرار پائے گا اسلیئے کہ آخری خون حیض کی مدت کے اندر نہیں ہے۔ ۳ اس روایت (مذکورہ حکم ۲/۱) کی رو سے حیض (کے حکم) کی ابتدا اور انتہا طہر سے نہیں ہوسکے گی اور یہ روایت امام محمد رح نے حضرت امام ابوحنیفہ رح سے نقل کی ہے[ف۵] (ب) اور امام ابویوسف رح نے امام ابوحنیفہ رح سے روایت کیا ہے کہ اگر دو خون کے درمیان پندرہ دن سے کم طہر متخلل (طہر فاسد) آجائے تو وہ فاسد طہر ان دو خون کے درمیان امتیاز نہ کرے گا[ف۶] بہت سے متاخرین نے اسی حکم پر فتوی دیا ہے کیونکہ اس میں فتوی دینے والے اور فتوی پوچھنے والے دونوں کیلئے آسانی ہے۔ ۲ اور اس مذکورہ روایت کے اختیار کرنے میں زیادہ آسانی ہے ۳ اور اسی (مذکورہ ۲ب/۱) روایت پر صدر الشہید حسام الدین کی رائے قائم ہوئی ہے اور اسی پر فتوی دیا جاتا ہے۔ یہ پس اگر وہ (طہر متخلل) دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ طہر اور خون سب	تبیین۔ زاہدی ہدایہ محیط

اول امام محمد رح کی روایت ہے جو ۲/۱ میں درج ہے اور اس روایت میں مذکورہ حکم کی رو سے حیض کی ابتدا و انتہا طہر سے نہیں قرار پا سکتی۔ دوسری روایت امام ابویوسف رح کی ہے جو ۲ب/۱ میں درج ہے اور اس روایت میں مذکورہ حکم کی رو سے حیض کے حکم کی ابتدا اور انتہا طہر سے بھی قرار پا سکتی ہے جیساکہ ۲ب/۶ میں ذکر ہے اور اس کے حاشیہ میں ان دونوں روایتوں پر مبنی احکام کا فرق ظاہر کرنے کیلئے مثالیں بھی درج ہیں (مترجم)

ف۶ یعنی ایسے طہر فاسد سے پہلے کا خون اور اس کے بعد کا خون دو الگ الگ حیض نہیں قرار پائیں گے بلکہ ایسے طہر کے ایام اور اس سے پہلے کے خون اور اس کے بعد کے خون والے دن ساری مدت کو یہی قرار دیا جائے گا کہ گویا خون مسلسل آتا رہا ہو (ماخوذ از حاشیہ شرح وقایہ ج۱ ص۱۰۰) (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الاول فی الحيض	حوالہ
۶۷		او معتادة	
		وان جاوز العشرة ففی المبتدأة حيضها عشرة ايام	
		وفی المعتادة معروفتها فی الحيض حيض والطهر طهر	هكذا فی السراج الوهاج
		ويجوز بدأة الحيض بالطهر اذا كان قبله دم وختمه به اذا كان بعده دم	هكذا فی التبيين
	۳	اذا كان الطهر خمسة عشر يوما او اكثر يعتبر فاصلا فيجعل كل واحد من الدمين او احدهما بانفراده حيضا حسب ما امكن من ذلك	هكذا فی المحيط
	۴	واقل الطهر خمسة عشر يوما ولا غاية لاكثره الا اذا احتيج الى نصب العادة كما اذا بلغت مستمرة الدم فيقدر حيضها بعشرة ايام من كل شهر وباقيه طهر	هكذا فی الهداية

۱؎ مبتدأہ سے مراد وہ عورت ہے جسے پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو اور معتادہ سے مراد وہ عورت ہے جسے خون کا کامل نصاب اور کامل طہر دونوں یا ان میں سے ایک پہلے بھی آچکا ہو اور مضلہ ضالہ یا متحیرہ اسے کہتے ہیں جسے اپنی عادت یاد نہ رہی ہو۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۶۳ (مترجم)

۲؎ مندرجہ ذیل مثال میں امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کی روایتوں کی رو سے احکام کا فرق واضح ہوجاتا ہے نیز اس میں امام ابو یوسفؒ کی روایت پر بعض صورتوں میں حیض کے حکم کی ابتدا اور انتہا طہر پر بھی قرار پاتی ہے۔ مثال میں مبتدأہ (جس عورت کو پہلی بار حیض آیا ہو) اور معتادہ (جس عورت کی حیض میں پہلے سے عادت مقرر ہے) کے احکام کو الگ الگ واضح کیا گیا ہے۔

امام محمدؒ کی روایت پر مبتدأہ کی مثال

مثلاً کسی مبتدأہ نے ایک دن خون دیکھا پھر اسے چودہ دن طہر رہا۔ پھر اس نے ایک دن خون دیکھا پھر اسے آٹھ دن طہر رہا پھر اس نے ایک دن خون دیکھا پھر اسے سات دن طہر رہا پھر اس نے دو دن خون دیکھا پھر اسے تین دن طہر رہا۔ پھر اس نے ایک دن خون دیکھا پھر اسے تین دن طہر رہا۔ الخ تو اکتالیس دن کی اس مثال میں چونکہ طہر فاسد ہے لہذا خون اور طہر کے تمام دن مسلسل خون کے حکم میں ہیں مگر چونکہ امام محمدؒ کی روایت میں طہر متخلل کو حیض قرار پانے کے لئے ضروری ہے کہ حیض کی ممکن مدت میں طہر متخلل کے پہلے اور بعد خون ہو۔ پس حیض کا حکم ان دنوں کیلئے ہوگا جو حیض کی مدت کے اندر دو خون کے درمیان ہوں اور چونکہ مبتدأہ عورت کے لئے حیض کی مدت دس دن قرار پاتی ہے۔ لہذا مذکورہ مثال میں وہ دس دن حیض کے قرار پائیں جو چودہ دن طہر کے بعد ہیں ان میں ایک دن جس میں خون دیکھا پھر آٹھ دن جنمیں طہر رہا پھر ایک دن جس میں خون دیکھا یہ کل دس دن حیض کے قرار پائینگے اور باقی استحاضہ ہوگا۔

امام محمدؒ کی روایت پر معتادہ کی مثال :۔

مذکورہ مثال میں یہی دس دن جو مبتدأہ کیلئے حیض قرار پائے ہیں معتادہ کیلئے ان میں سے صرف اتنے دن حیض کے قرار پائینگے جتنے دن اسکی عادت ہو اور باقی استحاضہ

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — پہلی فصل حیض کا بیان	حوالہ
۶۷		حیض قرار پائیں گے اور اس حکم میں سب برابر ہیں خواہ اس عورت کو پہلی بار حیض آیا ہو یا پہلے سے اس کی عادت مقرر ہو۔ ۵ اور اگر وہ (طہر متخلل مذکورہ) دس دن سے زیادہ ہو تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر عورت کو پہلی بار[۱] حیض آیا ہے تو اس کا حیض دس دن قرار پائے گا (ب) اور اگر اس کی عادت پہلے سے مقرر ہے تو اس کے حیض کی معلوم مدت حیض قرار پائے گی اور طہر کی مدت طہر قرار پائے گی۔ ۶ (ا) اور (مذکورہ ۲ب ۵/۶۷ حکم کی رو سے) حیض کی ابتداء طہر سے جائز ہوگی اگر اس سے پہلے خون ہو (ب) اور حیض کا اختتام بھی طہر پر جائز ہوگا اگر اس کے بعد خون ہو۔[۲]	سراج وہاج تبیین
	۳	اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا طہر ہو تو وہ دونوں خون میں فاصل (امتیاز کرنے والا) سمجھا جائیگا پس دونوں (خون) میں سے ہر ایک کو یا صرف ایک کو جیساکہ اس (صورت حال) میں ممکن ہوگا الگ حیض قرار دیا جائیگا۔	محیط
	۴	طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں[۳] سوائے اس کے کہ عادت مقرر کرنے کی ضرورت پڑے مثلاً کوئی عورت اس حالت میں بالغ ہوئی کہ اسے ہمیشہ خون آتا ہے اس کے حیض کے دن ہر مہینہ سے دس دن قرار پائینگے اور مہینہ کے باقی دن طہر قرار پائیں گے۔	ہدایہ

ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ کی روایت پر مبتدأہ کی مثال:۔

مذکورہ مثال میں ہی امام ابو یوسفؒ کی روایت کی رو سے بھی طہر فاسد ہے خون اور طہر کے تمام دن مسلسل خون کے حکم میں ہوں گے مگر چونکہ اس روایت میں حیض قرار پانے کے لئے حیض کی ممکن مدت میں خون کا احاطہ ضروری نہیں ہے پس حیض کا حکم پہلے دن کے خون سے ہی ہو جائے گا اور چونکہ مبتدأہ عورت کے لئے حیض کی مدت دس دن قرار پاتی ہے لہٰذا مذکورہ مثال میں پہلے دس دن حیض کے قرار پائیں گے جن میں ایک پہلا دن جس میں خون دیکھا اور پھر چودہ دن کے طہر میں سے پہلے نو دن یعنی کل دس دن حیض کے ہونگے۔ اور ان دس دن کا اختتام طہر پر ہوا اور باقی استحاضہ ہوگا۔ اور پھر عورتوں کے عام ماہانہ دور کے مطابق آئندہ ماہ میں بھی پہلے دس دن حیض کے قرار پائیں گے جو مذکورہ مثال میں آئندہ ماہ کے پہلے دس دن یوں بنیں گے کہ طہر کے سات دنوں میں صرف آخری دو دن پھر دو دن جن میں خون دیکھا پھر تین دن جن میں طہر رہا پھر ایک دن جس میں خون دیکھا پھر تین دن طہر میں سے صرف پہلے دو دن یعنی کل دس دن حیض قرار پائے گا اور باقی استحاضہ ہوگا اور آئندہ ماہ کے مذکورہ دس دن جو حیض قرار پاتے ہیں انکی ابتداء اور اختتام طہر پر ہے۔

امام ابو یوسفؒ کی روایت پر معتادہ کی مثال:۔

مثلاً کسی عورت کی عادت یہ ہے کہ اسے ہر ماہ کے پہلے پانچ دن حیض آتا ہے مگر اس نے اپنی عادت کے دنوں سے ایک دن پہلے ایک دن خون دیکھا پھر عادت کے پانچ دنوں میں سے پہلے دن طہر رہا پھر تین دن خون دیکھا پھر عادت کے پانچ دنوں کے آخری دن تک طہر رہا پھر اسے مسلسل خون آنے لگا تو چونکہ طہر فاسد ہے تمام دن مسلسل خون کے حکم میں ہوں گے۔ مگر اس مذکورہ روایت میں چونکہ خون کے مذکورہ احاطہ کی قید نہیں ہے لہٰذا حیض کے حکم میں وہی پانچ دن ہوں گے جو اس کی عادت ہے اور باقی استحاضہ ہوگا۔ اور حیض قرار پانے والے ان پانچ دنوں کی ابتدا اور اختتام دونوں طہر پر ہیں۔ ماخوذ از ہدایہ۔ شرح وقایہ و حواشیہما (مترجم)

۳ چنانچہ ایسا ممکن ہے کہ کسی عورت کو حیض کے بعد سال بھر یا اس سے بھی زیادہ طہر رہے یا کسی کو سرے سے حیض ہی نہ آئے۔ بحر رائق ج ۱ ص ۲۰۵۔ اور اگر کسی کو عمر بھر حیض نہ آئے اور اس کی بلوغت کا حساب سالوں سے ہو تو اس پر طاہرہ (حیض سے پاک عورت) والے احکام لاگو ہونگے اور اس کی عدت کا شمار مہینوں سے ہوگا۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۶۳ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء الفصل الثانی فی النفاس	حوالہ

الفصل الثانی فی النفاس

دفعات ۶۸ تا ۶۸ عنوان ۱ تعداد شق ۱۶

۶۸- النفاس تعداد شق ۱۶

شق نمبر	متن	حوالہ
۱	وهو دم يعقب الولادة	
۲	ولو ولدت ولم ترد ما لا يجب الغسل عند ابي يوسف وهو رواية عن محمد قال فی المفيد هو الصحيح	كذا فی المتون
	لكن يجب عليها الوضوء بخروج النجاسة مع الولد	هكذا فی التبيين
	وعند ابی حنيفة يجب الغسل واكثر المشائخ أخذوا بقوله وبه كان يفتی الصدر الشهيد	هكذا فی المحيط
	وقال ابو علی الدقاق وبه نأخذ	كذا فی المضمرات
	وفی الفتاوی وهو الصحيح	هكذا فی الجوهرة النيرة
۳	لو خرج اكثر الولد تكون نفساء والا فلا	هكذا فی التبيين
۴	وكذا لو تقطع فيها وخرج اكثره	هكذا فی التبيين
۵	والسقط ان ظهر بعض خلقه من اصبع او ظفر او شعر ولد فتصير به نفساء	هكذا فی التبيين
۶	وان لم يظهر من خلقه فلا نفاس لها فان امكن المرئی حيضا يجعل حيضا والا فهو استحاضة	هكذا فی النهاية
۷	وان رأت دما قبل اسقاطه ودما بعده فان كان مستبين الخلق فما رأته قبله لا يكون حيضا وهی نفساء فيما رأته بعده	

۱؎ اصطلاح شریعت میں نفاس وہ خون ہے جو رحم سے نکلے اور وہ خون بچہ پیدا ہوتے کے بعد یا بچہ کا اکثر حصہ (خواہ ٹکڑے ٹکڑے ہو) پیدا ہونے کے بعد نکلے ماخوذ از الدر المختار ص ۲۷۶ ج ۱ (مترجم) ۲؎ بحر الرائق ج ۱ ص ۲۱۵ میں ہے کہ امام ابو حنیفہ کے ہاں مذکورہ صورت میں احتیاطاً غسل واجب ہے کیونکہ ولادت کے ساتھ بظاہر کچھ نہ کچھ خون آتا ہے اور بحر الرائق میں بحوالہ سراج وہاج - ظہیریہ اور عنایہ بھی اسی کی تائید ہے اور درمختار اور رد المحتار ج ۱ ص ۲۷۶ میں ہے کہ اگر کسی عورت نے بچہ

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام دوسری فصل نفاس کا بیان	حوالہ

دوسری فصل نفاس کا بیان

دفعات ۶۸ تا ۶۸ عنوان ۱ تعداد شق ۱۶

۶۸- نفاس کی تعریف اس میں ۱۶ شقیں ہیں

شق نمبر	متن	حوالہ
۱	نفاس[۱] وہ خون ہے جو ولادت کے بعد آئے	متون
۲	(ا) اگر کسی عورت نے بچہ جنا اور خون نہیں دیکھا تو امام ابو یوسفؒ کے ہاں اس پر غسل واجب نہ ہوگا اور یہی[۲] روایت امام محمدؒ سے منقول ہے اور مفید[۳] میں لکھا ہے کہ یہی حکم صحیح ہے۔ لیکن بچہ کے ساتھ نجاست نکلنے کی وجہ سے اس پر وضو واجب ہے	تبیین
	(ب) اور امام[۱] ابو حنیفہؒ کے ہاں اس پر غسل واجب[۵] ہے اور اکثر[۲] مشائخ رحمہم اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے اور صدر الشہید[۳] رحمہ اللہ اسی پر فتوی دیتے تھے	محیط
	اور ابو[۴] علی دقاق کا قول ہے کہ ہم اسی قول کو اختیار کرتے ہیں	مضمرات
	اور فتاوی[۵] میں ہے کہ یہی حکم صحیح ہے	جوہرہ نیرہ
۳	اگر بچہ کا اکثر بدن باہر نکل آیا تو وہ عورت نفاس والی قرار پائے گی ورنہ نہیں	تبیین
۴	اسی طرح اگر بچہ عورت کے جسم میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے اور بچہ کے اکثر حصے باہر نکل آئیں (تو وہ عورت نفاس والی قرار پائے گی)	تبیین
۵	غیر مکمل بچہ جو پیٹ سے گر پڑا ہو تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر اس کی کچھ تخلیق ظاہر ہوگئی ہے مثلاً انگلی یا ناخن یا بال ہیں تو وہ بچہ ہے۔ اس کی وجہ سے عورت نفاس والی ہو جائیگی	تبیین
۶	اگر پیٹ سے گرنے والے غیر مکمل بچہ کی تخلیق سے کچھ ظاہر نہیں ہوا تو ایسی عورت نفاس والی نہیں قرار پائے گی اور جو کچھ (اس عورت سے خارج شدہ) دیکھا گیا ہے اگر وہ حیض قرار پا سکتا ہے تو وہ حیض قرار دیا جائیگا ورنہ وہ استحاضہ ہے	نہایہ
۷	اگر کسی عورت نے اپنے اسقاط (پیٹ سے غیر مکمل بچہ گرانے) سے پہلے بھی خون دیکھا اور اسقاط کے بعد بھی خون دیکھا تو (دیکھیں گے) اگر (ا) بچہ کی کچھ تخلیق ظاہر ہو چکی تھی تو جو خون اسقاط سے پہلے دیکھا وہ حیض نہ قرار پائے[۵] گا اور جو خون اسقاط کے بعد دیکھا اس سے وہ عورت نفاس والی قرار پائے گی۔	

جنا اور خون نہ دیکھا یعنی بچہ خشک بغیر خون کے جنا تو معتمد حکم یہی ہے کہ وہ عورت نفاس والی قرار پائیگی کیونکہ معتاد یہی ہے کہ بچہ جننے کے ساتھ خون آتا ہے اور معتاد موجود کی طرح ہے پس مذکورہ صورت میں حقیقتاً یا حکماً خون ثابت اور غسل واجب ہوگا۔ نیز عالمگیریہ کی فصل غسل واجب کرنیوالے امور کے حکم نمبر ۱۴ میں بھی ظہیریہ کے حوالے سے حکم نمبر ۲ ب کی تائید ہے (مترجم) ۵ ۳ اس کے مزید متعلقہ احکام ۸۲ میں ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الثانی فی النفاس	حواله
۶۸		وان لم یکن مستبین الخلق فما رأته قبل الاسقاط حیض ان امکن جعله حیضا	هکذا فی النهایة
	۸	ولو ولدت من قبل سرتها بان کان ببطنها جرح فانشقت و خرج الولد منها تکون صاحبة جرح سائل لا نفساء	هکذا فی الظهیرية والتبيين
		الا اذا خرج من الفرج دم عقیب خروج الولد من السرة فانه حینئذ یکون نفاسا	هکذا فی التبیین
	۹	ونفاس التوأمین من الاول	کذا فی الکافی
	۱۰	وشرط التوأمین ان یکون بین الولدین اقل من ستة اشهر	کذا فی التبیین
	۱۱	واذ کان بینهما ستة اشهر او اکثر فهما حملان ونفاسان	کذا فی التبیین
	۱۲	وان ولدت ثلاثة بین الاول والثانی اقل من ستة اشهر و کذلک بین الثانی والثالث لکن بین الاول والثالث اکثر من ستة اشهر فالصحیح انه یجعل حملا واحدا	کذا فی التبیین
	۱۳	اقل النفاس ما یوجد ولو ساعة وعلیه الفتوی واکثره اربعون	کذا فی السراجیة
	۱۴	وان زاد الدم علی الاربعین فالاربعون فی المبتدأة والمعروفة فی المعتادة نفاس	هکذا فی المحیط
	۱۵	الطهر المتخلل فی الاربعین بین الدمین نفاس عند ابی حنیفة رح وان کان خمسة عشر یوما فصاعدا فعلیه الفتوی	هکذا فی الخلاصة
	۱۶	ثم العادة فی النفاس تنتقل برؤیة المخالف مرة عند ابی یوسف رح	هکذا فی الخلاصة

الفصل الثالث فی الاستحاضة

دفعات ۶۹ تا ۷۹ عنوان ۱ تعداد شق ۴

۶۹ - الاستحاضة تعداد شق ۴

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — دوسری فصل نفاس کا بیان	حوالہ
۶۸		(ب) اور اگر بچہ کی تخلیق ظاہر نہ ہوئی تھی تو جو خون اسقاط سے پہلے دیکھا وہ حیض قرار پائے گا بشرطیکہ اسے حیض قرار دینا ممکن ہوا۔	نہایہ
	۸	(ا) اگر کسی عورت کے ناف کی طرف سے بچہ پیدا ہوا۔ اس طرح کہ اس کے پیٹ میں زخم تھا وہ پھٹ گیا اور اس طرف سے بچہ نکل آیا تو وہ عورت ایسی قرار پائے گی کہ اسے زخم ہے جس سے خون بہتا ہے۔ وہ نفاس والی نہ قرار پائے گی۔	ظہیریہ۔ تبیین
		(ب) لیکن اگر (مذکورہ صورت میں) ناف کی طرف سے بچہ نکلنے کے بعد فرج کی طرف سے بھی خون نکلا تو پھر وہ نفاس قرار پائیگا۔	تبیین
	۹	اگر جڑواں بچے پیدا ہوں تو نفاس (کا شمار) پہلے بچے کے پیدا ہونے کے وقت سے ہوگا	کافی
	۱۰	جڑواں قرار پانے کی شرط یہ ہے کہ دونوں کی ولادت کے درمیان چھ مہینہ سے کم کا عرصہ ہو	تبیین
	۱۱	اگر ان دو بچوں کے درمیان چھ مہینے یا اس سے زیادہ کا عرصہ ہو تو وہ دو حمل ہیں اور دو نفاس ہیں	تبیین
	۱۲	اگر کسی عورت کے تین بچے پیدا ہوئے۔ پہلے اور دوسرے بچے کی ولادت کے درمیان چھ مہینے سے کم کا عرصہ ہے اور دوسرے اور تیسرے بچے کی ولادت کے درمیان بھی چھ مہینے سے کم کا عرصہ ہے مگر پہلے اور تیسرے بچے کی ولادت کے درمیان چھ مہینے سے زیادہ کا عرصہ ہے تو صحیح حکم یہ ہے کہ وہ ایک ہی حمل قرار دیا جائیگا۔	تبیین
	۱۳	(ا) نفاس کی کم سے کم مدت یہ ہے کہ جب تک خون آئے خواہ ایک ہی ساعت ہو اور اسی حکم پر فتوی ہے۔ (ب) اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔	سراجیہ
	۱۴	اگر کسی عورت کو (بچہ کی ولادت کے بعد) چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو (دیکھیں گے کہ) (ا) اگر اسے پہلی بار نفاس آیا ہے تو اس کے لئے چالیس دن تک نفاس کا حکم ہوگا (ب) اور اگر اسکی عادت پہلے سے مقرر ہے تو اس کیلئے مقررہ عادت کے دنوں تک نفاس کا حکم ہوگا۔	محیط
	۱۵	کسی عورت کو نفاس کے چالیس دنوں میں دو خون کے درمیان طہر متخلل آجائے تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں وہ نفاس ہی قرار پائیگا۔ خواہ وہ طہر پندرہ دن ہو یا اس سے زیادہ ہو اور اسی حکم پر فتوی ہے	خلاصہ
	۱۶	نفاس کی مقررہ عادت ایکبار اس کے خلاف آنے سے بدل جاتی ہے یہ حکم امام ابویوسفؒ کے ہاں ہے[1]	خلاصہ

تیسری فصل استحاضہ کا بیان

دفعات ۶۹ تا ۶۹ عنوان ۱ تعداد شق ۴

۶۹۔ استحاضہ کی تعریف

اسمیں ۴ شقیں ہیں

[1] عادت بدلنے کے متعلق مزید احکام ۳ تا ۵/۸۰ میں ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حوالہ
۶۹	۱	لو رأت الدم بعد اکثر الحیض و النفاس فی اقل مدة الطهر فما رأت بعد الاکثر ان کانت مبتدأة و بعد العادة ان کانت معتادة استحاضة	کذا فی المحیط
	۲	وکذا ما نقص عن اقل الحیض	هکذا فی المحیط
	۳	وکذا ما رأته الکبیرة جدا والصغیرة جدا	هکذا فی المحیط
	۴	وکذا ما تراه الحامل ابتداء اوحال ولادتها قبل خروج الولد	کذا فی الهدایة

الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة

دفعات ۷۰ تا ۸۱ عنوانات ۱۲ تعداد شق ۹۳

۷۰۔ اثبات الاحکام تعداد شق ۱

	۱	لایثبت حکم کل منها الا بخروج الدم وظهوره وهذا هو ظاهر مذهب اصحابنا وعلیه عامة مشائخنا وعلیه الفتوی	هکذا فی المحیط

۷۱۔ من الاحکام التی یشترک فیها الحیض والنفاس سقوط الصلوة۔ تعداد شق ۷

	۱	(الاحکام التی یشترک فیها الحیض والنفاس ثمانیة) (منها) ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلوة فلا تقضی	هکذا فی الکفایة
	۲	اذا رأت المرأة الدم تترک الصلوة من اول ما رأت قال الفقیه وبه نأخذ	کذا فی التاتارخانیة ناقلا عن النوازل
	۳	وهو الصحیح	کذا فی التبیین
	۴	اذا حاضت فی الوقت او نفست سقط فرضه بقی من الوقت ما یمکن ان تصلی فیه اولا	هکذا فی الذخیرة
	۵	لو افتتحت الصلوة فی آخر الوقت ثم حاضت لا یلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع	کذا فی الخلاصة

ف حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا ثابت ہونا خون کے ظہور پر ہی ہے۔ اسکے بغیر احکام لاگو نہیں ہوتے لیکن اگر کسی عورت کو ولادت کے بعد بالکل

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام　　تیسری فصل استحاضہ کا بیان	حوالہ
۶۹	۱	اگر کسی عورت نے حیض و نفاس کی اکثر مدت کے بعد طہر کی کم سے کم مدت کے اندر خون دیکھا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر اسے پہلی مرتبہ خون آیا ہے تو جسقدر (حیض و نفاس کی) اکثر مدت کے بعد خون ہے وہ استحاضہ ہے۔	
		(ب) اور اگر اسکی عادت مقرر ہے تو جس قدر مقررہ عادت کے بعد خون ہے وہ استحاضہ ہے۔	محیط
	۲	اسی طرح وہ خون جو حیض کی کم سے کم مدت سے بھی کم ہو وہ استحاضہ ہے۔	محیط
	۳	(ا) اسی طرح وہ خون جو بہت بوڑھی عورت نے دیکھا وہ بھی استحاضہ ہے۔	
		(ب) اور اسی طرح وہ خون جو بہت چھوٹی لڑکی نے دیکھا وہ بھی استحاضہ ہے	محیط
	۴	اسی طرح وہ خون جسے حاملہ عورت نے ابتدا میں دیکھا یا ولادت کی حالت میں۔ بچہ جننے سے پہلے دیکھا وہ استحاضہ ہے۔	ہدایہ

چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان

دفعات ۷۰ تا ۸۱　عنوانات ۱۲　تعداد شق ۹۳

۷۰۔ ان کے لئے احکام لاگو کرنا　　اسمیں ۱ شق ہے

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	حیض۔ نفاس اور استحاضہ پر احکام تب لاگو ہوتے ہیں جبکہ خون نکلے اور ظاہر ہو۔ ہمارے اصحاب کا ظاہر مذہب یہی ہے۔ عام مشائخ کا مسلک اسی پر ہے اور اسی پر فتوی ہے [۱]	محیط

۷۱۔ حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے یہ ہے کہ انکے لئے نماز ساقط ہے۔　اسمیں ۷ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	وہ احکام جو حیض اور نفاس کیلئے مشترک ہیں کل آٹھ ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حیض والی اور نفاس والی عورت سے نماز معاف ہے۔ پس قضا نہ کرے گی۔	کفایہ
	۲	جب عورت خون دیکھے تو اسی وقت سے نماز چھوڑ دے۔ فقیہہؒ کا قول ہے کہ ہم اسی حکم کو اختیار کرتے ہیں۔	تتارخانیہ
	۳	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے۔	تبیین
	۴	جس نماز کے وقت میں حیض یا نفاس آیا اس وقت کا فرض (نماز) اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا خواہ اتنا وقت باقی رہا ہو جس میں نماز پڑھی جا سکے یا اتنا وقت بھی باقی نہ رہا ہو	ذخیرہ
	۵	اگر کسی عورت نے (کسی نماز کے) آخری وقت میں نماز شروع کی پھر اسے حیض آگیا تو (ا) اس پر اس نماز کی قضا ضروری نہیں (ب) لیکن اگر نماز نفل تھی تو قضا ضروری ہے	خلاصہ

[۱] یعنی خون نہ آئے تو یہ صورت نادر الوجود ہے اور ایسی صورت کے متعلق حکم نمبر ۲۲/۶۸ (ا)، ب اور اسکا حاشیہ اور حکم نمبر ۲/۳۵ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حوالہ
۷۱	۶	ویستحب للحائض اذا دخل وقت الصلوة ان تتوضأ وتجلس عند مسجد بیتها تسبح وتهلل قدر ما یمکنها اداء الصلوة لوکانت طاهرة	کذا فی السراجیة
	۷	وفی الصغری الحائض اذا سمعت آیة السجدة لا سجدة علیها	کذا فی التاتارخانیة

۷۲۔ حرمة الصوم تعداد شق ۲

	۱	(ومنها) ان یحرم علیها الصوم فتقضیانه	هکذا فی الکفایة
	۲	اذا شرعت فی صوم النفل ثم حاضت یلزمها القضاء احتیاطا	هکذا فی الظهیریة

۷۳۔ حرمة دخول المسجد تعداد شق ۴

	۱	(ومنها) انه یحرم علیها وعلی الجنب الدخول فی المسجد سواء کان للجلوس او للعبور فی التهذیب لا تدخل الحائض مسجد الجماعة وفی الحجة الا اذا کان فی المسجد ماء ولا تجد فی غیره	هکذا فی منیة المصلی
		ولکن الحکم اذا خاف الجنب او الحائض سبعا او لصا او بردا فلا بأس بالمقام فیه والاولی ان یتیمم تعظیما للمسجد	هکذا فی التاتارخانیة
	۲	وسطح المسجد له حکم المسجد	کذا فی جوهرة النیرة
	۳	المتخذ لصلوة الجنازة والعید الاصح انه لیس له حکم المسجد	هکذا فی البحر الرائق
	۴	ولا بأس للحائض والجنب بزیارة القبور	هکذا فی السراجیة

۷۴۔ حرمة الطواف تعداد شق ۳

	۱	(ومنها) حرمة الطواف لهما بالبیت وان طافتا	

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض، نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۷۱	۶	حیض والی عورت کیلئے یہ مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ میں آ بیٹھے پھر اتنا وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (وغیرہ) پڑھتی رہے جتنا وقت پاک ہونے کی صورت میں نماز پر صرف ہوتا	سراجیہ
	۷	صغری میں ہے کہ حیض والی عورت اگر سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں	تتارخانیہ

۷۲۔ انکے لئے روزہ حرام ہونا — اسمیں ۲ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ ان دونوں پر روزہ حرام ہے پس وہ روزہ قضا کریں گی	کفایہ
	۲	اگر کسی عورت نے نفل روزہ شروع کیا پھر اسے حیض آگیا تو از روئے احتیاط اس عورت پر اس روزے کی قضا لازم ہوگی	ظہیریہ

۷۳۔ انکے لئے مسجد میں داخلہ حرام ہونا — اسمیں ۴ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ (ا) ان دونوں پر اور جنبی پر مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ مسجد میں داخلہ خواہ اس میں بیٹھنے کے لئے ہو یا گذرنے کے لئے ہو (ب) تہذیب میں ہے کہ حیض والی عورت مسجدِ جماعت میں داخل نہ ہو (ج) الحجۃ میں ہے کہ حیض والی عورت کیلئے اس وقت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے جبکہ مسجد میں پانی ہو اور وہ عورت کہیں اور پانی نہ پائے۔ (د) یہی حکم اس صورت میں ہے جب جنبی یا حیض والی عورت کو درندے۔ چور یا سردی کا خوف ہو تو اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنے میں کوئی حرج نہیں (ہ) اور اولیٰ یہ ہے کہ مسجد کی تعظیم کیلئے تیمم کرلے۔	منیۃ المصلی تتارخانیہ
	۲	(مسجد میں داخلہ کے احکام میں) مسجد کی چھت بھی مسجد کے حکم میں ہے	جوہرہ نیرہ
	۳	جو جگہ نماز جنازہ یا نماز عید کیلئے بنائی گئی ہو تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ اس جگہ کیلئے (مذکورہ احکام میں) مسجد کا حکم نہیں ہے	بحر رائق
	۴	حیض والی عورت اور جنبی کیلئے قبروں کی زیارت کرنے میں کچھ حرج نہیں	سراجیہ

۷۴۔ انکے لئے کعبہ کا طواف حرام ہونا — اسمیں ۲ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ ان دونوں کیلئے خانہ کعبہ کا طواف حرام ہے	

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء — الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضۃ	حوالہ
۷۴		خارج المسجد[1]	
	۲	وکذا یحرم الطواف للجنب	ھکذا فی الکفایۃ ھکذا فی التبیین

۷۵۔ حرمۃ قرأۃ القرآن — تعداد شق ۱۰

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	(ومنہا) حرمۃ قرأۃ القرآن لا تقرأ الحائض والنفساء والجنب شیئا من القرآن والآیۃ وما دونہا سواء فی التحریم علی الاصح الا ان لا یقصد بما دون الآیۃ القرأۃ مثل ان یقول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یرید الشکر او بِسْمِ اللّٰہِ عند الاکل اوغیرہ فانہ لاباس بہ	ھکذا فی الجوھرۃ النیرۃ
	۲	ولا تحرم قراءۃ آیۃ قصیرۃ تجری علی اللسان عند الکلام کقولہ تعالی ثُمَّ نَظَرَ او وَلَمْ يُوْلَدْ۔	ھکذا فی الخلاصۃ
	۳	ان غسل الجنب فمہ لیقرأ لم یحل لہ ذلک	ھکذا فی محیط السرخسی
	۴	وھو الصحیح	ھکذا فی السراج الوھاج
	۵	ویکرہ للحائض والجنب قراءۃ التوراۃ والانجیل والزبور	ھکذا فی التبیین
	۶	واذا حاضت المعلمۃ فینبغی لہا ان تعلم الصبیان کلمۃ کلمۃ و تقطع بین الکلمتین	کذا فی المحیط
	۷	ولا یکرہ لہا التہجی بالقرآن	کذا فی المحیط
	۸	ولا یکرہ قرأۃ القنوت فی ظاہر الروایۃ	کذا فی التبیین
	۹	وعلیہ الفتوی	کذا فی التجنیس والظہیریۃ
	۱۰	ویجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلک	کذا فی السراجیۃ

۷۶۔ حرمۃ مس المصحف — تعداد شق ۱۲

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	(ومنہا) حرمۃ مس المصحف لا یجوز لہما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنہ کالخریطۃ والجلد الغیر المشرز لا بما ھو متصل بہ ھو الصحیح	ھکذا فی الہدایۃ

[1] قولہ خارج المسجد نصوا علی انہ لا یصح الطواف خارج المسجد للحائض وغیرہا وعبارۃ شرح اللباب ولو طاف خارج المسجد فمع وجود الجدار ان لا یصح اجماعا واما اذا کان جدرانہ منہدمۃ فکذا عند عامۃ العلماء خلافا لمن لا

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۷۴		خواہ وہ مسجد سے باہر طواف کریں۔	کفایہ
	۲	اسی طرح جنبی کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے	تبیین

۷۵۔ انکے لئے قرآن کی تلاوت حرام ہونا — اسمیں ۱۰ شقیں ہیں

شق نمبر	متن	حوالہ
۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے (ا) کہ ان دونوں کیلئے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے حیض والی عورت۔ نفاس والی عورت اور جنبی قرآن مجید کا کچھ حصہ بھی نہ پڑھیں (ب) زیادہ صحیح حکم کے مطابق پوری آیت یا اس سے کم (قرآن مجید پڑھنا) حرمت میں برابر ہے (ج) لیکن اگر آیت سے کم پڑھنے کی صورت میں تلاوت کا ارادہ نہ ہو مثلاً شکر کے ارادہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے یا کھانا کھانے وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔	جوہرہ نیرہ
۲	چھوٹی آیتیں جو باتوں میں زبان پہ آجایا کرتی ہیں انکا پڑھنا حرام نہیں مثلاً ثُمَّ نَظَرَ اور وَلَمْ یُوْلَدْ کی آیتیں۔	خلاصہ
۳	اگر کسی جنبی نے قرآن مجید پڑھنے کیلئے منہ دھولیا تو اس سے اس کیلئے قرآن مجید پڑھنا حلال نہیں ہوگا	محیط سرخسی
۴	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	سراج وہاج
۵	حیض والی عورت اور جنبی کیلئے توریت۔ انجیل اور زبور پڑھنا مکروہ ہے	تبیین
۶	اگر استانی حیض کی حالت میں ہو تو اسے بچوں کو ایک ایک کلمہ سکھانا چاہیے اور دو کلموں کے درمیان وقفہ کرنا چاہیئے۔	محیط
۷	اور (حائض) کے لئے قرآن مجید کے ہجے کرنا مکروہ نہیں ہے۔	محیط
۸	ظاہر روایت میں (حائض وغیرہ کیلئے) دعا قنوت پڑھنا مکروہ نہیں۔	تبیین
۹	اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	تجنیس ظہیریہ
۱۰	جنبی کیلئے اور حیض والی عورت کیلئے دعائیں پڑھنا اور اذان کا جواب دینا اور اسکی مانند اور کام جائز ہیں۔	سراجیہ

۷۶۔ انکے لئے قرآن مجید کا چھونا حرام ہونا — اسمیں ۱۲ شقیں ہیں

شق نمبر	متن	حوالہ
۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے لئے قرآن مجید کا چھونا حرام ہے۔ حیض و نفاس والی عورت۔ جنبی اور بے وضو کیلئے قرآن مجید کا چھونا حرام ہے لیکن اگر قرآن مجید ایسے غلاف	

یعتد بخلافہ انتہت (حاشیہ عربی فتاوی ہذا) ترجمہ۔ فقہاءؒ نے تصریح کی ہے کہ حائض وغیرہ کیلئے مسجد سے باہر کا طواف صحیح نہیں اور شرح اللباب کی عبارت میں ہے کہ اگر دیواروں کے باوجود مسجد کے باہر سے کسی نے کعبہ کا طواف کیا تو بالاجماع صحیح نہیں اور اگر دیوار گری ہوئی ہو تو پھر بھی اکثر علماء کے ہاں یہی حکم ہے۔ اس میں بعض ان لوگوں کا اختلاف ہے جنکا اختلاف چنداں معتبر نہیں۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حوالہ
۷۶			
	۲	وعلیه الفتوی	کذا فی الجوهرة النیرة
	۳	والصحیح منع حواشی المصحف والبیاض الذی لا کتابة علیه	هکذا فی التبیین
	۴	واختلفوا فی مس المصحف بما عدا اعضاء الطهارة و بما غسل من الاعضاء قبل اکمال الوضوء والمنع اصح	کذا فی الزاهدی
	۵	ولا یجوز لهم من المصحف بالثیاب التی هم لابسوها	هکذا فی التبیین
	۶	ویکره لهم مس کتب التفسیر والفقه والسنن ولا باس بمسها بالکم	هکذا فی التبیین
	۷	ولا یجوز مس شیٔ مکتوب فیه شیٔ من القرآن من لوح او درهم او غیر ذلك اذا کان آیة تامة	هکذا فی الجوهرة النیرة
	۸	ولو کان القرآن مکتوبا بالفارسیة یکره لهم مسه عند ابی حنیفةؒ و کذا عندهماؒ علی الصحیح	هکذا فی الخلاصة
	۹	ومس ما فیه ذکر الله تعالی سوی القرآن قد أطلقه عامة مشائخناؒ	هکذا فی النهایة
	۱۰	ولا یکره للجنب والحائض والنفساء النظر فی المصحف	هکذا فی الجوهرة النیرة
	۱۱	ویکره للجنب والحائض ان یکتبا الکتاب الذی فی بعض سطوره آیة من القرآن وان کانا لا یقرآن القرآن والجنب لا یکتب القرآن وان کانت الصحیفة علی الارض ولا یضع یده علیها وان کان ما دون الآیة وقال محمدؒ احب الی ان لا یکتب وبه أخذ مشائخ بخاریٰؒ	هکذا فی الذخیرة

[1] قرآن مجید کی چولی جو قرآن مجید کے ساتھ سلی ہوئی یا چپاں شدہ نہیں ہوتی بلکہ غلاف کے نیچے اور جلد کے اوپر چڑھا دی جاتی ہے اور اتارنے سے اتر سکتی ہے۔ اور وہ کور جو جلد پر چڑھا دیا جاتا ہے ان کے احکام سمجھنے کیلئے درج ذیل حوالوں سے مدد مل سکتی ہے۔ حاشیہ شرح وقایہ میں بحوالہ نہایہ لکھا ہے کہ جدا غلاف وہ چیز ہے جو چھونے والے اور چھوئی گئی چیز دونوں کے درمیان ایک تیسری چیز ہو اور یہ تیسری چیز ان دونوں میں سے کسی ایک کے تابع نہ ہو۔ مثلاً آستین چھونے والے کے تابع ہے اور جلد قرآن مجید کے تابع ہے حاشیہ شرح وقایہ ج ۱ ص۱۱ اور رد المحتار میں ہے کہ جو چیز قرآن مجید کے نسخہ کی

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض، نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۷۶		میں ہو جو اس سے جدا ہو مثلاً تھیلی یا ایسی جلد جو اس سے سلی ہوئی نہ ہو تو اس پر سے چھونا جائز ہے[1] اور جو قرآن مجید سے متصل ہے اس سے چھونا جائز نہیں یہی حکم صحیح ہے	ہدایہ
	۲	اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتوی ہے۔	جوہرہ نیرہ
	۳	قرآن مجید کے حواشی اور وہ سفیدی جہاں قرآن مجید لکھا ہوا نہیں ہے انکے متعلق صحیح حکم یہ ہے کہ (بغیر طہارت) انکا چھونا جائز نہیں ہے۔	تبیین
	۴	(ا) اعضأ طہارت کے سوا اور اعضأ سے (بغیر طہارت) چھونے (کے جواز) میں اختلاف ہے (ب) اسیطرح جس نے طہارت کے بعض اعضا دھوئے اور وضو مکمل کرنے سے پہلے ان اعضا سے قرآن مجید کو چھوا تو اس (کے جائز ہونے) میں بھی اختلاف ہے۔ (ج) اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ منع ہے	زاہدی
	۵	ان (بے وضو افراد) کیلئے ان کپڑوں سے قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں ہے جو انھوں نے پہن رکھے ہیں	تبیین
	۶	(ا) ان (بے وضو افراد) کیلئے تفسیر، فقہ اور حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے (ب) اور ان (مذکورہ) کتابوں کو آستین سے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے	تبیین
	۷	تختی۔ مضروب سکہ یا کوئی اور چیز جس میں قرآن مجید سے کچھ لکھا ہوا ہو (بغیر طہارت) اسے چھونا جائز نہیں بشرطیکہ پوری آیت لکھی ہو۔	جوہرہ نیرہ
	۸	اگر قرآن مجید فارسی زبان میں لکھا ہوا ہو تو ان (بے وضو افراد) کیلئے اسکا چھونا امام ابو حنیفہؒ کے ہاں مکروہ ہے اور اسی طرح امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے ہاں بھی صحیح قول کے مطابق یہی حکم ہے	خلاصہ
	۹	(بغیر طہارت) اس چیز کا چھونا جس میں قرآن مجید کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ذکر لکھا ہوا ہو اس کے متعلق عام مشائخؒ نے ایک جیسا ہی حکم دیا ہے۔	نہایہ
	۱۰	جنبی۔ حیض اور نفاس والی عورت کیلئے قرآن مجید کا دیکھنا مکروہ نہیں ہے	جوہرہ نیرہ
	۱۱	(ا) جنبی اور حیض والی عورت کیلئے ایسی لکھائی لکھنا مکروہ ہے جسکی بعض سطروں میں قرآن مجید کی آیت ہو۔ خواہ وہ اسے نہ پڑھیں۔ (ب) جنبی قرآن مجید نہ لکھے خواہ صحیفہ (جن اوراق پر قرآن مجید لکھ رہا ہے) زمین پر ہو۔ (ج) اور وہ (جنبی) اس صحیفہ پر اپنا ہاتھ نہ رکھے خواہ وہ ایک آیت سے کم ہو (د) امام محمدؒ کا قول ہے کہ مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ وہ (جنبی قران مجید) نہ لکھے (س) اور اسی حکم کو بخارا کے مشائخ نے اختیار کیا ہے	ذخیرہ

[1] خرید و فروخت میں ذکر کئے بغیر اسکی ذیل میں داخل ہو وہ اس سے جدا نہیں قرار پاتے گی بلکہ اس سے متصل کے حکم میں ہو گی رد المحتار ج ا ص۱۶۱ پس مذکورہ جولی اگر مذکورہ احکام کی رو سے جلد کی ذیل میں قرار پائے یا مذکورہ کور پر قیمت یا پتہ وغیرہ درج ہو تو محدث کیلئے ان پر سے قرآن مجید کو چھونا جائز نہ ہوگا اور اگر وہ کور یا جولی ایسی نہیں ہے تو پھر حسب مذکورہ بالا محدث کیلئے اس پر سے چھو لینے میں کوئی حرج نہ ہونے کی گنجائش ہونا ممکن ہے مگر پھر بھی قرآن مجید کے احترام کا تقاضا یہی ہے کہ محدث کو جولی یا کور پر سے نہیں چھونا چاہیئے۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء — الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حوالہ
۷۶	۱۲	ولا بأس بدفع المصحف الی الصبیان وان کانوا محدثین وهو الصحیح	هکذا فی السراج الوهاج
۷۷		**حرمة الجماع** — تعداد شق ۴	
	۱	(ومنها) حرمة الجماع	هکذا فی النهایة والکفایة
	۲	وله ان یقبلها ویضاجعها ویستمتع بجمیع بدنها ما خلا بین السرة والرکبة عند ابی حنیفةؒ وابی یوسفؒ	هکذا فی السراج الوهاج
	۳	فان جامعها وهو عالم بالتحریم فلیس علیه الا التوبة والاستغفار	کذا فی محیط السرخسی
	۴	ویستحب ان یتصدق بدینار او نصف دینار	کذا فی محیط السرخسی
۷۸		**وجوب الاغتسال عند الانقطاع** — تعداد شق ۹	
	۱	(ومنها) وجوب الاغتسال عند الانقطاع	هکذا فی الکفایة
	۲	اذا مضی اکثر مدة الحیض وهو العشرة یحل وطؤها قبل الغسل مبتدأة کانت او معتادة	هکذا فی المحیط
	۳	ویستحب له ان لا یطأها حتی تغتسل	هکذا فی المحیط
	۴	واذا انقطع دم الحیض لاقل من عشرة ایام لم یجز وطؤها حتی تغتسل او یمضی علیها آخر وقت الصلوة الذی یسع الاغتسال والتحریمة لان الصلوة انما تجب علیها اذا وجدت من آخر الوقت هذا القدر	هکذا فی الزاهدی
	۵	واما مضی کمال الوقت بان ینقطع دمها فی اول الوقت ویدوم الانقطاع حتی یمضی الوقت فلیس بمشروط	هکذا فی النهایة
	۶	لو انقطع دمها دون عادتها یکره قربانها وان اغتسلت حتی یمضی عادتها وعلیها ان تصلی وتصوم للاحتیاط	هکذا فی التبیین
	۷	ولو انقطع لاقل من عشرة ایام ولم تجد ماء فتیممت لم یحل وطؤها عند ابی حنیفةؒ وابی یوسفؒ حتی تصلی فان وجدت الماء بعده تحرم القرأة لا الوطء عندنا	کذا فی الزاهدی

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۷۶	۱۲	بچوں کو قرآن مجید دینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ بے وضو رہتے ہوں اور یہی حکم صحیح ہے	سراج وہاج

۷۷۔ حائض اور نفاس والی سے جماع حرام ہونا — اس میں ۴ شقیں ہیں

شق		حوالہ
۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ ان سے جماع حرام ہے	نہایہ - کفایہ
۲	مرد کیلئے جائز ہے کہ حیض و نفاس والی عورت کا بوسہ لے۔ ساتھ لیٹے اور ناف اور گھٹنے کے درمیانی بدن کے سوا باقی تمام بدن سے لذت حاصل کرے یہ حکم امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں ہے	سراج وہاج
۳	اگر کسی نے اس (حیض یا نفاس والی عورت) سے مجامعت کی اور وہ جانتا ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے تو اس پر سوائے اس کے کہ وہ توبہ واستغفار کرے اور کچھ نہیں۔	محیط سرخسی
۴	اور مستحب یہ ہے کہ (مذکورہ صورت) میں ایک دینار یا نصف دینار خیرات کرے۔	محیط سرخسی

۷۸۔ خون بند ہونے پر غسل واجب ہونا — اسمیں ۹ شقیں ہیں

شق		حوالہ
۱	حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک یہ ہے کہ جب خون بند ہو تو ان پر غسل واجب ہے	کفایہ
۲	اگر حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت گذر چکے جو کہ دس دن ہے۔ تو اس عورت کے غسل کرنے سے پہلے بھی اس سے مجامعت کرنا حلال ہے۔ خواہ وہ اس کا پہلا حیض ہو یا پہلے سے اسکی عادت مقرر ہو	محیط
۳	اور مرد کیلئے مستحب یہ ہے کہ (مذکورہ صورت میں) اس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اس سے مجامعت نہ کرے	محیط
۴	جب حیض کا خون دس دن سے کم میں بند ہو جائے تو جب تک وہ عورت غسل نہ کرے یا اسپر نماز کا آخر وقت بقدر غسل کرنے اور تحریمہ کہنے کے نہ گذرے اس سے مجامعت جائز نہیں۔ یہ اس لئے کہ اس پر نماز تب ہی واجب ہوتی ہے۔ جبکہ وہ نماز کے آخر وقت سے اس قدر (بقدر غسل و تحریمہ) وقت پائے۔	زاہدی
۵	(مذکورہ صورت) میں پورے وقت کا گذرنا مثلاً اول وقت میں خون بند ہوا اور خون بند رہنے کی حالت میں وہ وقت تمام ہو تو یہ شرط نہیں ہے	نہایہ
۶	اگر خون عادت کے مقررہ دنوں سے کم میں بند ہو گیا تو خواہ وہ غسل بھی کرلے اس سے مجامعت کرنا مکروہ ہے جب تک کہ اسکی عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔ اور اس عورت پر احتیاطاً نماز روزہ لازم ہے	تبیین
۷	(ا) اگر کسی عورت کا خون دس دن سے کم میں بند ہوا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے عورت نے تیمم کیا تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں اس سے مجامعت حلال نہ ہوگی جبتک کہ وہ نماز نہ پڑھ لے (ب) پھر اگر اسکے بعد اس نے پانی پایا تو ہمارے ہاں اس کیلئے قرآن مجید پڑھنا حرام ہوگا اور اس سے مجامعت حرام نہ ہوگی۔	زاہدی

حوالہ	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	شق نمبر	دفعات
کذا فی السراج الوهاج	قال الجندی وهو الاصح	۸	۷۸
کذا فی الزاهدی	ومتی طهرت المبتدأة دون العشرة او المعتادة دون عادتها آخرت الوضوء والاغتسال الی آخر الوقت بحیث لاتدخل الصلوة فی الوقت المکروه	۹	

۷۹- الاحکام المختصة بالحیض تعداد شق ۲

حوالہ		شق نمبر
کذا فی الکفایة	(اما الاحکام المختصة بالحیض) فخمسة- انقضاء العدة والاستبراء والحکم ببلوغها والفصل بین طلاق السنة والبدعة	۱
هکذا فی التبیین والمضمرات فی کفارة الظهار	وعدم قطع التتابع فی الصوم	۲

۸۰- حکم دم الاستحاضة تعداد شق ۱۷

حوالہ		شق نمبر
کذا فی الهدایة	(ودم الاستحاضة) کالرعاف الدائم لا یمنع الصلوة ولا الصوم ولا الوطء	۱
هکذا فی الکافی	انتقال العادة یکون بمرة عند ابی یوسف وعلیه الفتوی	۲
	فان رأت بین طهرین تامین دما لا علی عادتها بالزیادة او النقصان او بالتقدم او التأخر او بهما معا انتقلت العادة الی ایام دمها حقیقیا کان الدم او حکمیا	۳
هکذا فی محیط السرخسی	هذا اذا لم یجاوز العشرة فان جاوزها فمعروفتها حیض وما رأت علی غیرها استحاضة فلا تنتقل العادة	
هکذا فی المحیط	وکذا النفاس فان رأت لا علی العادة ولم یجاوز الاربعین انتقلت	۴
هکذا فی السراج الوهاج	واذا جاوز الاربعین ولها عادة فی النفاس ردت الی ایام عادتها سواء کان ختم معروفها بالدم او بالطهر عند ابی یوسف رح	۵
	المعتادة اذا استمر دمها واشتبه علیها کل من عدد ایام الحیض	۶

[1] یعنی یہ احکام حیض کیلئے خاص ہیں نفاس کیلئے نہیں ہیں۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۷۸	۸	حضرت مخجندی رح کا قول ہے کہ یہی حکم زیادہ صحیح ہے	سراج وہاج
	۹	جس عورت کو پہلی بار حیض آیا ہو اور وہ دس دن سے کم میں پاک ہو جائے یا جس عورت کی پہلے سے عادت مقرر ہے وہ عادت کے مقررہ دنوں سے کم میں پاک ہو جائے تو (دونوں صورتوں میں) وہ وضو اور غسل میں اسقدر تاخیر کرے کہ نماز کیلئے وقت مکروہ نہ ہو۔	زاہدی

۷۹۔ حیض کے مخصوص احکام — اسمیں ۲ شقیں ہیں

	۱	حیض کے مخصوص حکم پانچ ہیں۔ عدت[۱] کا تمام ہونا۔ استبراء[۲] (رحم کا حمل سے خالی قرار پانے) کا حکم مکمل ہونا۔ بلوغت[۳] کا حکم ہونا۔ اور حیض[۴] سے سنت طلاق اور بدعت طلاق میں فرق ہونا۔	کفایہ
	۲	اور حیض[۵] سے پے در پے روزوں کے تسلسل کا قطع نہ ہونا	تبیین ومضمرات

۸۰۔ استحاضہ کے احکام — اسمیں ۱۷ شقیں ہیں

	۱	استحاضہ کے[۶] خون کا حکم جاری نکسیر کی طرح ہے۔ یہ خون نماز۔ روزہ اور مجامعت کیلئے مانع نہیں	ہدایہ
	۲	امام ابو یوسف رح کے ہاں (حیض و نفاس کی پہلے سے مقررہ عادت) ایک دفعہ بدل جانے سے عادت بدل جاتی ہے اور اسی حکم پر فتویٰ ہے	کافی
	۳	(ا) پس اگر کسی عورت نے دو مکمل طہر کے درمیان خون دیکھا جو دنوں کی زیادتی اور کمی میں یا پہلے آ جانے یا دیر سے آنے میں یا اکٹھا دونوں باتوں میں اسکی عادت کے خلاف تھا تو (یہی قرار پائے گا کہ) اسکی عادت بدل کر (اب) اتنے دن ہو گئی ہے جتنے دن اس نے (اب) خون دیکھا خواہ وہ خون حقیقی ہو یا حکمی ہو (ب) یہ مذکورہ حکم (حیض میں) تب ہے جبکہ وہ خون دس دن سے زائد نہیں ہوا اور اگر دس دن سے زیادہ ہو گیا ہے تو پھر اس کی مقررہ عادت تک حیض ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ استحاضہ ہے۔ اور (اس صورت میں) اس کی عادت نہ بدلے گی	محیط سرخسی
	۴	نفاس کا حکم بھی اسی (قاعدہ مذکورہ) پر ہے۔ اگر نفاس والی کسی عورت نے عادت کے خلاف خون دیکھا اور وہ چالیس دنوں سے زیادہ نہ تھا تو (یہی قرار پائے گا کہ اب) اسکی عادت بدل گئی ہے	محیط
	۵	اگر نفاس چالیس دن سے زائد ہو گیا اور نفاس میں اس عورت کی عادت کے دن مقرر ہیں تو عادت کے دنوں تک نفاس قرار پائے گا خواہ اسکی مقررہ عادت خون پر ختم ہو یا طہر پر ختم ہو۔ یہ حکم امام ابو یوسف رح کے ہاں ہے	سراج وہاج
	۶	جس عورت کی (حیض میں) عادت مقرر ہے اور اب اسکا خون بند نہیں ہوتا اور اسے حیض میں	

[۶] استحاضہ کی تعریف حکم نمبر ۶۹ میں ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حواله
۸۰		والمکان والدور تتحری و مضت علی ما استقر رأیهما علیه	
	۷	وان لم یکن لها رأی لا یحکم بشیئ من الحیض والطهر علی التعین بل تأخذ بالاحوط فتجتنب ابدا ما تجتنبه الحائض وتغتسل لکل صلوٰة	هکذا فی التبیین هکذا فی التبیین
	۸	فتصلی المکتوبات والواجبات والسنن المؤکدة ولا تصلی تطوعا وتقرء القدر المفروض والواجب علی الصحیح	هکذا فی البحرالرائق
	۹	وتقرء فی الرکعتین الاخیرتین من المکتوبات علی الصحیح	هکذا فی البحرالرائق
	۱۰	وان اشتبه علیها البعض فان ترددت بین الطهر وبین دخول الحیض صلت بالوضوء لوقت کل صلوٰة وان ترددت بین الطهر وبین الخروج من الحیض اغتسلت لوقت کل صلوٰة استحسانا وقال نجم الدین النسفیؒ والصحیح انها تغتسل لکل صلوٰة	هکذا فی المحیط
	۱۱	وهو الاصح	هکذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی
	۱۲	وهو الصحیح	هکذا فی البحرالرائق
	۱۳	ولا تفطر فی شیئ من شهر رمضان وعلیها قضاء[1] ایام الحیض بعد مضی الشهر	هکذا فی المبسوط للامام السرخسی
	۱۴	فان علمت ان حیضها کان یبتدئ باللیل فعلیها قضاء عشرین وان علمت انه بالنهار فقضاء اثنین وعشرین احتیاطاً وان لم تدر انه باللیل او النهار فاکثر مشائخناؒ یقول یلزمها قضاء عشرین وکان الفقیه ابو جعفرؒ یقول تقضی اثنین وعشرین احتیاطا قضتها موصولا بالشهر او مفصولا عنه هذا اذا علمت ان دورها[2] کان یکون فی کل شهر مرة	مبسوط امام سرخسی

[1] جگہ سے مراد مہینہ میں حیض کے مقررہ دن ہیں مثلاً یہ کہ دہ دن مہینہ کے ابتدا میں ہوتے تھے یا آخر میں ہوتے تھے جیسا کہ رد المحتار ج ا صـ ۲۶۴ بحث (حرام)
[2] اور دور سے مراد یہ ہے کہ ہر مہینہ میں اسے حیض ایک بار ہی آتا تھا یا طہر کی کم از کم مدت (پندرہ دن) کے بعد مثلاً ہر سولہویں یا بیسویں یا پچیسویں دن حیض

جزئیات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض، نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۸۰		عادت کے دنوں کی تعداد۔ جگہ[1] اور دور[2] میں شبہ پڑگیا ہے تو وہ سوچے اور گمان غالب پر عمل کرے	تبیین
	۷	اور اگر (مذکورہ صورت میں) گمان غالب بھی نہ ہو تو اس کیلئے (وہ خون) متعین طور پر نہ حیض قرار پائے گا اور نہ وہ طہر قرار دیا جائے گا بلکہ احتیاط پر عمل کریگی پس وہ ہر اس چیز سے بچے گی جس سے حیض والی عورت پرہیز کرتی ہے اور ہر نماز کیلئے غسل کریگی۔	تبیین
	۸	پس (مذکورہ صورت میں) وہ عورت فرض، واجب اور موکدہ سنتیں پڑھیگی وہ نفل نہ پڑھیگی اور وہ قرأت بقدر فرض اور واجب کے کریگی۔ صحیح قول پر یہی حکم ہے	بحرالرائق
	۹	اور (مذکورہ صورت میں) وہ عورت (چار) فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں قرأت[3] کرے گی صحیح قول پر یہی حکم ہے	بحرالرائق
	۱۰	اگر (مذکورہ صورت میں) اس عورت کو (حیض میں عادت کے دنوں کی تعداد۔ مہینہ میں ان دنوں کی جگہ اور دور میں سے) بعض میں شبہ پڑگیا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (۱) اگر اسے طہر اور حیض شروع ہونے میں شبہہ ہے تو وہ ہر نماز کے وقت کیلئے وضو کرکے نماز پڑھے گی (ب) اگر اسے طہر میں اور حیض سے فارغ ہونے میں اشتباہ ہے تو وہ[1] از روئے استحسان ہر نماز کے وقت کیلئے غسل کریگی۔ نجم الدین[2] نسفی رح کا قول ہے کہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کیلئے غسل کریگی۔	محیط
	۱۱	اور یہی (مذکورہ) حکم زیادہ صحیح ہے۔	شرح مبسوط امام سرخسی
	۱۲	اور یہی (مذکورہ ۱ب۲ / ب۸) حکم صحیح ہے	بحرالرائق
	۱۳	اور وہ عورت (مذکورہ صورت ۱ب / ب۸ میں) (۱) ماہ رمضان میں سے کوئی روزہ نہیں چھوڑے گی (ب) اور اس پر (مذکورہ صورت میں) رمضان کا مہینہ گذر جانے کے بعد حیض کے دنوں کی قضا واجب ہوگی	مبسوط امام سرخسی
	۱۴	پس (مذکورہ صورت میں) اگر — اس[1] عورت کو معلوم ہے کہ اسکا حیض رات کو شروع ہوتا تھا تو وہ بیس روزے قضا کریگی اور[2] اگر اسے معلوم ہے کہ اسکا حیض دن کو شروع ہوتا تھا تو بائیس روزے قضا کریگی یہ حکم از روئے احتیاط ہے اور[3] اگر اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ اسکا حیض رات کو یا دن کو شروع ہوتا تھا تو (اس کے متعلق) (۱) اکثر مشائخ کا قول یہ ہے کہ اس کے ذمہ بیس روزوں کی قضا لازم آئیگی۔ (ب) اور فقیہ ابوجعفر رح فرمایا کرتے تھے کہ وہ عورت (اس صورت میں) از روئے احتیاط بائیس روزے قضا کریگی۔ خواہ وہ ملاکر (مسلسل روزے رکھ کر) قضا کرے یا جدا جدا قضا کرے۔ [2] یہ مذکورہ (۱۴-۱۰-۳ / ب۸) احکام اس صورت میں ہیں جبکہ اسے معلوم ہے اس کے حیض کا دور ہر مہینے میں ایک بار ہوتا تھا۔	مبسوط سرخسی

کا نیا دور شروع ہو جاتا تھا (مترجم) [3] اگرچہ چار فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں قرأت فرض یا واجب نہیں ہے۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حوالہ
۸۰	۱۵	وان لم تعلم فان علمت ان حیضها کان یبتدئ باللیل تقضی خمسة وعشرین احتیاطا قضتها موصولا او مفصولا وان علمت انه کان بالنهار تقضی اثنین وثلاثین احتیاطا لو قضتها موصولا وان قضتها مفصولا فثمانیة وثلاثین وان لم تدر فان قضت موصولا فعلیها قضاء اثنین وثلاثین وان قضت مفصولا فثمانیة وثلاثین هذا اذا کان رمضان کاملا وان کان ناقصا فسبعة وثلاثین	هکذا فی المبسوط للامام السرخسی
	۱۶	المعتادة اذا رأت بعد الولادة دما ونسیت عادتها بان لم یجاوز دمها اربعین یوما وطهرت هی بعد الاربعین طهرا کاملا لم تعد شیئا مما ترکت من الصلوات وان جاوز الدم الاربعین او لم یجاوز لکن طهرت بعد الاربعین اقل من خمسة عشر یوما فعلیها ان تتحری فان استقر رأیها علی عدد کان عادة نفاسها ذلک مضت علی ذلک وان لم یکن لها رأی فی ذلک احتاطت فقضت صلوة الاربعین کلها فان کان دمها مستمرا للحال انتظرت عشرة ایام ثم قضت صلوة هذه الاربعین ثانیا	هکذا فی المحیط
	۱۷	اسقطت فی المخرج ما یشك فی انه مستبین الخلق اولا واستمر بها الدم ان اسقطت اول ایامها ترکت الصلوة قدر عادتها بیقین لانها اما حائض او نفساء ثم تغتسل وتصلی عادتها فی الطهر بالشك لاحتمال کونها نفساء او طاهرة ثم تترك الصلوة قدر عادتها فی الحیض بیقین لانها اما نفساء او حائض ثم تغتسل وتصلی عادتها فی الطهر بیقین ان کانت استوفت اربعین من وقت الاسقاط والا فبالشك فی القدر الداخل فیها وبیقین فی الباقی ثم تستمر علی ذلك	

۱؎ یعنی اس عورت کو یہ بھی علم نہیں کہ اسکے حیض کا دور مہینہ میں ایکبار ہی ہوتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ اسکا حیض رات کو شروع ہوتا تھا یا دن کو شروع ہوتا تھا (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۸۰	۱۵	اور اگر (صورت مذکورہ بالا میں) اسے دورہ کا بھی علم نہیں تو (اس کیلئے حکم یہ ہے کہ) اگر[1] اسے یہ معلوم ہے کہ اسکا حیض رات کو شروع ہوتا تھا تو احتیاطاً پچیس روزے قضا کرے گی خواہ ملا کر رکھے یا جدا جدا رکھے۔ اور[2] اگر اسے یہ معلوم ہے کہ اسکا حیض دن کو شروع ہوتا تھا تو احتیاطاً ستائیس روزے قضا کریگی بشرطیکہ ملا کر قضا کرے اور اگر جدا جدا قضا کرے تو اڑتیس روزے قضا کریگی اور[3] اگر اسے یہ بھی معلوم نہیں[4] تو (اس کے لئے حکم یہ ہے کہ) اگر وہ ملا کر قضا کرے تو اس کے ذمہ بتیس روزوں کی قضا لازم آئیگی اور اگر جدا جدا قضا کرے تو اس کے ذمہ اڑتیس روزوں کی قضا لازم آئیگی یہ[5] مذکورہ (۱۵-۱ تا ۳ / ۸۰) احکام اس صورت میں ہیں کہ رمضان پورے تیس دن کا ہو اور اگر رمضان کم دن کا ہو تو اس کے ذمہ سینتیس روزوں کی قضا لازم آئیگی۔	مبسوط امام سرخسی
	۱۶	جس عورت کی (نفاس میں) عادت مقرر ہے اس نے ولادت کے بعد خون دیکھا اور (نفاس میں) عادت بھول گئی تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر (۱) اسکا خون چالیس دن سے زائد نہیں آیا اور چالیس دن کے بعد اسے ایک کامل طہر ہو گیا تو اس عورت نے جسقدر نمازیں (نفاس کی وجہ سے) چھوڑی ہیں ان میں سے کچھ بھی قضا نہ کرے۔ (ب) اگر (مذکورہ صورت میں اسکا) خون چالیس دن سے زائد ہو گیا یا زائد نہیں ہوا مگر ان چالیس دنوں کے بعد اسکا طہر پندرہ دن سے کم ہوا تو اس پر لازم ہے کہ وہ سوچے اگر[1] اس کے گمان غالب میں نفاس کی عادت کے دن متعین ہوتے ہیں تو اتنے دنوں کو ہی اپنے نفاس کی عادت قرار دے اور اسی پر عمل کرے۔ اور[2] اگر اسے نفاس کی عادت کے دنوں کی تعین کے متعلق گمان غالب بھی نہ ہو تو احتیاطاً چالیس دنوں کی سب نمازیں قضا کرے۔ اور اگر[3] اسکا خون تاحال مسلسل جاری ہو تو دس دن تک انتظار کرے اور پھر چالیس دنوں کی نمازیں دوبارہ قضا کرے۔	محیط
	۱۷	کسی عورت نے مخرج[1] میں ایسا نامکمل بچہ گرایا جسکے متعلق شک ہے کہ اس کے (بعض) اعضا کی تخلیق ہوئی تھی یا نہ اور خون مسلسل جاری ہو گیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر (۱) اسقاط اسکے (حیض کی عادت کے) دنوں کے شروع میں ہوا ہے تو بقدر عادت یقین کے ساتھ نماز چھوڑ دے اسلئے کہ وہ حیض والی ہے یا نفاس والی ہے پھر وہ غسل کرے اور جتنے دن طہر کی عادت ہے اتنے دن شک کے ساتھ نماز پڑھے اس لئے کہ احتمال ہے کہ وہ نفاس والی ہو یا طہر والی ہو پھر حیض کی عادت کے دنوں کے بقدر یقین کے ساتھ نماز چھوڑ دے اسلئے کہ وہ یا تو نفاس والی ہے یا حیض والی ہے پھر غسل کرے اور جتنے دن طہر کی عادت ہے اتنے دن یقین کے ساتھ نماز پڑھے بشرطیکہ اسقاط کے وقت سے چالیس دن پورے ہو چکے ہوں اور اگر چالیس دن پورے نہ ہوئے ہوں تو جسقدر دن چالیس دنوں کے اندر ہیں تب تک شک کے ساتھ	

[1] مخرج یعنی نجاست کی جگہ گندی نالی۔ فلش سسٹم۔ گٹر نما بیت الخلاء اور بدرو وغیرہ جہاں گری ہوئی چیز کا معاینہ مشکل ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصۃ بالنساء — الفصل الرابع فی احکام الحیض و النفاس و الاستحاضۃ	حوالہ
۸۰		وان اسقطت بعد ایامها فانها تصلی من ذلک الوقت قدر عادتها فی الطهر بالشک ثم تترک قدر عادتها فی الحیض بیقین وحاصل هذا کله انه لاحکم للشک ویجب الاحتیاط	کذا فی فتح القدیر

۸۱ - مما یتصل بذلک احکام المعذور تعداد شق ۲۳

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(و مما یتصل بذلک احکام المعذور شرط ثبوت العذر ابتداً ان یستوعب استمراره وقت الصلوٰۃ کاملا وهو الاظهر کالانقطاع لایثبت ما لم یستوعب الوقت کله	هکذا فی التبیین
	۲	حتی لو سال دمها فی بعض وقت الصلوٰۃ فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلوٰۃ اخری وانقطع دمها فیه اعادت تلک الصلوٰۃ لعدم الاستیعاب	هکذا فی التبیین
	۳	وان لم ینقطع فی وقت الصلوٰۃ الثانیۃ حتی خرج لا تعیدها لوجود استیعاب الوقت	هکذا فی التبیین
	۴	و شرط بقائه ان لا یمضی علیه وقت فرض الا والحدث الذی ابتلی به یوجد فیه	هکذا فی التبیین
	۵	المستحاضۃ ومن به سلس البول او استطلاق البطن او انفلات الریح او رعاف دائم اوجرح لا یرقاء یتوضؤن لوقت کل صلوٰۃ ویصلون بذلک الوضوء فی الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل	هکذا فی البحر الرائق
	۶	وان توضأ علی السیلان وصلی علی الانقطاع وتم الانقطاع باستیعاب الوقت الثانی اعاد	کذا فی شرح المنیۃ المصلی لابراهیم الحلبی
	۷	وکذا اذا انقطع فی خلال الصلوٰۃ وتم الانقطاع	هکذا فی المضمرات

ل پورے وقت تک عذر باقی رہنے سے مراد یہ ہے کہ کسی فرض نماز کے تمام وقت میں اتنی دیر بھی عذر منقطع نہ ہو کہ اسمیں وضو کر کے نماز پڑھ لے اور اس دوران وہ عذر بند رہے اور اس سے کم وقفہ تک عذر بند ہو جانا کالعدم ہے۔ ماخوذ از درمختار ج ۱ ص ۲۸۱ (مترجم) ۲ اسکی تفصیل یہ ہے کہ معذور کیلئے چار صورتیں ہیں جنہیں حاشیہ منیۃ المصلی میں بحوالہ کافی بیان کیا گیا ہے کہ (۱) اگر کسی معذور نے وضو کر کے نماز پڑھی اور اس دوران اسکا عذر بند رہا تو وہ نماز نہیں لوٹائیگا اسلئے کہ اس نے تندرستوں کی طہارت سے نماز پڑھی ہے۔ (۲) اگر کسی معذور نے

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام　چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۸۰		نماز پڑھے اور اس کے بعد یقین کے ساتھ نماز پڑھے اور پھر ایسا ہی کرتی رہے۔ (ب) اگر اسقاط اس کے (حیض کی عادت کے) دنوں کے بعد ہوا ہے تو وہ اسی وقت سے طہر کی عادت کے بقدر شک کے ساتھ نماز پڑھے پھر حیض کی عادت کے بقدر یقین کے ساتھ نماز چھوڑ دے اور اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ شک سے کوئی حکم لاگو نہیں ہوتا اور احتیاط واجب ہے۔	فتح قدیر

۸۱۔ معذور کے احکام کا بیان　　اسمیں ۲۳ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	استحاضہ کے احکام سے ملتے جلتے معذور کے احکام ہیں (ا) پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عذر ایک نماز کے پورے وقت تک رہے۔[۱] یہی حکم زیادہ ظاہر ہے (ب) اسی طرح عذر کا ختم ہونا بھی تب ثابت ہوگا کہ وہ عذر ایک نماز کے پورے وقت تک ختم رہے	تبیین
	۲	حتیٰ کہ (بنا بر قاعدہ مذکورہ) اگر کسی نماز کے بعض وقت میں کسی عورت کا خون بہنے لگا تو اس نے (معذوروں کی طرح) وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس نماز کا وقت ختم ہو گیا اور دوسری نماز کا وقت داخل ہو گیا اور اس میں اسکا خون بہنا بند ہو گیا تو وہ عورت (سابقہ وقت کی) اس نماز کو لوٹائے اسلئے کہ وہ عذر نماز کے پورے وقت میں نہیں پایا گیا۔	تبیین
	۳	اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ عذر دوسری نماز کے وقت میں بھی ختم نہ ہوا حتیٰ کہ (دوسری نماز کا) وقت خارج ہو گیا تو وہ عورت (سابقہ وقت کی) اس نماز کو نہ لوٹائے گی اس لئے کہ نماز کے پورے وقت میں عذر پایا گیا ہے	تبیین
	۴	عذر باقی رہنے کی شرط یہ ہے کہ اس (معذور) پر کسی فرض نماز کا پورا وقت نہیں گذرتا مگر اس میں وہ حدث (وضو توڑنے والی چیز کا وجود) پایا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہے	تبیین
	۵	مستحاضہ عورت اور جس شخص کو سلس البول (پیشاب نہ رکنے) کی بیماری ہو یا جسکو دست آتے رہتے ہوں یا جو ریح (دبر سے ہوا نکلنے کو) نہ روک سکتا ہو جس کی نکسیر جاری رہتی ہو یا جسکا زخم ایسا ہو کہ وہ بہتا رہتا ہو تو (ان سب کے لئے حکم یہ ہے کہ) وہ (ا) ہر نماز کے وقت کیلئے وضو کریں (ب) اور اس وضو سے فرضوں اور نفلوں سے جو چاہیں پڑھیں۔	بحر رائق
	۶	اگر کسی معذور نے) وضو کیا تو عذر جاری تھا اور جب نماز پڑھی تو وہ عذر ختم تھا اور پھر وہ عذر دوسری نماز کے پورے وقت تک بند رہ کر (مذکورہ ۱-ب/۸۱ کے مطابق) مکمل ہو گیا تو وہ معذور اس نماز کو لوٹائے	منیہ
	۷	یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ (مذکورہ صورت میں) نماز کے اندر ہی عذر ختم ہو گیا اور (مذکورہ	

وضو کر کے نماز پڑھی اور اس دوران اسکا عذر جاری رہا اور پھر اسکا عذر مکمل بند ہو گیا تو اس صورت میں بھی وہ اس نماز کو نہیں لوٹائیگا اسلئے کہ وہ معذور تھا اور اسنے معذوروں کی طہارت سے نماز پڑھی ہے (۳) اگر کسی معذور نے وضو کیا تو اسکا عذر بند تھا اور نماز پڑھی تو اسکا عذر جاری تھا تو اس صورت میں بھی وہ اس نماز کو نہیں لوٹائیگا اسلئے کہ عذر کا اعتبار نماز کو ادا کرنے کیلئے ہے اور نماز ادا کرتے وقت وہ عذر قائم تھا (۴) اور اگر کسی معذور نے وضو کیا تو اسکا عذر جاری تھا اور جب نماز پڑھی تو اسکا عذر بند رہا اور اسکا بند ہونا مکمل ہو گیا یعنی دوسری نماز کے پورے وقت میں بھی بند رہا تو اس صورت میں وہ اس نماز کو لوٹائیگا اسلئے کہ اسنے نماز معذوروں کی طرح پڑھی ہے حالانکہ اسکا عذر مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ ماخوذ از حاشیہ منیۃ المصلی ۱۳۵ اس سے متعلقہ مسائل کیلئے حکم ۱۳/۸۱ بھی ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء — الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة	حواله
۸۱			
	۸	ويبطل الوضوء عند خروج وقت المفروضة بالحدث السابق	هكذا في الهداية
	۹	وهو الصحيح	هكذا في المحيط في نواقض الوضوء
	۱۰	حتى لو توضأ المعذور لصلوة العيد له ان يصلي الظهر به عند ابي حنيفة رح ومحمد رح وهو الصحيح لانها بمنزلة صلوة الضحى[1]	هكذا في الهداية
	۱۱	ولو توضأ مرة للظهر في وقته واخرى فيه للعصر فعندهما ليس له ان يصلي العصر به	هكذا في الهداية
	۱۲	وهو الصحيح	هكذا في السراج الوهاج
	۱۳	وانما تنتقض طهارتها اذا توضأت والدم سائل او سال بعد الوضوء في الوقت حتى لو توضأت والدم منقطع ثم خرج الوقت وهي على وضوءها لها ان تصلي بذلك ما لم يسيل او تحدث حدثا آخر	كذا في التبيين
	۱۴	ان توضأ في وقته بلا حاجة فسال يتوضأ[2]	كذا في الكافي
	۱۵	وكذا ان توضأ لحدث آخر غير السيلان فسال	كذا في الكافي
	۱۶	رجل به جدري منه ما هو سائل فتوضأ ثم سال الذي لم يكن سائلا نقض وضوءه	كذا في السراج الوهاج
	۱۷	وكذا اذا سال الدم من احد منخريه فتوضأ ثم سال من المنخر الآخر فعليه الوضوء	هكذا في البحر الرائق
	۱۸	المستحاضة اذا توضأت وافتتحت الصلوة النافلة فلما صلت منها ركعة خرج الوقت فسدت الصلوة ولزمها القضاء احتياطا	هكذا في الظهيرية
	۱۹	متى قدر المعذور على رد السيلان برباط او حشو او كان لو جلس	

[1] کیونکہ عید اور چاشت کی نماز کا وقت یعنی طلوع اور زوال کا درمیانی وقت فرض نماز کے لحاظ سے مہمل ہے پس یہ وقت معذور کا عذر ثابت ہونے۔ عذر سے نکلنے اور خروج وقت سے معذور کا وضو ٹوٹنے کے احکام میں معتبر نہیں ہے۔ ماخوذ از رد المحتار ا ۲۸۱-۲۸۲ (مترجم) [2] معذور کیلئے بغیر ضرورت وضو کی مثال رد المحتار میں بحوالہ زیلعی یوں بیان کی گئی ہے کہ مثلاً کسی معذور نے وضو کیا اور اس دوران اسکا عذر بند تھا اور اس وقت کے آخر تک عذر بند ہی رہا پھر دوسرے وقت میں اس نے نیا وضو کرلیا اسکے بعد اسکا عذر

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض، نفاس و استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۸۱		۱-ب / ۸۰ کے مطابق) اختتام مکمل ہوگیا	مضمرات
	۸	معذور کا وضو فرض نماز کا وقت خارج ہونے پر اسی حدث سے ٹوٹ جاتا ہے جو حدث (عذر کی وجہ سے) پہلے ہو چکا ہے۔	ہدایہ
	۹	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	محیط
	۱۰	حتیٰ کہ (بنا بر قاعدہ مذکورہ ۸/۸۱) اگر کسی معذور نے عید کی نماز کیلئے وضو کیا تو امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں اس وضو سے نماز ظہر بھی پڑھ سکتا ہے اور یہی حکم صحیح ہے اسلئے کہ عید کی نماز (فرض نہ ہونے میں) چاشت کی نماز کی طرح ہے [1]	ہدایہ
	۱۱	اور اگر کسی معذور نے ایک دفعہ ظہر کی نماز کیلئے ظہر کے وقت میں وضو کیا اور دوسری دفعہ ظہر کے وقت میں عصر کی نماز کیلئے وضو کیا تو امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں اس وضو سے عصر کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے	ہدایہ
	۱۲	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	سراج وہاج
	۱۳	معذور کی طہارت (بمطابق ۸/۸۱ وقت گذرنے سے) تب ٹوٹتی ہے جبکہ اس نے وضو کیا تو خون (یا عذر) جاری تھا یا وضو کے بعد اس نماز کے وقت میں جاری ہو گیا حتیٰ کہ (اس قاعدہ کی بنا پر) اگر کسی معذور عورت نے خون بند رہنے کی حالت میں وضو کیا پھر (اس نماز کا) وقت نکل گیا اور اس کا وضو باقی ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اس وضو سے نماز پڑھ لے جبتک کہ خون نہ بہے یا وضو توڑنے والی کوئی اور چیز نہ پائی جائے	تبیین
	۱۴	اگر کسی (معذور) نے کسی نماز کے وقت میں بغیر ضرورت [2] وضو کیا پھر (اسکا) خون جاری ہوا تو (اس وقت کی نماز پڑھنے کیلئے پھر) وضو کرلے	کافی
	۱۵	اسی طرح اگر کسی (معذور) نے سیلان (یا وہ عذر جسکی بنا پر معذور قرار پایا ہے) کے علاوہ کسی اور حدث (وضو توڑنے والی چیز) کی وجہ سے وضو کیا پھر سیلان (یا متعلقہ عذر) پایا گیا (تو نماز پڑھنے کیلئے پھر وضو کرے) [3]	کافی
	۱۶	کسی شخص کو چیچک نکلی اس میں سے بعض سے رطوبت جاری تھی اس نے (بطور معذور) وضو کیا پھر دوسری جگہ سے رطوبت جاری ہوگئی تو اسکا وضو ٹوٹ گیا	سراج وہاج
	۱۷	اسی طرح اگر کسی کے ناک کے ایک نتھنے سے خون جاری تھا اس نے (بطور معذور) وضو کیا پھر دوسرے نتھنے سے خون جاری ہو گیا تو اس پر وضو لازم ہے	بحرالرائق
	۱۸	استحاضہ والی عورت نے (بطور معذور) وضو کیا اور نفل نماز شروع کی جب ایک رکعت پڑھ چکی تو وقت نکل گیا تو (اس صورت میں) اسکی وہ نماز ٹوٹ گئی اور اس پر احتیاطاً اس نفل نماز کی قضا لازم ہے۔	ظہیریہ
	۱۹	جب معذور (مقام عذر کو) باندھ کر یا روئی رکھکر (خون کا) سیلان بند کرسکتا ہے یا (اسکی حالت یہ ہے کہ) وہ بیٹھ	

[2] جاری ہوگیا تو اس سے اسکا وضو ٹوٹ جائیگا اسلئے کہ اس نے نیا وضو بغیر ضرورت کے کیا تھا پس اس معذور کیلئے وہ بغیر ضرورت وضو غیر معتبر ہے لیکن اگر اس نے مذکورہ صورت میں عذر جاری ہونیکے بعد نیا وضو کیا تھا تو پھر اسکا وہ وضو اس وقت میں اسکے عذر کی وجہ سے نہ ٹوٹیگا۔ ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۳ (مترجم) [3] چنانچہ در مختار ج ۱ ص ۲۸۳ میں ہے کہ معذور کی طہارت اس کے عذر کے باوجود فرض نماز کے وقت تک باقی رہنے کی دو شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ معذور عذر کی وجہ سے وضو کرے۔ دوم یہ کہ اس عذر کے علاوہ کوئی اور حدث (ناقض وضو) نہ پایا جائے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء — الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة	حوالہ
۸۱		لا یسیل ولو قام سال وجب رده ویخرج برده عن ان یکون صاحب عذر	
		بخلاف الحائض اذا منعت الدرور فانها حائض	كذا فی البحر الرائق
	۲۰	النفساء والمستحاضة اذا احتشت لا تخرج من ان تکون نفساء او مستحاضة	كذا فی التجنیس
	۲۱	ولو کان فی عینه رمد او عمش یسیل دمعها یؤمر بالوضوء لوقت کل صلوة لاحتمال کونه صدیدا	هكذا فی التبیین
	۲۲	اذا کان به جرح سائل وقد شد علیه خرقة فاصابها الدم اکثر من قدر الدرهم او اصاب ثوبه ان کان بحال لو غسله یتنجس ثانیا قبل الفراغ من الصلوة جاز ان لا یغسله وصلی قبل ان یغسله والا فلا هذا هو المختار	هكذا فی المضمرات
	۲۳	رجل رعف او سال عن جرحه الدم ینتظر آخر الوقت فان لم ینقطع توضأ وصلی قبل ان یغسله قبل خروج الوقت [3]	كذا فی الذخیرة

[1] یعنی فرج خارج تک خروج کے بعد اس نے روئی وغیرہ رکھی تو وہ حائض ہے اسلئے کہ فرج خارج تک خروج وظہور سے حیض کا حکم لاگو ہوجاتا ہے (جیسا کہ حکم ۱/۶۴ میں ہے) البتہ جب اسے حیض کے خون کا احساس ہوا تو اس نے فرج داخل میں گدی رکھ کر فرج خارج کی طرف خروج سے روکدیا تو وہ طاہرہ ہے جب تک کہ فرج خارج کی طرف خروج نہ ہو۔ ماخوذ از ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۴ (مترجم) [2] عمش سے مراد وہ بیماری ہے جسمیں بینائی کمزور ہوتی ہے اور ساتھ ہی اکثر اوقات آنکھ سے پانی بہتا رہتا ہے ماخوذ از ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۱ ۔ ایسے بیمار کے لئے ہر نماز کے وقت کیلئے وضو کا حکم ہے جیسا کہ حکم ۲۵ میں [illegible] (مترجم)

دفعات	شق نمبر	چھٹا باب عورتوں کے مخصوص خون کے احکام — چوتھی فصل حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے احکام کا بیان	حوالہ
۸۱		تو (خون) بند ہو جاتا ہے اور اگر کھڑا ہو تو (خون) بہہ پڑتا ہے (ا) تو (ان صورتوں میں) اس کا بند کرنا واجب ہے (ب) اور اسے بند کر لینے کے سبب وہ (اب) صاحب عذر نہیں رہے گا	
		(ج) لیکن حیض والی عورت اگر خون بہنا بند کر دے تو وہ (پھر بھی) حیض والی ہی رہے گی	بحر رائق
	۲۰	نفاس والی اور استحاضہ والی عورت اگر روئی رکھ لے تو وہ نفاس یا استحاضہ سے نہیں نکل جاتی [1]	تجنیس
	۲۱	اگر کسی کی آنکھ دکھتی ہو یا عمش (آنکھ کی بیماری) [2] ہو جس کی وجہ سے آنسو جاری رہتے ہوں تو اسے ہر نماز کے وقت کیلئے وضو کا حکم ہوگا اسلئے کہ ممکن ہے وہ پیپ ہو۔	تبیین
	۲۲	اگر کسی معذور کا زخم بہتا ہے اس نے اس پر کپڑا باندھ رکھا ہے اس کپڑے پر قدر درہم سے زیادہ خون لگ گیا یا اس کے پہننے کے کپڑے پر لگ گیا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر (ا) اسکی حالت ایسی ہے کہ اگر اس کو دھوئے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی وہ دوبارہ ناپاک ہو جاتے گا تو اس معذور کے لئے جائز ہے کہ اس کو نہ دھوئے اور اس کپڑے کے دھونے سے پہلے ہی (اسی کپڑے میں) نماز پڑھ لے (ب) اور اگر ایسی (مذکورہ) حالت نہیں ہے تو وہ کپڑا دھوئے بغیر (اسمیں) نماز پڑھنا جائز نہیں ہے یہی حکم مختار ہے۔	مضمرات
	۲۳	کسی آدمی کو نکسیر آئی یا زخم سے خون بہنے لگا تو (نماز کے) آخر وقت تک انتظار کرے اگر خون بند نہ ہو تو وہ اک دھوتے بغیر وقت نکلنے سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھ لے۔	ذخیرہ

[3] قوله توضأ وصلى قبل ان يغسله قبل خروج الوقت كذا في الذخيرة یہ عبارت فتاوی عالمگیریہ کے مصری نسخہ مطبوعہ بولاق ۱۳۱۰ھ کی ہے اور نسخہ مجتبائی لکھنؤ کی عبارت یوں ہے توضأ وصلى قبل خروج الوقت كذا في الذخيرة ۔ اور نسخہ مجتبائی کی عبارت کی رو سے ترجمہ یوں ہوگا (اگر خون بند نہ ہو) تو وہ وقت نکلنے سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھ لے (مترجم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الباب السابع فی النجاسۃ واحکامہا

فصول ۳ دفعات ۸۲ تا ۹۷ عنوانات ۱۶ تعداد شق ۲۶۸

وفیہ ثلاثۃ فصول

الفصل الاول فی تطہیر الانجاس

دفعات ۸۲ تا ۹۰ عنوانات ۹ تعداد شق ۱۰۷

۸۲۔ مما یطہر بہ النجس الغسل تعداد شق ۴۴

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	ما یطہر بہ النجس عشرۃ (منہا) الغسل	
		یجوز تطہیر النجاسۃ بالماء وبکل مائع طاہر یمکن ازالتہا بہ کالخل وماء الورد ونحوہ مما اذا عصر انعصر	کذا فی الہدایۃ
	۲	ومالا ینعصر کالدہن لم یجز ازالتہا بہ	کذا فی الکافی
	۳	وکذا الدبس واللبن والعصیر	کذا فی التبیین
	۴	ومن المائعات الماء المستعمل وہذا قول محمدؒ وروایۃ عن ابی حنیفۃؒ وعلیہ الفتوی	ہکذا فی الزاہدی
	۵	وازالتہا ان کانت مرئیۃ بازالۃ عینہا واثرہا ان کانت شیئاً یزول	

ف۱ مستعمل پانی کے احکام کا بیان حکم ۲۸ تا ۵۳/۴۲ میں ہے۔ اس پانی سے نجاست حکمیہ دور کرنا یعنی وضو وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ حکم ۲۸/۴۲ میں بیان ہے۔ البتہ اس پانی سے نجاست حقیقیہ یعنی خون۔ پیشاب اور گوبر وغیرہ پاک کرنا جائز ہے جیسا کہ حکم ۴/۸۲ میں بیان ہے۔ اس لئے کہ مستعمل پانی مفتی بہ قول کے بموجب خود پاک ہے جیسا کہ حکم ۲۹/۴۲ میں ہے (مترجم) ف۲ نجاست مرئیہ (نظر آنیوالی نجاست) وہ ہے جو خشک ہونے کے بعد اسکا وجود نظر آنے والا اور جسم دار ہو اسے ذو جرم بھی کہتے ہیں۔ مثلاً پاخانہ۔ خون۔ گوبر اور منی وغیرہ اور نجاست غیر مرئیہ وہ ہے جو خشک ہونے کے بعد جسم نہیں رکھتی اور نہ اسکا وجود محسوس ہوتا ہے خواہ وہ رنگدار ہو یا نہ اسے نجاست غیر ذی جرم بھی کہتے ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ بحوالہ عنایہ حاشیہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۱۱۴ و بحوالہ خزانۃ الفتاوی حاشیہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۱۱۵ و بحوالہ تتمۃ الفتاوی

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ساتواں باب نجاست اور اس کے احکام

فصلیں ۳ دفعات ۸۲ تا ۹۷ عنوانات ۱۶ تعداد شق ۲۶۸

اس باب میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان

دفعات ۸۲ تا ۹ عنوانات ۹ تعداد شق ۱۰۷

۸۲۔ نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک دھو دینا ہے اسمیں ۱۴ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	جن طریقوں سے نجاست پاک ہو جاتی ہے وہ کل دس ہیں۔ ان میں سے ایک طریقہ دھو دینا ہے۔ پانی سے دھوکر نجاست پاک کرنا جائز ہے۔ اور ہر پاک مائع (بہنے والی چیز) سے نجاست پاک کرنا جائز ہے۔ جس کے ذریعے نجاست دور ہو سکے۔ جیساکہ سرکہ۔ گلاب عرق اور اسکی مانند اور ایسی چیزیں جن میں کپڑا بھگو کر نچوڑیں تو نچڑ جائے	ہدایہ
	۲	جو چیزیں نہ نچڑیں جیساکہ تیل تو اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں	کافی
	۳	اسی طرح شیرہ۔ دودھ اور کسی چیز کی رس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں	تبیین
	۴	مائع چیزوں میں سے (جن سے نجاست حقیقۃ پاک کی جاسکتی ہے) مستعمل پانی بھی ہے۔ یہ حکم امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی ایک روایت بھی یہی ہے اور اسی حکم پر فتوی ہے [1]	زاہدی
	۵	نجاست کا دور کرنا یوں ہے کہ اگر وہ نجاست نظر آنے والی ہے [2] تو اس نجاست کے وجود کو دور کیا جائے	

ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۳)۔ البتہ ردالمحتار میں ہے کہ پتلا خون اور وہ پیشاب جو خشک ہونے کے بعد رنگدار (داغدار) ہو۔ انکے متعلق مناسب یہ ہے کہ انہیں نجاست مرئیہ میں شمار کیا جائے۔ اور انہیں پاک کرنے کے لئے غیر مرئیہ کی طرح صرف تین بار دھونے پر اکتفا نہ کیا جاتے بلکہ اسکو اور اسکے اثر کو نجاست مرئیہ کی طرح دور کیا جائے ماخوذ از ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۳۔ (مترجم)

(نوٹ) نجاست مرئیہ سے پاک کرنے کے احکام ۵/۸۲ سے اور نجاست غیر مرئیہ سے پاک کرنے کے احکام ۱۲/۸۲ سے شروع ہوتے ہیں۔ اور نجاست غلیظہ (شدید نجاست) کا بیان حکم نمبر ۹۱ سے اور نجاست خفیفہ (ہلکی نجاست) کا بیان حکم نمبر ۹۲ سے شروع ہوتا ہے۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فى النجاسة واحكامها　الفصل الاول فى تطهير الانجاس	حواله
۸۲		اثره ولا يعتبر فيه العدد	كذا فى المحيط
	۶	فلو زالت عينها بمرة اكتفى بها	كذا فى السراجية
	۷	ولو لم تزل بثلاثة تغسل الى ان تزول	كذا فى السراجية
	۸	وان كانت شيأ لا يزول اثره الا بمشقة بان يحتاج فى ازالته الى شيئ آخر سوى الماء كالصابون لا يكلف بازالته	هكذا فى التبيين
	۹	وكذا لا يكلف بالماء المغلى بالنار	هكذا فى السراج الوهاج
	۱۰	وعلى هذا قالوا لو صبغ ثوبه او يده بصبغ او حناء نجسين فغسل الى ان صفا الماء يطهر مع قيام اللون	كذا فى فتح القدير
	۱۱	واذا غمس الرجل يده فى السمن النجس او اصاب ثوبه ثم غسل اليد او الثوب بالماء من غير حرض واثر السمن باق على يده يطهر وبه أخذ الفقيه أبو الليث وهو الاصح	هكذا فى الذخيرة
	۱۲	وان كانت غير مرئية يغسلها ثلث مرات	كذا فى المحيط
	۱۳	ويشترط العصر فى كل مرة فيما ينعصر ويبالغ فى المرة الثالثة حتى لو عصر بعده لا يسيل منه الماء ويعتبر فى كل شخص قوته وفى غير رواية الاصول يكتفى بالعصر مرة وهو ارفق	كذا فى الكافى
		وفى النوازل وعليه الفتوى	كذا فى التتارخانية
		والاول احوط	هكذا فى المحيط
	۱۴	ولو عصره فى كل مرة وقوته اكثر ولم يبالغ فيه صيانة للثوب لا يجوز	هكذا فى فتاوى قاضيخان

۱؎ گو نجاست غیر مرئیہ کی جگہ کو پاک کرنے کے لئے فقہاء عراقؒ نے اسکا اعتبار کیا ہے کہ دھونے والے کے گمان غالب میں پاک ہوجائے (اسی لئے جاری پانی میں دھونے کی صورت میں تین بار نچوڑنے کی قید نہیں جیسا کہ حکم نمبر ۴۲/۸۲ کے حاشیہ میں ہے) مگر فقہاء بخارا نے پاک ہونے کے لئے گمان غالب حاصل کرنے اور دفع وسوسہ کیلئے تین بار دھونے اور نچوڑنے کا اعتبار کیا ہے۔ ماخوذ از البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳۷ و درمختار و رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۶ و هکذا فی الهدایۃ ج ۱ ص ۶۲ (مترجم)

۲؎ پانی نہ ٹپکنے سے مراد یہ ہے کہ خوب اچھی طرح اتنا نچوڑے کہ قطرہ نہ ٹپکے۔ درمختار ج ۱ ص ۳۰۶ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنیکا بیان	حوالہ
۸۲		اور اس کے اثر کو بھی دور کیا جائے بشرطیکہ اسکا اثر دور ہو جایا کرتا ہو اور اس میں اس کا اعتبار نہیں ہے کہ اسے کتنی بار دھویا جائے	محیط
	۶	اگر وہ (نجاست مرئیہ اور اسکا اثر) ایک مرتبہ دھونے سے ہی دور ہو جائے تو ایکبار دھونے کو ہی کافی سمجھے	سراجیہ
	۷	اور اگر وہ (نجاست مرئیہ) تین بار دھونے سے بھی دور نہ ہو تو اسے اور دھویا جائیگا تاکہ وہ دور ہو جائے	سراجیہ
	۸	اگر کوئی نجاست مرئیہ اس قسم کی ہے کہ اسکا اثر مشقت کے بغیر دور نہیں ہوتا (مشقت) یوں کہ اس نجاست کے دور کرنے میں پانی کے سوا کسی اور چیز مثلاً صابون کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اس اثر کو دور کرنیکے لئے (یہ مذکورہ) تکلف نہیں کیا جائیگا۔	تبیین
	۹	اسی طرح (نجاست مرئیہ کا اثر دور کرنے کیلئے) گرم پانی سے دھونے کا تکلف بھی نہیں کیا جائے گا	سراج وہاج
	۱۰	اس (مذکورہ) حکم کی بنا پر فقہا رحمہ نے کہا ہے کہ اگر کسی کا ہاتھ یا کپڑا ناپاک مہندی یا ناپاک رنگ سے رنگا گیا پھر اس نے اسے دھویا حتی کہ (اسکا مستعمل) پانی صاف آنے لگا تو وہ (ہاتھ یا کپڑا) اس رنگ کے باقی رہنے کے باوجود پاک قرار دیا جائے گا	فتح قدیر
	۱۱	اگر کسی آدمی نے ناپاک گھی میں ہاتھ ڈالا یا کسی کے کپڑے کو ناپاک گھی لگ گیا پھر اس نے اس ہاتھ یا کپڑے کو حرض دوا (اشنان وغیرہ) کے بغیر محض پانی سے دھویا تو وہ (ہاتھ یا کپڑا) پاک قرار دیا جائے گا خواہ گھی کا اثر ہاتھ پر باقی ہو اسی حکم کو فقیہ ابو اللیث رحمہ نے اختیار کیا ہے اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔	ذخیرہ
	۱۲	اور اگر وہ نجاست غیر مرئیہ (نظر نہ آنے والی جسم نہ رکھنے والی نجاست) ہے تو اسے (دور کرنے کے لئے) تین بار دھوئے گا[1]	محیط
	۱۳	(ا) جو چیز نچوڑی جا سکتی ہے اسے (دھونے میں) ہر بار نچوڑنا شرط ہے۔ اور تیسری بار خوب اچھی طرح نچوڑ لے حتی کہ اگر اسکے بعد پھر نچوڑے تو اس چیز سے پانی نہ بہے[2] (ب) اور ہر شخص کیلئے اس کی اپنی قوت معتبر ہے (ج) (کتب) اصول کے علاوہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ نچوڑنا بھی کفایت کر جاتا ہے اور یہ حکم زیادہ آسان ہے۔ (د) اور نوازل میں ہے کہ اسی حکم (۱۳ج/۸۲) پر فتوی ہے (ہ) اور پہلے حکم (مذکورہ ۱۳ا/۸۲) میں زیادہ احتیاط ہے	کافی تتارخانیہ محیط
	۱۴	اگر کسی نے ہر بار اسطرح نچوڑا کہ اسکی قوت اس سے زیادہ ہے مگر کپڑے کو بچانے کے لئے اس نے زیادہ کوشش سے نہ نچوڑا تو یہ جائز نہیں ہے[3]	قاضیخان

[3] ایسی صورت میں اس کپڑے کو پاک کرنے کے لئے تین بار دھونے اور ہر بار خشک کرنے (خشک ہونے سے مراد ۱۶ب/۸۲ میں ملاحظہ ہو) کا وہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جو نچوڑنے کے ناقابل چیزوں کے پاک کرنے کے متعلق ہے۔ ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۷ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ واحکامہا — الفصل الاول فی تطہیر الانجاس	حوالہ
۸۲	۱۵	ان غسل ثلاثا فعصر فی کل مرۃ ثم تقاطرت منہ قطرۃ فاصابت شیأ ان عصرہ فی المرۃ الثالثۃ وبالغ بحیث لو عصرہ لا یسیل منہ الماء فالثوب والید وما تقاطر طاہر والا فالکل نجس	ہکذا فی المحیط
	۱۶	وما لا ینعصر یطہر بالغسل ثلاث مرات والتجفیف فی کل مرۃ لان للتجفیف اثرا فی استخراج النجاسۃ وحد التجفیف ان یخلیہ حتی ینقطع التقاطر ولا یشترط فیہ الیبس	ہکذا فی التبیین
		ہذا اذا تشربت النجاسۃ کثیرا وان لم تتشرب فیہ او تشربت قلیلا یطہر بالغسل ثلاثا	ہکذا فی محیط السرخسی
	۱۷	امرأۃ طبخت الحنطۃ او اللحم فی الخمر قال ابو یوسف[1] یطبخ بالماء ثلاث مرات ویجفف فی کل مرۃ وقال ابو حنیفۃ رح لا یطہر ابدا وعلیہ الفتوی	ہکذا فی المضمرات ناقلا عن النصاب الکبری
	۱۸	اذا تنجس ما لا ینعصر بالعصر کما اذا تشربت النجاسۃ فی المصاب بان موہ السکین بماء نجس او کان الخزف والآجر جدیدین وقد وقعت الخمر فیہما او الحنطۃ اذا اصابتہا خمر وتشربت فیہا وانتفخت من الخمر عند ابی یوسف[2] یموہ السکین بالماء الطاہر ثلاثا ویغسل الآجر والخزف بالماء ثلاثا ویجفف فی کل مرۃ فیطہر والحنطۃ تنقع فی الماء حتی تشرب الماء کما تشرب الخمر ثم تجفف یفعل کذلک ثلاث مرات ویحکم بطہارتہا وان لم تنتفخ تطہر بالغسل ثلاثا والتجفیف فی کل مرۃ ویشترط ان لا یوجد طعم الخمر ولا ریحہا۔	ہکذا فی المحیط
	۱۹	وان کان الآجر قدیما یکفیہ الغسل ثلاثا بدفعۃ واحدۃ	کذا فی الخلاصۃ
	۲۰	تنجس العسل یلقی فی طنجیر ویصب علیہ الماء ویغلی حتی یعود الی مقدارہ ہکذا ثلاثا فیطہر	کذا فی الزاہدی
	۲۱	قالوا وعلی ہذا الدبس	کذا فی الزاہدی

[1] عدم تقاطر کا اصطلاحی معنی عدم القطران یعنی قطرے نہ ٹپکنا ہے جیسا کہ شرح وقایہ میں ہے کہ یغسل ویترک الی عدم القطران الخ شرح وقایہ ج ۱ ص ۱۱۵ (مترجم) [2] اور اگر روٹی شراب میں گوندھی گئی ہو یا چپاتی جب شراب میں ڈالی گئی ہو تو اسکا حکم ۲-۳/۸۸ میں ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۲	۱۵	اگر کسی نے تین بار دھویا اور ہر بار نچوڑا پھر اس میں سے ایک قطرہ ٹپکا اور کسی چیز پر لگ گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر اس نے اس کپڑے کو تیسری مرتبہ اتنی کوشش سے نچوڑ لیا تھا کہ اسے پھر نچوڑے تو اس کپڑے سے پانی نہ بہے تو وہ کپڑا۔ ہاتھ اور جو کچھ ٹپکا ہے سب پاک ہیں (ب) اور اگر ایسا نہیں نچوڑا تھا تو سب (کپڑا۔ ہاتھ اور قطرہ) ناپاک ہیں	محیط
	۱۶	(ا) جو چیز نچوڑی نہیں جا سکتی وہ تین مرتبہ دھونے اور ہر مرتبہ خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہے اسلئے کہ خشک کرنے میں نجاست خارج کرنے کی تاثیر ہے (ب) خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ اس چیز کو اتنی دیر چھوڑ دے کہ اس سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے اور اس چیز کا سوکھ جانا شرط نہیں ہے [1]	تبیین
		(ج) یہ حکم (مذکورہ $\frac{۱۶ ا}{۸۲}$) تب ہے جبکہ نجاست سرایت کر گئی ہو اور اگر اس چیز میں نجاست نے سرایت نہیں کیا یا معمولی سرایت کیا تو وہ چیز تین بار دھونے سے پاک ہو جائیگی۔	محیط
	۱۷	کسی عورت نے گندم یا گوشت شراب میں پکایا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) امام ابو یوسف رح کا قول یہ ہے کہ تین مرتبہ پانی میں پکایا جائے اور ہر بار خشک کیا جائے۔ (ب) اور امام ابو حنیفہ رح کا قول یہ ہے کہ وہ کبھی پاک نہ ہونگے اور اسی حکم پر فتوی ہے [2]	مضمرات
	۱۸	اگر کوئی ایسی چیز ناپاک ہو گئی جو نچوڑی نہیں جا سکتی اور نجاست والی اس چیز میں نجاست سرایت کر گئی (مثلاً) بایں طور کہ چھری کو ناپاک پانی سے ملمع کیا یا مٹی کا پختہ برتن اور اینٹ تازہ بنے ہوئے تھے اور ان پر شراب پڑ گئی یا گندم پر جب شراب پڑی تو اس میں سرایت کر گئی اور گندم شراب کی وجہ سے پھول گئی تو امام ابو یوسف رح کے ہاں اسکا حکم یہ ہے کہ چھری کو پاک پانی سے تین بار ملمع کیا جائے اینٹ اور مٹی کے پختہ برتن کو تین بار دھویا جائے اور ہر بار خشک کیا جائے تو وہ چیز پاک ہو جائیگی اور گندم کو پانی میں بھگو دیا جائے حتی کہ اسمیں پانی اسی طرح سرایت کر جائے جس طرح شراب نے سرایت کیا تھا پھر گندم کو خشک کیا جائے اور اسی طرح تین بار کیا جائے۔ تو اسے پاک قرار دیا جائیگا اور اگر گندم پھولی نہ تھی تو تین بار دھونے اور ہر بار خشک کرنے سے پاک ہو جائیگی مگر شرط یہ ہے کہ گندم میں شراب کا مزہ اور بو باقی نہ رہے	محیط
	۱۹	اگر اینٹ پرانی ہو تو ایک دفعہ ہی (بغیر خشک کئے) تین بار دھو لینا کافی ہے [3]	خلاصہ
	۲۰	شہد ناپاک ہو گیا تو اسے کڑھائی میں ڈالا جائے اور اس میں پانی ملایا جائے پھر اسے اس قدر جوش دیا جائے کہ (پانی خشک ہو کر) شہد اپنی مقدار جتنا ہی رہ جائے اسی طرح تین بار کیا جائے تو وہ پاک ہو جائیگا۔	زاہدی
	۲۱	فقہاء رح نے کہا ہے کہ اسی طرح شیرہ بھی پاک ہو سکتا ہے	زاہدی

[3] اگر اینٹ فرش میں لگی ہو تو اس کا حکم $\frac{ھ تا ۸}{۸۶}$ میں ملاحظہ ہو (مترجم)

[4] اس صورت میں مناسب ہوگا کہ وہ پانی مقدار میں کم از کم اس شہد جتنا ہو۔ ماخوذ از رد المختار ج ا ص ۳۰۹ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فى النجاسة واحكامها — الفصل الاول فى تطهير الانجاس	حوالہ
۸۲	۲۲	الدهن النجس يغسل ثلاثا بان يلقى فى الخابية ثم يصب فيه مثله ماء ويحرك ثم يترك حتى يعلو الدهن فيؤخذ او يثقب اسفل الخابية حتى يخرج الماء هكذا ثلاثا فيطهر	كذا فى الزاهدى
	۲۳	ثوب نجس غسل فى ثلاث جفان او فى واحدة ثلاثا وعصر فى كل مرة طهر لجريان العادة بالغسل هكذا فلولم يطهر لضاق على الناس	كذا فى الكافى
	۲۴	وغسل عضو فى اوان وغسل جنب لم يستنج فى آبار كالثوب ويتنجس الماء والاوانى	كذا فى الكافى
	۲۵	والماء الرابع مطهر فى الثوب لا العضو لانه اقيم به قربة	كذا فى الكافى
	۲۶	والمياه الثلاثة نجسة متفاوتة فالاول اذا اصاب شيئا يطهر بالثلاث والثانى بالمثنى والثالث بالواحد	كذا فى محيط السرخسى
	۲۷	وهو الصحيح	كذا فى التنوير
	۲۸	ويكون حكمه فى الثوب الثانى مثل حكمه فى الاول	كذا فى محيط السرخسى
	۲۹	وتطهر الاجانة الثالثة تبعا للمغسول كعروة القمقمة وحب الخمر التى تخللت فيه	هكذا فى الزاهدى
	۳۰	خف بطانة ساقه من كرباس فدخل فى خروقه ماء نجس فغسل الخف ودلكه باليد ثم ملاء الماء ثلاثا واراقه الا انه لم يتهيأ له عصر الكرباس فنفس طهر الخف	كذا فى المحيط
		وفى النوازل المختار انه يترك فى كل مرة حتى ينقطع التقاطر	كذا فى التاتارخانية
	۳۱	الخف الخراسانى الذى صرمه موشى بالغزل بحيث صار ظاهره كله غزلا فاصابت النجاسة تحتها فانه يغسل ثلاثا ويجفف كل مرة وقال	

لہ رد المحتار میں تین متفرق برتنوں میں کسی چیز کو یکے بعد دیگرے دھونے کا حکم بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اگر ایک ہی برتن میں کوئی چیز تین بار

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۲	۲۲	ناپاک تیل تین بار اس طرح دھویا جائے کہ تیل ایک مٹکی میں ڈالا جائے پھر اس میں اس کے برابر پانی ڈالا جائے اور ہلایا جائے اور چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ تیل اوپر آجائے تو اسے اوپر سے اتار لیا جائے یا مٹکی کے نچلی طرف سوراخ کیا جائے حتیٰ کہ پانی نکل جائے۔ اس طرح تین بار کیا جائے تو وہ تیل پاک ہو جائیگا	زاہدی
	۲۳	ناپاک کپڑا تین برتنوں میں دھویا گیا یا ایک ہی برتن میں تین بار دھویا گیا اور ہر بار نچوڑا گیا تو وہ پاک ہو جائیگا اسلئے کہ دھونے کی عادت یونہی جاری ہے۔ اگر (اس طریقہ سے) پاک نہ ہو تو لوگ دقت میں پڑ جائیں	کافی
	۲۴	ناپاک عضو کا کسی برتن میں دھونے کا حکم اور اب جنبی جس نے استنجاء نہیں کیا تھا اسکا کنوئیں میں نہانے کا حکم کپڑے کے حکم کی طرح ہے۔ پانی اور برتن ناپاک ہو جائینگے۔	کافی
	۲۵	(ناپاک کپڑے یا عضو کو پاک کرنے کی صورت میں) چوتھی بار استعمال ہونے والے پانی کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کی صورت میں وہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اور عضو کی صورت میں وہ پانی پاک کرنے والا نہیں ہے اسلئے کہ وہ پانی عبادت میں صرف ہوا ہے۔	کافی
	۲۶	(ناپاک چیز کے پاک کرنے میں استعمال شدہ) تین بار کا سب پانی نجس ہے مگر ان میں باہم فرق ہے اگر پہلی بار کا پانی کسی چیز کو لگ جائے تو وہ چیز تین بار دھونے سے پاک ہوگی اور دوسری بار کا پانی کسی چیز کو لگ جائے تو وہ چیز دو بار دھونے سے پاک ہوگی اور اگر تیسری بار کا پانی کسی چیز کو لگ جائے تو وہ چیز ایکبار دھونے سے پاک ہو جائیگی۔	محیط سرخسی
	۲۷	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	تنویر
	۲۸	اس (ناپاک چیز کو پاک کرنے میں استعمال شدہ) پانی کا حکم دوسرے کپڑے میں (لگ جانیکی صورت میں) وہی ہوگا جو حکم اس کیلئے پہلے کپڑے میں تھا۔	محیط سرخسی
	۲۹	(متفرق برتنوں میں تیسری بار دھونے سے)[1] تیسرا برتن بھی اس دھوئی چیز کے ساتھ تبعاً (اسکی ماتحتی میں) پاک ہو جائیگا جیسا کہ ڈولچہ کا دستہ اور شراب کا وہ مٹکا جس میں شراب سرکہ بن گیا ہے تبعاً پاک ہو جاتے ہیں	زاہدی
	۳۰	(ا) کسی موزے کی پنڈلی کا استر سوتی تھا۔ اسکی پھٹنوں سے اس میں ناپاک پانی داخل ہو گیا تو اس نے اس موزے کو دھویا اور ہاتھ سے ملا پھر اس کے اندر تین بار پانی بھرا اور پھینکا لیکن سوتی حصہ کا اچھی طرح نچوڑنا اس سے نہ ہو سکا تو (تب بھی) وہ موزہ پاک ہو گیا۔	محیط
		(ب) نوازل میں ہے کہ (اس صورت میں) مختار حکم یہ ہے کہ ہر بار اس (موزہ) کو اتنی دیر چھوڑ دیا جائے کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں	تتارخانیہ
	۳۱	خراسانی موزہ جسکا چمڑا کاڑھنے (کے نقش و نگار) سے اس طرح سجایا گیا ہے کہ موزے کے اوپر کا سارا حصہ کاڑھا ہوا ہو گیا ہے پھر اس (کاڑھی ہوئی جگہ) کے نیچے نجاست لگ گئی تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اسے	

[1] دھوئی جائے تو تیسری بار دھونے کے [illegible] ۳۰۸ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها الفصل الاول فی تطهیر الانجاس	حواله
۸۲		بعضهم یغسل مرة ویترك حتی ینقطع التقاطر ثم یغسل ثانیا وثالثا کذلك وهذا اصح والاول احوط	کذا فی الخلاصة
	۳۲	الارض او الشجر اذا اصابته النجاسة فاصابه المطر ولم یبق لها اثر یصیر طاهرا	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۳	وکذا الخشب اذا اصابته النجاسة فاصابه المطر کان ذلك بمنزلة الغسل	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۴	الارض اذا تنجست ببول و احتاج الناس الی غسلها فان کانت رخوة یصب الماء علیها ثلاثا فتطهر وان کانت صلبة قالوا یصب الماء علیها وتدلك ثم تنشف بصوف او خرقة یفعل کذلك ثلاث مرة فتطهر وان صب علیها ماء کثیر حتی تفرقت النجاسة ولم یبق ریحها ولا لونها وترکت حتی جفت تطهر	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۵	حصیر اصابته نجاسة فان کانت النجاسة یابسة لابد من الدلك حتی تلین وان کانت رطبة ان کان الحصیر من قصب او ما اشبهه یطهر بالغسل ولا یحتاج فیه الی شیئ آخر	کذا فی المحیط
		ویطهر بلا خلاف لانه لا ینشف النجاسة	کذا فی فتاوی قاضیخان
		وان کان من بردی او ما اشبهه یغسل ویجفف فی کل مرة فیطهر عند ابی یوسف رحمه الله	کذا فی منیة المصلی
		وعلیه الفتوی	کذا فی شرحها لابراهیم الحلبی
	۳۶	البردی اذا القی فی الماء النجس فی الابتداء[1] علی قول ابی یوسف رحمه الله وعلیه المشائخ یغسل ثلاث مرات ویعصر فی کل مرة او یجفف فی کل مرة فیطهر	کذا فی فتاوی قاضیخان فی فصل الحمام وهکذا فی الخلاصة
	۳۷	البساط النجس اذا جعل فی نهر وترك لیلة حتی جری الماء علیه طهر	کذا فی الخلاصة

[1] ردالمحتار میں بھی بحوالہ شرح منیہ وفتح مذکورہ دونوں طریقے (و-ب) بیان کئے گئے ہیں۔ ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۶ (مترجم)

[2] ابتدا میں یعنی نئی ہونے کی حالت میں کھی جیسا کہ قاضیخان کی مذکورہ پوری عبارت سے واضح ہے۔ فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۲		تین بار دھویا جائیگا اور ہر بار خشک کیا جائیگا (ب) بعض فقہاءؒ کا قول یہ ہے کہ اس کے دھونے میں ہر بار اتنا وقفہ کیا جائیگا کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے پھر اسی طرح دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دھویا جائیگا (تو وہ پاک ہوجائیگا)۔ (ج) یہ حکم (۱۳۱ب / ۸۲) زیادہ صحیح ہے اور پہلے حکم (۱۳۱و / ۸۲) میں زیادہ احتیاط ہے	خلاصہ
	۳۲	جب زمین یا درخت میں نجاست لگے اور پھر اس پر بارش ہو اور نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو وہ (زمین یا درخت) پاک ہوجائینگے	قاضیخان
	۳۳	اسی طرح اگر لکڑی میں نجاست لگے پھر اس پر بارش ہو تو وہ دھل جانے کے حکم میں ہے (پاک قرار پائے گی)	قاضیخان
	۳۴	زمین اگر پیشاب سے ناپاک ہوجائے اور لوگ اسے (پاک کرنے کے لئے) دھونے کے ضرورتمند ہوں تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگرؒ زمین نرم ہے تو تین بار پانی بہانے سے پاک ہوجائے گی اور اگرؒ زمین سخت ہے تو فقہاءؒ نے کہا ہے کہ اس پر پانی ڈالا جائے اور ملا جائے پھر اونی یا سوتی کپڑے کے ذریعے جذب کیا جائے یہ عمل تین بار کیا جائے تو وہ پاک ہوجائیگی۔ (ب) اور اگر اس زمین پر اتنا زیادہ پانی بہایا گیا کہ نجاست متفرق ہوگئی اور اس کی بو اور رنگ باقی نہ رہی پھر اسے چھوڑ دیا گیا حتی کہ وہ جگہ خشک ہوگئی تو وہ پاک ہوجائیگی [1]	قاضیخان
	۳۵	چٹائی کو نجاست لگ گئی تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر وہ نجاست خشک ہوگئی ہے تو اسے ملنا ضروری ہے تاکہ نرم ہوجائے (ب) اور اگر وہ نجاست تر تھی تو (دیکھیں گے) اگرؒ وہ چٹائی نرٹ یا اس کی مانند کسی چیز کی بنی ہوئی تھی تو (ا) وہ صرف دھونیسے پاک ہوجائیگی اور اس کے دھونے میں کسی اور چیز (ملنے وغیرہ) کی ضرورت نہ ہوگی۔ (ب) وہ چٹائی (دھونے سے ہی) پاک قرار پائے گی اسلئے کہ وہ (نرٹ وغیرہ) نجاست کو جذب نہیں کرتا (۲) اور اگر وہ چٹائی (نرٹ وغیرہ کی نہ تھی) بردی (چھال یا گھاس وغیرہ کی بنی ہوئی) یا اسکی مانند کسی چیز کی بنی ہوئی تھی تو (ا) اسے دھویا جائے اور ہر بار خشک کیا جائے تو امام ابو یوسفؒ کے ہاں پاک قرار پاتے گی (ب) اور اسی حکم پر فتویٰ ہے	محیط قاضیخان منیۃ شرح منیہ
	۳۶	بردی (چھال یا گھاس وغیرہ کی بنی ہوئی چٹائی) اگر ابتدا میں (یعنی نئی [2]) ہی ناپاک پانی میں پھینکی گئی تو امام ابو یوسفؒ کے قول بموجب اور اسی قول کو مشائخؒ نے اختیار کیا ہے (اس کا حکم یہ ہے کہ) اسے تین بار دھویا جاتے گا اور ہر بار نچوڑا جائے گا یا ہر بار خشک کیا جاتے گا تو وہ (بردی) پاک ہوجائیگی	قاضیخان۔ خلاصہ
	۳۷	ناپاک بچھونا اگر نہر میں ڈال دیا جائے اور رات بھر وہیں (نہر میں) پڑا رہا اور اس پر پانی	

ج ا ص۱۴ اور جیساکہ فتاوی قاضیخان میں دوسرے مقام پر اسی نوع کے مسائل میں بردی چٹائی کے لئے دھو جدید (یعنی وہ نئی تھی) کی وضاحت کی گئی ہے قاضیخان علی ہامش عالمگیریہ ج ا ص۲۳ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الاول فی تطهیر الانجاس	حوالہ
۸۲			
	۳۸	وهو الصحيح	هكذا في شرح المنية المصلي لابراهيم الحلبي
	۳۹	الكوز اذا كان فيه خمر فتطهيره ان يجعل فيه الماء ثلاث مرات كل مرة ساعة ان كان الكوز جديدا وهذا عند ابي يوسف رح	هكذا في الخلاصة
	۴۰	دن الخمر اذا غسل ثلاثا وكان عتيقا مستعملا يطهر هذا اذا لم يبق رائحة الخمر	كذا في فتاوى قاضيخان
	۴۱	الجلد المدبوغ اذا اصابته نجاسة ان كان صلبا لاينشف النجاسة لصلابته يطهر بالغسل في قولهم	كذا في التاتارخانية ناقلا عن الكبرى
		وان كان ينشف النجاسة ان امكن عصره يغسل ثلاثا ويعصر في كل مرة فيطهر وان كان لا يمكن عصره عند ابي يوسف رح يغسل ثلاثا ويجفف في كل مرة	كذا في فتاوى قاضيخان
	۴۲	اذا تنجس طرف من اطراف الثوب ونسيه فغسل طرفا من اطراف الثوب من غير تحر حكم بطهارة الثوب هو المختار فلو صلى مع هذا الثوب صلوات ثم ظهر ان النجاسة في الطرف الآخر يجب عليه اعادة الصلوات التي صلى مع هذا الثوب	كذا في الخلاصة
	۴۳	والاحتياط ان يغسل جميع الثوب وكذا اذا علم انه اصاب الكم ولا يدري اي الكمين غسلهما	هكذا في محيط السرخسي
	۴۴	الثوب اذا تنجس ووجب غسله ثلاث مرات فغسل يوما مرة ويوما مرتين جاز لحصول المقصود	كذا في فتاوى قاضيخان في فصل فيما يقع في البئر

سلہ نجاست غیر مرئیہ سے ناپاک چیز کو برتن میں دھویا جائے تو تین بار دھونے اور نچوڑنے کا حکم ہے جیسا کہ حکم نمبر ۱۲-۱۳/۸۲ میں ہے مگر جاری پانی میں رعایت ہے۔ اسی لئے بحرالرائق میں ہے کہ جو چیزیں نچوڑی جاسکتی ہیں انھیں پاک کرنے کے لئے نچوڑنے کی شرط اس صورت میں ہے کہ انھیں برتن میں دھویا جائے لیکن اگر اس چیز کو جاری پانی میں غوطہ دیا جائے حتی کہ اس پر پانی جاری ہوجائے تو وہ چیز پاک قرار پائیگی اور اسی طرح یہی حکم ان چیزوں کا ہے جو نچوڑی نہیں جاسکتیں کہ (جاری پانی میں دھونے کی صورت میں) انھیں نچوڑنے یا خشک کرنے اور تین بار ڈبونے کی شرط نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ناپاک برتن جاری پانی میں ڈالا گیا اور نکالا گیا تو وہ پاک قرار پائیگا الخ اور بڑے تالاب (جس میں پاک پانی زیادہ مقدار میں ہو جسے دہ در دہ سے تعبیر کیا جاتا ہے) میں دھونے کا حکم یہ ہے کہ اس میں بھی کپڑا ڈبونے کے طریقے سے پاک ہوجاتا ہے خواہ نچوڑا نہ جائے یہی حکم مختار ہے اور کپڑے پر پانی ڈالنے کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے پر اتنا زیادہ پانی ڈالا جائے کہ اس سے کپڑے کو پہنچا ہوا پانی نکل جائے اور اس کے پیچھے تین بار اور پانی آجائے تو وہ کپڑا پاک ہوجائیگا (مذکورہ مسائل) یہ (مذکورہ حکم) اس لئے ہے کہ کسی چیز پر پانی جاری ہونا اس چیز کو تین بار دھونے

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۲		جاری رہا تو پاک ہوگیا[1]	خلاصہ شرح منیہ
	۳۸	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے۔	
	۳۹	کوزے میں اگر شراب تھی تو اسے پاک کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ اسمیں تین بار پانی ڈالا جاتے اگر کوزہ نیا (کورا) ہے تو ہر بار کچھ دیر ٹھہرا (وقفہ کیا) جائے یہ حکم امام ابو یوسف رح کے قول پر ہے	خلاصہ قاضیخان
	۴۰	(ا) شراب کا مٹکا اگر پرانا اور مستعمل ہو تو تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے (ب) یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ شراب کی بو باقی نہ رہے	تتارخانیہ
	۴۱	دباغت شدہ (پکا ہوا) چمڑے کو اگر نجاست[2] لگ جائے تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر وہ چمڑا ایسا سخت ہے کہ اپنی سختی کی وجہ سے نجاست کو جذب نہیں کرتا تو فقہائے کے قول کے بموجب وہ (چمڑا) دھونے سے پاک ہوجائیگا۔ (ب) اور اگر وہ چمڑا انجاست کو جذب کرتا ہے تو (دیکھیں گے) (ا) اگر اسے نچوڑا جاسکتا ہے تو تین بار دھویا جائے اور ہر بار نچوڑا جائے تو پاک ہوجائیگا۔ (۲) اور اگر وہ نچوڑا ابھی نہیں جاسکتا تو امام ابو یوسف رح کے قول کے مطابق (اسے) تین بار دھویا جاتے اور ہر بار خشک کیا جائے (تو پاک قرار پائے گا)	قاضیخان
	۴۲	(ا) کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور وہ اسے بھول گیا تو بغیر اس کے کہ خوب سوچ کر گمان غالب پر عمل کرے اس نے کپڑے کا کوئی حصہ دھو دیا تو اس کپڑے کے پاک ہونے کا حکم کیا جائیگا یہی حکم مختار ہے۔ (ب) اگر (مذکورہ صورت میں) اس نے اس کپڑے سے کئی نمازیں پڑھیں پھر ظاہر ہوا کہ (دھویا اور طرف سے ہے اور) نجاست دوسری طرف تھی تو جتنی نمازیں اس کپڑے سے پڑھی ہیں سب کا لوٹانا واجب ہے	خلاصہ
	۴۳	احتیاط اس میں ہے کہ (ا) (مذکورہ صورت ۴۲/۸۲ ا میں) سارا کپڑا دھویا جائے۔ (ب) اسی طرح اگر اسے معلوم ہے کہ آستین میں (نجاست) لگی تھی اور وہ نہیں جانتا کہ کونسی آستین تھی تو وہ دونوں آستینیں دھوئے	محیط سرخسی
	۴۴	کپڑا جب ناپاک ہوا اور اسے تین بار دھونا واجب ہوا تو کسی نے ایک دن ایکبار اور دوسرے دن دو بار دھو لیا تو جائز ہے اسلئے کہ مقصد حاصل ہوگیا ہے۔	قاضیخان

[1] اور نچوڑنے کے قائمقام ہوجاتا ہے اور ظن غالب معتبر ہے اور یہی حکم صحیح ہے۔ (بشرطیکہ ان صورتوں میں نجاست کا قابل زائل اثر باقی نہ رہے جیسا کہ حکم ۵ تا ۱۱/۸۲ میں ہے) اور امام ابو یوسف رح سے مروی ہے کہ اگر نجاست تر ہو تو اس میں نچوڑنا شرط نہیں ہے اور اگر نجاست خشک ہو تو نچوڑنے کی ضرورت ہے اور یہی حکم مختار ہے۔ یہ سراج وہاج میں ہے اور تبیین میں ہے کہ غلبۂ ظن سے مراد دھونے والے کا غلبۂ ظن معتبر ہے اور اگر دھونے والا بچہ ہو یا مجنون ہو تو پھر استعمال کرنیوالے کا غلبۂ ظن معتبر ہے اسلئے کہ اسکا ضرور تمند وہی ہے۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳۷-۲۳۸ وھکذا فی الدر المختار و رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۵ اور بحر رائق کی مذکورہ عبارت کے حاشیہ پر علامہ ابن عابدین شامی رح نے لکھا ہے کہ بحر رائق کی اس عبارت کا ماخذ سراج وہاج ہے اور سراج وہاج کی عبارت میں بڑے تالاب میں دھونے کے متعلق حکم میں صرف کپڑا ڈبونے کا ذکر نہیں بلکہ اسمیں لکھا ہے کہ بہنے تالاب میں تین بار کپڑا ڈبویا جائے تو پاک ہوجاتا ہے۔ حاشیہ بحر رائق ج ۱ ص ۲۳۵ و رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۵۔ (مترجم) [2] چمڑے کو نجاست لگ جانیسے مراد بموجب حکم ۱۲/۸۲ نجاست غیر مرئیہ اور غیر ذی جرم مراد ہے اور اگر نجاست مرئیہ و ذی جرم موزے یا پوستین کو لگ جائے یا نجاست غیر مرئیہ لگنے کے ساتھ مٹی وغیرہ مل جائے تو اس کیلئے حکم ۱ تا ۵/۸۵ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فى النجاسة واحكامها — الفصل الاول فى تطهير الانجاس	حواله
۸۳		**المسح** — **تعداد شق ۵**	
	۱	(ومنها المسح) اذا وقع على الحديد الصقيل الغير الخشن كالسيف والسكين والمرآة ونحوها نجاسة من غير ان يموه بها فكما يطهر بالغسل يطهر بالمسح بخرقة طاهرة	هكذا فى المحيط
	۲	ولا فرق بين الرطب واليابس ولا بين ماله جرم وما لا جرم له	كذا فى التبيين
	۳	وهو المختار للفتوى	كذا فى العناية
	۴	ولو كان خشنا او منقوشا لا يطهر بالمسح	كذا فى التبيين
	۵	اذا مسح موضع المحجمة بثلاث خرقات رطاب نظاف اجزأه عن الغسل لانه يعمل عمل الغسل	كذا فى محيط السرخسى
۸۴		**الفرك فى المنى** — **تعداد شق ۵**	
	۱	(ومنها) الفرك فى المنى۔ المنى اذا اصاب الثوب فان كان رطبا يجب غسله	هكذا فى العناية
	۲	وان جف على الثوب اجزأه فيه الفرك استحسانا	كذا فى العناية
		والصحيح انه لا فرق بين منى الرجل والمرأة وبقاء اثر المنى بعد الفرك لا يضر كبقائه بعد الغسل	هكذا فى الزاهدى
		ولو كان راس ذكره نجسا با لبول لا يطهر بالفرك	كذا فى محيط السرخسى
		وان اصاب بدنه لا يطهر الا بالغسل رطبا كان او يابسا وهو مروى	

ل رد المحتار میں ہے کہ ہمارے ہاں منی، علقہ اور مضغہ نجاست غلیظہ ہیں۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۹ اور بحر رائق میں ہے کہ نطفہ اور علقہ نجس ہیں اور مضغہ پاک ہو جاتا ہے۔ بحر رائق ج ۱ ص ۲۲۷ اور حاشیہ بحر رائق میں علامہ ابن عابدین شامیؒ نے لکھا ہے کہ پاک مضغہ سے مراد مضغہ مخلقہ ہے جسکا ذکر قرآن میں ہے یعنی جس میں روح ج پس روح کو بھی منجملہ نجاست کو پاک کرنیوالی چیزوں میں شامل کرنا چاہیئے حاشیہ بحر رائق ج ۱ ص ۲۲۷۔ ۲ الفرك هو الحك باليد حتى يتفتت بحر۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۸ یعنی فرک سے مراد ہاتھ سے رگڑنا اور گھسنا ہے تاکہ ٹوٹ کر بکھر جائے اور الحک کا معنی ہے رگڑنا اور گھسنا۔ المنجد اردو ص ۲۷ فرك الثوب یعنی کپڑے کو مل دیا

* جہاں پونچھ کر پاک کرنیکے طریقے کے جواز کا ذکر ہے اسمیں یہ شرط ہے کہ نجاست اور اسکا اثر زائل ہو جائے۔ در مختار ج ۱ ص ۲۸۶ بحر رائق ج ۱ ص ۲۲۵ (مترجم) ○ اسی طرح فقیہ ابو اللیث نے ذکر کیا

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۳		**پونچھ دینا** — اسمیں ۵ شقیں ہیں	
	۱	نجاست پاک کرنیکے طریقوں میں سے ایک طریقہ (نجاست کو) پونچھ دینا* ہے. جب ایسے لوہے پر جو صیقل شدہ (صاف چمکدار بغیر زنگ) ہے کھردرا نہیں ہے جیسا کہ تلوار- چھری - شیشہ اور اسکی مانند چیزوں پر نجاست لگے بشرطیکہ ان چیزوں کو نجاست سے ملمع نہ کیا گیا ہو تو جس طرح وہ چیز دھونے سے پاک ہوجاتی ہے اسیطرح پاک کپڑے سے پونچھنے سے بھی پاک ہوجاتی ہے	محیط
	۲	اس (مذکورہ حکم) میں (اس لحاظ سے) کوئی فرق نہیں کہ وہ نجاست تر ہو یا خشک ہو یا وہ نجاست جسم والی ہو یا اسکا جسم (نظر آنے والا) نہ ہو	تبیین
	۳	یہی (مذکورہ) حکم فتوی کیلئے مختار ہے	عنایہ
	۴	اگر (مذکورہ چیزیں یعنی تلوار- چھری- شیشہ وغیرہ) کھردرا ہو یا اس پر نقش بنے ہوئے ہوں تو وہ پونچھنے سے پاک نہ ہوگا۔	تبیین
	۵	اگر کسی نے پچھنے لگائی ہوئی جگہ کو بھیگے ہوئے تین پاک کپڑوں سے پونچھ لیا تو (ایسا کرنا) اس جگہ کے دھونے کو کفایت کرجائیگا۔ اسلئے کہ ایسا کرنا دھونے کا کام دیتا ہے۔٥	محیط سرخسی
۸۴		**منی کو مَل کر جھاڑ دینا** — اسمیں ۵ شقیں ہیں	
	۱	نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ[۱] منی کو مل کر جھاڑ دینا[۲] ہے۔ اگر کپڑے کو منی لگ جائے تو اگر وہ تر ہے تو اسے دھونا واجب ہے	عنایہ
	۲	(ا) اور اگر منی کپڑے پر لگ کر خشک ہوگئی ہے تو اس (کپڑے کے پاک ہونے) کیلئے منی کو مل کر جھاڑ دینا کفایت کرجاتا ہے[۳]	عنایہ
		(ب) صحیح حکم یہ ہے کہ اس حکم میں مرد اور عورت کی منی میں کچھ فرق نہیں	
		(ج) (خشک) منی کو مل کر جھاڑ دینے کے بعد اگر منی کا اثر باقی رہے تو اس سے (کپڑے کی طہارت میں) کچھ نقصان نہیں جیسا کہ منی کو دھونے کے بعد اسکا اثر باقی رہنے سے کچھ نقصان نہیں۔	زاہدی
		(د) اگر کسی کے ذکر کا سر (منی نکلتے وقت) پیشاب سے ناپاک تھا تو وہ منی کپڑے پر خشک ہونے کے بعد بھی) مل کر جھاڑنے سے پاک نہ ہوگی[۴]	محیط سرخسی
		(ر) اگر کسی کے بدن کو منی لگ گئی تو بدن بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا منی خواہ تر ہو یا خشک ہو۔ حضرت امام	

[۱] اور فرکہ عن الثوب یعنی کسی چیز کو رگڑ کر اور کھرچ کر کپڑے سے زائل کیا۔ المنجد اردو ص۹۲۱ ۔ الفرک مالبدن ترجمہ منیۃ المصلی ص۱۱۲ (مترجم) [۲] کپڑے کو مل کر جھاڑ دینے سے پاک ہونیکا یہ حکم صرف منی کیلئے ہے منی کے علاوہ اور کسی نجاست کیلئے نہیں ہے رد المحتار ج ۱ ص۲۸۸ ہدایہ ج ۱ ص۵۵ (مترجم) [۳] در مختار میں ہے کہ مل کر جھاڑ دینے سے خشک منی کا مقام (کپڑا) تب پاک ہوتا ہے اور اسکا اثر باقی رہنا تب مضر نہیں ہوتا جبکہ ذکر کا سر پاک تھا یعنی اس نے پانی سے استنجا کیا ہوا تھا اور رد المحتار میں ہے کہ اس سے واضح ہے کہ اس پر پتھروں سے استنجا کرنا شامل نہیں اسلئے کہ وہ نجاست کو کم کرتا ہے ختم نہیں کرتا جیسا کہ کنوئیں کے مسئلہ میں ہے (اور جیسا کہ ۶ب/۹۴ میں ہے) در مختار و رد المحتار ج ۱ ص۲۸۷-۲۸۸ (مترجم)

٥ بحر اور اسیطرح ظہیریہ اور فتح القدیر میں ہے کیونکہ ضرر کا خوف ہے بحر الرائق ج ۱ ص۲۲۴ و رد المحتار ج ۱ ص۲۸۶ اور قنیہ میں ہے کہ اگر ایک دو پونچھ دینے سے ہی خون زائل ہوجائے تو کافی ہے۔ رد المحتار ج ۱ ص۲۸۶ اور قاضیخان میں مذکورہ تین کپڑوں میں متقاطر (بہنے والے) پانی کی قید ہے۔ اور الولوالجیۃ میں ہے کہ اگر کسی نے نجاست والی جگہ کو تین دفعہ ہاتھ تر کرکے پونچھا اور ہاتھ کی تری متقاطر تھی تو وہ جگہ پاک ہوجائیگی کیونکہ یہ دھونے کیطرح ہے۔ رد المحتار ج ۱ ص۲۸۶ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ واحکامہا — الفصل الاول فی تطہیر الانجاس	حوالہ
۸۴		عن ابی حنیفۃ رح — کذا فی الکافی ناقلا عن الاصل وھکذا فی فتاوی قاضیخان والخلاصۃ	
		قال مشائخنا رح یطہر بالفرک لان البلوی فیہ اشد	کذا فی الھدایۃ
	۳	ولو نفذ المنی الی البطانۃ یکتفی بالفرک ھو الصحیح — کذا فی الجوھرۃ النیرۃ وھکذا فی التبیین	
	۴	خف اصابہ منی ان کان یابسا یجوز فیہ الفرک	کذا فی الکافی
	۵	المنی اذا فرک عن الثوب وذھب اثرہ فاصابہ ماء فیہ روایتان المختار انہ لایعود نجسا	کذا فی الخلاصۃ

۸۵ - الحت والدلک تعداد شق ۵

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(ومنھا) الحت والدلک - الخف اذا اصابتہ النجاسۃ ان کانت متجسدۃ کالعذرۃ والروث والمنی یطہر بالحت اذا یبست	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۲	وان کانت رطبۃ فی ظاھر الروایۃ لا یطہر الا بالغسل وعند ابی یوسف رح اذا مسحہ علی وجہ المبالغۃ بحیث لا یبقی لہا اثر یطہر وعلیہ الفتوی لعموم البلوی	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳	وان لم تکن النجاسۃ متجسدۃ کالخمر والبول اذا التصق بہا مثل التراب او القی علیہا فمسحہا یطہر وھو الصحیح	ھکذا فی التبیین
	۴	وعلیہ الفتوی للضرورۃ	کذا فی معراج الدرایۃ

لہ اسکی تائید درمختار میں یوں ہے کہ (کپڑے سے خشک منی کو) مَل کر جھاڑ دینے کے بعد اگر اسے تری پہنچے تو کیا نجاست لوٹ آئیگی اس کا معتمد جواب یہی ہے کہ نجاست نہیں لوٹے گی۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس کے لئے پانی کے استعمال کے بغیر پاک ہونے کا حکم دیا جاچکا ہو درمختار ج ۱ ص ۲۸۹ (نوٹ) مگر پتھروں سے استنجا کرنے کے بعد بعض صورتوں میں ایسا نہیں ہے اس کے متعلق حاشیہ ۲۰۳ / ۸۴ اور ۱۲ / ۹۴ ملاحظہ ہو (مترجم)

لہ الحت یعنی ہاتھ اور لکڑی سے چھیلنا ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۵۔ الحت یعنی سوکھی منی کپڑے سے کھرچنا منتہی الارب اردو ص ۱۰۰۹۔ الحت یعنی کپڑے سے مَل کر چھڑانا المنجد اردو ص ۲۲۶ اور الدلک یعنی رگڑنا۔ کھرچنا المنجد اردو ص ۲۹۳۔ الدلک یعنی ملنا منتہی الارب ص ۱۲۶۹۔ الدلک بدست مالیدن بین السطور ہدایہ ص ۵۷ (مترجم) لہ ۳ اگر چمڑے پر نجاست غیر مرئیہ وغیرہ ذی جرم لگ جائے تو اس کے متعلق حکم نمبر ۱۲ / ۸۲ ملاحظہ ہو۔ نیز چھیلنے اور رگڑنے سے پاک ہونے کا حکم موزے وغیرہ کیلئے ہے۔ کپڑے اور بدن کو منی کے علاوہ کوئی اور نجاست لگ جائے تو وہ چھیلنے اور رگڑنے سے پاک نہ ہونگے (ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۵) اور منی کے متعلق حکم نمبر ۸۴ ملاحظہ ہو (مترجم) لہ ۴ اسکی تائید بحرالرائق میں یوں ہے کہ اس صورت میں امام ابو یوسف رح کے ہاں خشک اور تر کی تفصیل نہیں ہے اور اسی قول کو اکثر

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۴		امام ابوحنیفہؒ سے یہی روایت کیا گیا ہے	کافی۔ قاضیخان خلاصہ
		ہمارے مشائخؒ نے کہا ہے کہ (بدن بھی خشک) منی کو مل کر جھاڑنے سے پاک ہوجاتا ہے کیونکہ بدن میں نسبتاً زیادہ ضرورت پڑتی ہے[۲]	ہدایہ
	۳	اگر منی کپڑے کے استر تک اثر کر گئی (اور خشک ہوگئی) تو (اسے پاک کرنے کے لئے بھی) مل کر جھاڑ دینا کافی ہوجاتا ہے۔ یہی حکم صحیح ہے	جوہرہ نیرہ۔ تبیین
	۴	کسی موزے کو منی لگی اگر منی سوکھ گئی ہے تو موزے کو (پاک کرنے کے لئے) اسے مل کر جھاڑ دینا جائز ہے	کافی
	۵	جب کپڑے سے منی مل کر جھاڑ دی گئی اور اسکا اثر جاتا رہا پھر اسے پانی پہنچا تو اس کے حکم میں دو روایتیں ہیں۔ مختار حکم یہ ہے کہ نجاست نہیں لوٹتی[۱]	خلاصہ
۸۵		**چھیلنا (کھرچنا) اور رگڑ دینا — اسمیں ۵ شقیں ہیں**	
	۱	نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ چھیلنا (کھرچنا) اور رگڑ دینا ہے[۲] اگر موزہ پر جسم والی نجاست[۳] لگ جائے مثلاً پاخانہ۔ لید اور منی تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر وہ سوکھ گئی ہے تو (اسکی جگہ) چھیلنے (اور کھرچنے) سے پاک ہوجائے گی۔	قاضیخان
	۲	(ا) اگر (مذکورہ صورت میں) وہ نجاست تر ہے تو ظاہر روایت کے بموجب وہ موزہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا (ب) اور امام ابویوسفؒ کے ہاں حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں) اگر موزے کو اتنی کوشش سے پونچھے کہ نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو وہ موزہ پاک ہوجائیگا اور عموم بلوی (ضرورت عامہ) کے پیش نظر اسی پر فتوی ہے[۴]	قاضیخان
	۳	اگر (مذکورہ صورت میں[۱/۸۹]) وہ نجاست (جو موزہ پر لگی ہے) جسم دار نہیں ہے مثلاً شراب اور پیشاب ہے تو اگر اسمیں مٹی وغیرہ مل جائے یا اسپر مٹی ڈالدی جائے پھر اس (نجاست) کو پونچھ دے تو موزہ پاک ہوجائیگا اور یہی حکم صحیح ہے[۵]	تبیین
	۴	اور ضرورت کی بنا پر اسی (مذکورہ) حکم پر فتوی ہے	معراج الدرایہ

مشائخؒ نے لیا ہے اور نہایہ۔ عنایہ۔ خانیہ اور خلاصہ میں بھی ہے کہ اسی پر فتوی ہے اور فتح القدیر میں ہے کہ عموم بلوی کی بنا پر یہی حکم مختار ہے کیونکہ (ابوداؤد) کی حدیث میں بھی خشک و تر کی تفصیل نہیں ہے اور کافی میں ہے کہ اگر اس صورت میں زمین پر اس طرح ملے کہ نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو پاک ہوجائیگی اس پر فتوی ہے ماخوذ از بحر الرائق ج ۱ ص ۲۲۳ نیز بحر الرائق میں ہے کہ مذکورہ صورت میں جسم والی تر نجاست کی جو رطوبت موزے کے چمڑے میں سرایت کر جاتی ہے وہ بنا بر ضرورت و عموم بلوی معاف ہے اور چمڑے میں غیر مرئیہ نجاست لگنے کی صورت میں دھونے کا حکم (جیسا کہ حکم ۱۲/۸۲ میں) ہے اسلئے ہے کہ وہاں ضرورت نہیں ہے اور ضرورت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چمڑے میں غیر مرئیہ اور غیر ذی جرم نجاست لگنے کی صورت میں (بموجب حکم ۳/۸۵) یہ گنجائش موجود ہے کہ اس میں مٹی وغیرہ مل کر ذی جرم کی طرح پونچھنے اور نجاست کا اثر دور ہونے سے پاک ہوسکے ماخوذ از بحر الرائق ج ۱ ص ۲۲۳ ۵ اسکی تائید بحر الرائق میں یوں ہے کہ موزے پر جسم والی نجاست کے حکم میں وہ نجاست بھی شامل ہے جو نجاست خود جسم دار ہے اور اسمیں وہ بھی شامل ہے جو کسی اور چیز کے مل جانے کی وجہ سے جسم والی نجاست بن گئی مثلاً موزہ شراب سے تر ہوا پھر وہ ریت یا راکھ پر چلا تو وہ گاڑھا ہوگیا پھر اسے زمین پر پونچھا حتی کہ جھڑ کر زائل ہوگیا تو موزہ پاک ہوجائیگا اور یہی حکم صحیح ہے اسی طرح تبیین میں ہے۔ ماخوذ از بحر الرائق ج ۱ ص ۲۲۳ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا الفصل الاول فی تطہیر الانجاس	حوالہ
۸۵	۵	وفی الفتاوی الحجۃ الفرو اذا اصابتہ النجاسۃ المتجسدۃ ویبست یطہر بالدلك كما یطہر الخف	كذا فی المضمرات

۸۶- الجفاف وزوال الاثر　　تعداد شق ۱۱

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(ومنھا) الجفاف وزوال الاثر- الارض تطہر بالیبس وذھاب الاثر للصلوٰۃ لا للتیمم-	ھکذا فی الکافی
	۲	ولا فرق بین الجفاف بالشمس والنار والریح والظل	كذا فی البحر الرائق
	۳	ویشارك الارض فی حكمھا كل ماكان ثابتا فیھا كالحیطان والاشجار والكلاء والقصب مادام قائما علیھا	كذا فی الجوھرۃ النیرۃ
	۴	فاذا قطع الحشیش والخشب والقصب واصابتھا النجاسۃ لا یطہر الا بالغسل	كذا فی الجوھرۃ النیرۃ
	۵	الآجرۃ اذا كانت مفروشۃ فحكمھا حكم الارض تطہر بالجفاف	ھكذا فی المحیط
	۶	وان كانت موضوعۃ تنقل وتحول لابد من الغسل	ھكذا فی المحیط
	۷	وكذا الحجر واللبنۃ	ھكذا فی منیۃ المصلی
	۸	فان قلع بعد ذلك ھل یعود نجسا فیہ روایتان	كذا فی فتاوی قاضیخان
	۹	الحصی حكمہ حكم الارض اذا كان فیھا	كذا فی المحیط وھكذا فی منیۃ المصلی
	۱۰	واما اذا كان علی وجہ الارض لا یطہر	كذا فی المحیط وھكذا فی منیۃ المصلی
	۱۱	واذا طہرت الارض بالجفاف ثم اصابھا الماء الصحیح انھا لا تعود نجسا ولو رش علیھا الماء وجلس علیھا لا بأس بہ	ھكذا فی فتاوی قاضیخان

ؔ۱ اس میں پوستین پر بالوں والی طرف میں نجاست لگنا مراد نہیں بلکہ دوسری طرف جسم والی نجاست لگنا مراد ہے رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۵ (مترجم)
ؔ۲ جیسا کہ حکم نمبر ۳۰ میں ہے (مترجم) ؔ۳ اینٹوں کے پاک کرنے کے دیگر احکام حکم نمبر $\frac{۱-۸}{۸۲}$ ۱۹ میں ملاحظہ ہوں (مترجم)
ؔ۴ اس نوع کے احکام کے متعلق $\frac{۵}{۸۴}$ کے حاشیہ میں الدر المختار ج ۱ ص ۲۰۹ کا حوالہ ملاحظہ ہو اور البحر الرائق میں بحوالہ خلاصہ مختار حکم یہ ہے کہ اس صورت

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۵	۵	فتاوی حجتہ میں ہے کہ اگر پوستین پر جسم والی نجاست لگ جائے اور سوکھ جائے تو وہ (جگہ) رگڑنے سے پاک ہو جائے گی جیسا کہ (ایسا کرنے سے) موزہ پاک ہو جاتا ہے۔	مضمرات
۸۶		**سوکھ جانا اور اثر دور ہونا** — اسمیں ۱۱ شقیں ہیں	
	۱	نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ نجاست کا سوکھ جانا اور اسکا اثر دور ہونا ہے (۱) زمین سے نجاست خشک ہو جائے اور اسکا اثر (رنگ۔ بو۔ مزہ) جاتا رہے تو وہ زمین نماز پڑھنے کیلئے پاک قرار پاتی ہے (ب) مگر وہ زمین تیمم کیلئے پاک نہیں ہوتی [۲]	کافی
	۲	(زمین سے نجاست) دھوپ کے ذریعہ خشک ہو یا آگ سے یا ہوا سے یا سایہ میں خشک ہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا	بحر رائق
	۳	زمین کے (مذکورہ) حکم میں وہ سب چیزیں شامل ہیں جو زمین میں قائم ہیں۔ جیسے دیواریں۔ درخت گھاس اور نرسل جب تک وہ زمین پر قائم ہیں	جوہرہ نیرہ
	۴	اگر گھاس لکڑی اور نرسل کاٹ دیئے جائیں اور ان پر نجاست لگ جائے تو وہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گے۔	جوہرہ نیرہ
	۵	پکی اینٹیں اگر زمین پر بطور فرش لگی ہوں تو انکا حکم زمین کے حکم کی طرح ہے وہ خشک ہونے (اور اثر جاتے رہنے) سے پاک ہو جائیں گی۔	محیط
	۶	اور اگر (مذکورہ) اینٹیں زمین پر رکھی ہوئی ہوں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی اور ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتی ہوں تو انھیں (پاک کرنے کیلئے) دھونا ضروری ہے [۳]	محیط منیہ
	۷	اسی (مذکورہ حکم ۸۶/۵ ۶ کی) طرح پتھر اور کچی اینٹ کا بھی یہی حکم ہے	
	۸	اگر اس (طرح بطور فرش لگنے اور ناپاک ہو کر خشک ہونے) کے بعد وہ (اینٹیں۔ پتھر وغیرہ) اکھاڑی جائیں تو کیا پھر انکی (سابقہ) نجاست لوٹ آئیگی اس میں دو روایتیں ہیں [۴]	قاضیخان محیط۔ منیہ
	۹	سنگریزے اگر زمین کے اندر ہوں تو انکا حکم وہی ہے جو زمین کا ہے	
	۱۰	اور اگر سنگریزے) زمین پر پڑے ہوئے ہوں (اور ناپاک ہو جائیں) تو صرف خشک ہونے سے) پاک نہ ہوں گے۔	محیط۔ منیہ
	۱۱	(ا) اگر (ناپاک) زمین سوکھ کر پاک ہو گئی پھر اس پر پانی پڑا تو صحیح حکم یہ ہے کہ نجاست نہیں لوٹتی [۵] (ب) اور اگر (مذکورہ زمین) پر پانی چھڑکا اور پھر اس پر بیٹھ گیا تو کوئی حرج نہیں۔	قاضیخان

۴ ان میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ ان میں نجاست نہیں لوٹتی۔ چنانچہ لکھا ہے الآجرۃ المفروشۃ اذا تنجست نجفت ثم قلعت فعلی الروایتین و فی الخلاصۃ المختار عدم العود البحر الرائق ج ۱ ص ۲۲۷ (مترجم)

۵ اس کی تائید کے لئے حکم ۸۶/۵ کے حاشیہ میں الدر المختار ج ۱ ص ۲۰۹ کا حوالہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ واحکامہا — الفصل الاول فی تطہیر الانجاس	حوالہ
۸۷		**الاحراق** — تعداد شق ۷	
	۱	(ومنہا) الاحراق۔ السرقین اذا احرق حتی صار رمادا فعند محمدؒ یحکم بطہارتہ وعلیہ الفتوی	ہکذا فی الخلاصۃ
	۲	وکذا العذرۃ	ہکذا فی البحر الرائق
	۳	اذا احرق رأس الشاۃ ملطخا بالدم وزال عنہ الدم یحکم بطہارتہ	ہکذا فی المحیط
	۴	الطین النجس اذا جعل منہ الکوز او القدر فطبخ یکون طاہرا	ہکذا فی المحیط
	۵	وکذا اللبن اذا لبن بالماء النجس واحرق	کذا فی فتاوی الغرائب
	۶	اذا سعرت المرأۃ التنور ثم مسحتہ بخرقۃ مبتلۃ نجسۃ ثم خبزت فیہ فان کانت حرارۃ النار اکلت بلۃ الماء قبل لصاق الخبز بالتنور لایتنجس الخبز	کذا فی المحیط
	۷	سعرت التنور بالاخثاء والارواث یکرہ الخبز فیہ ولو رشہ بالماء بطلت الکراہیۃ	کذا فی القنیۃ
۸۸		**الاستحالۃ** — تعداد شق ۱۵	
	۱	(ومنہا) الاستحالۃ تخلل الخمر فی خابیۃ جدیدۃ طہرت بالاتفاق	کذا فی القنیۃ
	۲	الخبز الذی عجن بالخمر لا یطہر بالغسل ولو صب فیہ الخل وذہب اثرہا یطہر	کذا فی الظہیریۃ
	۳	الرغیف اذا القی فی الخمر ثم صار الخمر خلا فالصحیح انہ طاہر اذا لم تبق رائحۃ الخمر	ہکذا فی فتاوی قاضیخان
	۴	وکذا البصل اذا القی فی الخمر ثم تخلل لان ما فیہ من اجزاء الخمر صار خلا	ہکذا فی فتاوی قاضیخان
	۵	الخمر اذا وقعت فی الماء او الماء فی الخمر ثم صارت خلا طہر	کذا فی الخلاصۃ

ـــــــ
ؔ کسی ناپاک چیز کی حالت بدل جانے سے اسے پاک قرار دینے کے متعلق رد المحتار میں لکھا ہے کہ یہ حکم امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ جسے اکثر مشائخ نے اختیار کیا ہے اور امام محمدؒ کے ہاں بھی یہ حکم تب ہے کہ تبدیلی ہو۔ اور انقلاب حقیقی ہو اور ضرورت (عموم بلوی) ہو۔ مثلاً شراب سرکہ بن جائے یا گدھا نمک کی کان میں نمک بن جائے یا پاخانہ راکھ یا کالی بدبودار مٹی بنجائے یا چوہا یا کنوئیں میں گر کر مٹی بن جائے تو ان صورتوں میں یہ مذکورہ ناپاک چیزیں پاک قرار پائیگی اور انکا نکالنا ضروری نہ ہوگا کیونکہ ان میں ایک حقیقت سے دوسری حقیقت

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۷		**جلا دینا** — اسمیں ۷ شقیں ہیں	
	۱	نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ (نجاست کو) جلا دینا ہے۔ گوبر اگر جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمدؒ کے ہاں اسکی طہارت کا حکم دیا جائے گا اور اسی پر فتوی ہے	خلاصہ
	۲	یہی (مذکورہ) حکم پاخانہ کیلئے ہے (اگر وہ جل کر راکھ ہو جائے تو پاک ہے)	بحرالرائق
	۳	بکری کا سر جو خون میں لت پت ہو اگر وہ جلایا جائے اور اس سے خون زائل ہو جائے تو اسکے پاک ہونے کا حکم دیا جائیگا	محیط
	۴	ناپاک مٹی سے جب کوزہ یا ہانڈی بنائی جائے پھر اسے آگ میں پکایا جائے تو وہ پاک ہے۔	محیط
	۵	اسی طرح اینٹیں جب ان کے بنانے میں ناپاک پانی استعمال کیا گیا پھر انکیں آگ میں پکایا گیا (تو پاک ہو جائیں گی)	غرائب
	۶	جب کسی عورت نے تنور گرم کیا پھر اسے ناپاک تر کپڑے سے پونچھا پھر اسمیں روٹی پکائی تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) اگر روٹی لگنے سے پہلے آگ کی گرمی نے اس تری کو جلا دیا تھا تو روٹی ناپاک نہ ہوگی	محیط
	۷	(ا) کسی نے تنور کو گوبر یا لید سے گرم کیا تو اس میں روٹی پکانا مکروہ ہے (ب) اور اگر اس نے تنور میں پانی کا چھینٹا دیا تو کراہیت ختم ہو جائیگی۔	قنیہ
۸۸		**حالت بدل جانا** — اسمیں ۱۵ شقیں ہیں	
	۱	نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ (نجاست کی) حالت بدل جانا ہے۔ ۱؎ نئے مٹکے میں شراب تھی وہ سرکہ بن گئی تو وہ ۲؎ بالاتفاق پاک ہو گیا۔	قنیہ
	۲	وہ روٹی جو شراب میں گوندھی گئی وہ دھونے سے پاک نہ ہوگی اور اگر اس میں سرکہ ڈالا گیا جس سے شراب کا اثر جاتا رہا تو وہ روٹی پاک ہو جائیگی۔	ظہیریہ
	۳	چپاتی اگر شراب میں ڈالدی جائے پھر شراب سرکہ بن جاتے تو (اسکا) صحیح حکم یہ ہے کہ وہ چپاتی پاک ہے بشرطیکہ اس میں شراب کی بو باقی نہ رہے ۳؎	قاضیخان
	۴	اور اسیطرح (مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) اگر پیاز شراب میں ڈالا گیا پھر شراب سرکہ بن گئی (تو وہ پیاز پاک ہو جائیگا) اس لئے کہ شراب کے جو اجزاء اس میں ملے تھے وہ سرکہ بن گئے ہیں۔	قاضیخان
	۵	شراب اگر پانی میں پڑ جائے یا پانی شراب میں پڑ جائے اور پھر سرکہ بن جائے تو پاک ہو گیا۔ ۴؎	خلاصہ

کیطرف تبدیل ہوگئی ہے لیکن اگر کسی چیز میں صرف ایک صفت کی تبدیلی آجائے تو پھر یہ حکم نہیں ہے مثلاً اگر ناپاک دودھ پنیر بن جائے یا ناپاک گندم آٹا یا پختہ روٹی بن جائے تو اس سے یہ مذکورہ چیزیں پاک نہ قرار پائینگی ماخوذ از رد المحتار ج ۱ صفحہ ۲۹۱ (مترجم) ۲؎ سرکہ بن جانے سے شراب اور مٹکا دونوں پاک ہو جائینگے جیسا کہ فتاوی قاضیخاں میں ہے وکذلک حب الخمر اذا صار خلا وحکم بطهارة ما فیه یحکم بطهارة الحب الخ فتاوی قاضیخان علی حاشیہ عالمگیریہ ج ۱ صفحہ ۱۱ (مترجم) ۳؎ اگر گندم شراب میں پکائی گئی یا اس میں شراب ڈالی گئی تو اسکا حکم ۱۸۲ ایں میں ملاحظہ ہو (مترجم) ۴؎ چنانچہ البحرالرائق میں ہے کہ اگر شراب کا قطرہ سرکہ کے مٹکے میں پڑ گیا تو کچھ دیر بعد اسکا استعمال جائز ہے اور اگر شراب کا کوزہ سرکہ کے مٹکے میں پڑ گیا اور اس سرکہ میں شراب کی بو باقی نہ پائی جائے تو اس سرکہ کا استعمال اسی وقت سے جائز ہے البحرالرائق ج ۱ صفحہ ۲۳۳ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الاول فی تطهیر الانجاس	حوالہ
۸۸	۶	واذا صب الخمر فی المرقة ثم الخل ان صارت المرقة كالخل فی الحموضة طهرت	هكذا فی الظهيرية
	۷	فأرة وقعت فی الخمر ثم استخرجت قبل التفتت ثم صارت خلا لا بأس باكله	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۸	وان تفسخت فی الخمر ثم استخرجت ثم صار الخمر خلا لا يحل اكله	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۹	وكذا الكلب اذا ولغ فی عصير ثم تخمر ثم تخلل لا يحل أكله لان لعاب الكلب قائم فيه وانه لا يصير خلا	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۱۰	وكذا اذا وقع البول فی الخمر ثم تخلل	هكذا فی الخلاصة
	۱۱	الخل النجس اذا صب فی خمر فصار خلا يكون نجسا لان النجس لم يتغير	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۱۲	الحمار او الخنزير اذا وقع فی المملحة فصار ملحا او بئر البالوعة اذا صار طينا يطهر عندهما خلافا لابی يوسف رح	كذا فی محيط السرخسی
	۱۳	دن العصير اذا غلا واشتد وقذف بالزبد وسكن عن الغليان وانتقص ثم صار خلا ان ترك الخل فيه حتى طال مكثه وارتفع بخار الخل الى رأس الدن يصير طاهرا	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۱۴	وكذا الثوب الذی اصابه الخمر اذا غسل بالخل	كذا فی فتاوی قاضيخان
	۱۵	جعل الدهن النجس فی الصابون يفتى بطهارته لانه تغير	كذا فی الزاهدی

۸۹ — الدباغ والزكاة والنزح — تعداد شق ۱

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	(ومنها) الدباغ والزكاة والنزح وقد مر كل منها بالتفصيل	

[1] ردالمحتار میں ہے کہ نمک کی کان میں گدھا گر کر مرے یا مردہ گدھا نمک کی کان میں گرے اور نمک بن جائے دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے رد المحتار ۱/ ص۳۰۱ - نیز گندگی یا کوئی جانور مٹی بن جائے تو وہ بھی حالت بدل جانے (انقلاب عین) کی وجہ سے ناپاک نہ رہیں گی جیسا کہ حکم ۱/۸۸ کے حاشیہ میں ذکر ہے۔ مگر ناپاک گڑھے یا حوض کا پانی جذب ہو جائے تو جب اس کی تہ خشک ہو جائے تب پاک قرار پاتا ہے جیسا کہ حکم ۲۰/۳۹، ۲۸ میں ہے۔ (مترجم)

[2] ردالمحتار میں ہے کہ صابون میں ڈالا جانے والا ناپاک تیل یا گھی کسی نجس چیز کے ملنے کی وجہ سے ناپاک تھا یا وہ خود ہی ناپاک تھا مثلاً مردار کی چربی سے بنا ہوا گھی تھا دونوں صورتوں میں بظاہر حکم یہی ہے۔ نیز اگر صابون کی دیگ میں نجس تیل کی طرح اس میں کوئی جانور پڑ گیا اور صابن بن گیا تو وہ بھی حالت بدل جانے کی وجہ سے پاک قرار دیا جائے گا

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۸	۶	اگر شوربے میں شراب ڈال دی گئی پھر اس میں سرکہ ڈال دیا گیا اور وہ شوربا ترشی میں سرکہ کی طرح ہو گیا تو پاک ہو گیا۔	ظہیریہ
	۷	چوہا شراب میں گر گیا اور پھٹ جانے سے پہلے نکال لیا گیا پھر وہ شراب سرکہ بن گئی تو اس (سرکہ) کے کھا لینے میں کوئی حرج نہیں	قاضیخان
	۸	اگر (مذکورہ صورت میں) چوہا شراب کے اندر پھٹ گیا پھر نکالا گیا پھر وہ شراب سرکہ بن گئی تو اسکا کھانا حلال نہیں	قاضیخان
	۹	اسیطرح اگر کتے نے شیرہ چاٹا پھر وہ شیرہ شراب بن گئی پھر وہ شراب سرکہ بن گئی تو اسکا کھانا حلال نہیں اسلئے کہ کتے کا لعاب اس میں موجود ہے اور وہ سرکہ نہیں بنتا	قاضیخان
	۱۰	اور اسی طرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) اگر شراب میں پیشاب پڑ گیا۔ پھر شراب سرکہ بن گئی (تو اس کا کھانا حلال نہیں)	خلاصہ
	۱۱	ناپاک سرکہ شراب میں ڈالا گیا پھر وہ شراب سرکہ بن گئی تو وہ ناپاک ہی رہے گا اسلئے کہ ناپاک سرکہ کی حالت نہیں بدلی	قاضیخان
	۱۲	گدھا یا خنزیر نمک کی کان میں گر گیا اور نمک بن گیا یا گندی نالی (بدرو) کا گڑھا مٹی بن گیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) وہ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے ہاں پاک قرار پائیگا اور امام ابویوسفؒ کا اختلاف ہے[1]	محیط سرخسی
	۱۳	شیرے والے مٹکے میں جب جوش آیا تو جوش نے شدت اختیار کی اور اس میں جھاگ چڑھی اور (جب) جوش مدھم ہوا تو وہ کم ہو گیا پھر وہ سرکہ بن گیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر اس مٹکے میں سرکہ رہنے دیا گیا حتیٰ کہ وہ (اس میں) کافی دن رہا اور سرکہ کے بخارات مٹکے کے منہ تک چڑھے تو وہ مٹکا پاک قرار پائیگا	قاضیخان
	۱۴	اور اسی طرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جس کپڑے کو شراب لگی ہے اگر اسے سرکہ سے دھویا گیا (تو وہ کپڑا پاک قرار پائے گا)	قاضیخان
	۱۵	ناپاک تیل صابون میں ڈالا گیا تو اس کے پاک ہونے کا فتوی دیا جائے گا اسلئے کہ اس کی حالت بدل گئی ہے۔ [2]	زاہدی

۸۹۔ چمڑے کو دباغت دینا۔ جانوروں کو ذبح کرنا اور کنوئیں کا پانی نکال دینا — اسمیں ۱۰ شق ہیں

	۱	نجاست پاک کرنے کے طریقوں میں سے یہ طریقے بھی ہیں کہ چمڑے کو پکانا (دباغت[3] دینا) جانوروں کو	

[1] ردالمحتار ج ۱ ص۲۹۰ (مترجم)

[3] دباغت کے دیگر احکام حکم نمبر ۴۲ – ۴۶، ۴۳ ، ۱/۹۴ میں مذکور ہیں۔ نیز الدرالمختار میں ہے کہ کھال کی طرح مثانہ اور اوجھری بھی دباغت سے پاک ہو سکتے ہیں البتہ اوجھری کے متعلق امام ابویوسفؒ کا اختلاف ہے۔ الدرالمختار ج ۱ ص۱۸۶ اور بحرالرائق میں بحوالہ تجنیس لکھا ہے کہ مردہ بکری کی آنتوں سے بنائی ہوئی تانت پاس ہو تو نماز جائز ہے کیونکہ وہ دباغت کے حکم میں ہو جاتی ہے اسی طرح عقب (جانور کے پاؤں کا پچھلا حصہ) اور پٹھے کا بھی یہی حکم ہے البحرالرائق ج ۱ ص۹۹ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الاول فی تطهیر الانجاس	حوالہ
۹۰		مما یتصل بذلک مسائل — تعداد شق ۱۴ [1]	
	۱	(و مما یتصل بذلک مسائل) اذا اصابت النجاسة بعض اعضائه و لحسها بلسانه حتی ذهب اثرها یطهر	هکذا فی فتاوی قاضیخان
	۲	وکذا السکین اذا تنجس فلحسه بلسانه او مسحه بریقه	هکذا فی فتاوی قاضیخان
	۳	ولو لحس الثوب بلسانه حتی ذهب الاثر فقد طهر	کذا فی المحیط
	۴	اذا قاء ملأ الفم و توضأ و لم یغسل فاه حتی صلی جازت صلوته لانه یطهر بالبزاق	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۵	الصبی اذا قاء علی ثدی الام ثم مص الثدی مرارا یطهر	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۶	المحلوج النجس اذا ندف ان کان الکل او النصف نجسا لا یطهر و ان کان یسیرا بحیث یحتمل ان یذهب بهذا الفعل یحکم بطهارته	کذا فی الخلاصة
	۷	کالکدس اذا تنجس فقسم بین الدهقان و العامل یحکم بطهارته	کذا فی الخلاصة
	۸	الحنطة تداس بالحمر تبول و تروث و یصیب بعض الحنطة و یختلط ما اصیب منها بغیره قالوا لو عزل بعضها و غسل ثم خلط الکل ابیح تناولها	کذا فی الذخیرة
	۹	وکذلک لو عزل و وهبه من انسان او تصدق به علیه	کذا فی الذخیرة

[1] اس کے متعلق حکم ۸۴۳ ب ملاحظہ ہو جس کی تائید ھدایہ ج ۱ ص۲۳ میں ہے اور اسی طرح تحفہ اور بدائع میں اس حکم کو صحیح کہا گیا اور فیض میں ہے کہ اسپر فتوی ہے البتہ اس صورت میں بنا برعدم مرؤت غیر ماکول اللحم کا گوشت اصح ما یفتی بہ کے بموجب پاک نہیں ہے۔ ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۱ ص۱۸۹ و نور الایضاح ص۱۷ (مترجم) [2] کنوئیں کو پاک کرنے کیلئے پانی نکالنے کے احکام حکم ۳۰۔۳۱ میں اور بعض احکام ۳۲ کے حاشیہ میں مذکور ہیں مزید براں درمختار میں ہے کہ کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے معتبر ڈول اس کنوئیں کا درمیانہ ڈول ہے اگر ایسا ڈول نہ ہو تو ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر پانی والا) ڈول معتبر ہوگا اور دوسرے ڈول کا اس مقدار سے حساب کر لیا جائیگا۔ نیز مذکورہ ڈول کا اکثر حصہ بھرا ہوا نکلنا کافی ہوتا ہے۔

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — پہلی فصل نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	حوالہ
۸۹		(اللہ کے نام پر) ذبح کرنا[۱] اور (کنوئیں کا) پانی نکال دینا[۲] ہے۔ اور ہر ایک کے احکام کی تفصیل (اپنے اپنے مقام پر) گذر چکی ہے۔	

۹۰ - نجاست پاک کرنے کے مزید مسائل — اسمیں ۱۴ شقیں ہیں

شق نمبر		حوالہ
۱	نجاستوں کو پاک کرنے کے طریقوں سے ملتے جلتے مسائل یہ ہیں اگر کسی شخص کے کسی عضو پر نجاست لگی تو اس نے اسے زبان[۳] سے چاٹ لیا حتیٰ کہ نجاست کا اثر جاتا رہا تو وہ عضو پاک ہوجائے گا۔	قاضیخان
۲	اسی طرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) اگر چھری ناپاک ہوگئی۔ کسی نے اسے اپنی زبان سے چاٹ لیا یا تھوک لگا کر اسے پونچھ دیا تو چھری پاک ہوجائیگی۔	قاضیخان
۳	اگر کسی نے (ناپاک) کپڑے کو زبان سے چاٹ لیا حتیٰ کہ نجاست کا اثر جاتا رہا تو وہ کپڑا پاک ہوگیا	محیط
۴	اگر کسی نے منہ بھر کرکے قے کی پھر وضو کیا تو کلی نہ کی حتیٰ کہ نماز پڑھ لی تو اسکی نماز جائز ہوگئی اس لئے کہ منہ تھوک سے پاک ہوجاتا ہے	قاضیخان
۵	بچہ نے ماں کے پستان پر قے کی پھر اس نے اس پستان کو کئی بار چوسا تو (اس سے) پستان پاک ہو جائے گا	قاضیخان
۶	ناپاک روئی (جس سے بنولے نکالے گئے ہوں) جب دھنی گئی تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر کل روئی یا نصف ناپاک تھی تو (دھننے) سے پاک نہ ہوگی۔ (ب) اور اگر (وہ روئی) تھوڑی ناپاک تھی جسکے متعلق یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ اس قدر روئی دھننے کے عمل کی وجہ سے نکل گئی ہوگی تو اس روئی کے پاک قرار پانے کا حکم کیا جائیگا۔	خلاصہ
۷	جیساکہ (یہی مذکورہ) حکم کھلیان کا ہے جب وہ ناپاک ہوگیا پھر کسان اور کارندے کے درمیان تقسیم کیا گیا تو اس کھلیان کے پاک قرار پانے کا حکم کیا جائے گا۔	خلاصہ
۸	وہ گندم جو گدھوں کے ذریعے گاہی جاتی ہے۔ گدھے اس میں پیشاب اور لید کردیتے ہیں اور پیشاب اور لید گندم کے کچھ حصہ تک بھی پہنچ جاتی ہے اور پھر نجاست والی گندم بغیر نجاست والی گندم میں گڈمڈ ہوجاتی ہے تو اس گندم کے متعلق فقہاء رحمہ نے کہا ہے کہ اگر مذکورہ گندم میں سے کچھ نکال کر دھو لیا جائے پھر سب گندم (دھلی ہوئی اور بغیر دھلی ہوئی) باہم ملا دی جائے تو اس گندم کا کھانا جائز قرار دیا جائیگا	ذخیرہ
۹	اسی طرح (یہی حکم اس صورت میں ہے کہ) اگر (مذکورہ صورت میں) کچھ گیہوں نکال کر کسی کو ہبہ (بخشش)	

[۱] نیز ناپاک کنوئیں کا کچھ پانی جاری ہوجائے تو کنوئیں کے پاک ہونے کیلئے کافی ہے۔ نیز اگر ناپاک کنوئیں سے جس قدر پانی نکالنا واجب ہوا تھا وہ مقدار کنوئیں میں پانی جذب ہونے کی وجہ سے کم ہوجائے تو کنوئیں کے پاک ہونے کیلئے کافی ہے۔ اور ردالمحتار میں ہے کہ کچھ پانی جاری ہونیکی صورت یہ ہے کہ مثلاً کنوئیں میں ایک ایسا سوراخ کیا جائے کہ اس کے ذریعہ کچھ پانی کنوئیں سے نکل جائے اور قدر واجب کنوئیں میں جذب ہونیکی صورت میں اگر اس کنوئیں میں پانی پھر لوٹ آیا تو زیادہ صحیح حکم کی رو سے پانی پاک ہے بشرطیکہ جذب ہونے کے بعد کنوئیں کی تہ خشک ہوگئی تھی ورنہ پانی لوٹ کر آنے سے کنواں ناپاک قرار پائیگا۔ ماخوذ از الدر المختار مع شامی ج ۱ صفحہ ۲۰۳ [۲] ناپاک حوض کے خشک ہونے اور اسمیں دوبارہ پانی آنے کے حکم کے متعلق حکم نمبر ۲۷/۳۹ – ۲۸ ملاحظہ ہو (مترجم) [۳] مگر نجاست کو زبان سے چاٹنا منع ہے۔ علم الفقہ صفحہ ۵۶ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها الفصل الثانی فی الاعیان النجسة	حواله
۹۰			
	۱۰	اذیب القلعی[1] النجس طهر بخلاف الموم	کذا فی القنیة
	۱۱	الفأرة لوماتت فی السمن ان کان جامدا قوّر ماحوله ورمی به و الباقی طاهر یؤکل	هکذا فی الخلاصة
	۱۲	وان کان مائعا لم یؤکل وینتفع به من غیرجهة الاکل مثل الاستصباح ودبغ الجلد	هکذا فی الخلاصة
		واذا دبغ به یؤمر بالغسل	کذا فی البدائع
	۱۳	ثم ان کان ینعصر یغسل ویعصر ثلاث مرات وان کان لا ینعصر عند ابی یوسف رح یغسل ثلاث مرات ویجفف فی کل مرة	کذا فی البدائع
	۱۴	وحد الجامد انه اذا أخذ من ذلك الموضع لا یستوی من ساعته وان کان یستوی فهو مائع	هکذا فی فتاوی الغرائب

الفصل الثانی فی الاعیان النجسة

دفعات ۹۱ تا ۹۳ عنوانات ۳ تعداد شق ۲۵[2]

وهی نوعان

۹۱- النجاسة المغلظة تعداد شق ۱۲

شق		حواله
۱	(الاول) المغلظة وعفی منها قدر الدرهم واختلفت الروایات فیه	هکذا فی التبیین والکافی واکثر الفتاوی
۲	والصحیح ان یعتبر بالوزن فی النجاسة المتجسدة وهو ان یکون وزنه قدر الدرهم الکبیر المثقال وبالمساحة فی غیرها وهو قدر عرض الکف[3]	هکذا فی التبیین والکافی واکثر الفتاوی

[1] قوله القلعی هو الرصاص والموم بالضم الشمع اھ قاموس (حاشیہ عربی فتاوی ہذا) یعنی قلعی (سفید) سیسہ ہے اور موم کا لفظ ضمہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اس سے مراد شمع ہے۔ قاموس اھ (مترجم) [2] نجاست مرئیہ اور غیر مرئیہ کی پہچان کے متعلق حکم ۵/۸۲ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] قوله عرض الکف قال فی شرح الوقایة المراد بعرض الکف عرض مقعر الکف وهو داخل مفاصل الاصابع اھ (حاشیہ عربی فتاوی ہذا)۔ اگلے ترجمہ کی وضاحت حکم ... کے ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۰		کرلے یا وہ گندم کسی کو بطور صدقہ (خیرات) دیدے۔	ذخیرہ
	۱۰	(ا) ناپاک قلعی پگھلائی گئی تو پاک ہوگئی۔ (ب) مگر موم پگھلانے سے پاک نہیں ہوتی	قلنیہ
	۱۱	چوہا اگر گھی میں مرگیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر گھی جما ہوا تھا تو اس کے آس پاس کا گھی کاٹ کر پھینکدیا جائے اور باقی گھی پاک ہے۔ کھایا جاسکتا ہے۔	خلاصہ
	۱۲	اور اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اگر چوہا گھی میں مرگیا تو) گھی پگھلا ہوا تھا تو اسکا کھانا جائز نہیں (ب) لیکن (اس صورت میں) کھانے کے علاوہ دوسرے کاموں میں لانا جائز ہے مثلاً چراغ جلانا اور چمڑے کے پکانے میں استعمال کرنا	خلاصہ
		(ج) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس گھی سے چمڑے کو دباغت دی گئی تو اس، چمڑے کو (پاک کرنے کے لئے) دھونے کا حکم دیا جائیگا۔	بدائع
	۱۳	(اور دھونے کی صورت یہ ہوگی کہ) (ا) اگر نچوڑا جاسکتا ہو تو تین بار دھویا اور نچوڑا جائیگا (ب) اور اگر وہ نچوڑا نہ جاسکتا ہو تو امام ابویوسف رحؒ کے ہاں تین بار دھویا جائے گا اور ہر بار خشک کیا جائیگا۔ *	بدائع
	۱۴	(ا) جمے ہوئے (گھی) کی حد یہ ہے کہ اگر اسکی ایک جگہ سے کچھ گھی نکالا جائے تو اس وقت باقی گھی ملکر برابر نہ ہوجائے۔ (ب) اور اگر اس وقت باقی گھی ملکر برابر ہوجائے تو وہ (جما ہوا نہیں) پگھلا ہوا قرار پائیگا۔	فتاوی الغرائب

دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان

دفعات ۹۱ تا ۹۳ عنوانات ۳ تعداد شق ۷۵

نجاست کی دو قسمیں ہیں (نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ)

۹۱ - نجاست غلیظہ اسمیں ۱۲ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	نجاست کی پہلی قسم نجاست غلیظہ (سخت پلیدی) ہے اور وہ (نماز جائز ہونے کیلئے) ایک درہم کے بقدر معاف ہے۔ اور درہم کے اندازے کے متعلق مختلف روایتیں ہیں	تبیین۔ کافی۔ اکثر فتاویٰ
	۲	(ا) درہم کے معتبر اندازے کا صحیح حکم یہ ہے کہ اگر نجاست جسم والی (مرئیہ) ہو تو وزن سے اندازہ ہوگا یعنی اسکا وزن ایک بڑے درہم کے برابر ہو جو ایک مثقال کا ہوتا ہے۔ اگر نجاست جسم والی نہ ہو (غیر مرئیہ) ہو تو درہم کا اندازہ ناپ سے ہوگا یعنی (ایک درہم) ہتھیلی کی چوڑائی کے بقدر ہو[۴]	تبیین۔ کافی۔ اکثر فتاویٰ

[۴] ہتھیلی کی چوڑائی سے مراد ہتھیلی کی گہرائی کے بقدر چوڑائی ہے اور وہ ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑوں کے اندر کی جگہ ہے اور اسکی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ پھیلا ہوا اور سیدھا ہو تو ہتھیلی کی گہرائی کی جتنی جگہ میں پانی ٹھہر سکتا ہے وہ ہتھیلی کی چوڑائی ہے۔ ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۳ * اسکے لئے حکم ۱۶/۸۲ ملاحظہ ہو۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ و احکامها — الفصل الثانی فی الاعیان النجسة	حوالہ
۹۱		والمثقال وزنه عشرون قیراطاً	
		وعن شمس الائمة رح یعتبر فی کل زمان بدرهمه والصحیح الاول	هکذا فی السراج الوهاج ناقلا عن الایضاح
	۳	کل ما یخرج من بدن الانسان مما یوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ کالغائط والبول والمنی والمذی والودی والقیح والصدید والقئ اذا ملأ الفم	کذا فی البحر الرائق
	۴	وکذا دم الحیض والنفاس والاستحاضة	هکذا فی السراج الوهاج
	۵	وکذلک بول الصغیر والصغیرة اکلا او لا	کذا فی الاختیار شرح المختار
	۶	وکذلک الخمر والدم المسفوح ولحم المیتة وبول ما لا یؤکل والروث واخثاء البقر والعذرة ونجو الکلب وخرء الدجاج والبط والاوز نجس نجاسة غلیظة	هکذا فی فتاوی قاضیخان
	۷	وکذا خرء السباع والسنور والفأرة	هکذا فی السراج الوهاج
	۸	بول الهرة والفأرة اذا اصاب الثوب قال بعضهم یفسد اذا زاد علی قدر الدرهم وهو الظاهر	هکذا فی فتاوی قاضیخان والخلاصة
	۹	خرء الحیة وبولها نجس نجاسة غلیظة	کذا فی التتارخانیة
	۱۰	وکذا خرء العلق	کذا فی التتارخانیة
	۱۱	ودم الحلمة والوزغة نجس اذا کان سائلا	کذا فی الظهیریة
	۱۲	فاذا اصاب الثوب اکثر من قدر الدرهم یمنع جواز الصلوٰة	کذا فی المحیط

۹۲- النجاسة المخففة تعداد شق ۹

	۱	(والثانی المخففة) وعفی منها ما دون ربع الثوب	کذا فی اکثر المتون

۱؎ ایک قیراط پانچ جو کے دانوں کے برابر ہوتا ہے۔ رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۴ نیز عام اہل علم کے ہاں درہم بر ہم کا وزن تقریباً ساڑھے چار ماشہ ہے۔ نیز حکم نمبر ۲۲ کے حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

۲؎ بدن انسانی سے نکلنے والی جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ ناپاک بھی نہیں قرار پاتیں جیسا کہ حکم $\frac{1}{24}$ میں ہے۔ مگر درمختار اور رد المحتار میں اس کیساتھ دو قیدیں لگائی گئی ہیں اول یہ کہ ان چیزوں سے کسی وقت بھی کسی کا وضو نہ ٹوٹے پس بے وضو شخص کے بدن سے اور معذور کے بدن سے نکلنے والی نجاستیں ناپاک ہی رہیں گی کیونکہ ان سے وضو نہ ٹوٹنے کا حکم مخصوص اوقات کیلئے ہے۔ دوم یہ کہ وہ چیزیں بدن سے نکلنے کی وجہ سے ناپاک نہ ہونگی پس اگر وہ فی نفسہ ناپاک تھیں مثلاً عین شراب یا پیشاب کی تھوڑی سی قے جو منہ بھر کر نہ ہو تو ان سے اگر وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ بدن سے نکلنے کی وجہ سے تو ناپاک نہ ہونگی مگر چونکہ وہ فی نفسہ ناپاک ہیں لہذا نجس ہی رہیں گی۔ درمختار و رد المحتار ج ۱ ص ۱۳ [illegible] کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۱		(ب) مثقال کا وزن بیس قیراط ہوتا ہے ۱	
		اور شمس الائمہ رح سے منقول ہے کہ ہر زمانہ میں وہ درہم معتبر ہے جو اس زمانہ میں رائج ہو اور صحیح حکم پہلا ($\frac{۲-ب}{۹۱}$) ہے	سراج وہاج
	۳	ایسی تمام چیزیں جو آدمی کے بدن سے نکلتی ہیں اور ان کی وجہ سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہے تو وہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔ مثلاً پاخانہ۔ پیشاب۔ منی۔ مذی۔ ودی۔ پتلا خون۔ پیپ اور وہ قے جو منہ بھر کر آئے ۲	بحر رائق
	۴	اسی طرح (یعنی مذکورہ چیزوں کی طرح) حیض۔ نفاس اور استحاضہ کے خون کیلئے یہی حکم ہے (کہ وہ نجاست غلیظہ ہیں)	سراج وہاج
	۵	اسی طرح (یعنی مذکورہ چیزوں کی طرح) چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی کے پیشاب کیلئے یہی حکم ہے خواہ وہ کھانا کھاتے ہوں یا نہ (کہ انکا پیشاب نجاست غلیظہ ہے)	اختیار شرح مختار
	۶	اسی طرح شراب۔ جاری خون۔ مردار۔ ان جانوروں کا پیشاب جو کھاتے نہیں جانتے۔ لید۔ بیل کا گوبر۔ پاخانہ۔ کتے کا پاخانہ۔ مرغی۔ بطخ اور مرغابی کی بیٹ (یہ سب) نجاست غلیظہ ہیں ۳	قاضیخان
	۷	اسی طرح (یعنی مذکورہ چیزوں کی طرح) درندوں۔ بلی اور چوہے کا پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہیں۔ *	سراج وہاج
	۸	بلی یا چوہے کا پیشاب اگر کپڑے کو لگ جائے تو (اس کے متعلق) بعض فقہاؒ نے کہا ہے کہ اگر وہ قدر درہم سے زیادہ ہو جائے تو کپڑا نجس قرار پاتا ہے۔ اور یہی حکم ظاہر ہے ۴	قاضیخان وخلاصہ
	۹	سانپ کا پاخانہ اور پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔	تتارخانیہ
	۱۰	اسی طرح (یعنی مذکورہ کی طرح) جونک کا پاخانہ نجاست غلیظہ ہے۔	تتارخانیہ
	۱۱	بڑی چھپکلی (چمڑے کا کیڑا۔ سوسمار) اور گرگٹ کا خون بھی ناپاک ہے بشرطیکہ وہ خون بہنے والا ہو ۵	ظہیریہ
	۱۲	اگر (مذکورہ یعنی بہنے والا خون) کپڑے کو ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو نماز جائز نہ ہوگی۔	محیط

۹۲۔ نجاست خفیفہ — اسمیں ۹ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	نجاست کی دوسری قسم نجاست خفیفہ (ہلکی نجاست) ہے اور وہ (نماز جائز ہونے کے لئے) چوتھائی کپڑے سے کم تک معاف ہے۔	متون

۳ الروث۔ الخثی۔ البعر اور السرقین کے مفہوم کیلئے حکم نمبر $\frac{۵}{۸۹}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ اور روث اور خثی یعنی لید اور گوبر کے ذکر سے اشارہ ہے کہ خواہ حرام جانور ہوں یا حلال جانور ہوں پرندوں کے سوا ہر جانور کا پاخانہ نجاست غلیظہ ہے۔ ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۵ وهكذا فی البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳ (مترجم) ۴ چوہے اور بلی کے پیشاب و پاخانہ کے متعلق بعض فقہاؒ کے ہاں اصل حکم یہی ہے۔ البتہ اگر چوہے کا پیشاب یا مینگنیاں کنوئیں میں پڑ جائیں تو بنا بر ضرورت اسکا رعایتی حکم $\frac{۵}{۸۹}$ کے حاشیہ پر ملاحظہ ہو مگر بنا بر ضرورت مذکورہ رعایتی حکم میں بھی بعض کے ہاں کنوئیں میں رعایت ہے برتنوں میں نہیں۔ ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۴ (مترجم) ۵ الحلمۃ کا ترجمہ سید امیر علیؒ نے ترجمہ فتاوی ہدایہ ج ۱ ص ۱۳۳ میں سوسمار اور ص ۹۴ میں بڑی گلی لکھا ہے۔ المنجد اردو ص ۲۰۷ میں اسکا معنی چمڑے کا کیڑا لکھا ہے اور منتہی الارب اردو ص ۱۰۹۲ میں اسکا معنی چھوٹی یا بڑی چھپکلی لکھا ہے اور بحر رائق ج ۱ ص ۲۲۹ میں ہے کہ الحلمۃ کی تین قسمیں ہیں۔ قراد۔ حمنانہ اور حلمۃ۔ ان میں حلمۃ سب سے بڑی چھپکلی ہے اور اسمیں بہنے والا خون ہوتا ہے نیز حکم نمبر $\frac{۹۷}{۱۲}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو مترجم

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها الفصل الثانی فی الاعیان النجسة	حوالہ
۹۲	۲	اختلفوا فی کیفیة اعتبار الربع قیل المعتبر ربع طرف اصابته النجاسة کالذیل والکم والدخریص ان کان المصاب ثوبا وربع العضو المصاب کالید والرجل ان کان بدنا وصححه	هکذا فی التحفة والمحیط والبدائع والمجتبی والسراج الوهاج
	۳	وفی الحقائق وعلیه الفتوی	کذا فی البحر الرائق
	۴	وبول ما یؤکل لحمه والفرس وخرء طیر لا یؤکل مخفف	هکذا فی الکنز
	۵	وخفة النجاسة تظهر فی الثوب دون الماء	کذا فی الکافی
	۶	دم الشهید ما دام علیه طاهر واذا ابین منه کان نجسا	کذا فی الظهیریة
	۷	ومرارة کل شئ کبوله	کذا فی الظهیریة
	۸	البول المنتضح قدر رؤس الابر معفو للضرورة وان امتلأ الثوب	کذا فی التبیین
		وکذا قدر الجانب الآخر	هکذا فی الکافی والتبیین
		هذا اذا کان الانتضاح علی الثیاب والابدان اما اذا انتضح فی الماء فانه ینجسه ولا یعفی عنه لان طهارة الماء آکد من طهارة الابدان والثیاب والمکان	کذا فی السراج الوهاج
	۹	ولو کان المنتضح مثل رؤس المسلة منع	کذا فی البحر الرائق

ؔ۱ الدِخْرِیْصُ هو عند العرب البنیقة ۔ الخ ۔ حاشیہ البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳۴ اور اَلْبُنَیْقَۃُ ۔ گریبان المنجد اردو ص ۱۳۰ (مترجم) ؔ۲ مگر چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب سے بنا بر ضرورت پانی اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے جیسا کہ حکم ۲۷/۴۳ میں ہے اور بنا بر ضرورت ان سے برتن بھی ناپاک نہیں ہوتا رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۴ (مترجم) ؔ۳ اگر ایسی چھینٹیں باہم مل جائیں اور پھیل کر قدر درہم سے زیادہ ہو جائیں تو انکا حکم اس ناپاک تیل کی طرح ہونا چاہیئے جو پہلے کم ہو اور پھر پھیل کر (قدر درہم کم) زیادہ ہو جائے تو وہ نماز جائز ہونے کے لئے مانع ہو جاتا ہے ۔ ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۵ اور ناپاک تیل کے مذکورہ حکم کے لئے حکم نمبر ۱۶/۹۳ ملاحظہ ہو ۔ (مترجم)

ؔ۴ اس لئے کہ پانی طہارت کا آلہ ہے اس میں احتیاط کی زیادہ ضرورت ہے ۔ گو ضرورت عامہ (عموم بلوی) کی بنا پر بعض صورتوں میں رعایتی احکام بھی موجود ہیں ۔ اور اس صورت میں بھی بعض فقہاء رعایت کے قائل ہیں جیسا کہ رد المحتار میں ہے کہ قال فی الحلیة ثم لو وقع هذا الثوب المنتضح علیه البول مثل رؤس الابر فی الماء القلیل هل ینجس ففی الخلاصة عن ابی جعفرؒ لقائل ان یقول ینجس ولقائل ان یقول لا

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۲	۲	چوتھائی کپڑے کی کیفیت میں فقہاءؒ کے مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ہے کہ اس طرف کی چوتھائی معتبر ہے جس طرف نجاست لگی ہے۔ مثلاً دامن۔ آستین اور گریبان [۱] یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ نجاست کپڑے پر لگی ہو۔ اور اگر نجاست بدن پر لگی ہو تو اس عضو کی چوتھائی کا اعتبار ہو گا مثلاً ہاتھ اور پاؤں۔ اور اس حکم کو صحیح کہا ہے صاحب تحفہ۔ محیط۔ بدائع۔ مجتبیٰ۔	سراج وہاج
	۳	اور حقائق میں ہے کہ اسی (مذکورہ حکم) پر فتوی ہے۔	بحرالرائق
	۴	حلال جانوروں کا پیشاب اور گھوڑے کا پیشاب اور ان پرندوں کی بیٹ جنکا گوشت کھایا نہیں جاتا (یہ سب) نجاست خفیفہ ہیں [۲]	کنز
	۵	نجاست کے خفیف ہونے کا حکم کپڑے میں جاری ہوتا ہے پانی میں نہیں (یعنی پانی غلیظہ اور خفیفہ دونوں سے ناپاک ہو جاتا ہے)	کافی
	۶	شہید کا خون جب تک شہید کے بدن پر ہے پاک ہے اور جب اس کے بدن سے جدا کر دیا گیا تو ناپاک ہے	ظہیریہ
	۷	ہر جانور کے پتا کا حکم اس کے پیشاب کے حکم کی طرح ہے	ظہیریہ
	۸	(ا) پیشاب کی جو چھینٹیں سوئی کے (سوراخ کرنے والے) سرے کے برابر اڑتی ہیں وہ ضرورت کی بناپر معاف ہیں اگرچہ تمام کپڑے پر پڑ جائیں	تبیین
		اسی طرح (یہی حکم اس صورت میں ہے) جب سوئی کے ناکے (یعنی دھاگہ ڈالنے والے سرے) کے برابر پیشاب کی چھینٹیں (سب کپڑے) پر پڑ جائیں (تو معاف ہیں) [۳]	کافی۔ تبیین
		(ب) یہ (مذکورہ $\frac{۸}{۹۲}$) حکم اس صورت میں ہے جبکہ (مذکورہ) چھینٹیں کپڑے یا بدن پر پڑیں لیکن اگر (مذکورہ) چھینٹیں (تھوڑے) پانی میں گر پڑیں تو اسے ناپاک کر دینگی اور (پانی میں چھینٹیں گرنے کی صورت میں) کچھ معاف نہ ہو گا اسلئے کہ بدن کپڑے اور مکان کی نسبت پانی کی طہارت کی تاکید زیادہ ہے [۴]	سراج وہاج
	۹	اگر (پیشاب کی) چھینٹیں بڑے سوئے کے سرے کے برابر ہوں (اور کپڑے یا بدن پر قدر درہم سے زیادہ پڑ جائیں) تو (نماز جائز ہونے کے لئے) مانع ہوں گی۔	بحرالرائق

یتجس الخ۔ ثم اعلم ان وقوع الرشاش فی الماء ابتداءً مثل وقوع هذا الثوب فیه کما فی السراج وغیرہ هذا وفی القهستانی عن التمرتاشی ان استبان اثرہ علی الثوب بان تدرکه العین او علی الماء بان ینفرج او یتحرك فلاعبرة به وعن الشیخین انه معتبر اهـ۔ وظاهرہ ان المعتمد عدم اعتبار ماظهر اثرہ فی الثوب والماء الخ رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۵۔ یعنی سوئی کے سرے کے بقدر پیشاب کی چھینٹوں والا کپڑا تھوڑے پانی میں گر جائے تو اس پانی کے پاک رہنے یا ناپاک ہو جانے کے متعلق دونوں قول موجود ہیں۔ نیز مذکورہ چھینٹیں اگر ابتداءً ہی (تھوڑے) پانی میں پڑ جائیں تو اس پانی کا حکم بھی مذکورہ چھینٹوں والے کپڑے کے حکم کی طرح ہے نیز اگر ان چھینٹوں کا اثر ظاہر ہو مثلاً کپڑے پر دیکھی جا سکیں یا انکی وجہ سے پانی پھیلے یا حرکت کرے تو یہ اثر غیر معتبر ہے اور شیخین کے ہاں معتبر ہے اور ظاہر یہی ہے کہ پانی اور کپڑے میں مذکورہ اثر کا ظاہر ہونا معتبر نہیں ہے الخ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها الفصل الثانی فی الاعیان النجسة	حواله
۹۳		**۔ ممایتصل بذلك مسائل تعداد شق ۵۴**	
	۱	(ومما یتصل بذلك مسائل) جلد الحیة نجس وان کانت مذبوحة لانه لا یحتمل الدباغة[1]	هكذا فی الظهیریة
	۲	قمیص الحیة الصحیح انه طاهر	كذا فی الخلاصة
	۳	لعاب النائم طاهر سواء کان من الفم او منبعثا من الجوف عند ابی حنیفة رح ومحمد رح وعلیه الفتوی	هكذا فی السراج الوهاج
	۴	واما لعاب المیت فقد قیل انه نجس	هكذا فی السراج الوهاج
	۵	ماء دود القز وعینه وخرؤه طاهر	كذا فی القنیة
	۶	وذرق ما یؤکل لحمه من الطیر طاهر عندنا مثل الحمام والعصافیر	كذا فی السراج الوهاج
	۷	والصحیح ان لبن الاتان طاهر كذا فی التبیین	وهكذا فی منیة المصلی
		وهو الاصح	كذا فی الهدایة
		ولا یؤکل	كذا فی النهایة والخلاصة
	۸	ومایبقی من الدم فی عروق المذکاة بعد الذبح لا یفسد الثوب وان فحش	كذا فی فتاوی قاضیخان
	۹	وكذا الدم الذی یبقی فی اللحم لانه لیس بمسفوح	هكذا فی محیط السرخسی
	۱۰	وما لزق من الدم السائل باللحم فهو نجس	كذا فی منیة المصلی
	۱۱	دم الكبد والطحال لیس بنجس	كذا فی خزانة الفتاوی
	۱۲	ودم البق والبراغیث والقمل والكتان[3] طاهر وان كثر	كذا فی السراج الوهاج
	۱۳	ودم السمك ومایعیش فی الماء لا یفسد الثوب فی قول ابی حنیفة رح ومحمد رح	كذا فی فتاوی قاضیخان
	۱۴	بعرة الفأرة وقعت فی وقر الحنطة فطحنت والبعرة فیها او وقعت فی وقر دهن لم یفسد الدقیق والدهن مالم یتغیر طعمهما قال الفقیه ابو اللیث رح وبه نأخذ	هكذا فی المحیط

[1] دباغت کے دیگر احکام ۴۶-۴۷/۴۳ - ۱/۸۹ کے حاشیہ میں ملاحظہ ہوں نیز درمختار میں ہے کہ چھوٹے سانپ اور چوہے کی جلد دباغت سے پاک نہیں ہوتی اسلئے کہ وہ دباغت قبول نہیں کرتی اور جو دباغت سے پاک نہ ہو وہ ذبح سے بھی پاک نہیں ہوتی اور رد المحتار میں ہے کہ چھوٹے سانپ سے مراد وہ چھوٹا سانپ ہے جسمیں (بہنے والا) خون ہو اور جو ایسا نہیں وہ ناپاک نہیں ہے۔ ماخوذ از الدر المختار ورد المحتار ج ۱ ص ۱۸۱ (مترجم) (نوٹ) اگر کسی نسخہ سے مذکورہ سانپ اور چوہے کی کھال دباغت حقیقی قبول کرے

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۲		**نجس چیزوں کے مزید مسائل — اسمیں ۵۴ شقیں ہیں**	
	۱	سانپ کی کھال ناپاک ہے۔ خواہ سانپ کو ذبح کیا جائے (اور پھر اسکی کھال اتاری جائے ناپاک ہے) اس لئے کہ سانپ کی کھال دباغت قبول نہیں کرتی [1]	ظہیریہ
	۲	سانپ کی کینچلی کے متعلق صحیح حکم یہ ہے کہ وہ پاک ہے	خلاصہ
	۳	سوتے ہوئے آدمی کی رال (منہ سے لعاب ٹپکنا) پاک ہے۔ خواہ وہ منہ سے پیدا ہو یا معدے سے نکل کر آئے یہ حکم امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں ہے اور اسی پر فتوی ہے	سراج وہاج
	۴	مگر مردے کے لعاب کے متعلق بعض فقہاء رح کے ہاں حکم یہ ہے کہ وہ ناپاک ہے [2]	سراج وہاج
	۵	ریشم کے کیڑے کا پانی۔ اسکی آنکھ اور بیٹ پاک ہے۔	قنیہ
	۶	جن پرندوں کا گوشت کھایا جاتا ہے مثلاً کبوتر اور چڑیا انکی بیٹ ہمارے ہاں پاک ہے۔	سراج وہاج
	۷	گدھی کے دودھ کے متعلق صحیح حکم یہ ہے کہ وہ پاک ہے	تبیین۔ منیۃ المصلی
		(ب) اور یہی (مذکورہ) حکم زیادہ صحیح ہے	ہدایہ
		(ج) اور اسے (گدھی کے دودھ کو) کھایا نہ جائے	نہایہ۔ خلاصہ
	۸	جو خون ذبح شدہ جانور کے ذبح کرنے کے بعد اسکی رگوں میں باقی رہتا ہے وہ کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا خواہ وہ (خون کپڑے کو) زیادہ لگ جائے۔	قاضیخان
	۹	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس خون کا ہے) جو خون گوشت میں باقی رہ جاتا ہے (وہ کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا) اسلئے کہ وہ خون جاری (کے حکم میں) نہیں ہے	محیط سرخسی
	۱۰	جاری خون میں سے جو خون گوشت کے ساتھ چمٹا ہوا ہے وہ ناپاک ہے	منیۃ المصلی
	۱۱	جگر اور تلی کا خون ناپاک نہیں ہے۔	خزانۃ الفتاوی
	۱۲	مچھر۔ پسو۔ جوں اور کتان (سرخ رنگ کا چھوٹا سا کاٹنے والا کیڑا) کا خون پاک ہے [3] خواہ زیادہ ہو	سراج وہاج
	۱۳	مچھلی کا خون اور ان جانوروں کا خون جنکی زندگی پانی میں گذرتی ہے امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا	قاضیخان
	۱۴	(ا) چوہے کی مینگنی گندم کے ڈھیر میں گر گئی اور گندم پس گئی اور مینگنی اسکے اندر ہی موجود تھی یا (وہ) مینگنی تیل کے برتن میں گر گئی تو وہ آٹا اور تیل ناپاک نہ ہونگے جب تک انکا مزہ نہیں بدلا	
		(ب) فقیہ ابو اللیث رح نے فرمایا ہے کہ ہم اسی (مذکورہ) قول کو اختیار کرتے ہیں (حکم نمبر ۴۵ کا حاشیہ ملاحظہ ہو)	محیط

[1] تو پھر اسکے ذبح شدہ ہونیکی صورت میں یا دباغت شدہ ہونیکی صورت میں اسکی کھال پاک قرار دینے کا حکم ہونا چاہیئے کیونکہ مسئلہ اجتہادی ہے اور علت موجود ہے۔ (مترجم) [2] مردہ کافر۔ مسلمان میت۔ شہید اور نومولود میت کے متعلق پانی میں گر پڑنے کے احکام حکم نمبر ۱۳ تا ۱۶ / ۴۴ میں ملاحظہ ہوں (مترجم)

[3] قولہ الکتان ھو بوزن رمان دویبۃ حمراء لساعۃ اھ قاموس۔ حاشیہ عربی فتاوی ہذا۔ یعنی کتان سرخ رنگ کا چھوٹا سا کیڑا ہے جو سخت ڈسنے والا ہے (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحكامها — الفصل الثانی فی الاعيان النجسة	حوالہ
۹۳	۱۵	وفی مسائل ابی حفصؒ فی بعر الفأرة اذا وقع فی الدبس او الخل انه لا يفسد	هكذا فى المحيط
	۱۶	ولو اصاب الثوب دهن نجس اقل من قدر الدرهم ثم انبسط فصار اكثر من قدر الدرهم قال بعضهم يمنع جواز الصلوة وبه أخذ الاكثرون۔	هكذا فى السراج الوهاج
	۱۷	وبه يؤخذ	كذا فى منية المصلى
	۱۸	اذا لف الثوب النجس فى الثوب الطاهر والنجس رطب فظهرت نداوته فى الثوب الطاهر لكن لم يصر رطبا بحيث لو عصر يسيل منه شيئ ولا يتقاطر فالاصح انه لا يصير نجسا	هكذا فى الخلاصة
	۱۹	وكذا لو بسط الثوب الطاهر على الثوب النجس او على ارض نجسة مبتلة واثرت تلك النجاسة فى الثوب لكن لم يصر رطبا بحال لو عصر يسيل منه شيئ ولكن يعرف موضع النداوة فالاصح انه لا يصير نجسا	هكذا فى الخلاصة
	۲۰	ولو وضع رجله المبلولة على ارض نجسة او بساط نجس لا يتنجس	كذا فى السراج الوهاج ناقلا عن الفتاوى
	۲۱	وان وضعها جافة على بساط نجس رطب ان ابتلت تنجست ولا تعتبر النداوة هو المختار	كذا فى السراج الوهاج ناقلا عن الفتاوى
	۲۲	واذا جعل السرقين فى الطين فطين به السقف فيبس فوضع عليه منديل مبلول لا يتنجس	هكذا فى فتاوى قاضيخان
	۲۳	السرقين الجاف او التراب النجس اذا هبت به الريح فاصاب ثوبا لا يتنجس ما لم ير فيه اثر النجاسة	هكذا فى فتاوى قاضيخان
	۲۴	اذا مرت الريح بالعذرات واصابت الثوب المبلول يتنجس ان وجدت رائحة النجاسة	هكذا فى الظهيرية
	۲۵	وما يصيب الثوب من بخارات النجاسة لا يتنجس بها وهو الصحيح	هكذا فى الظهيرية
	۲۶	دخان النجاسة اذا اصاب الثوب او البدن الصحيح انه لا ينجسه	هكذا فى السراج الوهاج
	۲۷	وفى الفتاوى اذا احرقت العذرة فى بيت فعلا دخانه وبخاره الى	

ل چوہے کی مینگنی کے متعلق اصل حکم نمبر ۸/۹۱ میں ملاحظہ ہو۔ حکم نمبر ۱۴-۱۵/۹۳، ۲۱/۴۰ بنا برضرورت ہیں نیز حکم ۵/۹۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
۲ جیسا کہ رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۵ میں ہے۔ (مترجم)۔ ۳ جیسا کہ الدر المختار و رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۱ میں ہے۔ (مترجم)
۴ ایسے گارے کے لئے حکم نمبر ۳۹/۹۳ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۲	۱۵	مسائل ابی حفصؒ میں ہے کہ چوہے کی مینگنی اگر رُبّ (رس کا گاڑھا شیرہ) میں گرجائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا [1]	محیط
	۱۶	اگر کپڑے پر ناپاک تیل قدر درہم سے کم لگا پھر وہ پھیل کر قدر درہم سے زیادہ ہوگیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) بعض فقہاءؒ کے ہاں وہ نماز ہونے کیلئے مانع ہے۔ اور اکثر فقہاءؒ نے اسی حکم کو اختیار کیا ہے۔	سراج وہاج
	۱۷	اور اسی (مذکورہ) حکم کو اختیار کیا جاتا ہے [2]	منیۃ المصلی
	۱۸	اگر ناپاک کپڑا پاک کپڑے میں لپیٹا گیا اور ناپاک کپڑا تر تھا۔ اسکی نمی پاک کپڑے میں ظاہر ہوگئی لیکن پاک کپڑا اتنا تر نہیں ہوا کہ اگر اسے نچوڑا جائے تو اس سے کوئی چیز بہہ پڑے یا قطرے ٹپکنے لگیں تو اس پاک کپڑے کے متعلق زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ ناپاک نہ ہوگا [3]	خلاصہ
	۱۹	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جب کسی نے پاک کپڑا ناپاک کپڑے پر یا ناپاک زمین پر بچھایا جو تر تھی اور اس نجاست نے پاک کپڑے میں اثر کیا لیکن (اس اثر سے) اتنا تر نہیں ہوا کہ اگر پاک کپڑے کو نچوڑا جائے تو اس سے کوئی چیز بہہ پڑے البتہ (اس اثر سے) نجاست کی نمی کی جگہ پہچانی جاتی ہے تو (اس صورت میں) زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ (پاک) کپڑا ناپاک نہ ہوگا	خلاصہ
	۲۰	اسیطرح اگر کسی نے (پاک، تر) پاؤں ناپاک (خشک) زمین یا ناپاک (خشک) بچھونے پر رکھے تو پاؤں ناپاک نہ ہونگے۔	سراج وہاج
	۲۱	اگر کسی نے (پاک) خشک پاؤں ناپاک تر بچھونے پر رکھے تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر پاؤں بھیگ گئے تو ناپاک ہوگئے۔ اور صرف نمی کا اعتبار نہیں ہے یہی حکم مختار ہے۔	سراج وہاج
	۲۲	کسی نے گارے (لیپائی کے لئے مٹی گوندھنا) میں گوبر ملایا پھر اس سے چھت لیپا پھر وہ گارا [4] سوکھ گیا پھر اس پر بھیگا ہوا رومال (تولیہ) رکھا تو وہ رومال ناپاک نہ ہوگا [5]	قاضیخان
	۲۳	سوکھے گوبر یا ناپاک مٹی پر ہوا چلی تو وہ (ہوا سے اڑ کر) کپڑے پر پڑی تو جب تک اس کپڑے میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو وہ ناپاک نہ ہوگا۔	قاضیخان
	۲۴	پاخانہ کی گندگیوں سے ہوا گذر کر تر کپڑے کو لگی تو وہ کپڑا ناپاک ہو جائیگا بشرطیکہ (اسمیں) نجاست کی بو آنے لگے۔	ظہیریہ
	۲۵	نجاست کے بخارات اگر کپڑے پر لگیں تو اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا اور یہی حکم صحیح ہے	ظہیریہ
	۲۶	نجاست کا دھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو صحیح حکم یہ ہے کہ وہ اسے ناپاک نہیں کرتا	سراج وہاج
	۲۷	فتاوی میں ہے کہ جب کسی گھر میں نجاست جلائی گئی تو اسکا دھواں اور بخارات چھت کے شیشہ	

[5] ایسے گارے پر کپڑا رکھنے کے متعلق حاشیہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ پاک اور ناپاک چیزوں میں سے جب ایک تر اور دوسری خشک ہو اور وہ ایک دوسری پر رکھی جائیں تو نجاست کا اثر اتنا معمولی ہوتا ہے کہ وہ شرعاً معاف ہے اور اگر مذکورہ صورت میں دونوں چیزیں تر ہوں تو پاک چیز بھی ناپاک قرار پائے گی (ماخوذ از حاشیہ شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایۃ ج ۱ ص ۱۱۷) (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الثانی فی الاعیان النجسة	حوالہ
۹۳		الطابق والعقد ثم ذاب او عرق الطابق فاصاب ماءہ ثوبا لا یفسد استحسانا ما لم یظهر اثر النجاسة وبه افتی الامام ابوبکر محمد بن الفضل[1]	کذا فی الفتاوی الغیاثیة
	۲۸	وکذا الاصطبل اذا کان حارا او علی کوته طابق او بیت البالوعة اذا کان علیه طابق فعرق الطابق وتقاطر	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۲۹	وکذا الحمام اذا احرق فیه النجاسة فعرق حیطانها وکواها وتقاطر	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۰	لو استنجی بالماء ولم یمسحه بالمندیل حتی فسا عامتهم علی انه لا یتنجس ما حوله	کذا فی الخلاصة
	۳۱	وکذا لو لم یستنج ولکن ابتل السراویل بالعرق او بالماء ثم فسا	کذا فی الخلاصة
	۳۲	وکذا اذا دخل المربط فی الشتاء وبدنه مبتل او ادخل فیه شئ مبتل فجف من حره لا یتنجس الا ان یظهر اثره کصفرة ظهرت فی السراویل المبتل او فی ذلک الشئ اذا یبس	هکذا فی الذخیرة
	۳۳	اذا نام الرجل علی فراش فاصابه منی ویبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه ان لم یظهر اثر البلل فی بدنه لا یتنجس	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۴	وان کان العرق کثیرا حتی ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره فی جسده یتنجس بدنه	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۵	حمار بال فی الماء فاصاب من ذلک الرشاش ثوب انسان لا یمنع جواز الصلوة وان کثر حتی یستیقن انه بول	هکذا فی شرح منیة المصلی لابراهیم الحلبی
	۳۶	وکذا لو رمیت العذرة فی الماء فخرج منها رشاش فاصاب ثوبا	

[1] اس صورت میں استحسان کی وجہ ضرورت (عموم بلوی) ہے ورنہ اگر نجاست سے قطرے ٹپک پڑیں یا شراب کی چھت سے قطرے ٹپک

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۲		(یا لوہے کی چادر وغیرہ) کی طرف چڑھے اور جمع ہوگئے پھر وہ پگھلے یا اس شیشہ یا لوہے کی چادر وغیرہ کو پسینہ آیا اور اس کا پانی کپڑے کو لگا تو از روئے استحسان اسکا حکم یہ ہے کہ جب تک نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوگا۔ کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نے اسی پر فتوی دیا ہے[1]	فتاوی غیاثیہ
	۲۸	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جب اصطبل گرم تھا۔ اسکے روشندان پر شیشے یا لوہے کی چادر تھی یا نجاست خانہ پر شیشے یا لوہے کی چادر تھی تو اسے پسینہ آیا اور ٹپکنے لگا (توجب تک نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوگا از روئے استحسان اس سے کپڑا ناپاک نہ ہوگا)	قاضیخان
	۲۹	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جب حمام میں نجاست جلائی گئی تو اس کی دیواروں اور روشندانوں کو پسینہ آیا اور ٹپکنے لگا (توجب تک نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوگا از روئے استحسان اس سے کپڑا ناپاک نہ ہوگا)	قاضیخان
	۳۰	کسی نے پانی سے استنجا کیا اور کپڑے سے نہ پونچھا پھر اسکی ہوا خارج ہوئی تو عام فقہاءؒ کا قول یہ ہے کہ اس سے مقام استنجا کے اردگرد کی (تر) جگہ ناپاک نہیں ہوتی۔	خلاصہ
	۳۱	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جب کسی نے استنجا نہیں کیا لیکن اسکی شلوار پسینہ سے تر تھی یا پانی سے تر تھی پھر اسکی ہوا خارج ہوئی (تو عام فقہاءؒ کے قول کے مطابق اس شلوار کا تر حصہ ناپاک نہ ہوگا	خلاصہ
	۳۲	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جب کوئی شخص سردی کے موسم میں اصطبل میں گیا اور اسکا بدن تر تھا یا کوئی بھیگی ہوئی چیز وہاں لے گیا اور پھر اصطبل کی گرمی سے اسکا بدن یا وہ چیز خشک ہوگئی تو اسکا بدن یا وہ چیز ناپاک نہیں ہوگی لیکن اگر وہاں نجاست کا کوئی اثر ظاہر ہوا مثلاً تر پاجامہ میں یا اس چیز میں سوکھ جانے کے بعد زردی ظاہر ہوئی تو پھر ناپاک ہونیکا حکم ہوگا۔	ذخیرہ
	۳۳	جب کوئی شخص اپنے بچھونے پر سویا جسے منی لگی تھی اور سوکھ گئی تھی پھر اس شخص کے پسینہ سے بچھونا بھیگ گیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر بچھونے کی تری کا اثر اسکے بدن پر ظاہر نہیں ہوا تو (اسکا بدن ناپاک نہ ہوگا۔	قاضیخان
	۳۴	اگر (مذکورہ صورت میں) پسینہ زیادہ آیا تھا حتی کہ بچھونا تر ہوگیا اور بچھونے کی تری اسکے جسم کو لگی اور اس تری کا اثر اسکے جسم میں ظاہر ہوگیا تو اس صورت میں اسکا بدن ناپاک ہوجائیگا	قاضیخان
	۳۵	گدھے نے پانی میں پیشاب کیا (تو چھینٹیں اٹھیں) اس سے کچھ چھینٹیں کسی آدمی کے کپڑے پر پڑیں تو وہ چھینٹیں نماز جائز ہونے کیلئے مانع نہیں خواہ وہ چھینٹیں بہت ہوں جب تک کہ یہ یقین نہ ہوجائے کہ وہ چھینٹیں پیشاب تھیں (اگر ایسا یقین ہوگیا تو پھر وہ نماز کیلئے مانع ہونگی)	شرح منیہ
	۳۶	اسیطرح (یہی مذکورہ حکم اس صورت میں ہے کہ) جب پانی میں نجاست پھینکی گئی اس سے چھینٹیں اڑ	

[1] پڑیں تو ناپاک ہیں البتہ نجاست کے دھوئیں سے جمع کردہ نوشادر پاک ہے۔ ردالمحتار ۱۲۲۴ صفحہ ۳ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها الفصل الثانی فی الاعیان النجسة	حواله
۹۳		ان ظهر اثرها فیه یتنجس والا فلا هذا هو المختار وبه أخذ الفقیه ابو اللیث رح سواء کان الماء جاریا او راکدا	
		وعن ابی بکر محمد بن الفضل رح اذا کان فی رجل الفرس نجاسة فمشی فی الماء فاصاب منه رشاش ثوب الراکب صار نجسا سواء کان الماء راکدا او جاریا والاصح هو الاول للقاعدة المطردة ان الیقین لا یزول بالشك	هکذا فی شرح منیة المصلی لابراهیم الحلبی
	۳۷	ذباب المستراح اذا جلس علی ثوب لا یفسده الا ان یغلب و یکثر	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۳۸	رجل اصابه طین او مشی فیه ولم یغسل قدمیه وصلی یجزیه مالم یکن فیه اثر النجاسة الا ان یحتاط	کذا فی فتاوی قراخانی ناقلا عن الواقعات الحسامیة
	۳۹	التراب الطاهر اذا جعل طینا بالماء النجس وعلی العکس الصحیح ان الطین نجس۔	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۴۰	وبه أخذ الفقیه ابو اللیث رح	کذا فی الخلاصة
	۴۱	التبن النجس اذا جعل فی الطین اذا کان التبن قائما یری عینه کان نجسا ان کان کثیرا والا فلا	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۴۲	ولو ییبس یحکم بطهارته	کذا فی المحیط
	۴۳	الکلب اذا اخذ عضو انسان او ثوبه لا یتنجس مالم یظهر فیه اثر البلل راضیا کان او غضبان	کذا فی منیة المصلی
	۴۴	قال فی الصیرفیة هو المختار	کذا فی شرحها لابراهیم الحلبی
	۴۵	اذا نام الکلب علی حصیر المسجد ان کان یابسا لا یتنجس وان کان رطبا ولم یظهر اثر النجاسة فکذلك	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۴۶	عظم الفیل طاهر هو الاصح	کذا فی المحیط
	۴۷	لعاب الفیل نجس کلعاب الفهد والاسد اذا اصاب الثوب بخرطومه ینجسه	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۴۸	جرة کل شئ مثل سرقینه	کذا فی السراج الوهاج
	۴۹	والشعیر الذی یوجد فی بعر الابل والشاة یغسل ویؤکل بخلاف ما	

لہ ناپاک اور سوکھے ہوئے گارے پر تر رومال وغیرہ ڈالا جائے یا اس کے الٹ صورت ہو تو اس کے متعلق حکم ۳۲/۹۳ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — دوسری فصل نجس چیزوں کا بیان	حوالہ
۹۲		کر کسی کے کپڑے کو لگیں تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر نجاست کا اثر کپڑے پر ظاہر ہوا ہے تو کپڑا ناپاک ہو جائیگا اور اگر کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو وہ ناپاک نہ ہوگا یہی حکم مختار ہے اور فقیہ ابو اللیث رح نے اسی حکم کو اختیار کیا ہے۔ پانی خواہ جاری تھا یا کھڑا تھا حکم برابر ہے۔ (ب) ابو بکر محمد بن فضل رح سے منقول ہے کہ اگر گھوڑے کے پاؤں میں نجاست لگی تھی وہ پانی میں چلا تو اسکی چھینٹیں سوار کے کپڑوں پر پڑیں تو وہ کپڑا ناپاک ہو گیا پانی خواہ جاری تھا یا کھڑا تھا۔ (ج) پہلا قول (۱۳۶/۹۳) زیادہ صحیح ہے اسلئے کہ وہ اس قاعدہ کلیہ کے مطابق ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔	شرح منیہ
	۳۷	پاخانہ کی مکھی اگر کسی کے کپڑے پر بیٹھ گئی تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا لیکن اگر وہ غالب ہوں اور بہت ہوں تو پھر یہ (مذکورہ) حکم نہیں ہے۔	قاضیخان
	۳۸	کسی شخص کے پاؤں پر کیچڑ لگ گئی یا وہ کیچڑ میں چلا تو پاؤں نہ دھوئے اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر اس کیچڑ میں نجاست کا اثر نہ تھا تو اسے (نماز جائز ہونے کے لئے) کفایت کر جائیگا لیکن احتیاط اس میں ہے کہ پاؤں دھوئے۔	فتاوی قراخانی
	۳۹	پاک مٹی میں ناپاک پانی ڈال کر گارا بنایا گیا تو صحیح حکم یہ ہے کہ وہ گارا ناپاک ہے۔ [1]	قاضیخان
	۴۰	فقیہ ابو اللیث رح نے اسی حکم کو اختیار کیا ہے۔	خلاصہ
	۴۱	ناپاک بھوسہ جب گارے میں ڈالا گیا اور گارے میں وہ بھوسہ قائم ہے بھوسے کا وجود نظر آتا ہے تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر وہ زیادہ ہے تو وہ گارا ناپاک ہے ورنہ پاک ہے	قاضیخان
	۴۲	اگر وہ گارا سوکھ گیا ہے تو اسکے پاک ہونیکا حکم دیا جائیگا۔ [2]	محیط
	۴۳	کتے نے کسی کے عضو یا کپڑے کو پکڑا تو جب تک اس عضو یا کپڑے میں تری ظاہر نہ ہوگی وہ (عضو یا کپڑا) ناپاک نہ ہوگا۔ خواہ کتا (اس وقت) خوش تھا یا غضبناک تھا	منیہ
	۴۴	صیرفیہ میں ہے کہ یہی (مذکورہ) حکم مختار ہے	شرح منیہ
	۴۵	کتا مسجد کی چٹائی پر سو گیا تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر وہ سوکھا تھا تو وہ ناپاک نہ ہوگی (ب) اور اگر وہ تر تھا اور نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تب بھی یہی حکم ہے (کہ وہ چٹائی ناپاک نہ ہوگی)	قاضیخان
	۴۶	ہاتھی کی ہڈی پاک ہے۔ اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے	محیط
	۴۷	ہاتھی کا لعاب چیتے اور شیر کے لعاب کی طرح ناپاک ہے اگر اسکی سونڈ سے اسکا لعاب کسی کے کپڑے کو لگیگا تو اس کپڑے کو ناپاک کر دیگا۔	قاضیخان
	۴۸	ہر جانور کی جگالی کا حکم اسکے پاخانہ کے حکم کی طرح ہے۔	سراج وہاج
	۴۹	وہ جَو جو اونٹ یا بکری کی مینگنیوں میں پائے جاتے ہیں انھیں دھو کر کھانا جائز ہے لیکن اگر وہ بیل	

[2] یعنی گارا مذکورہ ۱۳۶/۹۳ سوکھ جانے پر پاک قرار دیا جائیگا۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حواله
۹۳		یوجد فی حثی البقر لانه لاصلابة فیه	
	۵۰	خبز وجد فی خلاله بعر الفأرة ان کان البعر علی صلابته یرمی البعر ویؤکل الخبز	کذا فی الظهیریة
	۵۱	البعر اذا وقع فی المحلب عند الحلب فرمی من ساعته لا بأس به	کذا فی فتاوی قاضیخان وهکذا فی السراج الوهاج / کذا فی فتاوی قاضیخان
	۵۲	وان تفتت البعر فی اللبن یصیر نجسا لا یطهر بعد ذلك	کذا فی فتاوی قاضیخان
	۵۳	اذا جعلت التکة من شعر الکلب لا بأس به	کذا فی الخلاصة
	۵۴	اذا اصاب بول الشاة وبول الآدمی تجعل الخفیفة تبعا للغلیظة	کذا فی الظهیریة

الفصل الثالث فی الاستنجاء

دفعات ۹۴ تا ۹۷ عنوانات ۳ تعداد شق ۸۶

۹۴- الاستنجاء تعداد شق ۱۹

دفعات	شق نمبر	متن	حواله
	۱	یجوز الاستنجاء بنحو حجر منق کالمدر والتراب والعود والخرقة والجلد وما اشبهها	هکذا فی التبیین
	۲	ولا فرق بین ان یکون الخارج معتادا او غیر معتاد فی الصحیح	هکذا فی التبیین
	۳	حتی لو خرج من السبیلین دم او قیح یطهر بالحجارة	هکذا فی التبیین
	۴	وکذا لو اصاب موضع الاستنجاء نجاسة من الخارج یطهر بالاستنجاء بالحجارة ونحوها	هکذا فی التبیین
	۵	وصفة الاستنجاء بالاحجار ان یجلس معتمدا علی یساره منحرفا عن القبلة والریح والشمس والقمر ومعه ثلاثة احجار یدبر بالاول ویقبل بالثانی ویدبر بالثالث	

ا؎ درمختار میں بحوالہ فیض وغیرہ مذکور ہے کہ اگر دودھ دوہتے وقت اونٹ اور بکری کی دو مینگنیں دودھ کے برتن میں گر جائیں اور انھیں انکے پھٹنے یا دودھ کا رنگ بدلنے سے پہلے فوراً نکالدیا جائے تو معاف ہیں (جیسا کہ حکم ۵ کے حاشیہ میں ہے) اور اگر دو سے زیادہ ہوں تب بھی یہی حکم ہے اور بعض کا قول ہے کہ جسے دیکھنے والا قلیل سمجھے وہ معاف ہیں اور ردالمحتار میں ہے کہ زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ اگر برتن میں دودھ دوہنے کے وقت

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجا کا بیان	حوالہ
۹۳		کے گوبر میں (یا گائے کے گوبر میں) پائے جائیں تو پھر یہ حکم نہیں ہے اسلئے کہ ان میں سختی نہیں رہتی	ظہیریہ
	۵۰	روٹی کے اندر چوہے کی مینگنی نکلی تو (اسکا حکم یہ ہے کہ) اگر مینگنی میں اسکی سختی موجود ہے تو مینگنی پھینک دی جائے اور وہ روٹی کھالینا جائز ہے۔ (حکم نمبر ۵/۴ کا حاشیہ ملاحظہ ہو)	قاضیخان۔ سراج وہاج
	۵۱	بکری کی مینگنی دودھ دوہتے وقت دودھ کے برتن میں گر گئی اور اسی وقت نکال کر پھینک دی گئی تو اس دودھ کے استعمال میں کچھ حرج نہیں ہے [1]	قاضیخان
	۵۲	اگر مینگنی دودھ میں پھٹ گئی تو دودھ ناپاک ہوجائیگا اور اسکے بعد پاک نہ ہوسکیگا۔	قاضیخان
	۵۳	اگر کتے کے بالوں سے ازاربند بنایا گیا تو اس میں کچھ حرج نہیں [2]	خلاصہ
	۵۴	اگر کسی چیز پر بکری کا پیشاب اور آدمی کا پیشاب دونوں لگے تو نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ کے ماتحت ہوجائیگی (یعنی سب نجاست غلیظ قرار پائیگی) [3]	ظہیریہ

تیسری فصل استنجاء کا بیان

دفعات ۹۴ تا ۹۷ عنوانات ۳ تعداد شق ۸۶

۹۴۔ استنجاء کے مسائل (پتھروں وغیرہ سے استنجاء کرنا اور کیفیت) اسمیں ۱۹ شقیں ہیں

شق نمبر		حوالہ
۱	استنجاء کرنا ان چیزوں کے ذریعہ جائز ہے جو پتھر کی طرح صاف کرنیوالی ہوں جیسا کہ ڈھیلا۔ مٹی۔ لکڑی کپڑا۔ چمڑا اور انکی مانند اور چیزیں۔	تبیین
۲	صحیح قول کی رو سے اس میں کوئی فرق نہیں کہ (مقام استنجاء سے) نکلنے والی چیز حسب عادت چیز ہو یا عادت کے خلاف کوئی اور چیز خارج ہو	تبیین
۳	حتی کہ اگر دونوں راستوں میں سے خون یا پتلا خون نکلے تو وہ بھی پتھر سے پاک ہوجائیگا	تبیین
۴	اسی طرح اگر استنجاء کے مقام پر باہر سے کچھ نجاست لگ جائے تو وہ بھی پتھر وغیرہ سے استنجاء کے ذریعہ پاک ہوجائے گی۔	تبیین
۵	پتھروں سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ (ا) قدرے بائیں طرف وزن ڈال کر بیٹھے (ب) قبلہ۔ ہوا سورج اور چاند کے رخ سے ہٹ کر بیٹھے۔ (ج) تین پتھر ساتھ لے (اور انکیں استعمال کرتے وقت) پہلا پتھر پیچھے کو لے جائے دوسرا پتھر آگے کو لائے اور تیسرا پتھر پھر پیچھے کو لے جائے	

[1] کے علاوہ دقت میں یہ رعایت نہیں ہے۔ ردالمختار ج ۱ ص ۲۰۴۔ نیز حکم نمبر ۲/۴ کے حاشیہ میں بحوالہ قاضیخان حکم ملاحظہ ہو (مترجم)

[2] بالوں۔ ہڈیوں۔ پٹھوں۔ کھر۔ سینگ۔ پشم۔ پر۔ دانت۔ چونچ۔ ناخن۔ انڈے کے چھلکے اور کستوری وغیرہ کے متعلق حکم نمبر ۳۹ تا ۴۱/۴۳ ملاحظہ ہو (مترجم)

[3] پاک اور ناپاک پانی مستعمل اور جھوٹے پانی اور دیگر متعلقہ احکام حکم نمبر ۳۸ تا ۴۳ میں ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ واحکامها — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حوالہ
۹۴		قال ابوجعفرؒ هذا فی الصیف اما فی الشتاء فیقبل بالاول ویدبر بالثانی ویقبل بالثالث	
		والمرأۃ تفعل فی جمیع الاوقات مثل ما یفعل الرجل فی الشتاء	هکذا فی التبیین
	۶	ثم اتفق المتأخرون علی سقوط اعتبار ما بقی من النجاسۃ بعد الاستنجاء بالحجر فی حق العرق حتی اذا اصابه العرق من المقعدۃ لا یتنجس	
		ولو قعد فی ماء قلیل نجسه	هکذا فی التبیین
		وهو الصحیح	کذا فی الذخیرۃ
	۷	ولیس فی الاستنجاء عدد مسنون	کذا فی التبیین
	۸	وانما الشرط هو الانقاء حتی لو حصل بحجر واحد یصیر مقیما للسنۃ ولو لم یحصل بثلاثۃ احجار لا یصیر مقیما للسنۃ	کذا فی المضمرات
	۹	ویستحب ان تکون الاحجار الطاهرۃ عن یمینه ویضع ما استنجی به عن یساره ویجعل وجه النجس الی تحت	کذا فی السراج الوهاج
	۱۰	والاستنجاء بالماء افضل ان امکنه ذلک من غیر کشف العورۃ وان احتاج الی کشف العورۃ یستنجی بالحجر ولا یستنجی بالماء	کذا فی فتاوی قاضیخان
		والافضل ان یجمع بینهما	کذا فی التبیین
		قیل هو سنۃ فی زماننا وقیل علی الاطلاق وهو الصحیح وعلیه الفتوی	کذا فی السراج الوهاج
	۱۱	ثم الاستنجاء بالاحجار انما یجوز اذا اقتصرت النجاسۃ علی موضع الحدث فاما اذا تعدت موضعها بان جاوزت الشرج اجمعوا علی ان ما جاوز موضع الشرج من النجاسۃ اذا کانت اکثر من قدر الدرهم یفترض غسلها بالماء ولا یکفیها الازالۃ بالاحجار	کذا فی الذخیرۃ

۱؎ اس کے لئے ۵۸/۴ کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ (مترجم) ۲؎ یعنی اگر ۴/۱۱ کی رعایت کرتے ہوئے) صرف پتھروں سے استنجا کر لیا تو سنت ادا ہو گئی اور صرف پانی سے استنجا کی تب بھی سنت ادا ہو گئی مگر پتھروں کی نسبت پانی سے استنجا کرنا افضل ہے۔ اور اگر پتھروں سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے بھی استنجا کرے تو سب سے افضل ہے بحر الرائق ج ا ص ۲۴۱ (مترجم) ۳؎ اس میں اسلاف کیلئے استثناء کے قول کی بنیاد یہ ہو سکتی ہے کہ ان سے خارج شدہ فضلہ میں تلطخ (آلودگی)

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجا کا بیان	حوالہ
۹۴		ابوجعفرؒ نے فرمایا ہے کہ (پتھروں کے استعمال کا مذکورہ طریقہ) موسم گرما میں ہے اور موسم سرما میں (استنجا کرتے وقت) پہلا پتھر آگے کو لائے دوسرا پتھر پیچھے کو لے جائے اور تیسرا پتھر پھر آگے کو لائے	
		(د) عورت ہمیشہ اسی طریقہ سے استنجا کا عمل کرے جس طرح مرد سردیوں میں استنجا کا (مذکورہ) عمل کرتا ہے	تبیین
	۶	(ا) پھر محققین فقہاءؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ استنجا کر چکنے کے بعد جو نجاست باقی رہ جاتی ہے پسینہ کے حق میں اسکا کوئی اعتبار نہیں. حتی کہ اگر مقعد (مقام استنجاء) سے پسینہ نکل کر (بدن یا کپڑے) کو لگ جائے تو وہ (بدن یا کپڑا) ناپاک نہ ہوگا۔	۔
		(ب) اور اگر (پتھروں سے استنجا کرنے کے بعد) تھوڑے پانی میں بیٹھ گیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائیگا۔[1]	تبیین
		(ج) اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	ذخیرہ
	۷	استنجاء کرنے میں ڈھیلوں کی کوئی مقررہ حد مسنون نہیں ہے	تبیین
	۸	البتہ (مقام استنجاء کا) صاف ہو جانا شرط ہے حتی کہ اگر ایک ہی پتھر سے صفائی حاصل ہو گئی تو سنت ادا ہو گئی اور اگر تین پتھروں سے بھی حاصل نہ ہوئی تو سنت ادا نہ ہو گی	مضمرات
	۹	مستحب یہ ہے کہ (ا) پاک پتھر دائیں ہاتھ ہوں (ب) اور جن سے استنجا کیا جائے وہ بائیں طرف رکھے (ج) اور انکی نجس جانب نیچے کی طرف کر دے	سراج وہاج
	۱۰	(ا) (پتھروں سے استنجا کی نسبت) پانی سے استنجا کرنا تب افضل ہے کہ اگر ایسا کرنا پردہ میں ممکن ہو اور اگر پانی سے استنجا کرنے کی صورت میں بے پردگی کرنی پڑتی ہے تو پھر پتھروں سے استنجا کرے اور پانی سے استنجا نہ کرے ۔ بج.	قاضیخان
		(ج) (سب سے زیادہ) فضیلت اسکی ہے کہ پتھروں سے بھی استنجا کرے اور پانی سے بھی کرے۔[2]	تبیین
		(د) بعض کا قول ہے کہ یہ (یعنی پتھروں سے استنجاء کرنا اور پھر پانی سے استنجاء کرنا) ہمارے زمانہ کیلئے سنت ہے۔[3] ۔ (ر) اور بعض کا قول یہ ہے کہ (اس زمانہ کی قید کے بغیر) ہر زمانہ میں سنت ہے. اور یہی قول صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔	سراج وہاج
	۱۱	پتھروں سے استنجا کرنے کا جواز تب ہے کہ جب نجاست پاخانہ کی جگہ پر ہی لگی ہو لیکن اگر نجاست اپنی جگہ سے تجاوز یعنی اپنے مخرج (پاخانہ نکلنے کے سوراخ)[4] سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو (اسکے حکم کے متعلق) سب فقہاءؒ کا اجماع ہے کہ اگر مخرج سے زیادہ جگہ میں لگی ہوئی نجاست قدر درہم سے زیادہ ہو تو اس کا پانی سے دھونا فرض ہے اور اس صورت میں صرف پتھروں سے نجاست دور کرنا کافی نہیں۔	ذخیرہ

نہ ہوتی تھی۔ ان سے خارج شدہ فضلہ تو مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۳ (مترجم)

۴ھ مخرج سے مراد پاخانہ نکلنے کے سوراخ کا دائرہ جو مل جاتا ہے اور مخرج سے زائد نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ مخرج کے دائرہ سے زائد نہ ہو ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۳ (مترجم) ٭ جیسا کہ حکم ۱/۱ میں ہے۔ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حوالہ
۹۴	۱۲	وكذلك اذا اصاب طرف الاحليل من البول اكثر من قدر الدرهم يجب غسله	كذا في الذخيرة
	۱۳	وان كان ما جاوز موضع الشرج اقل من قدر الدرهم او قدر الدرهم الا انه اذا ضم اليه موضع الشرج كان اكثر من قدر الدرهم فازالها بالحجر ولم يغسلها بالماء يجوز عند ابي حنيفة رح وابي يوسف رح ولا يكره	كذا في الذخيرة
	۱۴	وهو الصحيح	كذا في الزاد
	۱۵	وان كانت النجاسة على موضع الاستنجاء اكثر من قدر الدرهم فاستجمر ولم يغسلها ذكر في شرح الطحاوي ان فيه اختلافا بعضهم قالوا ان مسحه بثلاثة احجار وانقاه جازت قال وهو الاصح وبه قال الفقيه ابو الليث رح	كذا في المحيط
	۱۶	وهو المختار	كذا في السراجية
	۱۷	اذا كان على طرف احليله نجاسة اقل من قدر الدرهم وعلى موضع آخر اقل من قدر الدرهم لكن لو جمع الكل يزيد على قدر الدرهم يجمع	كذا في الخلاصة
	۱۸	وهو الصحيح	هكذا في التجنيس
	۱۹	واختلفوا فيما اذا كانت مقعدته كبيرة وكان فيها نجاسة اكثر من قدر الدرهم ولم تجاوز المخرج عن ابي الشجاع رح ومثله عن الطحاوي يجزيه الاستنجاء بالاحجار فهذا اشبه بقولهما وبه نأخذ	كذا في التبيين

۹۵- كيفية الاستنجاء من البول — تعداد شق ۴

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(وكيفية) الاستنجاء من البول ان يأخذ الذكر بشماله ويمره على جدار او حجر او مدر ناتئ من الارض ولا يأخذ الحجر بيمينه وكذا لا يأخذ الذكر بيمينه والحجر بشماله وان اضطر يمسك مدرا بين عقبيه ويمر الذكر بشماله	

۱ یہاں واجب بمعنی فرض ہے اس لئے کہ مخرج سے زائد ناپاک جگہ کے دھونے کا نام استنجا نہیں ہے (وہ تو ناپاک جسم کو دھونا ہے)۔

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجا کا بیان	حوالہ
۹۴	۱۲	اسیطرح جب ذکر کے سوراخ کے کناروں پر پیشاب قدر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو اس کا دھونا واجب ہے۔ [۱]	ذخیرہ
	۱۳	اور اگر وہ نجاست جو اپنے مخرج سے زیادہ جگہ میں لگی ہے قدر درہم سے کم جگہ میں ہے۔ یا قدر درہم جتنی ہے لیکن اگر اس سے مخرج کی جگہ (کی نجاست) کو ملایا جائے تو وہ قدر درہم سے زیادہ جگہ بن جاتی ہے اور اس صورت میں اس نے اس نجاست کو پتھر سے دور کیا اور پانی سے نہ دھویا تو امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں جائز ہے۔ مکروہ نہیں ہے	ذخیرہ
	۱۴	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	زاد
	۱۵	اگر مقام استنجا پر نجاست قدر درہم سے زیادہ تھی۔ اس نے پتھروں سے صفائی کر لی اور پانی سے نہ دھویا۔ تو (اس کے حکم کے متعلق) شرح طحاوی میں لکھا ہے کہ اس میں اختلاف ہے بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اگر اس جگہ سے (نجاست) کو تین پتھروں سے پونچھ لیا اور اسے صاف کر دیا تو (طہارت میں ایسے استنجا کے ساتھ نماز) جائز ہے اور کہا کہ یہی حکم زیادہ صحیح ہے۔ اور فقیہ ابو اللیث رح کے ہاں بھی یہی حکم ہے۔	محیط
	۱۶	اور یہی (مذکورہ) حکم مختار ہے	سراجیہ
	۱۷	اگر کسی کے ذکر کے کنارے پر نجاست قدر درہم سے کم لگی ہے۔ اور اسے ایک دوسری جگہ پر بھی نجاست ہے جو قدر درہم سے کم ہے لیکن اگر (مذکورہ) دونوں نجاستوں کو جمع کیا جائے تو قدر درہم سے زیادہ ہو جاتی ہیں تو دونوں کو جمع کیا جائیگا۔ [۲]	خلاصہ
	۱۸	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	تجنیس
	۱۹	اگر کسی کا مقعد (پاخانہ نکلنے کی جگہ) بہت بڑا ہو اس میں قدر درہم سے زیادہ نجاست موجود ہو لیکن وہ نجاست مخرج سے زیادہ جگہ پر نہیں تو (اسکے حکم کے متعلق) ابو شجاع رح سے اور اسی طرح طحاوی رح سے منقول ہے کہ اسکے لئے پتھروں سے استنجا کرنا کافی ہے۔ یہ قول امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے قول سے زیادہ مشابہ ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں	تبیین

۹۵ - پیشاب کے بعد استنجا کا طریقہ — اسمیں ۴ شقیں ہیں

	۱	پیشاب سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ (ا) ذکر کو بائیں ہاتھ سے پکڑے اور اسے دیوار پر یا پتھر پر یا ایسے ڈھیلے پر جو زمین سے ابھرا ہوا ہو ملے۔ پتھر کو دائیں ہاتھ میں نہ پکڑے اور اسیطرح ذکر کو دائیں ہاتھ اور پتھر کو بائیں ہاتھ میں نہ پکڑے۔ (ب) اگر ضرورت سمجھے تو ڈھیلے کو دونوں ایڑیوں کے درمیان تھامے اور (اس پر) ذکر کو بائیں ہاتھ	

[۱] ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۳ (مترجم) [۲] اور پھر وہ نجاست قدر درہم سے زیادہ قرار پائے گی (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حوالہ
۹۵		فان تعذر ذلك امسك الحجر بيمينه ولا يحركه	هكذا فی الزاهدی
	۲	والاستبراء واجب حتى يستقر قلبه على انقطاع العود	كذا فی الظهيرية
	۳	قال بعضهم يستنجي بعد ما يخطو خطوات وقال بعضهم يركض برجله على الارض ويتنحنح ويلف رجله اليمنى على اليسرى وينزل من الصعود الى الهبوط والصحيح ان طباع الناس مختلفة فمتى وقع فی قلبه انه تم استفراغ ما فی السبيل يستنجي	هكذا فی شرح منية المصلی لابن امير الحاج والمضمرات
	۴	ولو عرض له الشيطان كثيرا لا يلتفت الى ذلك كما فی الصلوة وينضح فرجه بماء حتى لو رأى بللا حمله على بلة الماء	هكذا فی الظهيرية

۹۶ – صفة الاستنجاء بالماء — تعداد شق ۲۷

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(وصفة الاستنجاء) بالماء ان يستنجي بيده اليسرى بعد ما استرخى كل الاسترخاء اذا لم يكن صائما ويصعد اصبعه الوسطى على سائر الاصابع قليلا فی ابتداء الاستنجاء ويغسل موضعها ثم يصعد بنصره ويغسل موضعها ثم يصعد خنصره ثم سبابته فيغسل حتى يطمئن قلبه انه قد طهر بيقين او غلبة ظن ويبالغ فيه الا ان يكون صائما	كذا فی التبيين
	۲	ولا يقدر بالعدد الا ان يكون موسوسا فيقدر فی حقه بالثلاث	كذا فی التبيين
	۳	ولا يستعمل فی الاستنجاء اكثر من ثلاث اصابع	كذا فی محيط السرخسی

ے مطلب یہ ہے کہ یا تو پتھر بھی بائیں ہاتھ میں ہو اور ذکر کو حرکت بھی بائیں ہاتھ سے ہو جیسا کہ (۱) میں ہے یا اور اگر پتھر دائیں ہاتھ میں ہو تو پھر پتھر کو حرکت نہ دے کیونکہ دائیں ہاتھ سے حرکت دینے کی صورت میں دائیں ہاتھ سے استنجاء قرار پائیگا اور وہ بلا عذر منع ہے لیکن اگر بائیں ہاتھ میں ایسا عذر ہو کہ اس سے استنجا نہیں کر سکتا تو اسکے متعلق حکم ۲۳/۹۶ ملاحظہ ہو (مترجم) ے۲ استنجاء کا مطلب پانی یا پتھروں کو استعمال کرنا اور استنقاء سے مراد پاخانہ نکلنے کی جگہ کو پتھروں سے

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام　تیسری فصل استنجا کا بیان	حوالہ
۹۵		سے ملے	
		(ج) اگر اس (مذکورہ) صورت میں عذر ہو تو پتھر دائیں ہاتھ میں پکڑے اور اسے حرکت نہ دے[1]	زاہدی
	۲	نجاست دور کرنے کی پوری کوشش[2] واجب ہے۔ یہانتک کہ اس کے دل کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اب (پیشاب) کا عود کرنا (پھر آجانا) ختم ہوگیا ہے[3]	ظہیریہ
	۳	(نجاست دور کرنے کی مذکورہ کوشش میں) (ا) بعض کا قول ہے کہ چند قدم چل لے پھر استنجا کرے (ب) بعض کا قول ہے کہ زمین پر پاؤں مارے۔ کھانسے اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر لپیٹا دے اور بلندی سے پستی کی طرف اترے (ج) اور صحیح حکم یہ ہے کہ لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ پس جب اسکے دل میں اطمینان ہو جائے کہ جو نجاست پیشاب کے راستہ میں تھی وہ پوری طرح ختم ہوچکی ہے تو استنجا کرے	شرح منیہ ومضمرات
	۴	(ا) اگر شیطان کسی کے دل میں زیادہ وسوسے ڈالے (کہ شاید ابھی پیشاب خشک نہ ہوا ہو) تو اس وسوسہ کی پرواہ نہ کرے جیسا کہ نماز میں وسوسوں کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ (ب) اور (اسے چاہیئے کہ) پیشاب کے مقام پر پانی چھڑک دے تاکہ اگر وہاں پھر تری دیکھے تو اس تری کو چھڑکے ہوئے پانی کی تری قرار دے۔	ظہیریہ

۹۶- پانی سے استنجا کرنیکا طریقہ　اسمیں ۲۷ شقیں ہیں

دفعات	شق نمبر		حوالہ
	۱	پانی سے استنجاء کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ (ا) اگر روزہ دار نہ ہو تو مقعد (پاخانہ نکلنے کا مقام) کو پوری طرح ڈھیلا چھوڑ کر بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ (ب) اور استنجا کے شروع میں درمیانی انگلی کو دوسری انگلیوں سے ذرا اونچا رکھے اور اس والی جگہ کو دھوئے پھر بنصر (چھینگلیا کے پاس والی انگلی) کو اٹھائے اور اس والی جگہ کو دھوئے پھر چھینگلیا کو اٹھائے اور پھر (حسب ضرورت) سبابہ (انگشت شہادت) کو اٹھائے (گو انگلی اٹھائے بغیر استنجا کرنا بھی کفایت کرجاتا ہے[1]) اور اتنا دھوئے کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ یقین کے ساتھ یا ظن غالب کے مطابق وہ پاک ہو چکا ہے (ج) اور دھونے میں خوب کوشش کرے (د) لیکن اگر روزہ دار ہو تو پھر دھونے میں مبالغہ نہ کرے	تبیین
	۲	استنجا میں دھونے کی تعداد مقرر نہیں لیکن اگر وہ وسوسہ والا ہے تو اس کے لئے تین بار دھونے کی تعداد مقرر کی جائیگی۔	تبیین
	۳	استنجا میں (بغیر ضرورت) تین انگلیوں سے زیادہ استعمال نہ کرے	محیط سرخسی

پونچھ کر یا پانی کی صورت میں انگلیوں سے اچھی طرح مل کر صفائی حاصل کرنا اور الاستبراء سے مراد یہ ہے کہ　اس (نجاست) کا اثر زائل کرنیکی اتنی کوشش کرنا کہ اس کے دور ہونیکا یقین ہوجائے ان میں مرد اور عورت برابر ہیں البتہ عورت کیلئے پیشاب کے بعد استبراء واجب نہیں اسکے لئے صرف پیشاب سے فارغ ہونیکے بعد تھوڑی دیر وقفہ کرنا کافی ہے ماخوذ از رد المختار ج ۱ ص ۳۱۹ (مترجم) [3] اسلئے حکم ہے کہ جب تک پیشاب رسنا بند ہوجانیکا یقین نہ ہولے وضو شروع کرنا صحیح نہیں ہے۔ رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۹ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع في النجاسة واحكامها — الفصل الثالث في الاستنجاء	حوالہ
۹۶	۴	ويستنجي ببعض الاصابع لا برؤسها	كذا في محيط السرخسي
	۵	ويصب الماء بالرفق ولا يضرب بالعنف	كذا في المضمرات
	۶	ويدلك برفق	كذا في السراج الوهاج
	۷	وقال عامة المشائخ رح يكفيه الغسل بكفه من غير ان يرفع اصبعه	كذا في السراج الوهاج
	۸	وقال عامتهم تجلس المرأة منفرجة وتغسل ما ظهر بكفها ولا تدخل اصبعها	كذا في السراج الوهاج
	۹	وهو المختار	هكذا في التاتارخانية ناقلا عن الصيرفية
	۱۰	ويكون افرج من الرجل	كذا في المضمرات
	۱۱	وفي الحجة ثم عند ابي حنيفة رح يغسل دبره اولا ثم يغسل قبله بعده وعندهما يغسل قبله اولا	كذا في التاتارخانية
		وعلى قولهما مشى الغزنوي وهو الاشبه	كذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج
	۱۲	وتطهير اليد مع طهارة موضع الاستنجاء	كذا في السراجية
	۱۳	ويغسل يده بعد الاستنجاء كما يكون يغسلها قبلها ليكون انقى و الظف وقد روي ان النبي صلى الله عليه وسلم غسل يده بعد الاستنجاء ودلك يده على الحائط	كذا في التجنيس
	۱۴	من استنجى في الصيف يبالغ ولكن المبالغة في الشتاء أهم وابلغ حتى يحصل النظافة وهذا اذا كان الماء باردا واما اذا كان الماء سخينا كان كمن استنجى في الصيف ولكن ثوابه دون ثواب المستنجي بالماء البارد	كذا في المضمرات
	۱۵	المستحاضة لا يجب عليها الاستنجاء لوقت كل صلوة اذا لم يكن منها بول وغائط	كذا في السراجية
	۱۶	لو شلت يده اليسرى ولا يقدر ان يستنجي بها ان لم يجد من يصب الماء لا يستنجي وان قدر على الماء الجاري يستنجي بيمينه	كذا في الخلاصة
	۱۷	الرجل المريض اذا لم يكن له امرأة ولا امة وله ابن او اخ وهو لا يقدر على الوضوء فانه يوضيه ابنه او اخوه غير الاستنجاء فانه لا يمس فرجه وسقط عنه الاستنجاء	كذا في المحيط
	۱۸	المرأة المريضة اذا لم يكن لها زوج وعجزت عن الوضوء ولها ابنة	

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجاء کا بیان	حوالہ
۹۶	۴	استنجاء انگلیوں کی چوڑائی سے کرے اور انگلیوں کے سروں سے نہ کرے	محیط سرخسی
	۵	(استنجاء میں) پانی آہستگی سے ڈالے اور سختی سے نہ مارے	مضمرات
	۶	(استنجاء میں) آہستگی سے ملے	سراج وہاج
	۷	اور عام مشائخ رح نے کہا ہے کہ بغیر انگلی اٹھائے (استنجاء میں) ہتھیلی سے دھونا بھی کفایت کرجاتا ہے۔	سراج وہاج
	۸	عام مشائخ رح نے کہا ہے کہ (استنجاء کرتے وقت) عورت کشادہ ہوکر (بدن ڈھیلا چھوڑ کر) بیٹھے اور ہتھیلی سے استنجاء کے مقام کا ظاہر حصہ دھوئے۔ اور انگلی داخل نہ کرے۔	سراج وہاج
	۹	یہی (مذکورہ) حکم مختار ہے	تتارخانیہ
	۱۰	عورت (استنجاء کرتے وقت) مرد کی نسبت زیادہ کشادہ ہوکر بیٹھے	مضمرات
	۱۱	حجہ میں ہے کہ (و) پھر امام ابوحنیفہ رح کے ہاں پاخانہ کے مقام کو پہلے دھوئے اور پیشاب کے مقام کو بعد میں دھوئے۔ (ب) اور امام ابویوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں حکم یہ ہے کہ پیشاب کے مقام کو پہلے دھوئے (ج) اور ان دونوں (یعنی صاحبین رح) کے قول کو غ. نوی رح نے اختیار کیا ہے اور یہی حکم فقہ سے زیادہ مشابہ ہے	تتارخانیہ شرح منیہ
	۱۲	مقام استنجاء کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی پاک ہوجاتا ہے۔	سراجیہ
	۱۳	استنجاء کے بعد ہاتھ دھوتے جیسا کہ استنجاء سے پہلے ہاتھ دھولیا جاتا ہے تاکہ زیادہ صاف اور زیادہ ستھرا ہوجائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے بعد ہاتھ دھویا اور ہاتھ دیوار پر ملا۔	تجنیس
	۱۴	گرمیوں میں استنجاء کرے تو دھونے میں پوری کوشش کرے مگر سردیوں میں پوری کوشش کرنا اس سے زیادہ اہم اور مہتم ہے تاکہ صفائی حاصل ہوجائے۔ (ب) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب پانی ٹھنڈا ہو۔ (ج) اور اگر پانی گرم ہو تو (اس سے استنجاء کرنا) گویا اس نے گرمیوں میں استنجاء کیا ہے (د) لیکن گرم پانی کے استعمال کا ثواب ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرنے کے ثواب سے کم ہے۔	مضمرات
	۱۵	مستحاضہ عورت نے اگر پیشاب پاخانہ نہیں کیا تو اس پر ہر نماز کے وقت کیلئے استنجاء کرنا واجب نہیں۔	سراجیہ
	۱۶	اگر کسی کا بایاں ہاتھ شل ہوگیا اور وہ اس سے استنجاء نہیں کرسکتا تو (اسکے لئے حکم یہ ہے کہ) (ا) اگر اسے پانی ڈالنے والا کوئی نہ ملے تو استنجا نہ کرے (ب) اور اگر وہ شخص جاری پانی پر قادر ہو تو داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔	خلاصہ
	۱۷	بیمار آدمی کی اگر بیوی اور باندی نہیں ہے اور اس کا بیٹا یا بھائی موجود ہے اور وہ خود وضو کرنے سے عاجز ہے تو اسکا بھائی یا بیٹا اسے وضو کرادے مگر استنجاء نہ کرائے اسلئے کہ اسے اس (مریض) کی شرمگاہ چھونے کی اجازت نہیں ہے اور (اس حالت میں) اس مریض کیلئے استنجا معاف ہے	محیط
	۱۸	بیمار عورت کا اگر خاوند نہیں ہے اور وہ خود وضو کرنے سے عاجز ہے اور اس کی بیٹی یا بہن موجود ہو	

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حوالہ
۹۶		او اخت توضیها و یسقط عنها الاستنجاء	كذا في فتاوى قاضيخان
	۱۹	وكره استقبال القبلة بالفرج في الخلاء واستدبارها وان غفل وقعد مستقبل القبلة يستحب له ان ينحرف بقدر الامكان	كذا في التبيين
	۲۰	ولا يختلف هذا عندنا في البنيان والصحراء	كذا في شرح الوقاية
	۲۱	ويكره للمرأة ان تمسك ولدها للبول والتغوط نحو القبلة	كذا في السراج الوهاج
	۲۲	ويكره الاستنجاء بالعظم والروث والرجيع والطعام واللحم والزجاج والخزف وورق الشجر والشعر وكذا باليمين	هكذا في التبيين
	۲۳	واذا كان باليسرى عذر يمنع الاستنجاء بها جاز ان يستنجي بيمينه من غير كراهة	كذا في السراج الوهاج
	۲۴	ولا يستنجي بالاشياء النجسة	كذا في المحيط
	۲۵	وكذا لا يستنجي بحجر استنجى به مرة هو او غيره الا اذا كان حجرا له احرف له ان يستنجي كل مرة بطرف لم يستنج به فيجوز من غير كراهة	كذا في المحيط
	۲۶	ولا يستنجي بكاغذ وان كانت بيضاء	كذا في المضمرات
	۲۷	ويكره الاستنجاء بالآجر والفحم وشيء له قيمة كخرقة الديباج	كذا في الزاهدي

۹۷- الاستنجاء على خمسة اوجه — تعداد شق ۳۶

دفعات	شق نمبر	متن	حوالہ
	۱	(الاستنجاء على خمسة اوجه) واجبان احدهما غسل نجاسة المخرج في الغسل عن الغسل عن الجنابة والحيض والنفاس كيلا تشيع في بدنه والثاني اذا تجاوزت مخرجها يجب عند محمدؒ قل او كثر وهو الاحوط وعندهماؒ يجب اذا تجاوز قدر الدرهم لان ما على المخرج	

[1] ہڈی۔ کوئلہ اور گوبر وغیرہ سے استنجاء مکروہ تحریمی ہے اسلئے کہ اللہ کے نام پر ذبح شدہ جانوروں کی ہڈیوں میں جنات کی خوراک ہے اور گوبر وغیرہ میں جنات کے مویشیوں کی خوراک ہے۔ اسی طرح کوئلہ میں بھی جنات کیلئے خوراک ہے۔ پس یہ چیزیں خواہ مقام استنجا کو ضرر نہ دیں ان سے استنجا کرنا بہرحال احتراما مکروہ تحریمی ہے البتہ مردار کی ہڈی سے استنجا کرنا غیر مکروہ قرار پا سکتا ہے ماخوذ از رد المحتار ج۱ ص۳۱۲ (مترجم)

[2] ٹھیکری یعنی آگ سے پکے ہوئے مٹی کے برتن کے ٹکڑے سے استنجا مکروہ ہے اسی طرح حکم نمبر ۲۷/۹۶ میں پکی اینٹ سے بھی استنجا کرنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ ان سے مقام استنجاء کے لئے مضر ہے۔ پس اگر مضر نہ ہونے کا یقین ہو تو پھر کراہیت تحریمی نہ ہوگی۔ رد المحتار ج۱ ص۳۱۲ (مترجم) [3] جیسا کہ حکم ۱/۹۵ و ۲/۹۶ میں ہے (مترجم)

[4] کاغذ میں کچھ لکھا ہو یا خالی کاغذ ہو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ محض حروف ہجا کا بھی احترام ہے اور خالی کاغذ بھی لکھائی کا آلہ ہے۔ البتہ ایسا خالی کاغذ جو لکھائی کے کام کا نہیں اور اس سے نجاست دور ہو سکتی ہے اور وہ قیمتی چیزوں میں بھی شامل نہیں ہیں تو اس سے

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجاء کا بیان	حوالہ
۹۶		تو وہ اسے وضو کرا دے اور (اس صورت میں) اس مریض عورت کیلئے استنجا کرنا معاف ہے۔	قاضیخان
	۱۹	(ا) بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف شرمگاہ کرنا یا قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔	
		(ب) اگر کوئی شخص بھول کر بیت الخلاء میں قبلہ رو ہو کر بیٹھ گیا تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ جسقدر قبلہ کی طرف سے پھر سکے پھر جائے۔	تبیین
	۲۰	ہمارے ہاں اس (مذکورہ) حکم میں آبادی میں ہونے یا صحرا میں ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔	شرح وقایہ
	۲۱	عورت کیلئے ایسا کرنا مکروہ ہے کہ بچہ کو پیشاب یا پاخانہ کراتے وقت قبلہ رو کر کے تھامے	سراج وہاج
	۲۲	ہڈی[۱]۔ گوبر[۲]۔ لید[۳]۔ طعام[۴]۔ گوشت[۵]۔ شیشہ[۶]۔ ٹھیکری[۷] ۵[۸] درختوں[۸] کے پتوں اور بالوں[۹] سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور اسی[۱۰] طرح دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے (اور اگر بائیں ہاتھ میں کوئی عذر ہو تو حکم نمبر ۲۳/۹۶ ملاحظہ ہو)	تبیین
	۲۳	اگر کسی کے بائیں ہاتھ میں ایسا عذر ہے کہ وہ اس ہاتھ سے استنجا نہیں کر سکتا تو پھر اس کے لئے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہوئے بغیر جائز ہے۔ ۳	سراج وہاج
	۲۴	ناپاک[۱۱] چیزوں سے استنجا نہ کرے	محیط
	۲۵	(ا) اور اسی طرح اسے پتھر[۱۲] سے استنجاء نہ کرے جس سے وہ خود یا کوئی اور شخص استنجا کر چکا ہو	
		(ب) لیکن اگر اس پتھر کے کئی کونے ہوں تو اس کے لئے بغیر کراہیت کے جائز ہے کہ ہر مرتبہ ایسے کونے سے استنجا کرے جس کونے سے پہلے استنجا نہیں کیا گیا۔	محیط
	۲۶	کاغذ[۱۳] سے استنجاء نہ کرے خواہ وہ کاغذ سفید (یعنی لکھائی سے خالی) ہو ۴	مضمرات
	۲۷	پکی[۱۴] اینٹ۔ کوئلہ[۱۵] اور کسی قیمتی چیز[۱۶] مثلاً دیباج (ریشم) کے کپڑے ۵ سے استنجا کرنا مکروہ ہے	زاہدی

۹۷۔ استنجاء کی پانچ قسمیں — اسمیں ۳۶ شقیں ہیں

شق نمبر	
۱	(ا) استنجاء کی پانچ قسمیں ہیں (ان میں سے) دو واجب ہیں۔ اور ان دونوں میں سے ایک یہ ہے کہ جنابت۔ حیض اور نفاس کے غسل میں مخرج کی نجاست کو دھونا تاکہ وہ نجاست باقی بدن پر نہ پھیلے
	(ب) (استنجا کی دو واجب قسموں میں سے) دوسری قسم یہ ہے کہ جب نجاست مخرج سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تھوڑی ہو یا زیادہ ہو حضرت امام محمدؒ کے ہاں اسکا دھونا واجب ہے۔ اور اسی حکم

استنجا کرنا مکروہ نہ قرار پائے گا۔ رد المحتار ج ا ص ۳۱۵ (مترجم)

۵ قیمتی چیز کی طرح اس کے ٹکڑے سے بھی استنجا کرنا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ وہ ٹکڑا استنجا کرنے کے لئے بغیر کسی عذر کے کاٹا جائے اور بغیر عذر یہ کہ مثلاً استنجا کے لئے اس کے علاوہ اور چیز ملتی تھی۔ لیکن اگر کسی نے وہ ٹکڑا استنجا کیلئے نہیں کاٹا یا کسی عذر سے کاٹا تو اس سے استنجا کرنا مکروہ نہیں ہے نیز قیمتی چیز سے استنجا کرنا اس صورت میں مکروہ ہونا چاہیئے جبکہ اسے استنجا کے بعد ضائع کر دیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو مثلاً منی پیشاب سے استنجا کیلئے قیمتی چیز استعمال کرے اور بعد میں دھولے تو مکروہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ دھونے سے اس چیز کی قیمت نہ گھٹ جاتی ہو۔ ماخوذ از رد المحتار ج ا ص ۳۱۵ (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسۃ و احکامہا — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حوالہ
۹۷		سقط اعتبارہ لجواز الاستنجاء فیہ فیبقی المعتبر ما وراہ	
		والثالث سنۃ وھو اذا لم تتجاوز النجاسۃ مخرجھا	
		والرابع مستحب وھو اذا بال ولم یتغوط یغسل قبلہ	
		والخامس بدعۃ وھو الاستنجاء من الریح	کذا فی الاختیار شرح المختار
	۲	اذا اراد دخول الخلاء یستحب لہ ان یدخل بثوب غیر ثوبہ الذی یصلی فیہ ان کان لہ ذلک والا فیجتھد فی حفظ ثوبہ عن اصابۃ النجاسۃ والماء المستعمل	کذا فی السراج الوھاج
	۳	ویدخل مستور الرأس	کذا فی السراج الوھاج
	۴	ویکرہ ان یدخل فی الخلاء ومعہ خاتم علیہ اسم اللہ تعالی او شیئ من القرآن	کذا فی السراج الوھاج
	۵	ویستحب لہ عند الدخول فی الخلاء ان یقول اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث	کذا فی التبیین
	۶	ویقدم رجلہ الیسری وعند الخروج یقدم الیمنی	کذا فی التبیین
	۷	ولا یکشف عورتہ وھو قائم	کذا فی السراج الوھاج
	۸	ویوسع بین رجلیہ ویمیل الی الیسری	کذا فی السراج الوھاج
	۹	ولا یتکلم	کذا فی السراج الوھاج
	۱۰	ولا یذکر اللہ تعالی	کذا فی السراج الوھاج

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجاء کا بیان	حوالہ
۹۷		میں زیادہ احتیاط ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں دھونا تب واجب ہے جبکہ نجاست مخرج سے زیادہ جگہ میں لگ جائے اور وہ قدر درہم سے زیادہ ہو۔ اسلئے کہ جسقدر نجاست مخرج پر ہے وہ معتبر نہیں کیونکہ اس میں تو استجمار (پتھروں سے استنجا کرنا) جائز ہے پس معتبر نجاست وہی ہے جو مخرج کے علاوہ ہو۔	
		(ج) استنجاء کی تیسری قسم سنت ہے۔ اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب نجاست مخرج سے نہ بڑھے۔	
		(د) استنجاء کی چوتھی قسم مستحب ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب کسی شخص نے پیشاب کیا اور پاخانہ نہ کیا تو وہ پیشاب کے مقام کو دھوئے (تو یہ مستحب ہے)	
		(ہ) استنجاء کی پانچویں قسم بدعت ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب کوئی شخص ریح نکلنے کی وجہ سے استنجاء کرے۔	اختیار شرح مختار
	۲	(الف) جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو (اس کے لئے) مستحب یہ ہے کہ جن کپڑوں میں نماز پڑھتا ہے اسکے علاوہ دوسرے کپڑے پہنکر بیت الخلاء میں جائے بشرطیکہ وہ ایسا کرسکتا ہے۔ (ب) اور اگر ایسا نہ کرسکے تو وہ اپنے کپڑوں کو نجاست سے اور مستعمل پانی سے حفاظت کرنے میں پوری طرح کوشش کرے۔	سراج وہاج
	۳	اور (یہ بھی مستحب ہے کہ) بیت الخلاء میں جائے تو سر ڈھانک کر داخل ہو۔	سراج وہاج
	۴	بیت الخلاء میں ایسی انگوٹھی پہنکر جانا مکروہ ہے، جس پر اللہ تعالی کا نام یا کچھ قرآن مجید لکھا ہوا ہو	سراج وہاج
	۵	اور یہ مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؎۱	تبیین
	۶	اور (یہ بھی مستحب ہے کہ) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے رکھے اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے نکالے۔	تبیین
	۷	(اور بیت الخلاء میں مستحب ہے کہ) کھڑا ہونے کی حالت میں ستر نہ کھولے	سراج وہاج
	۸	اور (بیت الخلاء میں مستحب ہے کہ بیٹھتے وقت) دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے اور قدرے بائیں جانب جھکاؤ رکھے	سراج وہاج
	۹	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) بات چیت نہ کرے۔	سراج وہاج
	۱۰	(اور بیت الخلاء کے آداب سے ہے کہ وہاں) اللہ تعالی کا ذکر نہ کرے	سراج وہاج

؎۱ اے اللہ تعالی میں پلیدی سے اور پلید چیزوں سے (بچ کر) تیری پناہ میں آتا ہوں (مترجم)

دفعات	شق نمبر	الباب السابع فی النجاسة واحکامها — الفصل الثالث فی الاستنجاء	حواله
۹۷	۱۱	ولا یشمت عاطسا	کذا فی السراج الوهاج
	۱۲	ولا یرد السلام	کذا فی السراج الوهاج
	۱۳	ولا یجیب المؤذن	کذا فی السراج الوهاج
	۱۴	فان عطس یحمد الله بقلبه ولا یحرك لسانه	کذا فی السراج الوهاج
	۱۵	ولا ینظر لعورته الا لحاجة	کذا فی السراج الوهاج
	۱۶	ولا ینظر الیٰ ما یخرج منه	کذا فی السراج الوهاج
	۱۷	ولا یبزق	کذا فی السراج الوهاج
	۱۸	ولا یمتخط	کذا فی السراج الوهاج
	۱۹	ولا یتنحنح	کذا فی السراج الوهاج
	۲۰	ولا یکثر الالتفات	کذا فی السراج الوهاج
	۲۱	ولا یعبث ببدنه	کذا فی السراج الوهاج
	۲۲	ولا یرفع بصره الی السماء	کذا فی السراج الوهاج
	۲۳	ولا یطیل القعود علی البول والغائط	کذا فی السراج الوهاج
	۲۴	ویقول اذا خرج الحمد لله الذی اخرج عنی ما یؤذینی وابقی ما ینفعنی	کذا فی التبیین
	۲۵	ویکره البول والغائط فی الماء جاریا کان او راکدا	کذا فی السراج الوهاج
	۲۶	ویکره علی طرف نهر او بئر او حوض او عین او تحت شجرة مثمرة او فی زرع او فی ظل ینتفع بالجلوس فیه	کذا فی السراج الوهاج
	۲۷	ویکره بجنب المساجد	کذا فی السراج الوهاج
	۲۸	ومصلی العید	کذا فی السراج الوهاج
	۲۹	وفی المقابر	کذا فی السراج الوهاج
	۳۰	وبین الدواب	کذا فی السراج الوهاج
	۳۱	وفی طرق المسلمین	کذا فی السراج الوهاج
	۳۲	ویکره ان یقعد فی اسفل الارض ویبول الی اعلاها۔	کذا فی السراج الوهاج
	۳۳	وان یبول فی جحر فأرة او حیة او نمل او ثقب۔	کذا فی السراج الوهاج
	۳۴	ویکره ان یبول قائما او مضطجعا او متجردا عن ثوبه من غیر عذر فان کان لعذر فلا بأس به	کذا فی السراج الوهاج
	۳۵	فاذا اراد ان یبول وکانت الارض صلبة دقها بحجر او حفر حفیرة حتی لا یترشش علیه البول	کذا فی السراج الوهاج
	۳۶	ویکره ان یبول فی موضع یتوضأ فیه او یغتسل	کذا فی السراج الوهاج

دفعات	شق نمبر	ساتواں باب نجاست اور اسکے احکام — تیسری فصل استنجا کا بیان	حوالہ
۹۶	۱۱	(اور بیت الخلاء کے آداب میں سے ہے کہ) (وہ) کسی چھینکنے والے کو جواب میں یرحمک اللہ نہ کہے	سراج وہاج
	۱۲	(اور بیت الخلا کے آداب میں سے ہے کہ) کسی کے سلام کا جواب نہ دے۔	سراج وہاج
	۱۳	(اور بیت الخلا کے آداب میں سے ہے کہ) اذان کی آواز سنکر جواب میں مخصوص جوابی کلمات نہ کہے۔	سراج وہاج
	۱۴	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلا میں) اسے چھینک آئے تو الحمد للہ دل میں کہے اور (الحمد للہ کہنے میں) زبان ہلائے	سراج وہاج
	۱۵	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) اپنی شرمگاہ کی طرف بغیر ضرورت نہ دیکھے	سراج وہاج
	۱۶	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلا میں) اسے بھی نہ دیکھے جو نجاست اس سے خارج ہو۔	سراج وہاج
	۱۷	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) وہ تھوکے نہیں۔	سراج وہاج
	۱۸	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) وہ ناک نہ سنکے۔	سراج وہاج
	۱۹	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) وہ کھانسے نہیں	سراج وہاج
	۲۰	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) ادھر ادھر زیادہ نہ دیکھے۔	سراج وہاج
	۲۱	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) اپنے بدن سے نہ کھیلے۔	سراج وہاج
	۲۲	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے۔	سراج وہاج
	۲۳	(اور مستحب ہے کہ بیت الخلاء میں) پیشاب و پاخانہ والی جگہ میں زیادہ دیر نہ بیٹھے۔	سراج وہاج
	۲۴	اور مستحب ہے کہ جب بیت الخلاء سے نکلے تو یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی مَا یَنْفَعُنِیْ[1]	تبیین
	۲۵	اور مکروہ ہے کہ پیشاب و پاخانہ پانی میں کرے۔ خواہ پانی جاری ہو یا کھڑا ہو۔	سراج وہاج
	۲۶	اور ان مقامات پر بھی (پیشاب یا پاخانہ کرنا) مکروہ ہے۔ نہر کے کنارے یا کنوئیں یا حوض کے کنارے یا چشمے کے کنارے یا پھلدار درخت کے نیچے یا کھیتی میں یا ایسے سائے میں جسکے نیچے بیٹھنے کا آرام حاصل کیا جاتا ہو	سراج وہاج
	۲۷	مسجد کے ساتھ پیشاب کرنا مکروہ ہے۔	سراج وہاج
	۲۸	عیدگاہ کے ساتھ پیشاب کرنا مکروہ ہے۔	سراج وہاج
	۲۹	قبرستان میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	سراج وہاج
	۳۰	چوپایوں کے درمیان پیشاب کرنا مکروہ ہے	سراج وہاج
	۳۱	مسلمانوں کی گذرگاہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔	سراج وہاج
	۳۲	پیشاب کرتے وقت ایسا کرنا بھی مکروہ ہے کہ نیچی جگہ بیٹھ کر اونچی جگہ کی طرف پیشاب کرے۔	سراج وہاج
	۳۳	یہ بھی مکروہ ہے کہ چوہے۔ سانپ اور چیونٹی کے بل میں یا کسی سوراخ میں پیشاب کرے۔	سراج وہاج
	۳۴	پیشاب کرتے وقت یہ بھی مکروہ ہے کہ (بغیر عذر) کھڑے کھڑے پیشاب کرے یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرے۔ اور اگر کسی نے کسی عذر کی وجہ سے مذکورہ حالتوں میں پیشاب کیا تو کوئی حرج نہیں۔	سراج وہاج
	۳۵	جب کوئی پیشاب کا ارادہ کرے۔ اور زمین سخت ہو تو اس جگہ کو کسی پتھر سے کوٹ (کر نرم کر) لے یا کچھ کھود دے تاکہ چھینٹیں اڑ کر اس پر نہ پڑیں۔	سراج وہاج
	۳۶	ایسا کرنا بھی مکروہ ہے کہ جس جگہ پیشاب کرے وہیں وضو او غسل کرے	سراج وہاج

[1] ترجمہ: سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے تکلیف دینے والی چیز کو مجھ سے نکال دیا اور مجھے فائدہ دینے والی چیز کو باقی رکھا (مترجم)

حرفِ آخر

جلد اوّل یعنی طہارت کی مکمل بحث کا نیا ایڈیشن بفضلہ تعالیٰ تکمیل پذیر ہوا وللہ الحمد اس ایڈیشن میں بعض ضروری اصلاحات بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ **جلد دوم** یعنی نماز کی مکمل بحث کا نیا ایڈیشن شائع ہو گا۔

وھوالموفق واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

قارئین کرام فتاویٰ ہذا کی اس اشاعت میں جملہ احکام بعینہٖ حسب سابق ہیں۔ اشاعت کا اسلوبِ جدید تعارفی کتاب میں ملاحظ ہو۔ مجلس نے اس عظیم کام کی نزاکت۔ عظمت اور اہمیّت کے پیشِ نظر بساط بھر کوشش کی ہے کہ عربی عبارت صحیح ہو اردو میں اس کے مفہوم کی ترجمانی محتاط ہو۔ سابقہ متعین شدہ عنوانات اور انکی شقوں میں نکھار ہو۔ حوالہ جات میں وضاحت و موزونیت ہو کتابت کاغذ اور طباعت معیاری ہو۔ نیز استفادہ میں آسانی بہم پہنچانے کیلئے اہم مقامات میں علماء کرام و مفتی صاحبان سے مشورہ کے بعد حسب ضرورت حاشیہ پر ایسے معلوماتی۔ تائیدی اور وضاحتی مستند نوٹ بھی دیئے گئے ہیں جن سے دوسرے نسخوں کی عبارت کی نشاندہی۔ مندرجہ حکم سے ملتے جلتے دوسرے احکام کی طرف اشارہ مذکورہ حکم کی مثال۔ اسکی نوعیت وحیثیت کی وضاحت میں مدد ملتی ہے۔ اور اس محنت میں فتاویٰ ہذا کے دیگر نسخوں۔ فقہ و فتاویٰ کی کئی دوسری کتابوں۔ قدیم تراجم اور مستند عربی لغات سے بھی استفادہ بھی کیا گیا ہے۔

سیعرف قدر الترجمان وجھدہ　　ومحنتہ من یبتلی ببلائھا

اعتذار و استدعا تاہم مجلس سہو و خطا سے مبرّا نہیں ہے۔ ہمیں اپنی بے بضاعتی۔ تہی دستی اور علمی فرومائیگی کا احساس ہے۔ اہل علم حضرات اگر کہیں کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو درست فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر اپنے زرین مشوروں سے سرفراز فرمانا چاہیں تو ناظم مجلس کو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا وکف عنہ لسان المجادلین۔ اللھم ھذا منک ولک فتقبلہ واجعلہ ذخیرۃ لنجاتی وثقلا فی میزانی واغفر لی ولوالدی ولجمیع اساتذتی ومشائخی ولمن سعی فیہ بدعوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔　بارگاہ ایزدی میں بغایت عجز و انکساری التجا ہے کہ وہ قبولیت عطا فرمائے [illegible] رکاوٹوں کو دور اور مشکلات کا حل فرمائے اور اس کام کو اس گنہگار کیلئے میرے رفقاء کار کیلئے والدین اور اساتذہ کرام اور مشائخ عظام سبھی کیلئے سرمایہ [illegible] بنائے۔ آمین۔

لکل بنی [illegible] انبیا [illegible]　　[illegible] فراغ
لا یبلغ فی علم [illegible]　　بلاغ
غرض نقشے [illegible]　　[illegible]

ناظم اشاعت فتاویٰ عالمگیری [illegible]

دعا جو۔ خویدم اہل الرٰن [illegible]

[illegible] ضلع جہلم (پاکستان)

[illegible] ذوالحجہ [illegible]